تاریخ عالم

رحیم بخش

فہرست مضامین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ الخالق الباری المصور العزیز الجبار المتکبر بکسر ظہور الاکاسرۃ عزہ وعلاؤہ وقصم ایدی القیاصرۃ عظمتہ وکبریاؤہ یحیی ویمیت و هو بکل شیئ قدیر هو الاول والآخر وهو السمیع البصیر والسلام علی الانبیاء والمرسلین وعلی اتباعهم الاولین والآخرین خصوصا علی سیدنا ومولینا وسید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وجمیع المومنین والمسلمین اما بعد چونکہ مسلمان بچوں کے لئے سلسلہ تعلیم اسلام مؤلفہ اس خاکسار رحیم بخش عفی عنہ میں تمام مسائل عقائد واصول وفروع واعمال مجملاً اسلام کی نو کتابوں میں بیان ہو چکے ہیں۔ اور کتب مذکورہ واقفیت اسلام کے لئے کافی وافی ہیں۔ اور اس ضروری فرض کے بعد اب ان کو اسلامی تاریخ سے واقف ہونا بھی ضروری ہے پس اس لئے اسلام کی دسویں کتاب میں تاریخی مضمون کا بیان کرنا مناسب ہے گو اس مضمون کی صدہا کتب متقدمین ومتاخرین کی عالم دنیا میں موجود ہیں مگر ان میں سے کوئی ایسی نہیں جو ابتدا خلق اور آدم علیہ السلام کے زمانے سے لیکر سنہ ۱۳۰۹ ہجری تک لکھی گئی ہو[1] اور ساتھ اس کے اس میں اس بات کا بھی التزام ہو کہ جامع ہو اور مختصر اور صرف مضامین ضروری اور محتاج الیہ وغیر زائدہ پر مشتمل ہو اس کتاب میں ان شاء اللہ بفضلہ وکرمہ دونوں باتوں کی ضرور رعایت ہوگی۔ اور ہمدرد بیان میں نظر آئے گا یہ بات گو مسلمہ

---

[1] ایک خاص خوبی اس کتاب میں یہ ہے کہ اس خاکساری کوشش سے ۱۳۰۹ھ کے بعد کے واقعات بھی ہر تازہ ایڈیشن میں اضافہ کیے جاتے ہیں۔ تاکہ کسی قسم کی کمی باقی نہ رہے۔ (عبدالرحیم)

ہے کہ مجمل کتاب میں مفصل کتاب کا بعینہٖ باتفصیل مضمون نہیں آسکتا ہے۔ یہ بھی اتفاقی مسئلہ ہے کہ مفصل دیکھنے اور پڑھنے سے اکثر لوگوں کی طبیعتیں رکتی ہیں۔ اور مطلب اکل فوت الکل کا مضمون ہو جاتا ہے ہم نے جو اوپر کہا ہے کہ تاریخی مضمون کی اہل اسلام کو واقفی ضروری ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف کا بہت سا حصہ تاریخی مضمون ہے اور اسی طرف مخالفین کو غور اور تدبر کرنے کا ارشاد اور حکم دیا گیا دنیا کی اشیاء ارض و سماء وغیرہ اور اجناس کا قرآن میں ذکر ہے خصوصًا انسان کے اقسام انبیاء و صلحاء کفار و بدکاروں کا تو قرآن میں بہت ہی ذکر ہے انبیاء صالحین کا انجام خیر و برکت و فلاح کے ساتھ مذکور ہے اور کفار اور بدکار کا بد نتیجہ و بد انجام ہلاکت کے ساتھ بیان ہے اللہ تعالے کا اس بیان سے مقصود یہ ہے کہ آنے والی قومیں اور لوگ اپنے نیک انجام کا فکر کریں۔ اور صلحاء کے گروہ میں داخل ہو کر جنت۔۔ جو عظمیٰ مراد و غایت انسان ہے حاصل کریں اور کفار و اعداء اللہ میں داخل ہو کر دوزخ کا ایندھن نہ بنیں اور ابدی شقاوت اور غضب الٰہی سے بچیں۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ۔ آیا یہ لوگ زمین میں پھر کر ماضی امتوں کے حالات نہیں دیکھتے۔ تو کہ ان کے لئے دل سمجھنے والے اور کان سننے والے پیدا ہوں کیونکہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتی ولیکن دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔ ایک دوسری آیت شریف میں ہے قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ تحقیق گذر گئی ہیں پہلے تم سے کئی امتیں پس سیر کرو زمین میں۔ پس دیکھو کیسا ہوا بد انجام جھٹلانے والوں کا اور ایک اور آیت شریف میں فرمایا تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ

لَا فَسَادًا ط وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ہم قیامت کا گھر یعنی جنت ان لوگوں کے لئے بناتے ہیں جو زمین میں تکبر اور علو اور فساد کا ارادہ نہیں کرتے۔ اور نیک انجام متقیوں کے لئے ہیں علیٰ ہذا القیاس قرآن شریف میں ایسے مضامین بہت ہیں۔ اور بار بار انبیا علیہ السلام و نوح علیہ السلام و ابراہیم علیہ السلام و موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام و آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و کفار قوم نوحؑ و ثمود و فرعون و کفار قریش وغیرہ کے ذکر سے بھرا ہوا ہے یہ سب اس لئے ہے کہ آنے والی قومیں انبیاء کا طریقہ اور پیروی اختیار کریں اور کفار اور فجار و بدکاروں کا راستہ نہ پکڑیں۔ حدیث شریف میں ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزل القرآن علی خمسۃ اوجہ حلال وحرام ومحکم ومتشابہ وامثال فاحلوا الحلال وحرموا الحرام واعملوا بالمحکم وامنوا بالمتشابہ واعتبروا بالامثال۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن پانچ مضمون میں اترا ہے حلال۔ حرام۔ محکم۔ متشابہ امثال پس جس چیز کو قرآن حلال بتاتے اس کو حلال جانو اور جس چیز کو حرام بتاتے اس کو حرام جانو محکم آیت پر عمل کرو اور متشابہ کے ساتھ ایمان لاؤ محکم اس آیت کو کہتے ہیں جس کے معنے اور کیفیت بخوبی معلوم ہوں جیسے صوم وصلوٰۃ کی آیات اور متشابہ وہ ہیں جن کے معنے یا کیفیت معلوم نہ ہوں جیسے بعض سورہ کے فواتح الم وغیرہ یا آیات صفات باری جیسے الرحمن علی العرش استوٰی ان کی حقیقت اور کنہ بجز خدا تعالیٰ کسی کو معلوم نہیں اور جو قرآن شریف میں امثال وقصص انبیاء واقوام ماضیہ مندرج ہیں یا جزا و سزا کا ذکر ہے اس سے پند ونصیحت پکڑو پس علم تاریخ کی غایت اور نتیجہ یہ ہے کہ اس سے فوائد آخرت اور دور اندیشی اور حق شناسی اور نجات کی تلاش اور ترک لہو ولعب دنیا

اور بے ثباتی دنیا و اشیاء دنیا کا علم حاصل ہوا اور پھر اس نتیجہ سے ایک اور نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ اس سے تجربہ کاری اور واقفی اور اصلی ذہانت اور فطانت اور متانت میں ترقی ہوتی ہے بس یہ وجہ ہے کہ میں نے اس کتاب کو اس مضمون میں لکھا۔ اب میں اپنے رب غفور رحیم سے دعا کرتا ہوں کہ میری اس سعی کو قبول فرمائے اور اپنے بھائیوں سے التجا ہے کہ اگر مجھ سے کوئی غلطا ہو جائے تو اس سے در گذر فرمائیں۔ اور میرے لئے دعائے خیر فرمائیں وباللہ التوفیق وھو خیر الرفیق۔

جب اللہ تعالٰے نے چاہا کہ اپنی قدرت کا اظہار فرمائے۔ تو عالم دنیا کو ایجاد کیا اور سب چیزوں سے پہلے پانی[۱] کو پھر ہوا[۲] کو پھر عرش و کرسی کو پھر لوح[۳] و قلم کو پیدا کیا اور قلم کو حکم کیا۔ کہ جو کچھ ہے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب لکھ دے۔ پس قلم نے سب کچھ لکھ دیا۔ اس تحریر کا نام تقدیر ہے۔ پھر تقدیر کے بعد پچاس ہزار برس گذرے تو سبع ایام کو بنایا پہلے اتوار کو بنایا اور اس میں آسمان و ملائکہ وغیرہ کو پیدا کیا پھر پیر کو بنایا اور اس میں زمین کو بنایا۔ پھر منگل کو بنایا اور اس میں پہاڑوں کو بنایا پھر بدھ

۱؎ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ پانی اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی مخلوق ہے اور چاروں طرف زمین کی آبادی کے پانی ہے اور عرش کے نیچے بھی پانی ہے۔ اور آسمانوں میں دریا ہیں جیسے نوح کے قصے کی آیات سے معلوم ہوتا ہے اور نوح کا طوفان اسکا ایک نمونہ اور ثبوت ہے۔ ۲؎ یہ ثابت ہے کہ ہوا کے کئی مقام ہیں عرش کے نیچے ساتوں زمین کے نیچے اور دوسری زمین میں اور پہلی زمین پر جہاں ہم بستے ہیں۔ اور جنت میں جب اللہ تعالیٰ نے قوم عاد پر عذاب نازل کیا تو ثانی زمین سے ہوا کو ایک انگشتری کے قدر کھولدیا سو ہی تھوڑی سی ہوا نے قوم مذکور کو اڑا لا کر کے مار دیا دور نہ جانیے ہوا کا نمونہ دیکھیے کہ بعض وقت ایسی سخت آندھی آتی ہے کہ بڑے بڑے درختوں کو توڑ دیتی ہے۔ اور بعض بڑی بڑی چیزوں کو الٹا کر کے پھینک دیتی ہے ۳؎ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے قلم کو نور سے پیدا کیا۔ اور اسکا عرض اور طول پانسو برس کی مسافت

کو بنایا اور اس میں دریاؤں کو اور درختوں کو پیدا کیا۔ پھر جمعرات کو بنایا اور اس میں تمام جانوروں اور درندوں کو اور حشرات الارض کو پیدا کیا پھر جمعہ کے دن کو مشرف دن بنایا اور اس میں اجناس کو پیدا کیا حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے پہلے زمین پر جنوں کو آباد کیا۔ اور ان کے پینتیس ۳۵ قبیلے تھے مختلف کام کرتے تھے اور اللہ تعالےٰ کی عبادت بھی کرتے تھے۔ پانسو برس کے بعد انہوں نے اپنے میں ایک شملال بن ارش نامی کو بادشاہ بنالیا پھر جب ان میں تفرقہ ہوگیا۔ تو انہوں نے چار بادشاہ اور بھی مقرر کر لئے عرصہ دراز تک اسی طرح رہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کی زیادہ نافرمانی اور معصیت کرنے لگے۔ اور آپس میں خونریزی اور طرح طرح کے فساد ڈالنے لگے تو اللہ تعالےٰ نے اُن پر ابلیس کو (جو ملائکہ میں رہتا تھا) اور مقرب ملائکہ کی مدد کے ساتھ بھیجا اور اس نے اُن کو مار کر نکال دیا سو جزیروں میں چلے گئے اور زمین کا بادشاہ ابلیس ہوگیا اور اللہ تعالےٰ کی نہایت خوبی سے طاعت اور عبادت کرتا رہا۔ اور اس وقت اُس کا نام حارث تھا۔ اور اس کی کنیت ابومرہ تھی۔ آسمانوں میں اس کی بلا حجاب آمد و رفت تھی پس اللہ تعالےٰ نے اس کی آزمائش کی کہ آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ اور ملائکہ اور ابلیس کو حکم کیا کہ آدم کو سجدہ کریں۔ ملائکہ نے بصد خوشی آدم علیہ السلام کو سجدہ اور اپنے خدا کو راضی کیا مگر ابلیس کے دل میں تکبر و حسد آ گیا۔ اور سجدہ سے انکار کیا اور ناحق قیل و قال کی پس اللہ تعالےٰ اُس پر غضب ناک ہوا۔ اور اس کو حکومت زمین اور شرف مرتبہ سابقہ سے محروم و بدنصیب کر دیا اور قیامت تک اس کو ملعون بنا دیا۔ اور اپنی درگاہ سے رد اور ذلیل کر کے ساتوں زمین کے نیچے ایک پانی پر پھینک دیا۔ اور وہیں اس کی سکونت ہوگئی۔ اور وہیں سے اپنے لشکر شیاطین گمراہوں کو خلق کے بہکانیکو ہر جگہ بھیجتا

ہے اور جو کوئی شطونگڑا بڑا گناہ کرآتا ہے اس کو زیادہ عزت دیتا ہے۔ بعض مورخین نے لکھا ہے کہ آدم سے پہلے کئی آدم اور بھی ہو چکے ہیں۔ اور ایک سو تیس امتوں کے قریب اور بھی ہو چکی ہیں بعض نے ابن عربی کا مکاشفہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے کشفی حج میں بعض آدمیوں کو دیکھا اور پوچھا کہ تم کون ہو ان میں سے ایک نے کہا کہ میں تیرے اجداد سے ہوں۔ ابن عربی نے کہا وہ کب مرے ہیں کہا ان کی مدت کو چالیس ہزار برس گذرے ہیں۔ ابن عربی نے کہا آدم علیہ السلام کو تو اتنے برس نہیں ہوئے اس نے کہا آدم کو پوچھتے ہو قریب کو یا بعید کو اور کہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بہت آدم اور بہت سی امتیں گذر چکی ہیں۔ اور ایک حدیث بھی نقل کرتے ہیں جس میں یہ ذکر ہے کہ آدم علیہ السلام سے پہلے ایک لاکھ آدم ہو چکے ہیں مگر مورخین کے یہ سب اقوال بے سند ہیں ابن عربی کا مکاشفہ بھی کچھ حجت نہیں اور حدیث مذکورہ بھی موضوع ہے بعض مورخین نے بعض روایات سے تمام عمر دنیا کا حساب لگایا ہے کوئی کہتا ہے نو ہزار برس کا عرصہ ہے۔ اور کوئی تیس ہزار برس کا کہتا ہے اور کوئی اٹھتیس ہزار برس اور کوئی ستر ہزار برس اور کوئی اس سے بھی زیادہ عمر کا قائل ہے۔ لیکن ان اقوال پر بھی کوئی کافی شافی دلیل نہیں اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے کہ عالم دنیا کب سے ہے اور کب تک رہے گا۔ سوا اس کے یہ ٹھیک ٹھیک کسی کو معلوم نہیں کہ دنیا کب سے ہے اور کب تک رہے گی۔ البتہ دلیل حدیث سے اتنا تو ثابت ہے کہ تقدیر خلق آدم علیہ السلام سے پہلے پچاس ہزار برس ہو چکی ہے۔ البتہ آدم علیہ السلام سے آگے سلسلہ وار تاریخ بالکل تو نہیں مگر ہاں کسی قدر ثابت ہوتی ہے مبدا تاریخ ہر قوم کا علیحدہ ہے کسی کا آدم علیہ السلام سے شروع ہوتا ہے

اور کسی کا نوح علیہ السلام سے اور کسی کا سکندر وغیرہ سے لیکن اس ملک میں یعنی ہندوستان میں جن تاریخوں کا رواج ہے یہ ہیں۔ تاریخ ہجری یہ تاریخ قمری حساب سے ہے۔ یہ اہل اسلام کی تاریخ ہے یعنے جب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کرکے تشریف لے گئے اس وقت سے یہ تاریخ ہجری شروع ہوئی۔ تاریخ انگریزی اس تاریخ کا ابتدا حضرت عیسے علیہ السلام کی ولادت سے ہے۔ یہ تاریخ پہلے قمری حساب سے تھی۔ پھر شمسی حساب سے مروج ہوگئی تاریخ ہندی اس کو سمت کہتے ہیں یہ تاریخ بکرماجیت کے زمانہ سے شروع ہوئی اور یہ بھی شمسی حساب پر چلتی ہے یہ شخص ہند کا ایک بڑا بادشاہ اور راجہ دہلی ہوا ہے اس کا ذکر اپنے موقعہ پر آئے گا۔ شمس کی حرکت کو جو فلک البروج میں ایک خاص نقطہ سے شمال سے جنوب کو چل کر پھر اسی نقطہ پر آتا ہے اس کو سنہ کہتے ہیں اور یہ شمسی سال کہلاتا ہے اور اس شمس کی اتنی حرکت میں چاروں موسم ربیع صیف خریف شتا پورے ہو جاتے ہیں اور یہ دورہ شمس کا تین سو پینسٹھ اور ایک پہر یعنے چوتھے حصہ دن میں پورا ہوتا ہے اور چاند اتنے عرصہ میں بارہ دورے کامل کرتا ہے اور کچھ نصف دورہ کے قریب اور بھی کر جاتا ہے لیکن قمری حساب والے لوگ اس کسر کو جو قریبًا گیارہ دن کی ہے۔ اس کو سال میں حساب نہیں کرتے بلکہ کامل بارہ دوروں کو اصطلاحًا سال کہتے ہیں۔ پس اس لئے سال قمری سال شمسی سے اس قدر چھوٹا ہے جو سال میں دس دن کا فرق پڑجاتا ہے۔ شمسی سال دس دن زیادہ ہوتا ہے اور قمری دس دن کم اور شمسی کی روزمرہ کی حرکت کو جو (ایک خاص نقطہ مشرق سے چل کر آٹھ پہر میں غربی جانب سے اسی نقطہ پر آتا ہے) دن رات کہتے ہیں اور جب تک غائب رہے

اس کو بات کہتے ہیں۔

ذکر بابرکت حضرت آدم علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے جب امت انسان کو پیدا کرنا چاہا۔ پہلے ان کے باپ آدم علیہ السلام کو بلا ماں باپ اور بلا نظیر و مثال آب و گل سے پیدا کیا یعنی روئے زمین کی مٹی اور پانی اور ان کی خاصیتوں کے مجموعہ سے ان کو بنایا کچھ عرصہ اس مجموعہ اور خمیر میں رہے پھر ان میں روح پھونکی گئی اور اعراض وجود عنایت کر کے کل مخلوق سے مشرف و بزرگ بنایا یہاں تک کہ ملائکہ کو بھی حکم کیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدۂ تعظیم کریں انہوں نے ان کو سجدہ کر کے خدا تعالیٰ کو راضی کیا۔ ابلیس نے ان کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اللہ تعالیٰ اس پر ایسا ناراض ہوا کہ اس کو قیامت تک مغضوب اور ملعون کر دیا۔ اور اکرام آدم علیہ السلام کا یہ کیا کہ ان کو جنت میں بسایا اور ان کے واسطے ان کا جوڑا انکی بائیں پسلی سے پیدا کیا جنت میں ایک مدت تک رہے اور مزے کئے مگر پھر حسب آیت شریف لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ امتحان میں ڈالے گئے تو ان کو بوقت دخول جنت کے حکم ہوا تھا کہ فلاں درخت کا پھل نہ کھانا اور سوا اس کے جو کچھ اس میں سے چاہو کھاؤ اور عیش بہار کرو۔ شیطان دشمن نے آپ کو دھوکے اور فریب سے اس درخت کا پھل کھلا دیا اور ان سے خدا کی نافرمانی کرادی۔ اور شیطان کے زیادہ تر فریب میں مائی حوا صاحبہ پھنسیں اس واسطے عورتیں گناہ میں زیادہ واقع ہوتی ہیں پس اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام اور حوا کو اس گناہ کے بدلہ میں جنت سے جمعہ کے دن عصر کے وقت زمین پر جزیرہ سراندیپ میں (جس کو لنکا کہتے ہیں) اور کوہ لادن بھی کہتے ہیں

مار دیا اس مصیبت میں ایسے سخت حیران وپریشان ہوئے آپ کہیں اور بیوی کہیں دو سو برس اسی غم میں روتے رہے اور اتنے عرصہ تک خدا سے حیا کے مارے آسمان کی طرف نظر نہ کی ان برسوں کے رونے سے اللہ تعالٰی کو اُن پر رحم آیا اور الطاف رحمت سے ان کو کلمات استغفار الہام ہوئے وہ کلمات یہ ہیں۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ اور توبہ قبول فرمائی۔ اور فرمایا دنیا میں کچھ روز رہو سہو۔ اگر اللہ کی اطاعت وعبادت کرو گے۔ تو تم کو پھر اللہ تعالٰی قیامت کے دن جنت میں داخل کریگا اور اگر نافرمانی کرو گے۔ تو جہنم میں ڈالے جاؤ گے پس توبہ کے بعد فی الجملہ آپ کو آرام ملا۔ اور میاں بیوی اکٹھے ہوئے۔ اور کھیتی باڑی سے گذران کرنے لگے اور موضع مذکوران کی بود وباش کی جگہ ہوئی۔ اس جگہ سے جاکر بیت اللہ شریف کا کئی دفعہ حج کیا اس لئے ہند کو یہ فخر ہے۔ ملک ہند سب ملکوں سے افضل اور اول ہے۔ اور انسان کا اصل دار السلطنت بھی ہے۔ اور یہیں سے تمام دنیا پھیلی اور آباد ہوئی۔ اور یہیں سے آپ کی اولاد شروع ہوئی آپ کے بیٹے قابیل اور ہابیل میں لڑائی ہوگئی۔ قابیل نے ہابیل کو ظلماً مار دیا۔ جب آدم علیہ السلام کی عمر دو سو برس کی ہوئی تو آپ کے بیٹے شیث علیہ السلام پیدا ہوئے یہ آپ کے بیٹے نہایت صالح تھے اور نبی اور ولی عہد بھی تھے۔ تمام انسانوں کی نسب انہیں سے جا ملتی ہے۔ عربی زبان کے موجد بھی یہی ہیں لباس جوتی ٹوپی پہلے انہوں ہی نے پہنا ہے اور ڈاڑھی کے بال پہلے ان کو آئے ہیں اور ان پر پچاس صحیفے نازل ہوئے جب آدم علیہ السلام کی عمر پانسو پینتیس برس کی ہوئی تو شیث کا بیٹا انوش پیدا ہوا۔ اور چھ سو باون برس کی عمر کے ہوئے تو شیث کا بیٹا قینان پیدا ہوا۔ اور سات سو

۷۹۳ ترانوے برس کے ہوتے تو شیث علیہ السلام کا بیٹا مہلائیل پیدا ہوا۔ آدم علیہ السلام کی کل عمر مع چالیس برس کے جو جنت میں ہے۔ قمری ماہ کے حساب سے ایک ہزار برس ہوتی۔ آپ کا رنگ گندم گون اور قد ساٹھ گز کا تھا جب آپ فوت ہوتے تو آپ کی صلبی اولاد اکیس مرد اور بیس لڑکیاں تھیں۔ اور کل صلبی اولاد اور نواسے اور پوتے چالیس ہزار آدمی تھے یعنے اتنی اولاد آپ کے سامنے پیدا اور موجود ہوگئی۔ شیث علیہ السلام نو سو برس تک زندہ رہ کر فوت ہوتے۔ اس وقت آدم علیہ السلام سے ہبوط کو گیارہ سو چالیس برس ہوتے تھے اور آگے مہلائیل کا بیٹا یرد ہوا۔ اور یرد کا بیٹا اخنوخ ہوا یعنی ادریس علیہ السلام انکا متوشلح نام بیٹا ہوا۔ اس کے زمانہ میں انوش ساڑھے نو سو برس کی عمر میں فوت ہوگیا۔ اور متوشلح کا بیٹا لامخ پیدا ہوا لامخ کے زمانہ میں قینان نو سو برس کی عمر میں فوت ہوا۔ اور ادریسؑ کو آسمانوں کی طرف اٹھا لیا گیا۔ اس وقت ادریس علیہ السلام کی عمر تین سو پینسٹھ برس کی تھی۔ اور ان کے پوتے لامخ کی عمر اس وقت تیرہ برس کی تھی اور آدم علیہ السلام کے ہبوط کو چودہ سو ستاسٹھ برس ہوئے۔ ادریسؑ کو اللہ تعالے نے نبوت دی صحیفے دیے بادشاہ بنایا۔ اور حکیم کیا علوم ہیئت ریاضی اور طبعی والہی کے بفضل تعالیٰ آپ ہی موجد ہیں سلطنت اور حکومت کے آپ نے قواعد تالیف کئے طلبہ کو جمع کرکے ان کو تعلیم دی۔ ایک سو اسی شہر بنائے۔ اور آباد کئے کسی کو آدم علیہ السلام کی شریعت کی مخالفت نہیں کرنے دیتے تھے۔ جب آدم علیہ السلام کے ہبوط کو ایک ہزار چھ سو برس ہوتے۔ تو لامخ کے گھر نوح علیہ السلام پیدا ہوئے۔ نوح علیہ السلام چھ سو برس کے ہوتے تو ان کے دادا متوشلح نو سو انہتر برس کی عمر میں فوت ہوئے اور نیز پچانویں برس کی عمر میں مہلائیل فوت ہوا اور نو سو برس کی عمر میں یرد بھی فوت ہوا

گیا۔ نوح علیہ السلام پانسو برس کے ہوئے تو اُن کے بیٹے سام وحام و یافث پیدا ہوئے۔ آپ نوسو برس کے ہوئے تو آپ کی بددعا سے دنیا پر پانی کا طوفان آیا۔ اور اُس وقت ہبوطِ آدم علیہ السلام کو دو ہزار دو سو بیالیس برس ہوئے۔ اور طوفان کے بعد آپ پچاس برس زندہ رہے پس تمام عمر آپ کی نوسو پچاس کی ہوئی۔ بعض نے کہا ہے ساڑھے دس سو برس کی ہوئی۔ اللہ جلشانہ نے نوح علیہ السلام کا قصہ قرآن شریف میں کئی جگہ ذکر کیا ہے۔ آپ بہت بڑے برگزیدہ محبوب خدا نبی رسول ہوئے ہیں اور آپ کے پیدا ہونے سے قبل دنیا میں کفر و شرک اس کثرت سے پھیل گیا تھا کہ اللہ تعالٰے کا کوئی نام تک نہیں لیتا تھا۔ چند بتوں کو جن کو انہوں نے خدا ٹھیرالیا تھا پوجتے تھے۔ تمام خدائی اُن کے سپرد کر رکھی تھی۔ آپ کو اللہ تعالٰے نے اس کفر کے مٹانے کے لئے ارسال کیا۔ آپ نے قوم کو نرمی اور سختی ظاہر اور پوشیدہ سب طرح سے سمجھایا مگر قوم بدنصیب کا ہدایت قبول کرنا تو کجا حسد با اختراعی عیوب سے ان کو متہم کیا۔ اور آپ کو مارنے اور گالی گلوچ ایذا دینے میں کوئی کمی نہ کی۔ مگر جس قدر قوم آپ کو تکلیف دیتی تھی۔ آپ اسی قدر صبر کرتے تھے۔ اور جب قوم آپ کی ساڑھے نوسو برس کے وعظ میں کفر سے باز نہ آئی۔ تو آپ نے قوم پر بددعا کی۔ پانی کا طوفان چل پڑا آسمان اور زمین سے پانی کے فوارے نکل پڑے۔ ندوئے زمین پر پانی پھیل گیا۔ اور ٹیلوں اور پہاڑوں اور روز درختوں کے اوپر تک چڑھ گیا۔ ہر جگہ پندرہ پندرہ ہاتھ پانی اوپر چڑھ گیا اور چھ ماہ دس رات تک یہ جوش رہا۔ اور تمام مخلوق پانی میں ڈوب گئی۔ اور آپ کے اتباع جو چالیس آدمی کے قریب تھے۔ کشتی پر سوار ہو کر بچ گئے۔ یہ لوگ کچھ تو وہ تھے جو آپ پر ایمان لائے تھے اور کچھ آپ کے عیال کے لوگ تھے۔

یعنی آپ کا بیٹا سام اور حام اور یافث تھا۔ اور ان کی عورتیں تھیں۔ اور کچھ لوگ شیث کی اولاد سے تھے۔ اور نوح علیہ السلام کا بیٹا یام جو کافر تھا اس کو نوح علیہ السلام نے بہتیرا بلایا پر وہ کشتی پر نہ چڑھا اور پہاڑ پر چڑھ گیا۔ پس طوفان میں ہلاک ہو گیا۔ پرانی تاریخوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ طوفان عام ہوا ہے۔ اور ہندو بھی کہتے ہیں کہ سری کرشن نے اپنی موت کے وقت (جو طوفان سے پہلے فوت ہوئے ہے) خبر دی تھی کہ طوفان آنے والا ہے۔ اور اسی واسطے طہورثش دیوبند نے کتب حکمت وملت کو شہر سارونہ میں دفن کر دیا تھا۔ اور ہرمس نے مصر میں اہرام کی عمارت کو گرا دیا۔ مقریزی نے خطط میں لکھا ہے کہ تمام اہل کتاب قائل ہیں کہ نوح علیہ السلام ثانی آدم ہیں اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ طوفان تمام دنیا پر آیا ہے اور تمام انسانوں کی نسل نوح علیہ السلام سے شروع ہوئی ہے سام سے عرب اور فارس اور روم پیدا ہوئے۔ اور یافث سے ترک ہوئے اور حام سے سوڈان اور یاجوج ماجوج فرنج اور قبط پیدا ہوئے۔ طوفان کے بعد پہلے سام کا لڑکا ارفخشد پیدا ہوا۔ اور ایک سو سینتیس برس کے بعد ارفخشد کا بیٹا قینان پیدا ہوا۔ اور تاریخ چھہتر طوفان میں قینان کا بیٹا شالح پیدا ہوا۔ اور سنہ چار سو چھیاسٹھ طوفانی میں شالح کا بیٹا عابر پیدا ہوا۔ اور سنہ پانسو چار طوفانی میں عابر کا بیٹا فالغ پیدا ہوا پھر فالغ کا بیٹا رعو پیدا ہوا۔ اور سنہ ۵۶۷ میں زبانیں مختلف ہو گئیں۔ اور اصلی زبان عربی جاتی رہی۔ اور نوح کی اولاد میں زمین تقسیم ہو گئی۔ سام کی اولاد نے عراق اور فارس ہند تک لے لیا۔ اور حام کی اولاد نے مصر اور مغرب تک ملک لے لیا۔ اور سنہ ۶۳۷ میں رعو کا بیٹا ساروغ پیدا ہوا۔ اور نو سو تیئیس میں ساروغ کا بیٹا ناحور پیدا ہوا۔

اور ۱۹۲ سنہ ایک ہزار بارہ برس میں ناحور کا بیٹا تارخ پیدا ہوا۔ اور ۱۰۸۱ سنہ ایک ہزار اکاسی طوفانی میں تارخ کا بیٹا ابراہیم علیہ السلام جہان میں ہدایت پھیلانے کے لئے دنیا میں تشریف لائے اس وقت ہبوط آدم علیہ السلام کا ۳۳۲۳ سنہ تین ہزار تین سو تیئیس تھا۔ انکا ذکر ان کے موقع پر لکھا جائے گا یہاں انکا ذکر سلسلہ نسب میں آیا ہے۔

ہود علیہ السلام

آپ نوح کے بعد اور ابراہیم علیہ السلام کے قبل ہوئے ہیں وہی عابر بن شالخ بن قینان بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام ہیں جن کا نام عابر کے سلسلہ نسب میں آچکا ہے۔ پس آپ کے اور نوح کے درمیان چار واسطے ہیں جب نوح کی نسل میں رفتہ رفتہ پھر گمراہی پھیل گئی جو نوح علیہ السلام سے پہلے تھی۔ اور کفر کی سیاہ رات نے پھر گردش کی تو اللہ تعالے نے ہود علیہ السلام کو ارم بن سام کی اولاد کی طرف رسول کر کے بھیجا۔ ارم بن سام کی اولاد قوم عاد اولی کے نام سے مشہور ہے۔ اور عاد اولی ان کو اس لئے کہا گیا ہے کہ انکے بادشاہ کا نام عاد تھا اور یہ پہلا عاد ہے۔ اس قوم کا ذکر کئی جگہ قرآن شریف میں مفصل طور پر آیا ہے عاد کی بارہ سو برس کی عمر ہوئی چاند کو پوجتا تھا۔ وہ مرا تو اس کا بڑا بیٹا شدید نام بادشاہ ہوا۔ یہ پانسو اسی برس رہا۔ اس کے بعد اس کا بھائی عاد کا چھوٹا لڑکا شداد بادشاہ ہوا۔ یہ سات سو برس جیتا رہا۔ ہود علیہ السلام اس کے عہد میں اس قوم کی طرف رسول ہو کر آئے اور شداد اور تمام قوم کو اللہ تعالی کی طرف بلایا۔ اور توحید کی دعوت دی اور سب طرح سے قوم کو وعظ کیا۔ مگر قوم نے ان پر سخت انکار کیا۔ اور تکذیب کی۔ اس قوم کے تیرہ قبیلے تھے موضع احقاف وعمان وحضرموت میں جو شام اور مدینہ شریف کے درمیان میں آباد تھے بڑے بڑے قد آور تھے

اسّی ساٹھ گز کا قد و قامت رکھتے تھے۔ سران کے ایسے تھے جیسے تھہان کے ناکوں کے اتنے بڑے بڑے کھلے جوف تھے کہ جانور اُن میں گھونسلے ڈال لیتے۔ علی ہٰذا القیاس اُن کے زور بھی ایسے تھے کہ پتھروں کو ایک ایک آدمی اٹھا لیتا تھا۔ ان کے وقت میں سب چیزیں بڑی بڑی تھیں۔ حتیٰ کہ ایک ایک دانہ انڈے کے برابر ہوتا تھا چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض اصحاب نے وہ دانے مدفونہ نکال کر دیکھے۔ عاد اور شداد اور ان کی قوم کے تمام لوگ ستارہ پرست تھے۔ اور صدہا گناہ اور شرکوں میں پھنسے ہوئے تھے ہود علیہ السلام نے اُن کو بدافعال سے روکا اور مدت تک سمجھایا اور وعظ سنایا وہ قوم بُرے کاموں سے باز نہ آئی اس نافرمانی کی شامت سے اُن پر تین سال کی قحط سالی پڑی۔ انسان اور جانور مر لے لگے پھر ان پر ایک اور سخت عذاب آیا۔ کہ ایک ابر ظاہر ہوا انہوں نے اُس سے بارش کی اُمید کی مگر اس میں آگ بھری ہوئی تھی سا ایک بڑھیا عورت نے کہا اب ضرور ایمان لاؤ اس ابر میں عذاب ہے مگر قوم بدنصیب نے اس بڑھیا بیچاری کی بات نہ سُنی۔ پس ایک ایسی ہوا چلی کہ وہ ایک ایک کو آسمان کی طرف اٹھا لے گئی اور پھر اُلٹا کر کے پھینک دیا۔ اور گردنیں توڑ دیں۔ جسم بلا سر رہ گئے میدان میں ایسے پڑے جیسے بڑی کھجوروں کے تنے یہ لوگ زمین کے گڑھوں میں گھس گئے۔ ہوا نے ان کو وہاں سے بھی اکھاڑ کر پھینک دیا آٹھ دن اور سات راتیں ایسی ہی عذاب کی سخت ہوا چلتی رہی۔ اور ابر سے آگ برسی اس سے اور بھی زیادہ ذلیل ہوگئے۔ ہود علیہ السلام اور اُن کے ساتھ جو لوگ ایمان لائے تھے۔ ان کو اللہ تعالےٰ نے اس عذاب سے نجات دی اور ہود علیہ السلام مع اتباع مکہ شریف میں آکر وہاں ڈیڑھ سو برس رہے۔ پھر دار البقا اور جنت

الفردوس میں تشریف لے گئے۔

دانیال علیہ السلام

یہ نبی ہود اور صالح کے درمیان ہوئے ہیں اور یہ بھی قوم عاد سے ہی تھے۔ نہر دجلہ اور فرات انہوں نے بنائی ہیں فرشتوں نے ان کی مدد کی اور ان کی قبر عراق میں ہے حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جب اصحاب عراق کے ملک میں جہاد کو گئے تو ابو موسیٰ اشعریؓ نے اُن کی ناک دیکھی ایک گز کی تھی۔ کیونکہ عادیوں کے بڑے قد تھے۔ حضرت عمرؓ کے حکم سے پھر آپ کو کفن دے کر دفنایا گیا اور جنازہ کی نماز پڑھی گئی۔

صالح علیہ السلام

بن عبید بن عابر بن شالخ بن قینان بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام آپ بڑے ذی مرتبہ نبی ہوتے ہیں۔ بڑے عابد اور زاہد تھے۔ نہ گھر رکھتے تھے نہ در کبھی آرام کرلے کو جی چاہتا تو مسجد میں جا لیٹتے تھے۔ ہود علیہ السلام کے سو برس بعد ہوئے ہیں ہود علیہ السلام کے پوتے ہیں۔ قوم ثمود کے نبی تھے۔ قوم ثمود میں چونکہ کچھ قوم عاد والے کے رہے سہے لوگ بھی تھے اس لئے قوم ثمود کو عاد ثانی بھی کہتے ہیں۔ یہ قوم بھی بڑی زبردست اور قوی تھی حجاز اور شام کے درمیان اُن کے مسکن تھے۔ بت پرست قوم تھی۔ ظلم اور زیادتی میں حد سے بڑھی ہوئی تھی صالح علیہ السلام نے اس قوم کو جوں جوں وعظ کیا توں توں انکار بڑھتا گیا۔ سوا متعدد غربا کے اُن پر کوئی ایمان نہ لایا۔ ایک دفعہ قوم نے یہ بھی کہا۔ کہ ہم کو آپ اگر پتھر سے اونٹنی نکال دیں۔ تو ہم آپ کو سچا نبی مانیں گے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کی اور پتھر سے اونٹنی نکال دی اور فرمایا اس کی بے عزتی نہ کرنا۔ ورنہ تم پر عذاب آجائے گا۔ لیکن قوم پھر بھی آپ پر

ایمان نہ لائی اور اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں۔ اور اس کے گوشت کھانے کا ارادہ کیا وہ اونٹنی چیخ کر پھر پتھر میں گھس گئی۔ حالانکہ اس کا دودھ تمام لوگ کھاتے پیتے تھے اور تمام سیر ہو جاتے تھے اس تکذیب اور آیت الہی کی بے ادبی کی وجہ سے ان پر عذاب آیا کہ آسمان سے ایک سخت آواز آئی اس کے ڈر سے ہول سے سب کے دل پھٹ گئے۔ منہ اور گھٹنوں کے بل گر پڑے اور گرتے ہی داخل فی النار ہوئے۔ صالح علیہ السلام سمیت اپنے تابعداروں کے جو قریب چار ہزار آدمیوں کے تھے مکہ شریف میں تشریف لے گئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

عراق میں بلدہ کوثی یا سوس یا بابل میں پیدا ہوئے اس وقت تمام لوگ بت پرست اور ستارہ پرست تھے۔ خاص کر آپ کا باپ تارخ نام بت پرستی اور بت سازی میں اول نمبر تھا۔ آپ نے اپنے باپ اور قوم کو بت پرستی سے منع کیا اور قیامت کے عذابوں سے ان کو ڈرایا۔ اور دلائل توحید ان پر واضح کئے۔ مگر قوم بے نصیب نے ان کی ایک بات بھی نہ مانی اور سب و شتم اور ایذا سے پیش آئے۔ آپ کا قصہ قرآن شریف میں مفصل وارد ہے اور آپ نے بادشاہ نمرود سے جو خدائی دعوے کرتا تھا بالموجہ مقابلہ کیا۔ اور اس کے دعوی خدائی کو توڑا۔ اور توحید کو دلائل حقہ سے ثابت کر دکھایا آخر جب قوم اور بادشاہ مذکور سے کچھ نہ بن آئی۔ تو ابراہیم علیہ السلام کو غصے کے مارے آگ کی چخہ میں ڈال دیا۔ لیکن اللہ تعالے نے فضل و کرم سے جو اس کے خاص بندوں کے ساتھ شامل رہتا ہے آگ کو ان پر سرد اور گلزار بنا دیا۔ آگ کی

٩٦٥٤

چند سے مل کر آبا و اجداد کے وطن کو چھوڑ کر شام کی طرف ہجرت کی۔ اور فلسطین میں جا کر سکونت کر لی۔ اور نمرود اور اس کی قوم پر اس بد عملی کی یہ سزا واقع ہوئی کہ مچھر کے عذاب سے تباہ ہو گئے۔ اور ضحاک بادشاہ پر (جس کا نمرود نائب تھا) افریدوں غالب ہو کر بادشاہ ہو گیا۔ اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام اور جو کچھ اس عرصہ میں ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائے تھے حران کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے۔ اور کچھ مدت وہاں مقیم رہے۔ امام ابن تیمیہ اسی بستی میں ہوئے ہیں پھر آپ مصر کو گئے۔ وہاں کے فرعون نے آپ کی بیوی سارہ کو بدنیتی سے بلایا۔ مگر سارہ کی کرامات دیکھ کر عاجز ہو گیا۔ بلکہ مائی سارہ کو اپنی بیٹی ہاجرہ نام خدمت کو دی۔ آپ نے سارہؓ کی اجازت سے اس سے بھی نکاح کر لیا۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت ہاجرہ سے پیدا ہوئے تھے۔ اور مائی سارہ سے جو آپ کے چچا ہاران کی بیٹی اور لوط علیہ السلام کی بہن تھی۔ اس سے اسحاق پیدا ہوئے۔ جب سارہ کا انتقال ہو گیا۔ تو ابراہیم علیہ السلام نے ایک اور عورت سے جو کنعانیوں سے تھی نکاح کر لیا۔ اس سے اور چھ بیٹے پیدا ہوئے۔ ابراہیم علیہ السلام اپنے بعد کے تمام انبیاء کے باپ ہیں۔ آپ کے بعد جتنے نبی ہوئے ہیں۔ وہ آپ کی اولاد سے ہوئے ہیں آپ اللہ تعالےٰ کے بڑے قریبی پیارے اور خلیل ہیں۔ آپ کے مثل دنیا میں بھی ایسے قبول ہوتے ہیں کہ ہر ایک فرقہ اپنے آپ کو ان کی طرف منسوب کرنے کو اپنا بڑا فخر سمجھتا ہے آپ پر بیس صحیفے نازل ہوئے تھے۔ اور سنت ختنہ۔ و مصافحہ و حجامت و معانقہ و مسواک و طہارت آپ کی سنتیں ہیں۔ بیت اللہ کی عمارت کو جو طوفان نوح علیہ السلام میں نابود ہو گئی تھی۔ آپ نے اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی شراکت سے بنایا۔ ایک سو پچھتر برس کی عمر میں آپ فوت ہوئے

ہیں۔ سنہ ۳۴۹۸ ہبوطی تین ہزار چار سو اٹھانوے تھا۔

لوط علیہ السلام

ابراہیم علیہ السلام کے چچا کے بیٹے تھے۔ آپ ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائے۔ اور ان کے ساتھ مصر اور شام کی طرف ہجرت کر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قوم سدوم کی طرف رسول کر کے بھیجا۔ اس قوم کی یہ عادت تھی۔ کہ لواطت میں تمام مرد مبتلا تھے اور شرک تو ان کا موروثی گناہ اور کفر تھا۔ لوط علیہ السلام نے ان کو توحید کی طرف دعوت کی اور لواطت سے بھی منع کیا اور عذاب کے آنے سے ڈرایا۔ اور یہ وہ سخت گناہ اور فحش ہے کہ پہلے کسی قوم نے یہ گناہ نہیں کیا۔ قوم نے لوط علیہ السلام کو بہت سخت سست کہا۔ اور ٹھٹھے اور تکذیب کی آخر اللہ جلشانہٗ نے اس قوم پر بھی عذاب بھیجا۔ کہ ان کی زمین کا تختہ اُٹھا کر اُلٹا کر کے مار دیا۔ پھر اوپر سے پتھر برسائے۔ اور لوط علیہ السلام اور ان کے اتباع کو اللہ تعالیٰ نے نجات دی۔

اسماعیل علیہ السلام!

حضرت ابراہیم کے بڑے صاحبزادے تھے جب ابراہیم علیہ السلام شام کے ملک میں گئے۔ تو وہاں یہ پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عرب کے قبیلہ جرہم اور قبائل یمن اور عمالیق کی طرف رسول کیا تھا۔ اس سے زیادہ کیا وصف ہو سکتی ہے کہ آپ نبی ہیں اور نبوت کا مرتبہ تمام صفات کمالیہ انسان کو شامل ہے ایک سو سینتیس ۱۳۷ برس آپ کی عمر ہوئی ہے مکہ شریف میں فوت ہوئے۔ اور اپنی والدہ ماجدہ ہاجرہ کے پاس حطیم کعبہ میں مدفون ہوئے آپ آنحضرت محمد

صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور کل عرب کے جد امجد ہیں یہ آپ کا معجزہ تھا کہ آپ کے ارشاد سے خاردار درخت سے میوہ پیدا ہوتا تھا۔ اور خشک پستان سے دودھ جاری ہو جاتا تھا۔

اسحٰق علیہ السلام آپ ابراہیم علیہ السلام کے چھوٹے بیٹے ہیں۔ یہ بھی شام کے ملک میں پیدا ہوئے۔ اور وہاں ہی فوت ہوئے ایک سو اسی برس کی عمر میں وفات پائی۔ اور آپ کے دو فرزند ہوئے ایک عیصؑ اور دوسرا یعقوب۔ یعقوب علیہ السلام کو نبوت عنایت ہوئی۔ اور عیصؑ کو بادشاہی ملی۔ رومی و یونان عیص کی اولاد سے ہیں۔

یعقوب علیہ السلام سنہ تین ہزار چار سو تراسی ۳۴۸۳ ہبوط میں پیدا ہوئے تھے آپ کو اسرائیل بھی کہا جاتا ہے۔ اور آپ کے بارہ بیٹے تھے۔ روبیل۔ شمعون۔ لاوی۔ یہودا۔ یساغر۔ زبلون۔ یوسف۔ بنیامین دان۔ نفتالی۔ کاد۔ اشار۔ آپ کے معجزہ سے پہاڑ پھٹ جاتا تھا اور ایک سو سنتالیس برس کی عمر میں فوت ہو گئے۔

حضرت ایوب علیہ السلام

عیص بن اسحاق کی اولاد سے ہیں۔ دمشق کے شہروں کے واسطے نبی کئے گئے تھے۔ یہ بڑے مال دار تھے۔ پانسو غلام رکھتے تھے۔ ہر طرح کے اموال آپ کے ملک میں بکثرت موجود تھے۔ اللہ تعالے نے ان کو مصائب دے کر آزمایا۔ تمام اموال ہلاک ہو گئے لڑکے مر گئے خود بیماری میں ایسے مبتلا ہوئے

کہ بدن گل گیا اور اُس میں کیڑے پڑ گئے۔ اٹھارہ برس اس تکلیف میں گرفتار رہے
لوگوں نے آپ کو شہر سے نکال دیا۔ ملنا جلنا سب نے چھوڑ دیا۔ صرف آپ کی
عورت خبر گیری کرتی تھی باوجود ایسی سخت تکالیف کے آپ نے خداتعالےٰ کی
ناشکری نہیں کی۔ اور صبر کیا۔ حتی الامکان اطاعت الٰہی میں مصروف رہے
آپ نے اس مصیبت میں خداتعالےٰ کو پکارا اور درگاہ الٰہی میں تضرع کی
اللہ تعالےٰ نے آپ کی دعا قبول کر کے تمام مصائب کو دور کیا۔ اور مال اولاد کو زند
کر دیا۔ اور بدن صحیح وسالم ہو گیا آپ نے اس وقت کے بادشاہ کو اسلام کی دعوت
کی اُس نے کہا اگر معجزہ دکھاؤ کہ چھت کو بلا دیواروں کے کھڑا کرو۔ تو ہم ایمان لاتے
ہیں آپ نے یہ معجزہ دکھادیا۔ پس بادشاہ اور تمام قوم ایمان لے آئی۔ آپ نے پیشین
گوئی کی کہ فلاں ریت کے میدان میں پانی آجائے گا۔ پس وہاں پانی آگیا۔ آپ کا قصہ
مصیبت وغیرہ قرآن شریف کی تفاسیر میں بڑے بسط کے ساتھ لکھا ہوا ہے آپ
کے ایک بیٹے کا نام بشیر ہے۔ اور اس کو ذوالکفل کے نام سے بھی ذکر کیا گیا ہے وہ
نبی ہوا ہے۔ اس کی شام کے ملک میں اقامت تھی۔

ذوالکفل

یہ وہی رسول ہیں جن کا ابھی ذکر ہوا ہے۔ یعنے آپ ایوب علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں لوگ اُن پر بھی ایمان لاتے۔ ان کو خدا کے اعداء سے جہاد کرنے کا حکم ہوا۔ انہوں نے دعا کی اے اللہ میری قوم کی عمر زیادہ کر۔ اللہ تعالےٰ نے دعا قبول کی۔ اور قوم کی عمر زیادہ کر دی۔ آپ کی عمر پچھتر برس کی ہوئی ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام

یوسف بن یعقوب علیہ السلام جب آپ کی عمر اٹھارہ برس کی ہوئی تو آپ کے بھائیوں نے آپ سے حسد کے مارے جدا کر دیا۔ کوئیں میں ڈال دیا۔ تاجروں کے ہاں فروخت کر دیا۔ تاجروں نے ان کو مصر میں عزیز کے ہاتھ فروخت کر دیا اس نے ان کو متبنّٰی بنا لیا عزیز کی عورت آپ پر عاشق ہو گئی۔ بہتیرا زور لگایا۔ کہ یوسف علیہ السلام اس سے بدکاری کریں مگر اس اللہ کے رسول مقبول مطیع اللہ نے اس عورت کی اس بارے میں ایک نہ سنی۔ نہ خدا تعالےٰ کی نافرمانی کی اور نہ عزیز محسن کی خیانت کی۔ عزیز کی اس عورت زلیخا نے مکروفریب کر کے آپ کو جیل خانہ میں قید کرا دیا۔ سات برس قید میں رہے آخران کو بادشاہ مصر نے بلا کر نائب اور وزیر بنا لیا۔ وہ مر گیا تو آپ مصر کے مستقل بادشاہ ہو گئے۔ آپ کے بھائی آپ کے پاس پہنچے تو آپ نے اپنے بھائیوں سے بدلہ نہیں لیا۔ بلکہ نہایت درجہ کا اکرام کیا اور خدا تعالےٰ سے ان کے گناہ بخشانے کے لئے دعا کی۔ یہ مفصل قصہ قرآن شریف کی سورۃ یوسف میں لکھا ہے۔ حسین ایسے تھے کہ تمام دنیا کے حسن کا تیسرا حصہ آپ کو ملا ہوا تھا۔ آپ کا معجزہ تھا کہ آپ کی دعا سے سوکھا درخت پھل لاتا تھا۔ موسےٰ علیہ السلام کے آنے کی پیشین گوئی کی تھی۔ خواب کی تعبیر دینے میں کامل مہارت رکھتے تھے۔ ابراہیم علیہ السلام کی وفات کو دوسو اکاون برس ہوئے تھے جب آپ پیدا ہوئے ہیں۔ اور تمام عمر آپ کی ایک سو دس برس کی ہوئی تھی۔ موسےٰ بن منشا علیہ السلام یہ بھی ایک نبی ہوئے ہیں یوسف علیہ السلام کے پوتے ہیں ■

شعیب علیہ السلام

بعض کہتے ہیں کہ یہ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ جو لوگ ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائے ان کی اولاد سے تھے۔ اہل مدین اور ایکہ کے لوگوں کی طرف رسول تھے۔ بڑے واعظ اور خطیب تھے ان کی قوم بھی سخت بت پرست اور ماپ تول میں ظلم کرنے والی تھی۔ آپ نے قوم کو ان بُرے کاموں سے منع کیا قوم نے انکار کیا اور بے ادبی سے پیش آئے اور کہا اگر تو اے شعیب اس کام سے باز نہ آئے گا۔ تو ہم تجھ کو سنگسار کر دیں گے۔ یا مار مار کر شہر سے نکال دیں گے۔ اسی انکار پر اہل مدین پر عذاب زلزلہ آیا۔ اس سے وہ تباہ اور ہلاک ہو گئے اور اہل ایکہ پر ایک ابر آیا جس نے اُن پر آگ برسائی اور ہلاک کیا جب ان کی قوم پر عذاب آیا آپ مع عیال اپنے تابعداروں کے مکہ شریف کو چلے گئے۔ آپ کا یہ معجزہ تھا۔ کہ پتھر کو تانبا بنا لیتے تھے اور ریت دور تک پیچھے ہٹ جاتی تھی۔ جب پہاڑ پر جاتے۔ تو پہاڑ اُن کے آگے جھک جاتا پھر یہ اس کے اوپر چڑھ جاتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام

موسیٰ بن عمران بن قاہث بن لاوی بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم موسیٰ علیہ السلام بڑے اکابر نبیوں سے ہیں۔ ابراہیم کے بعد دو سو پچاسی برس پیدا ہوئے منوچہر بادشاہ کا زمانہ تھا۔ سنہ ہبوط کو تین ہزار سات سو اڑتالیس برس ہوئے تھے اللہ تعالےٰ نے ان کو بنی اسرائیل اور فرعون مصر اور اتباع فرعون کے لئے رسول کر کے بھیجا تھا۔ یہ بھی اللہ تعالےٰ کی بڑی قدرت ہے۔ کہ

سی علیہ السلام کو فرعون سے پلوایا۔ جو بعض قرائن سے جانتا بھی تھا۔ کہ یہ لڑکا میرا
رمن ہے۔ اور میری تباہی اور ہلاکت اسی کے ہاتھ سے ہوگی۔ مگر خداتعالے کے
دہ کے سامنے کس کا چارہ پیش جاسکتا ہے۔ جب موسیٰ علیہ السلام ذرا جوان ہوئے
رعون کو بکلی یقین ہوگیا کہ یہ وہی شخص ہے جس سے میں ہلاک ہوں گا۔ تو موسےٰ
سلام مصر سے مدین کو جو حضرت شعیب علیہ السلام کا شہر تھا چلے گئے۔ مدت
برس حضرت شعیب کے پاس رہے اور ان کی خدمت کی۔ اور ان کی بکریاں
یں۔ اور شعیب علیہ السلام نے ان کو اپنی لڑکی نکاح میں دی دس برس کے
پھر موسیٰ علیہ السلام مصر کو مع عیال اور جو کچھ شعیب نے ان کو مال اسباب
ساتھ لے کر روانہ ہوئے راستہ میں کوہ طور پہاڑ پر ان کے لئے اللہ کی تجلی
ی۔ نبوت اور رسالت عنایت ہوئی اور اللہ تعالےٰ سے ہمکلام ہوئے۔ اور
اللہ لقب ملا۔ اور تجلّیٔ نور میں نورانی ہوئے۔ اور خداتعالےٰ سے دعا کرکے
ی ہارون علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ سے نبوت دلوائی۔ اور اپنے ہمراہ لیا۔
دونو بھائی مصر میں پہنچے۔ اور فرعون کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے معجزہ طلب
عصا اور ید بیضا کا معجزہ دکھایا۔ فرعون نے ستر ہزار جادوگر کامل کو اکٹھا کرکے
علیہ السلام کے مقابلہ میں کھڑا کیا جب جادوگروں نے آپ کا مقابلہ کیا۔
مغلوب ہوگئے۔ اور جان گئے کہ موسیٰ علیہ السلام سچا رسول ہے اور ساحر نہیں
ہ سب کے سب موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے۔ فرعون بدنصیب پریشان
یکھ کر بھی ایمان نہ لایا۔ اور کہا تم سب جادوگر آپس میں مل گئے ہو موسیٰ علیہ السلام
ب سے بڑا جادوگر ہے پھر کچھ عرصہ کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے اور معجزہ

دکھایا۔ کہ ان کی دعا سے پانی کا ایسا طوفان آیا کہ فرعونیوں کے گھروں میں پانی بھر گیا۔ بڑے عاجز ہو گئے۔ اور بنی اسرائیل کے گھر خشک رہے پھر کچھ عرصہ کے بعد ٹڈی کا طوفان آیا۔ اس نے ان کو بڑا ستایا۔ ہر ایک چیز کو گھروں کے چھتوں تک کھا گئی پھر کچھ عرصہ کے بعد دیمک کا عذاب آیا اور وہ بھی سب چیزوں کو کھا گئی پھر کچھ مدت کے بعد مینڈکوں کا عذاب آیا۔ وہ اُن کے گھروں اور کھانا دانا میں گھس گئے یہاں تک کہ اگر کوئی ہنڈیا کا منہ ننگا کرتا یا اپنے منہ میں لقمہ ڈالتے کو اس میں جھٹ مینڈک گھس پڑتا۔ اور علی ہذا القیاس بچھونوں اور کپڑوں میں بیٹے جاتے تھے۔ اور ہٹانے سے نہیں ہٹتے تھے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد تمام پانی خون ہو گیا۔ الغرض جب کوئی عذاب آتا۔ تو فرعون اور تمام اس کی قوم موسیٰ علیہ السلام کے پاس عاجزی اور تضرع کرتے تھے کہ اس عذاب کو ہم سے خدا تعالیٰ سے دعا کر کے موقوف کر پھر ہم تم پر ایمان لاویں گے۔ اور جب عذاب آپ کی دعا سے ٹل جاتا تھا تو پھر ویسے ہی کفر پر جمے رہتے تھے مگر یہ سب عذاب فرعون اور اس کی قوم پر آتا تھا۔ بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھتا تھا موسیٰ نے نہایت بردباری اور حلم سے فرعون کو چالیس برس سمجھایا اور معجزے دکھائے مگر وہ ایمان نہ لایا اور اپنی قوم کو بھی مسلمان نہ ہونے دیا۔ یہ سب آفت لالچ دنیا کی تھی جس نے ان کو ایمان لانے سے روکا تھا نعوذ باللہ منہا حب الدنیا[1] راس کل خطیئۃ آخر موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکلے۔ اور ان کے لئے ایک اور معجزہ عنایت ہوا۔ کہ ان کے دریا سے پار اترنے کے لئے

[1] دنیا کی محبت کل گناہوں کی جڑ ہے۔ ۱۲۔

ٹ گیا تمام بنی اسرائیل اس سے پار ہو گئے۔ اور جب فرعون کی اور اس کے لشکر
باری آئی اور وہ ان کے پکڑنے کو ان کے پیچھے پڑے۔ اور اس میں داخل ہوئے
رعون سمیت تمام لشکر کے دریا میں ہی رہا اور غرق ہوا۔ جب غرق ہونے لگا
اے رب موسیٰ و ہارون کے میں موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لایا۔ مگر ایسی منظر اری
ت کا ایمان اللہ قبول نہیں کرتا۔ یہ ایک وہ قصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں
ا بیان فرمایا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ قارون نے بھی مخالفت اٹھائی اور
کو ناحق متہم کیا۔ باوجودیکہ وہ اُنکے چچا کا بیٹا تھا۔ مگر وہ بھی آخر زمین میں دھنسایا گیا
ی کثرت مال اور دولت کی وجہ سے آپ سے پھر گیا تھا اور گمراہ ہو گیا تھا۔ موسیٰ
علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی تھی۔ جب آپ فوت ہوئے میں ۳۸۶۸ سنہ
طا کا تین ہزار آٹھ سو اٹھاسٹھ برس تھا اور بنی اسرائیل جس قدر مصر میں رہے
کا تمام زمانہ دو سو پندرہ برس تھا آپ کی قبر بیت المقدس میں ہے۔ موسیٰ
علیہ السلام کا ایک یہ بڑا قصہ ہے کہ آپ خضر علیہ السلام سے ملے۔ ایک دفعہ خطبہ
رہے تھے۔ اس میں کسی شخص نے سوال کیا کہ اس وقت کوئی آپ سے زیادہ
لم ہے آپ نے فرمایا نہیں پس اللہ تعالیٰ کو یہ کلام موسیٰ کی ناخوش آئی
ور فرمایا ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ خضر ہے۔ تم اس سے جا کر کچھ سیکھو
درج کا محل ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کو تعلی کیسی ناپسند چیز ہے۔ اور علم کیسی قدر والی
یز ہے۔ آپ ان کے پاس گئے اور عرض کی کہ مجھ کو اپنے علم سے فائدہ بخشو مگر موسیٰ
علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام کے چند امر خلاف دیکھ کر اُن پر خفا ہوئے اور
نکار کیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا تم کو میرے ساتھ رہنے کی بردباری نہیں

تم میرے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ اوران امور کو مقتضائے الٰہی ہونا بیان کر کے موسیٰ علیہ السلام کو رخصت کیا۔ یہ قصہ بھی قرآن شریف میں بوضاحت بیان فرمایا ہے ؛

خضر علیہ السلام ان کا نام ایلیا ہے نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کی اولاد سے ہیں۔ جس جگہ بیٹھ جاتے تھے۔ وہ جگہ سبز ہوجاتی تھی۔ اور خضر کے معنے بھی سبزی کے ہیں اُن کے باپ ملکان نام حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائے تھے۔ بعض نے کہا ہے یوسف علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ ان کی نسب یوں ہے۔ خضر بن میشا بن ابراہیم بن یوسف علیہ السلام بعض نے کہا ہے سکندر ذوالقرنین کے خالہ زاد بھائی ہیں اور اس کے لشکر کے افسر تھے۔ الغرض ان کی نسب میں اختلاف ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ اہل اللہ اور کاملین اور مقربین سے تھے بعض کہتے ہیں ابھی زندہ ہیں اور بعض کہتے ہیں فوت ہوچکے ہیں اکثر نے کہا یہ نبی تھے اور بعض نے کہا ہے یہ ولی تھے ؛

یوشع علیہ السلام یوشع بن نون یوسف علیہ السلام کی اولاد سے ہیں موسیٰ علیہ السلام کے خاص بڑے حواری تھے موسیٰ علیہ السلام کے سفر خضری اور سفر شام میں ساتھی تھے۔ اور موسےٰ علیہ السلام کے بعد نبی ہوئے اور بنی اسرائیل میں اٹھائیس برس رہے۔ کفار جبار سے جہاد کیا ایک دفعہ لڑتے لڑتے شام پڑنے لگی۔ اُن کی دعا سے آفتاب ڈوبنے سے تھم گیا۔ تمام شام کا ملک فتح کر لیا۔ اور اپنے نائب مقرر کرتے۔ اور شہر کفر حارس میں ایک سو دس برس

عمر میں نوت ہوئے ان کے بعد کالب نام نبی خلیفہ ہوئے اور ان کے بعد
ان کا بیٹا شانوش خلیفہ ہوا ان کے بعد حزقیل علیہ السلام نبی ہوئے ہیں بنی
اسرائیل کی اصلاح کما حقہ کرتے رہے ایک دفعہ بنی اسرائیل ستر ہزار آدمی دبا
سے ڈر کر بھاگ گئے۔ اور اللہ تعالٰی نے ان کو بھاگنے کی سزا دی کہ سب کو ایک
دم مار دیا۔ حزقیل علیہ السلام کو ان پر رحم آیا۔ انہوں نے دعا کی سب زندہ ہو گئے
قصہ قرآن شریف کے دوسرے پارہ کے اخیر میں مذکور ہے ؂

حضرت شمویل علیہ السلام

لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ یوشع بن نون کے بعد قریب
ستر سال کے میں پیدا ہوئے۔ ان کے اور یوشع کے درمیان کئی بادشاہ ہوئے ہیں
ان میں سے ایک طالوت ہے۔ جس کا قرآن شریف میں ذکر ہے۔ موسیٰ علیہ السلام
کو چار سو تیرہ برس گذرے تھے کہ یہ پیدا ہوئے اور گیارہ برس بنی اسرائیل کی اصلاح
میں رہے۔ اور باون برس کی عمر میں نوت ہوئے۔ قوم عمالقہ کا بادشاہ بنی اسرائیل
پر غالب ہو گیا۔ بنی اسرائیل نے عرض کی کہ آپ دعا کریں کہ ہمارے لئے اللہ تعالٰی
کوئی بادشاہ پیدا کرے تاکہ ہم عمالقہ کے بادشاہ سے لڑیں آپ کی دعا سے اللہ تعالیٰ
نے طالوت کو بادشاہ بنا دیا۔ طالوت بن یامین بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے
تھا۔ بنی اسرائیل نے اس کے قبول کرنے میں کچھ اختلاف کیا۔ مگر آخر انہوں نے
ان کو بادشاہ مان لیا۔ اور عمالقہ کے بادشاہ جالوت کے مقابلہ میں نکلے۔ شمویل
علیہ السلام پر یہ وحی ہوئی کہ جالوت کو داؤد علیہ السلام قتل کریں گے۔ پس

داؤد علیہ السلام کو تلاش کر کے لشکر کا سپہ سالار کیا۔ اور طالوت نے وعدہ کیا۔ کہ اگر جالوت کو داؤد علیہ السلام مار دے گا۔ تو میں اس کو اپنی لڑکی نکاح میں دے دوں گا۔ اور ملک اُن کے سپرد کر دوں گا۔ پس جب دونو گروہ میدان لڑائی میں نکلے تو داؤد علیہ السلام نے اول حملے میں پہلے جالوت کو قتل کر دیا۔ اور فتح پائی طالوت نے حسب وعدہ داؤد علیہ السلام کو اپنی بیٹی دے دی۔ اور کچھ عرصہ کے بعد ملک بھی مستقل طور پر داؤد علیہ السلام کے نام کر دیا۔

داؤد علیہ السلام

یہودا ابن یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں ۲۳۳۳ چار ہزار تین تینتیس ہبوط میں پیدا ہوئے۔ مقام حیرون میں مقیم رہے۔ جب اٹھتیس برس کی عمر کو پہنچے تو بیت المقدس میں گئے۔ اور علاوہ سابق ملک کے شام میں مقامات فلسطین اور عمان اور باب اور حلب اور نصیبین اور ملک ارمنی کے کچھ شہروں کو فتح کیا۔ اور چالیس برس حکومت کی اور ملک اپنے فرزند لائق سلیمان علیہ السلام کو دے کر ستر برس کی عمر میں فوت ہوئے آپ کا معجزہ تھا کہ آپ کے ہاتھ میں لوہا موم جیسا نرم ہو جاتا تھا۔ زرہ بناتے تھے۔ حکیم لقمان علیہ السلام آپ کے شاگرد تھے آپ پر کتاب زبور اتری۔ نہایت خوش آواز تھے۔ جب آپ زبور کو پڑھتے جن و انس جانور تمام سننے کو اکٹھے ہو جاتے۔ پانی بہنے سے رک جاتا۔ اور ہوا چلنے سے بند ہو جاتی تھی صائم ایسے تھے کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ اکثر حصہ رات کا بھی عبادت میں گذارتے تھے۔ اس وقت دوسری طرف کیانیوں سے کیقباد کی بادشاہی تھی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام

سلیمان بن داؤد علیہ السلام ۳۵۱ سنہ چار ہزار تین سو اکاون ہبوط میں پیدا ہوئے۔ اور بارہ برس کی عمر میں اپنے باپ کی وفات کے بعد بادشاہ ہوئے۔ اور ایسے بادشاہ ہوئے کہ دنیا میں کوئی ایسا بادشاہ نہیں ہوا۔ جن۔ انس۔ طیور ہوا وغیرہ ہر چیز کے بادشاہ تھے۔ جہاں جانا چاہتے تھے وہاں ہی اُن کے تخت کو ہوا لے جاتی تھی۔ ایک ماہ کا سفر صبح اور ایک ماہ کا سفر شام کو طے کر جاتے تھے جن بڑے بڑے کام بناتے تھے۔ اور حاضر رہتے تھے۔ عہد حکومت کے چوتھے سال میں بیت المقدس کی عمارت بنائی۔ تیس ہاتھ اونچا اور ساٹھ ہاتھ لمبا اور بیس ہاتھ چوڑا بنایا۔ اور اس کے گرد کی دیوار پانسو ہاتھ بنائی۔ سات برس اس میں لگے اور عہد حکومت کے پچیسویں سال میں یمن کی ملکہ بلقیس آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا ملک سلیمان علیہ السلام کے سپرد کیا۔ اور آپ کے نکاح میں آگئی۔ اور دیگر تمام دنیا کے بادشاہ آپ کے مطیع ہو گئے۔ غرض کل دنیا میں آپ کی بادشاہی ہو گئی۔ اور باون برس کی عمر میں ۴۷۳ سنہ چار ہزار چار سو تہتر ہبوط میں فوت ہوئے۔ اور آپ کے بعد آپ کی اولاد میں ملک رہا۔ اور دو سو اسی ۲۸۱ برس تک پندرہ بادشاہ ہوئے۔ پھر آپ کی اولاد سے ملک نکل گیا۔ اور کنعانیوں کا غلبہ ہو گیا۔ اور سلطنت کے والی ہو گئے۔ اس سے پہلے بھی کنعانی بادشاہ تھے۔ مگر تابع اور کمزور۔

لقمان علیہ السلام۔ بن عنقا آپ قبیلہ نوبہ سے تھے۔ غلام حبشی تھے ان کو

اللہ تعالیٰ نے علم فہم دانائی حکمت ایسی عنایت کی کہ از حد زیادہ۔ داؤد علیہ السلام کے شاگرد رشید تھے۔ نہایت درجہ کے پارسا زاہد تھے۔ درزی کا کام اور بخیوں کی عیالی کرتے تھے۔ ان کی دانائی ایسی مسلم تھی کہ ہر فرقہ ان کو مانتا ہے۔ اور ان کی نصیحت قبول کرتا ہے۔ اور قرآن شریف میں ان کی تعریف موجود ہے۔ بعض کہتے ہیں نبی تھے بعض کہتے ہیں ولی اللہ تھے +

شعیا علیہ السلام شعیا بن آصف بزرگ نبی ہوئے ہیں۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ ان کی قوم نے ان کی بھی تکذیب کی اور ان کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ اور درخت ان کے لئے پھٹ گیا آپ اس میں چھپ گئے شیطان نے قوم کو ان کا پتہ بتادیا۔ کہ اس درخت میں چھپ گئے ہیں انھوں نے سمیت شعیا علیہ السلام کے اس درخت کو آرے سے چیر دیا +

حضرت ارمیا علیہ السلام

یہ بھی نبیوں میں سے ہیں۔ یہ شعیا علیہ السلام کے خلیفوں میں سے تھے جب بنی اسرائیل بدعمل ہو گئے۔ اور رسوم کفر و بدعت میں پڑ گئے تو ارمیا علیہ السلام کو وحی ہوئی کہ اب جلد اس قوم کو عذاب آنے والا ہے۔ اس بات کو تھوڑے ہی دن گذرے تھے کہ بخت نصر نے چھ لاکھ آدمی کے لشکر کے ساتھ ان پر حملہ کیا۔ اور بنی اسرائیل کو تباہ کر دیا۔ بیت المقدس کو بھی ویران کر دیا۔ اور ارمیا علیہ السلام وہاں سے نکل کر مصر تشریف لے گئے۔ ایک زمانہ کے بعد جب ویران شدہ

بیت المقدس پر گذرے تو تعجب کیا کہ شہر پہلے جیسا پھر کیسے آباد ہو گا۔ یہ گدھے پر سوار تھے۔ گدھے کو وہاں باندھ کر ذرا دیر کے لئے سو گئے اللہ تعالےٰ نے ان کی روح کو سو برس تک قبض کر لیا اور مار دیا۔ اور گدھا بھی ساتھ ہی مر گیا۔ پھر ان کو اللہ تعالےٰ نے زندہ کر کے فرمایا تم کتنی مدت مرے رہے ہو انہوں نے کہا ایک ثابت دن یا کم اللہ تعالےٰ نے فرمایا تم سو برس تک مرے رہے ہو۔ اپنے گدھے کو تو دیکھو اسکی ہڈیاں بھی خاک ہو گئی ہیں۔ جو سو برس تک ایسی ہو سکتی ہیں۔ اور اپنے کھانے کو دیکھو جو جلدی بگڑ جاتا ہے۔ وہ ابھی اچھا بھلا ہے پھر اللہ تعالےٰ نے فرمایا دیکھو تمہارے سامنے ہم اس کی ہڈیاں اور گوشت پوست کو درست کرتے ہیں۔ چنانچہ آناً فاناً ان کا سب کچھ درست کر دیا۔ پس ارمیا علیہ السلام نے کہا۔ میں تیری قدرت کاملہ پر کامل یقین کے ساتھ ایمان۔ اور میں نے تعجب کرنے کا نتیجہ پا لیا۔ یہ قصہ قرآن مجید کے تیسرے پارے میں موجود ہے۔

عزیر علیہ السلام

عزیر بن شرحیا یہ ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ہیں ان کو توریت تمام یاد تھی۔ یہودی ان کو ابن اللہ کہتے تھے جیسے عیسےٰ علیہ السلام کو نصارےٰ ابن اللہ کہتے ہیں۔ سو برس مرنے کا قصہ جو ارمیا کی نسبت بیان کیا گیا ہے۔ وہ بعض کے نزدیک ان کا قصہ ہے جب زندہ ہوئے تو بوڑھے ہو گئے تھے۔ اور ان کی اولاد بھی بوڑھی ہو گئی تھی یہی وجہ ہے۔ یہود ان کو خدا کہنے لگے۔ ان کے بعد پھر شمعون علیہ السلام نبی ہوئے۔ اور بنی اسرائیل کی نگرانی کرتے رہے۔ اور بیت المقدس کی آبادی کی۔ یہ بھی ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ہیں ؛

حضرت یونس علیہ السلام

حضرت بنیامین بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں یونس علیہ السلام آٹھ سو پندرہ برس کے بعد اہل نینوا کی طرف نبی ہوئے۔ جو موصل اور دجلہ کے قریب ہے یہ قوم بھی بت پرست تھی۔ آپ نے سالہا سال ان کو وعظ کیا۔ مگر وہ بت پرستی سے باز نہ آئی یونس علیہ السلام نے فرمایا تم پر فلاں دن عذاب آئے گا اور یہ کہہ کر چلے گئے۔ جب وہ دن آیا تو عذاب کے آثار ظاہر ہوئے قوم کو عذاب آنے سے یونس علیہ السلام کے نبی ہونے کا یقین ہو گیا۔ اور میدان میں نکل کر روئے چلائے۔ اور توبہ کی اللہ تعالے اور یونس علیہ السلام پر ایمان لائے۔ اس لئے عذاب ٹل گیا۔ یونس علیہ السلام نے اپنی جگہ یہ خیال کیا کہ قوم ہلاک ہو گئی ہوگی۔ جب اس بات کو آزمانے کے لئے پھر نینوا کے قریب آئے تو قوم بدستور سابق آباد تھی۔ یونس علیہ السلام نے سمجھا کہ ان پر عذاب نہیں آیا۔ اور میرا کہنا اور وعدہ پورا نہیں ہوا۔ شرم کے مارے واپس چلے گئے۔ ارادہ کیا کہ یہ وطن چھوڑ کر اور کہیں چلے جائیں۔ راستہ میں ایک دریا سے عبور کر کے گذرنا تھا۔ ایک کشتی میں بیٹھ گئے جب کشتی وسط دریا میں پہنچی۔ تو وہ کشتی رک گئی۔ لوگوں نے کہا کوئی کشتی میں غلام بھاگا ہوا ہے۔ اس کی شامت سے یہ رک گئی ہے۔ پس قرعے ڈالے گئے کہ غلام کون ہے۔ وہ قرعہ یونس علیہ السلام کے نام پر پڑا۔ انہوں نے پہلے ہی کہا تھا۔ کہ غلام اپنے آقا سے بھاگا ہوا میں ہوں پس انہوں نے ان کو دریا میں پھینک دیا۔ پس ایک مچھلی ان کے لینے کو تیار تھی اس نے ان کو نگل لیا۔ مگر مچھلی کو اللہ کا حکم نہیں تھا۔ کہ ان کو کھائے پس مچھلی

کے پیٹ میں یہ آیت شریف پڑھتے رہے لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین ہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس استغفار پر رحم کیا اور مچھلی کو حکم ہوا کہ ان کو دریا سے باہر پھینکدے۔ اس نے ان کو باہر پھینک دیا اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے وہاں ایک کدو کا پیڑ لگایا۔ اور ہرنی کو حکم ہوا۔ کہ ان کو دودھ پلایا کرے جب وہ تندرست اور قوی ہوگئے۔ تو پھر اپنی قوم کی طرف آگئے۔ اُن کا یہ قصہ قرآن شریف اور تفاسیر میں موجود ہے ؛

الیاس علیہ السلام یہ بنی عیزار بن ہارون علیہ السلام کے پوتے ہیں اہل بعلبک کے لئے نبی کئے گئے تھے۔ بعلبک ایک بت کا نام ہے چوبیس گز لمبا تھا۔ یہ لوگ اس کو پوجتے تھے ان کا بادشاہ اجیب نام تھا۔ اُس کی بیوی ازبیل نام بڑی کافرہ تھی۔ یحییٰ علیہ السلام کو بھی اسی نے قتل کروایا تھا۔ یہ سات بادشاہوں کی جورو یکے بعد دیگرے ہوئی۔ جب کسی کے نکاح میں آتی۔ اُس کو دھوکہ اور دغا سے قتل کرادیتی۔ ستر بچوں کی ماں تھی۔ پس اس نے الیاس علیہ السلام کی اتباع نہ کی۔ انہوں نے بددعا کی۔ تین برس کا قحط پڑ گیا۔ انسان حیوان چرند پرند مرنے لگے اس پر بھی قوم ایمان نہ لائی۔ آخر آپ اپنے شاگرد الیسع کے ساتھ وہاں سے ہجرت کر گئے ؛

الیسع علیہ السلام یہ الیاس علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کے لئے نبی کئے گئے۔ لوگ ان پر ایمان لائے اور ان کی تابعداری بجا لائے۔ چار سو برس زندہ رہے +

زکریا علیہ السلام۔ آپ سلیمان علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ آپ بیت المقدس

میں اللہ تعالےٰ کی عبادت میں شب و روز مصروف رہتے تھے۔ مریم کی پرورش
مریم کی خالہ ان کی بیوی تھی زکریا علیہ السلام کی بڑھاپے تک اولاد نہ ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ
سے دعا کی کہ اے پروردگار مجھ کو اکیلا نہ چھوڑ مجھ کو اولاد عنایت کر اللہ تعالےٰ نے ان کی
دعا قبول کی۔ بڑھاپے اور مایوسی کے زمانہ میں ان کو یحییٰ علیہ السلام بیٹا عنایت کیا
یہ قصہ ان کا قرآن میں سورہ آل عمران و سورہ مریم میں مفصل بیان ہے جب اللہ تعالےٰ
نے مریم علیہا السلام کو بلا باپ عیسےٰ علیہ السلام عنایت کیا تو بنی اسرائیل نے زکریا علیہ السلام
کو مریم سے زنا کی تہمت لگا دی۔ اس سے زکریا علیہ السلام بھاگ کر ایک درخت میں
گھس گئے۔ بنی اسرائیل نے درخت کو معیت زکریا علیہ السلام کے آرے سے چیر
دیا۔ آپ سو برس کی عمر پاکر بنی اسرائیل کے اس ظلم سے شہید ہوئے۔

یحییٰ علیہ السلام

زکریا علیہ السلام کے صاحبزادے ہوئے ہیں۔ آپ اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتے کرتے بہت لاغر ہو گئے تھے۔ اور خدا تعالیٰ
کے خوف سے بہت روتے تھے۔ گناہ سے بالکل بری تھے۔ تخلیہ اور تنہائی گزین تھے
ساری عمر میں نکاح نہیں کیا۔ اور اس وقت کی شریعت میں کنوارہ رہنا جائز تھا۔
ان کے وقت میں ہیرودس نام بنی اسرائیل کا بادشاہ تھا۔ اس نے ارادہ کیا کہ اپنے سگے
بھائی کی بیٹی سے نکاح کرے۔ یحییٰ علیہ السلام نے اس کو اس ناجائز کام سے منع کیا۔
اس بادشاہ ظالم نے اسی نبی معصوم کو اس عداوت میں قتل کر ڈالا۔ انگریز یوحنا بھی کہتے ہیں۔

حضرت عیسےٰ علیہ السلام

عیسیٰ بن مریم ان کی ولادت سنہ ۵۵۸۴ پانچ ہزار پانسو چوراسی ہبوطی ہے سکندر کے

عہد کو تین سو چار برس ہوئے تھے۔ بیت المقدس کے قریب قریہ لحم نام میں پیدا ہوئے چونکہ آپ اللہ کی قدرت سے بلا باپ پیدا ہوئے۔ اس لئے بنی اسرائیل نے مریم معصومہ پارسا کو زنا کی تہمت لگا دی۔ اور برا بھلا کہا۔ مریم نے کہا تم مجھ سے کچھ مت کہو تم اس گود کے ننھے بچے سے پوچھو۔ عیسٰی السلام شیر خوارہ گود میں بولے۔ کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ مجھ کو اللہ تعالٰی نے بے باپ پیدا کیا ہے۔ اور مجھ کو نبی کیا ہے۔ مگر قوم بنی اسرائیل اس معجزہ کو دیکھ کر لعن طعن سے باز نہ آئی مریم اپنے چچا کے بیٹے یوسف نجار کو ہمراہ لے کر مصر میں چلی گئیں۔ مریم اور عیسٰی علیہ السلام وہاں بارہ برس رہے۔ پھر وہاں سے ماں بیٹا نے شام کی طرف سفر کیا۔ پھر وہاں پہنچ کر قریہ ناصرہ میں اتر کر اقامت کر دی نصاریٰ کا لقب نصاریٰ اس بستی کے نام سے ہے۔ عیسٰے علیہ السلام جب تیس برس کی عمر کو پہنچے تو اللہ تعالٰی نے ان کو لوگوں کی طرف رسول کیا۔ اور کتاب انجیل دی۔ آپ کمبل اور ٹوپی پہنتے تھے۔ اور زمین کی انگوریاں کھاتے تھے۔ غرض دنیا کے تارک اور کمال زاہد تھے آپ کے بارہ آدمی حواری تھے۔ یہود کو آپ کی دعوت اسلام بری لگی۔ تو ان کے قتل پر آمادہ ہو گئے جو شخص خاص کر کے ان کے مارنے کو تیار ہوا۔ بادشاہ نیلاطوس تھا۔ اللہ تعالٰی نے عیسٰے علیہ السلام کی شکل میں اس کو کر دیا۔ اور عیسٰے علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا۔ اکثر کہتے ہیں جیتے ہی اٹھائے گئے۔ اور بعض کہتے ہیں تین ساعت کیلئے ان کو مارا گیا۔ پھر ان کو زندہ کر کے آسمان کی طرف کھینچا گیا۔ یہ آپ کا اٹھایا جانا سنہ ۵۶۱۷ پانچہزار چھ سو سترہ برس ہبوط میں ہوا ہے اور سکندر کے عہد کو تین سو تیس ۳۳۰ برس ہوئے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قبل پانچسو پنتالیس برس ہیں اٹھا لئے گئے۔ اور تینتیس برس دنیا میں رہے۔ اور مریم کی کل عمر ترپن برس کی ہوئی۔ اور عیسٰے علیہ السلام آسمان کو جانے کے بعد چھ برس

زندہ رہے۔ فیلاطوس مذکور کے بعد طیطوس بادشاہ ہوا۔ اس نے بیت المقدس کو خراب کیا اور لوٹ لیا۔ اور ان کے کتب خانوں کو جلا دیا۔ اور بنی اسرائیل کے بڑوں کو قتل کیا اور بچوں اور عورتوں کو قید کیا۔ اس کے بعد پھر بنی اسرائیل کبھی سرسبز نہیں ہوئے بلکہ دن بدن یادہ ذلیل ہوتے گئے۔ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ۔ یہ واقعہ عیسٰے کے بعد چالیس برس میں ہوا ہے۔ اس کے بعد پھر ایک روم کے بادشاہ نے بیت المقدس کی کسی قدر مرمت کی اور اس کا نام ایلیا رکھا۔ پھر تیسری بار قسطنطین کی ماں ہلانہ نے ویران کیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے اپنے عہد میں اس کو آباد کیا۔ پھر ویران ہو گیا۔ پھر ولید بن عبدالملک نے آباد کیا۔ یہ آبادی اس کی اب تک موجود ہے۔

صادق صدوق سلوم!

جنؑ کا ذکر سورہ یٰس میں آیا ہے۔ یہ بھی عیسٰے علیہ السلام کے حواری ہیں۔ انطاکیہ کی طرف بھیجے گئے تھے۔ جب ان کی اہل انطاکیہ نے تکذیب کی۔ تو کنارہ مدینہ سے حبیب نجار دوڑتا ہوا ان کی مدد کو آیا۔ تو قوم نے اسکو پاؤں ... سے روند ڈالا۔ اللہ تعالٰے نے اس کو زندہ کر کے جنت میں داخل کیا۔ اور اس قوم کو ایک سخت آوازہ سے ہلاک کر دیا۔

جرجیس

یہ شخص نیک بخت عیسٰے السلام کے بعد گذرا ہے۔ اس نے عیسٰے کے بعض حواریوں سے علم سیکھا۔ تجارت پیشہ تھا۔ اس کی دعا قبول ہو جاتی تھی۔ موصل میں ایک بادشاہ بت پرست تھا۔ انہوں نے اس کو بت پرستی سے منع کیا۔ تو اس نے ان کو قتل کر دیا۔ پھر جی اٹھے۔ اسی طرح اس نے ستر بار ان کو قتل کیا۔ ستر بار ہی جی اٹھے۔ آخر انہوں نے دعا کی۔ کہ اے اللہ مجھ کو اپنے پاس اٹھا لے اور اس قوم پر قہر نازل کر۔ پس اللہ نے آسمان سے آگ اتاری۔ آگ نے ان کو جلا کر خاک سیاہ بنا دیا۔ لیکن قوم نے ان کو بھی اسی حادثہ

میں قتل کر ڈالا۔ جرجیس کی ہدایت سے چونتیس ہزار آدمی مسلمان ہوئے تھے۔

شمسون یہ ایک شخص یحییٰ علیہ السلام کے بعد نیک بخت گذرا ہے۔ اُسکو انجیل یاد تھی۔ اس کے گاؤں والے بت پرست تھے۔ یہ کافروں سے ایک ہزار مہینہ جہاد کرتے رہے۔ جب اُن کے لشکر کو پیاس لگتی تو جونسا پتھر اُن کے سامنے آجاتا تھا۔ اس سے پانی نکال لیتے اور آخر کو ان کافروں پر بھی عذاب آیا۔ ایک شہر کے نیچے دب کر مر گئے۔

حنظلہ بن صفوان عیسےٰ علیہ السلام کے بعد یہ بھی ایک شخص نیک بخت گذرے ہیں جہالت کے زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبل یہ چند لوگ اور بھی اچھے ہوئے ہیں۔ توحید اور نبوت کے بھی قائل تھے۔ اسعد ابوبکر حمیری قیس بن ساعدہ زید بن عمرو بن نفیل حضرت عمرؓ کے چچا کے بیٹے ان کو غسان کے ایک بادشاہ نے زہر دے کر مار دیا۔ امیۃ بن صلت ثقفی یہ بڑے شاعر تھے۔ ان کے اشعار میں توحید تصدیق قیامت وغیرہ موجود ہے۔ ورقہ بن نوفل اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدد دینے کا وعدہ کیا تھا۔ بحیرا راہب نصرانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابوطالب کے ساتھ جب شام کو گئے اس نے آپکو دیکھ کر اسلام قبول کیا۔ یہاں تک ابتداء آدم علیہ السلام تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء اور اہل اللہ کا ذکر تھا۔ اب ابتداء سے دوسرا سلسلہ بادشاہوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گذرے ہیں۔

سلسلہ ملوک فرس اُن کے چار طبقے ہیں۔ پہلا فیشدادیہ قدیم ہے اس لفظ کے معنے سیرت عدل ہیں۔ دوسرا طبقہ کیانیہ۔ تیسرا اشغانیہ چوتھا ساسانیہ ان کو اکاسرہ بھی کہتے ہیں۔ ان کا تخت عراق میں تھا۔ چار ہزار اکاسی برس چھ مہینے ان کا ملک

سہا ہے ان کی بادشاہت کیومرث ولد آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی۔ اور یزدجرد پر ختم
ہوئی۔ یہ حضرت عثمان رض کے عہد میں مارا گیا ہے۔ امام غزالی نے کہا ہے آدم علیہ السلام
شیث علیہ السلام کو دین کی حفاظت کیلئے مقرر کیا۔ اور کیومرث کو ملک کی سیاست پر مقرر کیا
چنانچہ کیومرث نے دوسو تیس برس حکومت کی۔ اور اس کی ہزار برس کی عمر تھی اس کے بعد
ایک عرصہ دراز تک دنیا بلا حکومت رہی ۔

فیشدادیہ میں کیومرث کے بعد نو بادشاہ ہوئے۔ پہلے اُن سے آدم علیہ السلام کے ز
میں ہوشنج بادشاہ ہوا۔ دوسو چالیس برس بادشاہ رہا۔ شہر بابل کو بنا
اور بسایا۔ اور سر پر تاج رکھا اور تخت پر بیٹھا۔ اور قوانین ملک ترتیب دیئے۔ اس سے پہلے
لوگ غاروں اور کھنڈروں میں رہتے تھے ان سے گھر بنوائے۔ ہزار برس جیا۔ پھر مرگیا۔ اس کے
بعد اسکی اولاد سے طہورث۔ ہفت اقلیم کا بادشاہ ہوا۔ اور اپنے دادا کے قدم بقدم چلا احکام
الٰہی کا مطیع تھا زبان فارسی بولتا تھا۔ چالیس برس کے بعد مرگیا۔ اس کے بعد اس کا بھائی
جمشید بادشاہ ہوا۔ یہ بھی ہفت اقلیم کا بادشاہ تھا۔ کیڑوں سے ریشم نکلوایا۔ دربان اور کاتب
مقرر کئے نوروز کو عید کا دن بنایا۔ پہلے اچھا تھا پھر ظالم ہوگیا۔ بیوراسپ جمشید کا عامل
بیوراسپ نے جمشید کو آرے سے چیر ڈالا۔ اور خود والی ملک ہوگیا۔ اسکو ضحاک بھی کہتے ہیں
یہ ساری دنیا کا بادشاہ تھا۔ عشر خراج راگ رنگ اور سولی دینے اور ہاتھ پیر کاٹنے کا یہی موجد
ہے۔ بعض کہتے ہیں نمرود بھی یہی ہے۔ بعض کہتے ہیں نمرود اس کا عامل تھا۔ کابی نام شخص
نے ایک نیزہ تیار کیا اور ضحاک سے لڑا۔ آخر ضحاک نے شکست کھائی اور کابی مذکور
افریدون کو جو جمشید کی اولاد سے تھا تخت پر بٹھا دیا۔ یہ شخص قد کا لمبا اور جسم کا موٹا
تھا۔ اس نے ضحاک کو قتل کیا۔ ضحاک نے ہزار برس کی عمر پائی ہے۔ عید مہرجان اسی

ل کے دن کا نام ہے۔ ابراہیم علیہ السلام ضحاک کے اخیر زمانہ میں اور افریدون کے ابتداء
م میں تھے۔ افریدون طب فلسفہ نجوم جانتا تھا۔ جب مرا تو ملک کو اپنے تین بیٹوں میں تقسیم
لیا ایرج کو عراق و ہند و حجاز دیا۔ سلم کو روم و شام و مصر و مغرب دیا تور کو چین و ترک دیا
ملازاں سلم اور تور دو بھائیوں نے مل کر ایرج کو مار ڈالا۔ اور اس کے ملک کے بھی خود مالک بن
ے پھر منوچھر بن ایران ایرج کے پوتے نے زور پکڑا۔ اور دادے کا ملک لے لیا۔ آلات
ب کا موجد یہی ہے ہر گاؤں میں ایک دہقان چوہدری مقرر کیا اور تور اور سلم کو قتل کر
لا پھر افراسیاب تور کا بیٹا ظاہر ہوا اور اس نے منوچھر کا مقابلہ کر کے ملک سے نصف
سے لیا۔ اور اس پر صلح ہوئی ترک اس کی طرف منسوب ہیں پھر زو انے جو منوچھر کی اولاد
ے تھا زور پکڑا۔ افراسیاب اس سے شکست کھا کر بلاد ترک کو چلا۔ زو انے سواد میں نہر
الی۔ اور اس کے کنارے شہر آباد کیا۔ پھل پھول کے درخت لگائے طرح طرح کی نعمتیں
باد کیں۔ ان چیزوں کا وہی موجد ہے تین برس حاکم رہا۔ گرشاسپ۔ تور کی اولاد سے
ما کا نائب تھا۔ اس نے اُس سے ملک چھین لیا۔ یہاں تک فیشدادیہ کا طبقہ ختم ہوا۔
دوسرا طبقہ کیانیہ کا چلا۔ کیقباد۔ پہلا کیانی ہے کیانی کے معنے پاکیزگی کے ہیں۔ منوچھر کی
لاد سے ہے یہ شخص شہر بلخ کے قریب رہتا تھا۔ اُس نے ترک کو فارس میں آنے سے
کا۔ اس کے زمانہ میں پیغمبر حزقیل علیہ السلام۔ الیاس علیہ السلام۔ الیسع علیہ السلام شموئیل
یہ السلام موجود تھے۔ یہ شخص ایک سو بیس برس کی عمر میں مرا۔ پھر اس کا پوتا کیکاؤس اس
جگہ قائم ہوا۔ اُس نے بڑے بڑے بزرگوں کو مار دیا۔ اپنے بیٹے سیاؤس پر چونکہ نہایت
بصورت تھا۔ اس کو رستم کے (جو اس کا نائب تھا تعلیم کے لئے) سپرد کیا۔ رستم نے اس
گھوڑے کی سواری سکھائی۔ کیکاؤس کی بیوی اہر خ نام سیاؤس کی سوتیلی ماں

سیاؤس پر عاشق ہوگئی۔ اور زنا کی درخواست کی۔ سیاؤس نے یہ بات منظور نہ کی پس اس نے سیاؤس کی بابت کیکاؤس سے چغلی کھائی۔ سیاؤس افراسیاب کے پاس بھاگ کر چلا گیا۔ اس نے اس کو اپنی بیٹی دیدی جب بیٹی کو حمل ہوا۔ تو سیاؤس کو مار ڈالا۔ اس خوف سے کہ ملک کا بادشاہ نہ بن بیٹھے۔ اور بیٹی کو پیران کے (جو وہ بھی ایک صاحب مملکت تھا) سپرد کیا اور کہا۔ جب میری لڑکی کو بچہ ہو اس کو مار دینا۔ لیکن جب لڑکا پیدا ہوا۔ اس نے اس کو نہ مارا۔ اور چھپا رکھا۔ اس لڑکے کا نام کیخسرو تھا کیکاؤس کو اس بات کی خبر ہوئی تو اس نے کیخسرو اور اس کی ماں کو چوری منگا لیا۔ کیکاؤس کا چونکہ کوئی اور بیٹا نہ تھا اس نے اس پوتے کیخسرو کو اپنی جگہ پر بٹھا دیا۔ کیخسرو نے جب زور پکڑا۔ تو افراسیاب سے اپنے باپ سیاؤس کا بدلہ لیا۔ کہ افراسیاب کو ذبح کر ڈالا۔ اور اس کا تمام مال لوٹ لیا پھر تھوڑے دنوں کے بعد آپ دنیا کو ترک کر کے بھراسف کو اپنی جگہ بٹھا دیا۔ یہ سلیمان علیہ السلام کا زمانہ تھا۔ بھراسف کے بعد بھراسپ کیکاؤس کا بھتیجا بادشاہ ہوا بخت نصر بھراسف کا سپہ سالار تھا اہواز عراق۔ روم پر ستاون برس حکمران رہا۔ جب وہ مسخ ہو گیا تو اس کا بیٹا ردلاق ایک سال والی ملک پھر مارا گیا۔ پھر اس کا بیٹا بطالس دو برس حاکم ہوا پھر وہ بھی قتل ہوا۔ اور بخت نصر اور اس کی نسل کا کام تمام ہوا۔ یہ اس کو اس کا نتیجہ ملا جو اس نے بیت المقدس کو ویران کیا تھا۔ اور کتب خانے بنی اسرائیل کے جلائے تھے۔ یہ حضرت ارمیا علیہ السلام کا وقت تھا۔ بھراسپ مذکور زبردست بادشاہ تھا تمام ملوک اس کو نذرانہ بھیجتے تھے۔ اس کو شاہنشاہ کہتے تھے۔ آخر عمر میں دنیا کو ترک کر کے عابد پارسا ہو گیا۔ اور اس کا بیٹا گیشتاسب تخت پر بیٹھا۔ اس نے بخت نصر کو معزول کر کے اسکی جگہ کورش کو مقرر کیا۔ اور بنی اسرائیل کے ساتھ بہت سلوک کیا۔ ان کو سامان دے پھر

بیت المقدس میں بھیجدیا۔ گیشاسب کے زمانہ میں **زرادشت حکیم** نکلا۔ یہ حضرت عزیرؑ
کا شاگرد تھا۔ پھر مخالف ہوگیا۔ اس نے بارہ جلد کی کتاب بنائی۔ جس کا ایک جلد چھ کپڑے
کا بوجھ تھا اس نے اس کتاب میں ماں بہن کا نکاح جائز لکھا اور شراب پینا حلال بنا دیا آگ
پوجنے کا حکم دیا۔ بہت لوگ اس کے مذہب میں داخل ہوگئے۔ اور گیشاسب بھی اس
کے دین میں داخل ہوگیا۔ مجوسی مذہب اسی نے نکالا ہے عزیرؑ نے زرادشت پر بددعا
کی اس کو جذام ہوگیا۔ فرراسپ ترک کا حاکم گیشاسب سے اس بات پر لڑا کہ
گیشاسب نے زرادشت کا دین کیوں قبول کیا۔ اور ایسی لڑائی ہوئی کہ ایک جہان
مارا گیا۔ گیشاسب کا بیٹا اسفندیار باپ کے سامنے مرگیا اور اپنا بیٹا اردشیر بہمن چھوڑ
گیا۔ جب یہ تخت پر بیٹھا تو اس نے ہاتھ بڑھایا۔ اور ساری دنیا کا بادشاہ ہوگیا لیکن بنی اسرائیل
سے سلوک بھی کرتا تھا اور چونکہ یہ اپنے دادے کے مذہب میں تھا یعنے مجوسی تھا۔ اس
نے اپنی بیٹی خمانی سے نکاح کرلیا اور اس سے داراب پیدا ہوا۔ خمانی نے اردشیر بہمن کو
کہا کہ اپنے بیٹے ساسان کو نکال دو۔ اور میرے بیٹے داراب کو تاج شاہی پہنا دو۔
چنانچہ ساسان اصطخر کو چلا گیا۔ وہاں جا کر بکریاں چرا کر گذارہ کرتا رہا۔ یہ اکاسرہ کا باپ ہے۔
اس خمانی نے اپنے بیٹے کی متولی ہو کر ستر برس حکومت کی۔ روم سے لڑی۔ اور ان
پر فتح پائی۔ بڑی مدبرہ اور عقیلہ تھی۔ جب اس کا بیٹا داراب جوان ہوا تو ماں نے ملک
اس کے سپرد کردیا داراب نے بارہ برس حکومت کی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا داراب باپ کا
قائم مقام بادشاہ ہوا۔ یہ بڑا ظالم تھا۔ لوگ اس سے متنفر ہوگئے۔ اور سکندر نے لڑکر اس
کو شکست دی۔ اور تمام فارس کا بادشاہ ہوگیا۔ یہاں طبقہ کیانیہ تمام ہوا۔ اور طبقہ اشغانیہ
شروع ہوا۔ اس کو ملوک طوائف کہتے ہیں۔ اس کی حقیقت یہ ہے۔ کہ جب سکندر نے

ارادہ کیا کہ فرس کے تمام ملوک قتل کر ڈالے تو حکیم ارسطاطالیس نے جو سکندر کے ساتھ تھا اس نے منع کیا۔ اور کہا کہ فرس کے بیس رئیسوں کو فرس کے بادشاہ بنادو۔ وہ خود باہم لڑتے رہیں گے۔ تو یونان ان کے شر سے بچا رہے گا۔ پس سکندر نے ایسا ہی کیا۔ اور اُن کا نام ملوک الطوائف رکھا۔ طوائف یعنے طائفہ کی جمع ہے پانچ سو برس تک یہی دستور رہا۔ طوائف ملوک نوے بادشاہ ہوئے ہیں۔ چونکہ چھوٹے چھوٹے بادشاہ تھے۔ ان کا تاریخ میں ضبط نہیں ہے۔ البتہ اُن سے خاص گروہ اشغانیہ کا تاریخ میں ضبط ہے۔ اشغانیہ سکندر سے دو سو چالیس برس کے بعد اشغا بن اشغان بادشاہ ہوا۔ دس برس بادشاہ رہا۔ پھر شابور بن اشغان مالک ہوا۔ اور ساٹھ برس بادشاہ رہا۔ اس سلطنت کو چالیس برس جب گذرے ۔ عیسٰے علیہ السلام پیدا ہوئے۔ پھر جودر بن اشغان مالک ہوا۔ اور دس برس حاکم رہا پھر بیرزن اشغانی بادشاہ ہوا۔ اور اکیس برس حاکم رہا پھر جودرزار اشغانی حاکم ہوا۔ اور انیس برس حکومت کی پھر نرسی اشغا ہوا۔ اور چالیس برس حاکم رہا۔ پھر ہرمز ہوا اور انیس برس رہا پھر اردوان ہوا اور بارہ برس کی حکومت کی پھر خسرو ہوا اور چالیس برس کی حکومت کی۔ پھر بلاش نکلا اور چوبیس برس حاکم رہا پھر اردوان اصغر ہوا اور تیرہ برس حکومت کی پھر اردشیر بن بابک پیدا ہوا اس نے اردوان کو قتل کر ڈالا۔ یہاں طبقہ ثالثہ اشغانیہ ختم ہوا۔ اور فرس کا چوتھا طبقہ اکاسرہ کا شروع ہوا۔ اکاسرہ کا پہلا شخص یہ اردشیر ہے۔ یہ اولاد ساسان بن بہمن سے ہے سب اس طبقہ میں اخیر تک تیس بادشاہ ہوتے اُن سے دو عورتیں بھی بادشاہ ہوئی ہیں۔ اردشیر چودہ برس حاکم رہا اس کے بعد اس کا بیٹا سابور حاکم ہوا۔ یہ نہایت خوبصورت آدمی تھا اس کی زبان پہلوی تھی۔ اس زبان کو جاننے والا کوئی نہیں رہا۔ اس کے زمانہ میں مانی

نام زندیق پیدا ہوا۔ نبوت کا دعویٰ کیا کتب فلاسفہ کو جمع کر کے فارسی ترجمہ کیا۔ بہت لوگ اس کے تابع ہو گئے یہاں تک کہ سابور نے اسے مجوسی دین کو چھوڑ کر اس کے مذہب کو مان لیا لیکن کچھ عرصہ کے بعد پھر مجوسی ہو گیا۔ اور مانی ہند کے ملک میں آ گیا۔ پھر اس کا بیٹا ہرمز حاکم ہوا۔ یہ شخص بڑا زور آور بادشاہ ہوا۔ اور اہواز میں اپنے نام کا ایک شہر ہرمز نام بنایا۔ ڈیڑھ برس حاکم رہا۔ پھر اس کا بیٹا بہرام ہوا ساڑھے تین برس حاکم رہا۔ اس کے پاس مانی مذکور پھر آیا۔ بہرام نے اس کو اور اس کے یاروں کو مار ڈالا مانی کو شہر کے دروازہ پر سولی دیدیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا بہرام بن بہرام حاکم ہوا۔ اور سترہ برس حکومت کی پہلے لہو و لعب میں مصروف تھا پھر اچھا ہوشیار اور عادل ہو گیا تھا۔ پھر اس کا بیٹا بہرام بن بہرام بن بہرام حاکم ہوا۔ چار برس حاکم رہا۔ عادل تھا۔ اس کو شہنشاہ کہتے تھے اس کے بعد پھر اس کا بھائی ترسی بہرام حاکم ہوا۔ نو برس حکومت کی۔ پھر اس کا بیٹا ہرمز بن ترسی نو برس حاکم رہا۔ پھر اس کا بیٹا سابور بن ہرمز حاکم ہوا۔ اس عہد میں عرب نے فرس پر لشکر کشی کی۔ سابور نے ان کا مقابلہ کیا آخر عرب پر غالب رہا اور عرب کے ستر ہزار آدمی کے کاندھے کاٹ ڈالے اس لئے عرب اس کو ذوالکتاف کہتے ہیں عرب کا بادشاہ اس وقت حارث اعریادی نزار کی اولاد سے تھا۔ سابور بہتر برس حکمران رہا۔ اس کے بعد اس کا بھائی اردشیر بن ہرمز حاکم ہوا۔ چار برس حاکم رہا۔ پھر معزول کیا گیا۔ اور اس کے بعد سابور بن سابور مقرر کیا گیا۔ اس نے بھی عرب سے لڑائی کی اس کے اوپر خیمہ گرا۔ اور وہ مر گیا۔ اس کے بعد اس کا بھائی بہرام بن سابور حاکم ہوا۔ اس کو کرمان شاہ بھی کہتے ہیں گیارہ برس حکومت کی۔ پھر اس کو فرس نے قتل کر دیا۔ اور اس کی جگہ اس کے بیٹے یزدجرد کو حاکم کیا۔ یہ بخیل لئیم آدمی تھا۔ لوگ اس پر بد دعا کرتے تھے۔

تھے پانچ ماہ اور اکیس برس حکومت کی پھر اس کا بیٹا بہرام بن جور بن یزدجرد حاکم ہوا کہتے ہیں یہ ہند میں آیا اور ہند کے بادشاہ سے لڑکر واپس گیا۔ اس کو ہند سے خراج جاتا تھا۔ گورخر کا شکار بہت کرتا تھا۔ اس لئے اس کو بہرام گور کہتے ہیں تیس برس گیارہ مہینے حکومت کی۔ اس کے بعد یزدجرد بن بہرام حکمران ہوا۔ چار ماہ اٹھارہ برس حکومت کی اس کے دو بیٹے تھے۔ فیروز۔ ہرمز۔ جب باپ مرا۔ فیروز سجستان میں گیا ہوا تھا۔ اس لئے ہرمز بادشاہ ہوگیا فیروز سنکر لشکر لے کر آیا۔ اس نے لڑکر ہرمز کو پہلے قید کرلیا۔ پھر اس کو قتل کرکے آپ بادشاہ بن گیا۔ اس کے عہد میں قحط بہت رہتا تھا۔ یہاں تک کہ نہریں بھی خشک ہوگئی تھیں۔ ستائیس برس حکومت کی اس کے دو بیٹے ہوئے قیاد۔ بلاش۔ ان میں نزاع واقع ہوا۔ اور لڑائی ہوئی اور بلاش غالب ہوگیا اور قیاد خاقان حاکم ترک کے پاس چلا گیا۔ بلاش نے چار برس حکومت کی۔ اس کے بعد قیاد وہاں سے لشکر لے کر آیا۔ اور بلاش کی جگہ بیٹھ گیا۔ اس کے زمانہ میں مزدق زندیق پیدا ہوا۔ یہ کہتا تھا مال اور عورتوں میں سب لوگ شریک ہیں۔ قیاد بھی اس کے مذہب میں آگیا۔ ابن سنا جور نے مزدق کو قتل کر ڈالا۔ اور لوگوں نے قیاد کو معزول کر دیا۔ اور اس کے بھتیجے جاماسب بن فیروز کو حاکم مقرر کر دیا۔ قیاد ہیاطلہ میں پہنچا۔ وہاں سے لشکر لے کر آیا۔ جاماسب کو قید کرلیا۔ اور آپ مالک ہوگیا۔ پینتالیس برس حکومت کی پھر عرب کے ہاتھ سے مارا گیا پھر اس کا بیٹا۔ نوشیروان عادل تخت نشین ہوا۔ اس نے فرقہ مزدقیہ کو قتل کرکے دین مجوس کو پھر قائم کیا۔ شہروں کو آباد کیا۔ بیوہ عورتوں کے لئے وظیفے لگا دئے۔ یتیموں کی پرورش کی مخالفوں سے لڑکر ان کو شکست دی۔ قیصر روم نے اس کی اطاعت اختیار کر لی۔ اس کے عہد کو چوبیس سال گذرے تھے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے والد عبداللہ صاحب پیدا ہوئے۔ اور بیالیس برس ہوئے تھے۔ جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم متولد ہوئے اس نے اڑتالیس برس حکومت کی۔ بزرجمہر حکیم
اُن کا وزیر تھا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا ہرمز بن نوشیروان ہوا یہ بھی عادل تھا۔ اس
نے ایک صندوق بنایا کہ اہل غرض اس میں اپنے عرائض ڈال دیا کریں۔ اور
ایک زنجیر بنائی کہ مستغیث اس کو ہلا دیا کرے۔ دس برس کے بعد اس پر
دشمن نکلے۔ ملک روم نے اسی ہزار فوج کے ساتھ چڑھائی کی۔ اور ملک ترک
شبیر بھی مقابلہ پر ہوئے اس نے بہرام کو ان کے مقابلہ میں نکالا۔ یہ شخص بڑا بہادر تھا
اس نے ترک کو قتل کیا۔ اور ان کا مال لوٹ لیا۔ ہرمز کو خوف ہوا کہ بہرام مذکور حاکم نہ
بن جائے۔ اس کے مخالف ہو گیا۔ لیکن تاہم اکثر لشکر بہرام کی طرف ہو گیا ہرمز
نے اپنے بیٹے پرویز کو نکال دیا تھا۔ وہ آذربائیجان میں جا رہا تھا۔ جب اس نے خبر
سُنی کہ اس کا باپ بہرام سے مغلوب ہونے والا ہے۔ تو خود آگیا۔ اور باپ کو پکڑ کر اس
کی آنکھوں میں زہر کی سلائی ڈال کر اندھا کر دیا۔ اور آپ تخت پر بیٹھ گیا ہرمز نے اس
وقت ساڑھے تیرہ برس بادشاہی کی تھی۔ بہرام نے پرویز سے ہرمز کا بدلہ لینا چاہا
تو پرویز نے باپ کا گلا گھونٹ کر مار ڈالا۔ اور باتفاق خواص روم سے مدد لینے کو گیا۔
بہرام موقعہ پاکر سر پر تاج رکھ کر خود تخت پر بیٹھ گیا۔ شاہ روم موریقش روم نے
پرویز کو بڑی مدد دی۔ کہ دو لاکھ دینار ہزار سوار کپڑا دیبا سنہری دیا۔ اور بادشاہ
برجان جاثلیق صقالیہ کی اولاد کو پرویز کے ہمراہ کیا۔ اور ان بادشاہوں کے سروں پر
تاج رکھے اور اپنی بیٹی ماریہ سے نکاح کر دیا۔ پرویز وہاں سے آکر بہرام سے لڑا۔
بہرام خراسان کی طرف بھاگ گیا۔ اور پرویز بن ہرمز تخت پر بیٹھ گیا۔ اور روم کے لشکر

کو بہت اکرام و تحائف کے ساتھ واپس کیا۔ پھر اس کے پاس اس قدر مال جمع ہو گیا کہ کسی کے پاس نہ تھا۔ گیارہ ہزار لونڈی چھ ہزار خادم تین ہزار عورت بیس ہزار پانچ سو گھوڑے پاس رکھتا تھا۔ اس کی سواری کے وقت دو سو آدمی خوشبو لے کر جاتے تھے۔ اور ایک ہزار چھڑکا ؤ کرتا تھا۔ کہ گرد نہ اٹھے۔ فرہاد کی معشوقہ شیریں کے ساتھ نکاح کر لیا۔ اس کے قصے میں لوگوں نے کتابیں تالیف کی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پرویز کو اسلام کی دعوت کا خط لکھا۔ اور دحیہ کلبی کے ہاتھ بھیجا۔ پرویز نے یہ خط پھاڑ ڈالا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بددعا کی۔ کہ اے اللہ اس کے ملک کو پھاڑ ڈال۔ پرویز نے یمن کے بادشاہ بازان کو خط لکھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مار ڈالے۔ بازان نے آپ کے قتل کے لئے مدینہ میں ایک آدمی بھیجا جب وہ آدمی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کہ پرویز کو اس کی اولاد نے مار ڈالا ہے۔ پس یہ آدمی پریشان ہو کر واپس چلا گیا۔ پس اس معجزہ کو دیکھ کر بازان مذکور یمن کا بادشاہ مسلمان ہو گیا۔ پرویز پہلے اچھا تھا۔ پھر اس نے ظلم پر کمر باندھی۔ اکابروں کو حقیر جاننے لگا۔ زادان نام شخص جیل خانہ کا داروغہ اس سے خفا ہو کر چھتیس ہزار قیدی لے کر پرویز کے گھر پر جا پڑا۔ پرویز بھاگ گیا۔ اور تلاش کر کے اس کو گھر میں پایا۔ اور قید کر دیا۔ اور اس کے بیٹے شیرویہ بن پرویز کو تخت پر بٹھا دیا۔ سب خاص و عام نے شیرویہ کی اطاعت کر لی۔ شیرویہ اور پرویز میں خط خطوط صفائی کی بابت آتے جاتے رہے۔ آخر شیرویہ نے کہا۔ کہ اگر میں تجھ کو مار ڈالوں۔ تو کچھ نئی بات نہیں کیونکہ تو نے بھی اپنے باپ کو مار ڈالا تھا۔ پرویز کے اور شیرویہ کے سوا اٹھارہ بیٹے تھے۔ شیرویہ نے سب کو قتل کر دیا۔ اور باپ کو بھی قتل

ڈالا۔ پرویز نے اٹھتیس برس سلطنت کی شیرویہ شکل کا مکروہ تھا اس کے اور بھائی
خوبصورت تھے۔ جب اس نے اپنے باپ پرویز کو قتل کیا تو شیریں اس کی بیوی کو
چاہا۔ شیریں نے انکار کیا۔ شیرویہ نے اس کو تنگ کیا۔ اور اس کو زنا کی تہمت لگا
ی۔ اور یہ کہا۔ اگر تو میرا کہنا نہ مانیگی۔ تو میں تجھ کو قتل کر ڈالوں گا۔ شیریں نے کہا میں
اس کو تین شرطوں پر قبول کرتی ہوں۔ ایک یہ کہ جن لوگوں نے پرویز کو مارا ہے۔ وہ
میرے حوالے کئے جاویں۔ میں ان کو مار ڈالوں۔ دوسری شرط یہ ہے۔ کہ منبر پر کھڑے ہو
میری برائت بیان کرو۔ تیسری شرط یہ ہے کہ میں پرویز کی قبر پر ہو آؤں۔ کیونکہ اس
میرے پاس ایک امانت ہے۔ اس نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ جب تو دوسرا خاوند
ے۔ مجھ کو میری امانت دے دینا۔ شیرویہ نے یہ سب شرطیں قبول کر لیں
ں اس نے پرویز کے قاتلوں کو مار ڈالا۔ اور پرویز کی قبر پر جا کر اس کے گلے میں لپٹ
ی۔ اور جو زہر بھرا انگینہ اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس کو چاٹ کر فی الفور مر گئی۔ اور چونکہ شیرویہ
دی المزاج اور کثیر الامراض تھا۔ اور اس کے باپ پرویز نے خزانے کی ایک دوا کی پڑیا پر
لکھ رکھا تھا۔ کہ یہ پڑیا جماع کے لئے بہت مفید اور مجرب ہے۔ اور شیرویہ جماع کا بڑا
حریص اور عاشق تھا۔ اس پڑیا کا استعمال کیا۔ پس فی الفور مر گیا۔ ابھی اٹھائیس برس کی
عمر کو پہنچا اس نے کل اٹھارہ مہینے حکومت کی اس کے بعد اس کا بیٹا اردشیر بن شیرویہ
سات برس کی عمر میں تخت نشین ہوا۔ ڈیڑھ برس اس کی حکومت رہی پھر اس
کو شہر یار نے قتل کر ڈالا۔ اور آپ بادشاہ بن بیٹھا۔ ایک دن شکار کو نکلا۔
چونکہ خاندان سلطنت سے نہ تھا۔ ہمراہیوں نے اس کو گھوڑے کے اوپر سے
کھینچ کر قتل کر ڈالا۔ اور پاؤں میں رسی ڈال کر کھینچتے پھرے۔ اس کے بعد

بوران پرویز کی لڑکی حاکم ہوئی۔ اس نے روم سے صلح کی۔ اس کا برتاؤ اچھا تھا۔ ایک سال چار ماہ حکومت کر کے یہ بھی مر گئی۔ اس کے بعد خشنشد حاکم ہوا یہ شخص خسرو کی چچا کی اولاد سے تھا لیکن ملک کی تدبیر نہ کر سکا ایک ماہ کے بعد مارا گیا۔ پھر پرویز کی لڑکی آزرمیدخت حاکم ہوئی۔ اس وقت فرخ ہرمز خراسان کا حاکم تھا فرخ نے اس سے نکاح کرنا چاہا۔ یہ خوبصورت لڑکی تھی۔ اس نے نکاح کرنے سے انکار کیا لیکن یہ بات ٹھیری کہ ایک رات کسی جگہ اکٹھے ہو کر قضائے حاجت کریں۔ جب فرخ آیا دربانوں سے کہہ کر مروا ڈالا۔ فرخ کے بیٹے رستم کو جب یہ خبر پہنچی۔ تو وہ اس پر لشکر لے کر آیا۔ اور باپ کے عوض میں اس کو مار ڈالا۔ اس لڑکی نے چھ ماہ حکومت کی۔ اس کے بعد ایک شخص کسریٰ نام بادشاہ بنا۔ یہ شخص اردشیر کی اولاد سے تھا چند روز کے بعد یہ بھی قتل کیا گیا۔ اور اس کی جگہ نوشیرواں کی اولاد سے فیروز نام بادشاہ ہوا۔ اس کا سر بڑا تھا۔ اس کے سر پر تاج رکھا گیا۔ کہنے لگا تاج تنگ ہے لوگوں نے اس بات کو بدفالی خیال کیا۔ اور اس کو مار ڈالا۔ اسکی جگہ فیروز زاد خسرو حاکم ہوا یہ شخص بھی نوشیرواں کی اولاد سے تھا۔ تین دن تخت پر بیٹھا۔ اس کے بعد یزدجرد بن شہریار کو حاکم بنایا یہ ضعیف آدمی تھا۔ اس پر مخالفوں نے زور ڈالا۔ اور اہل اسلام نے بھی اس کے ساتھ جہاد کیا۔ ان کے مقابلہ میں اس کا وزیر رستم جنگی دو لاکھ سپاہی پانچ ہزار امراء جنگی لے کر آیا۔ اور اہل اسلام نے بھی تیاری کر دی اس لشکر کے سپہ سالار حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے جب دونوں لشکر مقابل ہوئے تو رستم نے خواب میں دیکھا کہ یزدجرد اس سارے لشکر کے ہتھیار جمع کر کے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیتا ہے۔ اور وہ

عمرؓ کو دیتے ہیں اور حضرت عمرؓ اپنے لشکر کو دیتے ہیں اس خواب کے دیکھنے سے، اس کو اپنی شکست کا یقین ہو گیا۔ اور غمگین ہوا۔ اور جب لڑائی ہوئی۔ بھاگ گیا اور نہر عمیق میں گرا۔ ہلال بن علقمہ بھی اس کے پیچھے نہر میں گھس گئے۔ اور اس کو باہر نکال کر قتل کر دیا۔ رستم کا تاج ایک لاکھ دینار کا تھا۔ اس لڑائی میں رستم کے لشکر کا تیس ہزار آدمی مارا گیا۔ جب یزدجرد نے اس شکست کی خبر سُنی۔ تو وہ بھی اپنا تخت چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اور اپنے خزانے چین کی طرف بھیج دئے۔ پھر اہل اسلام نے اس کو حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں جہاد کر کے قتل کر ڈالا۔ یہ فرس سے آخری بادشاہ تھا۔ بیس برس کی عمر میں مارا گیا۔ اور اس کا تمام ملک اہل اسلام کے ہاتھ آگیا۔ یہ واقع سنہ ۱۴ ہجری میں ہوا ہے۔ فسبحان من لا یزول ملکہ ولا یحول ؁

ذکر ملوک روم

یہ لوگ بنو اصفر کہلاتے ہیں۔ ان کے بادشاہوں کا لقب قیصر تھا۔ جیسے فارس کے بادشاہوں کا کسرے تھا۔ ان کو روم اس لئے کہتے ہیں کہ شہر رومیہ میں بستے تھے بعض نے کہا ہے ان کو اس لئے روم کہتے ہیں کہ یہ روم بن عیص بن اسحاق کی اولاد سے ہیں تین سو چھہتر برس بعد موسےٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ یہ لوگ بت پرست تھے۔ ان کا پہلا بادشاہ بودس ہے۔ ساڑھے سات برس حاکم رہا۔ پھر اغطش قیصر بادشاہ ہوا۔ سب سے پہلے قیصر اس نے کہلایا ہے۔ یہ ماں کے پیٹ میں تھا کہ اس کی ماں مر گئی تھی۔ اس کے شکم سے چیر کر نکالا تھا۔ یہ فخر کرتا تھا۔ کہ مجھ کو کسی ماں نے نہیں جنا۔ اور یہ خزائن ملوک اسکندریہ اور مقدونیہ کو رومیہ

میں لے گیا بارہ برس کے بعد مصر وغیرہ پر غالب ہوگیا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے ظہور کا یہی وقت ہے۔ پینتالیس برس حاکم رہا۔ اس کے بعد طیبا ریوش حاکم ہوا۔ بائیس برس حاکم رہا۔ طبریہ شہر کو اُس نے بنایا۔ اور اُس کا نام اپنے سے نکالا ہے اس کے بعد غالیوس بادشاہ بنا۔ اور چار برس حاکم رہا۔ اس کے عہد میں حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ بعدہ دوسو اٹھادن برس ملک بے حکومت رہا پھر طیباریس بادشاہ بن گیا۔ پھر نلوانوس حاکم ہوا۔ اور چودہ برس حکومت کی اس کے بعد ساسانوس بادشاہ ہوا۔ اور دس برس رہا۔ پھر طیطوس قائم ہوا اور سات برس حکومت کی اس نے بنی اسرائیل کو قید کر لیا۔ اور غلام بنا کر فروخت کیا۔ اور بیت المقدس کو ویران کر دیا پہلے اس کو بخت نصر نے ویران کیا تھا پھر آباد ہوا۔ دوسری بار اس نے ویران کر دیا جیسے پہلے بھی ذکر ہوا ہے۔ اس کے بعد ذو مطسینوس حاکم ہوا۔ اور پندرہ برس حکومت کی یہ یہود اور نصاریٰ کا بڑا دشمن تھا۔ ان کو جہاں پاتا تھا قتل کر ڈالتا تھا۔ اس کے بعد باردا اس بادشاہ بنا ایک برس رہا اس کے بعد ازدیانوس بادشاہ ہوا۔ اکیس برس حکومت کی پھر مرض جذام میں مبتلا ہو کر مر گیا۔ اس کے عہد میں جالینوس حکیم ہوا۔ اس نے سو کتاب کے قریب کتب تالیف کیں۔ حاذق طبیب تھا۔ صقالیہ میں جا کر مر گیا۔ اس کے بعد ترانانوس تخت پر بیٹھا۔ تینتیس برس حکومت کی۔ پھر مرقوس ہوا۔ انیس[19] برس حاکم رہا پھر فردوس نے تیرہ برس حکومت کی۔ پھر اپنا گلا گھونٹ کر خود ہی مر گیا۔ تو طحوس چھ ماہ حاکم رہا۔ سوریانوس نے اٹھارہ برس حکومت کی پھر انطونیاوس سات برس حاکم رہا۔ حران در ہا میں مارا گیا۔ پھر مقدانوس ایک برس حاکم رہا

...کو اس کے غلاموں نے مار ڈالا۔ پھر انطونیاوس ثانی ہوا چار برس حاکم رہا پھر
...لمندروس تیرہ برس حاکم رہا۔ پھر مکسلیلوس تین برس حاکم رہا۔ یہ بھی نصاریٰ کو قتل
...یا کرتا تھا۔ پھر عودریانوس چھ ماہ حاکم رہا پھر مارا گیا۔ پھر فیلبوس ہوا۔ اس نے
...ماریٰ سے سلوک کیا۔ پھر دقیانوس ایک برس بادشاہ رہا۔ اس نے
...ت پرستی کو ترقی دی۔ اپنے کو خدا کہلواتا تھا۔ اور سجدہ کرواتا تھا سات جوان
...راف زدی جن کا ذکر قرآن شریف کی سورہ کہف میں ہے ان سے سجدہ کروانا
...ہا مگر انہوں نے انکار کیا۔ ان کو آگ میں جلانے کا ارادہ کیا۔ اس لئے وہ
...اسے ایک غار میں جا چھپے۔ ان کے شہر کا نام افسوس تھا۔ پھر فالینوس
...ن برس حاکم ہوا پھر غلثیوش اس کا بیٹا حاکم ہوا۔ پھر اوریانوس مالک ہوا۔ سابور
...ن اردشیر نے اس کو قید کر کے بابل میں بھیجدیا۔ اس کے بعد غالینوس
...نی حاکم ہوا۔ چھ برس حاکم رہا۔ پھر قادنوش ایک برس تک حاکم رہا پھر اردلینوس
...یہ چھ ماہ رہا۔ اس پر بجلی گری مر گیا۔ پھر طیطنوس چھ ماہ رہا۔ پھر فیلوریاش دو
...ہینے رہا۔ پھر قردبوس سات برس حاکم رہا۔ ایک لڑائی میں مارا گیا۔ پھر فلطیانوس حاکم
...وا۔ اس نے حکم دیا کہ نصاریٰ کے گرجے گرا دیئے جائیں اور ان کے کتب خانے
...جلا دیئے جائیں اور جم غفیر نصاریٰ کو قتل کر ڈالا۔ اس کے عہد میں ایک قحط
...بہت سخت پڑا تھا۔ اکیس برس حاکم رہا پھر اخیر عمر تک معزول رہا۔ روم کے
...دشاہ یہاں تک بت پرست تھے۔ پھر وہ دین نصاریٰ میں داخل ہو گئے
...وک رومیہ کی سلطنت چار سو ستاسی ۴۸۷ برس نو ۹ ماہ رہی ؛

قسطنطین

یہ شخص شہر رومیہ کو چھوڑ کر شہر بورنسلا میں آبسا۔ اور اس کو بسایا اور اور اس کا نام اپنے نام پر قسطنطنیہ رکھا۔ ملوک رومیہ سے سب پہلے یہ شخص نصرانی دین میں آیا ہے اس کے بعد اور خواص و عوام بھی دیکھا دیکھی دین میں آگئے۔ اس کو خواب آیا تھا کہ ایک قلعہ مضبوط بنانا چاہیئے۔ جہاں استنبول ہے اس جگہ کو اس نے اس قلعہ کے لئے پسند کیا اور بنایا پہلے یہ ایک غیر مثلث جزیرہ سلیمانؑ کا شکار گاہ تھا عیسے علیہ السلام کا بھی گذر ہوا۔ اور دعا کی تھی سن ہزار آٹھ سو برس ہبوط آدم علیہ السلام میں اس کی بنا پڑی۔ پھر قسطنطین نے شہر بعلبک پھر الغطاکیہ بنایا قسطنطین کے بعد اس کا ملک اس کے تین بیٹوں میں بٹ گیا۔ ان میں پر اس کا بیٹا قسطس حکمرانی کرتا رہا۔ اس نے بہت سے گرجا بنائے۔ ملت نصرانی خوب مضبوط کیا پھر قسطنطین کا ملک اس کی اولاد کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اور اس کے ملک کا مالک اس کے چچا کا بیٹا الیانس بادشاہ ہوگیا۔ اس نے نصرانی دین کو چھوڑ کر بت پرستی کو اختیار کر لیا۔ سابور بن اردشیر بابک کے زمانہ میں عراق پر چڑھائی کی۔ اور لڑائی میں کا اس کو تیر لگا۔ زمین فارس میں مر گیا۔ دو برس حکومت کی۔ پھر یونیانوس حاکم ہوا۔ اس نے ملت نصرانی کو مضبوط کیا ایک سال حاکم رہا اس کے بعد والیس حاکم ہوا پہلے نصرانی مذہب پر تھا۔ پھر اس نے نصرانیت کو چھوڑ دیا۔ ایک لڑائی میں مارا گیا۔ اس نے چار برس حکومت کی۔ اور اصحاب کہف اس کے زمانے میں جاگے۔ اور شہر افسس میں (جو روم میں ہے) آگئے پھر ادنیانوس حاکم ہوا اور تین برس حاکم رہا پھر خرطیانوس ہوا تین سال رہا۔ پھر تاردسیوس ثانی حاکم ہوا۔ بیس برس حکومت کی۔ اس کے زمانہ میں فارس نے روم پر چڑھائی کی۔ پھر مرقیانوس سات برس حاکم رہا۔ پھر نیطبس ایک سال

حکمران رہا۔ پھر البون نے اٹھارہ برس حکومت کی۔ پھر لاون ہوا۔ اور سترہ برس سلطنت کی۔ پھر اسطینوس ستائیس برس حاکم ہوا۔ اور اس کے عہد میں کال سخت پڑا۔ پھر تونسیطنوس نو برس حکمران رہا۔ پھر تونسیطنوس ثانی حاکم ہوا۔ اڑتیس برس حاکم رہا اس کے عہد میں روم و فارس میں بہت لڑائیاں ہوئیں۔ پھر مور نفیس بیس برس تخت پر بیٹھا اس نے کسریٰ پرویز کو بہرام چوبین پر فتح دلائی جیسے بیان ہو چکا ہے۔ اس کے بعد طبریوس ہوا تیس برس رہا۔ پھر ماریقوس ہوا آٹھ برس حکومت کی پھر برتوس ہوا بارہ برس رہا۔ پھر قوقاوس ہوا۔ آٹھ برس رہا۔ پھر ہرقل بادشاہ ہوا۔ اس کو اٹھارہ برس ہوئے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اس کو خط پہنچا۔ (اسلام کی پانچویں کتاب میں وہ خط منقول ہے۔) قریب تھا کہ اسلام لاوے مگر قوم کے بگڑنے اور ملک کے ہاتھ سے نکل جانے کے خوف اسلام لانے سے باز رہا۔ لیکن یہ جانتا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سچے پیغمبر ہیں یہ معنے حدیث صحیح بخاری سے ثابت ہوتا ہے جب مرا تو اس کا بیٹا قیصر تخت پر بیٹھا یہ زمانہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں تھا حضرت ابو عبیدہؓ و خالد بن ولید وغیرہ رضی اللہ عنہم اس سے لڑے۔ بلاد شام کو فتح کیا۔ پھر مورق بن ہرقل بادشاہ ہوا یہ حضرت عثمان و علی و معاویہ رضی اللہ تعا عنہم کے زمانے میں تھا۔ پھر قلیط بن مورق تخت پر بیٹھا۔ یہ شخص حضرت معاویہ کے اخیر زمانہ میں تھا۔ عبد الملک بن مروان کے زمانہ تک رہا۔ پھر الیون ہوا یہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے زمانہ تک رہا۔ مسلمانوں نے اس سے خشکی و تری میں جہاد کیا اس کے بعد جرجین جو اسی سلطنت کے خاندان سے تھا۔ بادشاہ ہوا۔ اس نے انیس برس حکومت کی اس کے بعد قسطنطین بن الیون حاکم ہوا۔ یہ سفاح اور ابی جعفر منصور کے زمانہ میں تھا پھر

الیون بن قسطنطین ہوا۔ یہ ہارون الرشید کے زمانہ میں تھا۔ اس کی ماں اس کی تدبیر شاہی میں شریک تھی اس کے بعد نیقفور بیٹھا۔ ہارون الرشید سے پہلے عہد کیا پھر توڑ ڈالا۔ ہارون الرشید نے اس پر چڑھائی کی۔ اور اس پر فتح پائی۔ پھر اس کا بیٹا استبرق حاکم ہوا۔ یہ محمد امین کے زمانہ میں تھا۔ اس پر قسطنطین بن تلقط غالب ہوا۔ یہ زمانہ مامون میں تھا۔ پھر نوفیل مقرر ہوا معتصم نے اس پر جہاد کیا پھر میخائیل بن نوفیل حاکم ہوا۔ یہ زمانہ واثق اور متوکل و مستعین میں تھا۔ پھر نوفیل بن میخائیل مالک ہوا۔ اس کے بعد شبیل صقلی ہوا یہ سلطنت کے خاندان سے نہیں تھا۔ یہ معتز و مہدی کے زمانہ میں تھا۔ پھر الیون بن شبیل حاکم ہوا یہ خلافت معتضد میں تھا پھر اس کا بیٹا اسکندروس قائم ہوا۔ یہ لائق نہ تھا۔ معزول کیا گیا۔ اس کی جگہ لادی بن الیون حاکم ہوا۔ یہ خلیفہ مقتدر کے زمانہ تک تھا۔ ایک چھوٹا لڑکا چھوڑ کر مر گیا۔ اس لڑکے کا نام قسطنطین تھا یہ زمانہ مقتفی تک تھا۔ یہ سب شاہان روم اہل اسلام کے باج گذار تھے ۔

ذکر ملوک عرب قبل از اسلام

عرب کے حصہ یمن میں سب سے پہلے قحطان ابن عابر بن شالخ بن قینان بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام آیا۔ عرب کی سلطنت اسی کی اولاد میں رہی اور اسلام کے ظہور کے وقت خاندان عدنان میں سلطنت آگئی۔ یہ بھی عرب کا ایک بڑا خاندان اور قبیلہ ہے قریش اسی کی طرف منسوب ہیں قحطان کے بعد اس کا بیٹا یعرب بادشاہ ہوا۔ سب سے پہلے عربی زبان اسی نے بولی ہے پھر اس کا بیٹا

یشجب حاکم ہوا پھر اس کا بیٹا عبد شمس حاکم رہا۔ اس کو سبا بھی کہتے ہیں۔ زمین مارب میں اس نے ایک سد بنائی تھی۔ اس سے ستر نہریں نکلی ہیں۔ پھر اس کا بیٹا حمیر مالک ہوا غرض قحطان کی اولاد اسی طرح نسلاً بعد نسل چلی آتی۔ یہاں تک کہ اسی سلسلہ سلطنت سے **بلقیس بنت شرجیل** بن مالک حاکم ہوئی۔ اور بیس برس حکومت کی پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کے نکاح میں آئی۔ اسی خاندان سے پھر یمن میں۔ **ذولواس** حاکم ہوا۔ یہ یہودی مذہب رکھتا تھا یہی دین مانتا تھا۔ جو شخص ملت یہودی میں داخل نہیں ہوتا تھا۔ اس کو آگ کی خندق میں ڈال دیتا تھا۔ اس لئے اس کو صاحب **اخدود** کہتے ہیں۔ پھر **ذوجدن** مالک ہوا۔ اس خاندان سلطنت سے یہ آخری بادشاہ تھا۔ دو ہزار بیس برس تک اس کے خاندان میں حکومت رہی اور اس مدت میں چھبیس بادشاہ ہوئے پھر یمن میں چار حبشیوں اور آٹھ پارسیوں نے حکومت کی پھر اسلام آیا اور اہل یمن مسلمان ہوگئے۔ **ملوک حیرہ**۔ حیرہ بھی عرب کی زمین ہے۔ جس کا ذکر احادیث میں ہے اس زمین میں اوّل بادشاہ مالک بن فہم ہوا ہے۔ یہ شخص بھی یعرب بن قحطان کی اولاد سے ہے شخص اکامرہ سے پہلے ہوا ہے۔ یہاں تک کہ اسلام کے وقت میں **منذر بن نعمان** بن مالک آشاہ ہوا۔ اور حضرت خالد بن ولیدؓ نے حیرہ کو فتح کر لیا۔

ملوک غسّان

یہ لوگ عرب پر جو شام میں مالک تھے۔ حکام روم کی طرف سے عامل تھے انہیں سے پہلا بادشاہ **جفنین** عمرو تھا۔ یہ بھی قحطان کی اولاد سے تھا۔ اور ان سے

پچھلا بادشاہ جبلہ بن ایہم تھا جو اہل اسلام سے کئی لڑائیاں کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں مسلمان ہو گیا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد پھر مرتد ہو گیا۔ اس کے مرتد ہونے کا قصہ ہم اسلام کی پانچویں کتاب میں لکھ چکے ہیں۔ غسان کی حکومت چار سو یا چھ سو برس رہی ؟

ملوک جرہم جرہم دو قسم ہیں ایک عاد کے زمانہ میں ہوئے ہیں یہ بھی عرب ہیں ان کو عرب بائدہ کہتے ہیں ان کی تاریخ کچھ نہیں ملتی۔ بلکہ اکثر عرب کے ملوک کی ہم تک مفصل اور متصل تاریخ نہیں ملتی۔ جیسے ملوک روم اور فارس وغیرہ کی ملتی ہے۔ دوسرا جرہم اس طرح ہے کہ قحطان کا بیٹا یعرب یمن کا بادشاہ ہوا۔ اور اس کا دوسرا بیٹا جرہم حجاز کا بادشاہ ہوا۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اسی جرہم کے قبیلہ میں نکاح کیا۔ اور اپنی عبرانی زبان چھوڑ کر جرہم سے عربی زبان سیکھی اسی واسطے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد کو عرب مستعربہ کہتے ہیں۔ عرب کے بادشاہوں سے ایک عمر بن لحی نام بھی بادشاہ ہوا ہے کعبہ میں بت اسی نے پہلے رکھے۔ اقسام شرک کو پھیلایا۔ اور عرب کو بتوں کا پجاری بنایا عرب کے تین نسب ہیں ایک عدنان حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد ہے۔ اس نسب کو ہم مفصل طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسب میں بیان کریں گے۔ دوسرا قحطان جس کا ذکر ہو چکا ہے تیسرا خزاعہ لیکن اعلیٰ جد اس کا بھی قحطان ہی ہے۔ اس لئے اس کے ذکر کی ضرورت نہیں ؟

ملوک عاد منجملہ عرب کے بادشاہوں کے ایک یہ قوم بھی صاحب حکومت تھی۔ عاد بن عوص بن سام بن نوح علیہ السلام عاد ایک جبار و سرکش بے رحم آدمی تھا ایک ہزار دو سو برس زندہ رہا۔ اپنی اولاد چار ہزار آدمی کو دیکھ کر مرا۔ ہزار عورت کنوائی

...ے نکاح کیا۔ قرآن شریف میں جہاں قوم عاد کا ذکر ہے۔ اس سے یہی لوگ مراد ہیں۔ یہ
...ے مضبوط اور سخت تھے۔ اور بڑے عقیل تھے۔ بڑی عمر تک زندہ رہتے تھے۔ دوسو
...ں میں صرف انکا بچہ بالغ ہی ہوتا تھا۔ کھجور کے پیڑوں کی طرح اونچے تھے بڑی مضبوط
...رت بناتے تھے۔ ان کے شہر یمن کے قریب عمان سے حضر موت تک تھے اس قطعہ
...بلاد احقاف بھی کہتے ہیں سورۂ احقاف نام جو سورت قرآن مجید میں ہے اسی قوم کے
...کے لحاظ سے ہے۔ نوح علیہ السلام کے بعد سب سے پہلے یہی لوگ زمین کے مالک
...ئے۔ عاد قمر کو پوجتا تھا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا شدید نام بادشاہ ہوا۔ اور تمام جہان
...الب ہو گیا۔ پانسو برس تک حکمران رہا۔ پھر اس کا بھائی شداد بن عاد بادشاہ ہوا۔ اس
...ے تمام دنیا کی بادشاہی کی۔ اور تمام بادشاہان زمین اس سے دبنے لگے۔ ملک فارس کا
...دشاہ بیوراسف جس کو ضحاک بھی کہتے ہیں۔ اس کا عامل تھا۔ زمین ہند تک پہنچا۔ بڑی
...ڈایاں ہوئیں۔ ہود علیہ السلام نے جو اس کی قوم سے تھے۔ اس کو خدا تعالےٰ کی توحید
...عبادت کی طرف بلایا۔ اس نے آپ کے ہدایت اور نبوت کو نہ مانا۔ اور تکبر کیا۔ اور کفر پر
...مارہا۔ اس نے جنت کی تعریف سن کر جنت کے نمونے پر ایک شہر بنایا بیوراسف کی معرفت
...سب اطراف سے اس کی عمارات کا سامان منگایا۔ ان عمارات اور باغ کو ارم کہتے ہیں۔ جب
...ہ بن چکا اور وہ اس کے دیکھنے کو اس کے دروازے پر پہنچا۔ تو آسمان سے چنگھاڑ نے
...ہ سے پس اس کے ساتھ تمام اس کا لشکر مر گیا۔ اور شہر خالی پڑا رہا۔ اس ... جنت کے
قصے کو بعض موضوع بھی کہتے ہیں۔ غرض نوسو برس زندہ رہا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا
...مرشد حضر موت کا بادشاہ ہوا۔

ذکر ملوک مصر:۔ آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل کی اولاد جب آدم علیہ السلام کے

اور لڑکوں کی اولاد پر غالب ہو گئی۔ تو نقراوش بن مصرائم بن ہرکائیل بن ردئیل بن عرباب بن آدم علیہ السلام کچھ اوپر ستر آدمی لیکر علیحدہ بسنے کی نیت سے نیل کے کنارے پر آیا اور مصرائم کے نام پر مصر شہر آباد کیا۔ نقراوش بادشاہ بڑا سخت آدمی تھا جو گی پن اور طلسم کا ماہر تھا۔ اس نے کالے پتھر کے دو بت بنا کر شہر کے درمیان کھڑے کئے۔ جو کوئی چور ان کو چاران بتوں کے درمیان سے نکلنا پڑتا وہ دو نوبت اسکو پکڑ لیتے تھے۔ اور طلسم کے ذریعہ سے تمام روئے زمین کے بادشاہوں پر غالب ہو گیا۔ پھر اس کا بیٹا **نقاوش** بادشاہ ہوا۔ یہ بھی علوم مذکورہ میں باپ جیسا ماہر تھا۔ مصر میں ایک باغ بنایا۔ اور ایسے تیار کئے جوان کے دیکھنے والوں کی عقل حیران ہوتی تھی۔ طوفان نوح علیہ السلام میں سب چیزیں ریت میں دب گئیں اور تمام طلسمات خاک میں مل گئے۔ اس نے ... برس زندگی پائی۔ اس کے بعد اس کا بھائی مصرائم بن نقراوش بادشاہ ہوا۔ یہ بھی ... کے عادات پر تھا۔ اس نے ایک ایسا درخت لگایا تھا۔ جس سے سب طرح کے میوے نکلتے تھے۔ ایک دفعہ اس نے جادو سے اپنے منہ کو ایسا روشن کیا کوئی اس کو دیکھ نہ سکتا تھا۔ پس کہنے لگا کہ میں خدا ہوں پھر اپنے خاندان سے عیقام نام آدمی کو تخت پر خلیفہ کر کے تیس برس غائب ہو گیا۔ پھر ایک دفعہ اہل مصر پر ایک مہیب شکل میں ظاہر ہوا کہ لوگ اس کو دیکھ کر منہ کے بل گر پڑے۔ لیکن پھر غائب ہو گیا۔ اور پھر نہیں آیا۔ اس کے بعد عیقام پھر کچھ مدت حاکم رہا۔ ادریس علیہ السلام اسی کے زمانہ میں آسمان پر اٹھا لئے گئے تھے پھر اس کا بیٹا **عریاق** بادشاہ ہوا۔ اس کو شکار کا بڑا شوق تھا۔ ہاروت ماروت اسی کے زمانہ میں تھے یہ شخص بڑا فاسق تھا جادوگری سے لوگوں کی عورتوں کو چھین لیتا تھا۔ لیکن اس کو بھی ایک عورت استاد ملی کہ ایک حیلہ

اس کو زہر دے کر مار ڈالا۔ پھر نقاوش بادشاہ مذکور کا بیٹا الوحیم بادشاہ ہوا اور باپ
ج سر پر رکھا۔ یہ رعیت پر مہربانی کرتا تھا۔ اس کے زمانہ میں غربان و غرابیق اس کثرت
پیدا ہوئے کہ تمام کھیتیاں کھا گئے۔ اس نے شہر اسوس کے چاروں کونوں میں
یے منارے کھڑے کئے ہر مینار پر ایک کوّے کی شکل بنائی اور ہر کوّے کے
ں ایک سانپ بنایا۔ جو اس کوّے پر لپٹا ہوا نظر آتا تھا۔ اس عمل سے پھر کوئی پرندہ
رہا۔ اور کھیتیاں اچھی ہونے لگیں۔ یہ منارے نوح علیہ السلام کے طوفان کے وقت
گر گئے۔ پھر تحصیلم بادشاہ ہوا۔ پھر ہوصال ہوا اس نے دو شہر بنائے ایک
رق میں وہاں ایک بُت بنایا۔ جو سورج کے ساتھ نکلتا اور غروب ہوتا تھا۔ دوسرا
ب میں بھی اسی طرح شہر بنایا۔ نوح علیہ السلام اسی کے ہی زمانہ میں پیدا ہوتے
۔ اس کے بیس بیٹے تھے۔ ہر ایک کے پاس ایک بڑا کاہن رہتا تھا۔ یہ شخص بھی شاہ
ت تھا۔ پھر غائب ہوگیا۔ سات برس غائب رہا۔ اس کے بیٹے اپنے ملک میں
مت کرتے رہے۔ پھر ان میں باہم نزاع ہوئی۔ رؤسا وقت نے مشورہ کر کے
رسان کو جو سب سے بڑا تھا بادشاہ کر دیا۔ یہ بھی باپ دادا کی آئین پر ہوا۔ پھر اس
بھائی شمرود تخت پر بیٹھا ایک سو ساٹھ برس حکومت کی جادوگر ستارہ پرست تھا
اس کا بیٹا شریاق پیدا ہوا۔ اس کے زمانہ میں کئی چیزیں ایجاد ہوئیں۔ شہر کے
دروازے پر ایک تانبے کی بطخ بنا کر رکھی گئی۔ جو کوئی مسافر آتا تھا وہ آواز کر دیتی
مسافر پکڑا جاتا۔ پھر اس کا بیٹا شہلوق بادشاہ ہوا۔ اس نے ایک قبہ بنایا۔ اس
سات دروازے رکھے ہر دروازے پر ایک صورت بنائی۔ جب دو جھگڑالو اس
پاس آتے تو وہ ظالم کو پکڑ لیتی پھر اس کا بیٹا سوربد تخت نشین ہوا۔ اس نے

بھی عجیب وغریب اشیاء پیدا کیں۔ بڑی مضبوط عمارات بنائیں طلسمات تیار کئے
جن کا ذکر تاریخ کی بڑی کتب میں موجود ہے۔ پھر اس کے پیچھے ہر جبیب بادشاہ
ہوا۔ اس نے بھی عمارت کی طرف توجہ رکھی پھر اس کا بیٹا منادس تخت پر بیٹھا
بہت بڑا آدمی اور خونریز تھا۔ لوگوں کی عورتوں کو چھین کر جبراً زنا کرتا تھا۔ باپ
دادے کے خزانے نکال کر سونے چاندی کے مکان بنائے۔ ان میں کنکروں کی
جگہ جواہر ڈالے پھر جو اس کا کہنا نہیں مانتا تھا اس کو آگ میں جلاتا تھا۔ کچھ اوپر تین سو
برس کی عمر میں مر گیا۔ پھر اس کا بیٹا افروش بادشاہ ہوا۔ یہ عادل تھا۔ وسط شہر
میں ایک بہت اونچا منارہ بنایا۔ اس پر انسان کی شکل بنائی جو رات دن کے
اوقات میں گھڑی کا کام دیتی تھی۔ ایسی ایسی بہت عجیب چیزیں بنائیں اس کی
تین سو عورت تھی۔ مگر اولاد کسی سے نہ ہوئی۔ نہ کوئی بھائی رہا۔ اس لئے خاندان
سلطنت سے ایک درارمالینوس نام کو رعایا نے بادشاہ بنایا پھر اس کی جگہ فرعان
تخت نشین ہوا۔ اس نے وہ وہ ظلم وفساد کئے۔ کہ پہلوں نے بھی نہیں کئے تھے۔
اس کے عہد میں ایک بڑا قحط ہو گیا۔ نوح علیہ السلام کا طوفان اسی کے زمانہ میں
ہوا ہے۔ اس نے بابل شہر کے حاکم کو لکھا کہ نوح علیہ السلام کو قتل کر ڈالے
جب طوفان آیا۔ تو فرعان نشے میں تھا۔ چاہا کہ کہیں مضبوط عمارت میں جا گھسے
مگر ناگاہ سر پر پانی چڑھ گیا۔ اور ڈوب کر فناہ ہو گیا۔ یہ بادشاہ
جب مرتے تھے ان کے خزانے ساتھ دفن کئے جاتے تھے



ذکر ملوک مصر بعد طوفان!

طوفان کے بعد نوح علیہ السلام کی اولاد سے بھی ایک شخص مصرآئم۔ پیدا ہوا۔ اس کے نام سے مصر شہر بنایا گیا (یعنے مصرائم بن بیصر بن نوح علیہ السلام) اور وہ مصر کا بادشاہ ہوا۔ سو من آدمی تھا۔ سات سو برس زندہ رہا۔ پھر اپنے بیٹے قبیطیم کو اپنا ولی عہد کر گیا۔ قبطی قوم اس کی طرف منسوب ہے اور زبان قبطی کا موجد بھی یہی ہے۔ چار برس حکومت کی۔ عجائب اشیاء پیدا کیں۔ اس کے بعد اس کا بیٹا قفطریم بادشاہ ہوا۔ یہ متکبر تھا۔ اس نے بھی نئی نئی چیزیں ایجاد کیں۔ شہر بنا کے۔ کہتے ہیں طوفان کے بعد شرک اور بت پرستی اس کے زمانہ میں ظاہر ہوئی قوم عاد اسی کے زمانہ میں ریح سے ہلاک ہوئے چار سو اسی برس جیا۔ پھر اس کا بیٹا بودسیر حاکم ہوا۔ یہ بھی ظالم اور جوگی تھا۔ تمام ملوک اس کے تابع ہو گئے صنعتیں ایجاد کیں۔ پھر اس کا بیٹا علوکیم ہوا۔ یہ بھی باپ کی طرح یہ تھا۔ کہتے ہیں کہ سولی کا طریق اسی نے نکالا ہے۔ اور بارہ ہزار عجوبہ اور طلسم ایجاد کئے پھر اس کا بیٹا شداد تخت نشین ہوا۔ یہ بھی باپ دادا کے طریق پر تھا۔ گھوڑے پر سوار ہو کر شکار کو گیا۔ ایک گڑھے میں گر کر مر گیا۔ چار سو چالیس برس کی عمر ہوئی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا منقادش بادشاہ ہوا۔ شہر منف اسی کا بنایا ہوا ہے۔ خزانے دولت بہت جمع کئے۔ ایک صورت بنائی جو زانیہ عورت یا زانی مرد وہاں سے گذرتا تھا۔ وہ صورت اس کا پیچھا دیتی تھی۔ اکاون برس جیا۔ پھر اس کا بیٹا منادش حاکم ہوا۔ یہ حکیم تھا۔ اور حکماء کا قدردان تھا۔ گائے کو پہلے اسی نے پوجا ہے قمطیر نام شہر اسی کا بنایا ہوا ہے

اس میں ایک قبہ بنایا بادل کی طرح وہ گرمی سردی میں مینہ برساتا تھا۔ اس کے بعد اشمون بادشاہ ہوا۔ پھر اس کا بیٹا فیوتش بیٹھا۔ کچھ اوپر چالیس برس کی عمر میں مرگیا پھر اس کا بیٹا الملک بادشاہ ہوا اس نے ساٹھ برس حکومت کی۔ پھر اس کا بیٹا مرقودہ تخت پر بیٹھا۔ پہلے درندوں پر یہی سوار ہوا ہے۔ تقریباً تیس برس حکومت کی۔ پھر اس کا بیٹا بلاطس بادشاہ ہوا۔ تیرہ برس حاکم رہا۔ چیچک سے مرگیا۔ اس پر قبطیہ کا سلسلہ ختم ہوا اور ملک اتریب نام ایک شخص کے ہاتھ چلا گیا۔ پھر اس کی بیٹی تدرزدرہ حاکم ہوئی پینتیس برس حکومت کی پھر اس کا بھائی اقلیموں بادشاہ ہوا۔ اس کے زمانہ میں شہر دمیاط بنا۔ نوے برس حاکم رہا۔ پھر اس کا بیٹا فرسون ہوا۔ خوبصورت جوان تھا اس نے کئی صنعتیں بنائیں پھر مرقونس ہوا۔ پھر اس کا بیٹا الیسا دہوا۔ لہو ولعب میں مصرف کی خزانہ تباہ کیا۔ پھر اس کا بیٹا صانام تخت پر بیٹھا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا مالیق ہوا۔ وہ موحد مسلمان ہوگیا۔ پھر اس کی جگہ اس کا بیٹا خرتبا پہلے موحد تھا۔ پھر بت پرست ہوگیا۔ پھر اس کا بیٹا گلکن ہوا۔ اس کو حکیم ملوک کہتے تھے۔ نمرود اسی کے زمانہ میں ہوا۔ نمرود اس سے لڑا۔ آخر شکست کھا کر بھاگ گیا حالانکہ نمرود خود بھی متکبر اور جبار تھا۔ پھر اس کا بھائی مالیا بادشاہ ہوا یہ عیاش آدمی تھا۔ ملک وزیر کے سپرد کردیا۔ اس کے ایک بیٹے نے اس کو مار دیا۔ اور خود بادشاہ بن گیا اس کا نام طوطیس تھا۔ جبار اور جری اور مہیب آدمی تھا۔ مصر میں جو سات فرعون ہوئے ہیں یہ سب سے پہلا فرعون ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام فارس سے جب نمرود کے خوف سے سارہ کو لے کر نکلے اور مصر میں۔ تو اس فرعون ظالم نے چاہا۔ کہ سارہ کو پکڑ لے۔ اس وجہ سے کہ سارہ یوسف علیہ السلام سے

بھی زیادہ حسینہ تھی۔ لیکن وہ کا فرِ سارہ پر قادر نہ ہو سکا۔ جب ان سے بدی کا ارادہ کرتا تھا۔ تو اللہ اس کو سخت عذاب میں پکڑ لیتا تھا۔ پس اس نے عاجز ہو کر ان کی تعظیم کی۔ اور ہاجرہ کو ان کی خدمت میں دیا۔ اور معتقد ہو گیا۔ یہ قصہ تفسیروں میں مذکور ہے۔ پھر ہاجرہ کو مکہ میں یہ شخص ہمیشہ غلہ بھیجتا رہا۔ ستر برس اس نے حکومت کی۔ پھر اسکی بیٹی حوریہ حاکمہ ہوئی۔ پھر اس کے چچا کی بیٹی زلیفا نام حاکمہ ہوئی۔ یہ بڑی عقلمند عورت تھی۔ رعیت پر ایک سال کا محصول معاف کر دیا۔ اس پر ایک شخص امین نام لشکر لے کر آیا۔ اور مصر کا مالک ہو گیا۔ اور زلیفا بھاگ گئی۔ اور زہر کھا کر مر گئی اور امین تخت پر بیٹھ گیا۔ یہ بڑا ظالم تھا۔ بڑی خلقت کو مار ڈالا۔ پھر اس پر ولید بن دومع عملیقی غالب ہو گیا اور دور دراز تک مارتا مارتا پہنچا۔ پہلے اپنا نائب مصر پر بٹھایا۔ اور آپ لڑتا رہا۔ پھر خود تخت پر بیٹھ گیا۔ ایک سو بیس برس حکمران رہا۔ پھر اس کا بیٹا ریان تخت نشین ہوا یہ ثانی فرعون ہے۔ یہ باپ کی چال کو ناپسند کرتا تھا۔ ملوک پر نولاکھ فوج لے کر نکلا۔ ملوک نے جب اس کی خبر سنی۔ کوئی سرک گیا۔ کوئی مطیع ہو گیا۔ پس یہ بہت ہی دور دراز کے ملوک تک پہنچا۔ اور گیارہ برس تک اسی سفر میں رہا۔ جہاں کوئی نہ پہنچا تھا۔ وہاں بھی پہنچا۔ پہلے اس کا وزیر قطفیر تھا جو عزیز مصر کہلاتا تھا۔ اور جس نے یوسف علیہ السلام کو خرید کیا تھا۔ پھر اس کی جگہ یوسف علیہ السلام وزیر ہو گئے۔ اور آپ کی صحبت کی برکت سے ریان اخیر عمر میں مسلمان ہو گیا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں مر گیا۔ پھر اسکی جگہ اس کا بیٹا دارم تخت پر بیٹھا جب تک یوسف علیہ السلام رہے۔ اچھا رہا۔ ان کے بعد بت پرست ہو گیا۔ نیل میں ایک دفعہ کشتی میں بیٹھ کر سیر کر رہا تھا کہ کشتی ڈوب گئی اور خود بھی ڈوب کر

مرگیا۔ پھر اس کا بیٹا فرعون سعساں ان بادشاہ ہوا۔ یہ باپ کی نسبت سے
کھا اس کے زمانہ میں ایک طوفان آیا۔ بعض شہر تباہ ہوگئے۔ اس کے بعد
بیٹا فرعون کا شد حاکم ہوا۔ اس کے زمانہ میں قبطی نے بنی اسرائیل کی شکایت
اس لے حکم دیا کہ بنی اسرائیل کھاد وسادو غلام بنالو۔ بنی اسرائیل پر ظلم کی بنیاد اسی نے
اس کے زمانہ میں ایک تنور بنایا گیا جس میں بے آگ کے گوشت بھون لیتے رو
لیتے تھے۔ ایک ہانڈی بھی جو بے آگ پک جاتی تھی۔ ایک چھری تھی جب ا
لگا دیتے اسپر بہائم خود بخود گر کر ذبح ہو جاتے۔ پھر اس کا بیٹا فرعون لاطیہ
تخت پر بیٹھا اس نے اس نے بت پرستی کو ترقی دی۔ اور تکبر تجبر اختیار کیا۔ لو
کو حکم دیا کہ مجلس دربار میں تعظیم کے لئے سب کھڑے رہا کریں۔ بنی اسرائیل کو
بنالیا۔ کہتے ہیں انا ربکم الاعلیٰ کا اس نے دعویٰ کیا تھا موسے علیہ الص
والسلام کے مقابلہ میں یہی فرعون تھا۔ اہل اثر اس کا نام ولید بن مصعب بتا
ہیں پست قد دراز ریش بائیں آنکھ چھوٹی تھی۔ پاؤں سے لنگڑا تھا۔ بڑی عم
والا تھا تین قرن اس کے سامنے گذرے۔ چار سو برس حاکم رہا۔ اس عرصہ میں کبھ
بیمار نہیں ہوا۔ اور ساری عمر اس کی چھ سو برس کی ہوئی تھی۔ موسے نے اس
چالیس برس وعظ کیا۔ اور معجزات دکھائے مگر ایمان نہ لایا۔ آخر مع لشکر کے
میں ڈوب گیا۔ اس کا قصہ قرآن شریف میں کئی جگہ آیا ہے۔ اس کے بعد
کوئی مردوں سے لائق نہ رہا۔ تو عورتوں نے مشورہ کر کے ایک عورت دلو
بنت زیاد کو اپنے اوپر حاکمہ مقرر کیا یہ عورت تجربہ کار عقلمند تھی۔ بڑی ہوشیار تھی
ساٹھ بیس برس حکومت کی۔ شریف مردوں کی قلت یہاں تک ہوئی۔ کہ کو

تاج کو نہیں ملتا تھا۔ آخر لاچار ہو کر عورتوں نے اپنے غلام آزاد کر کے اُن سے نکاح
ل لئے پھر ان میں ایک شریف آدمی ودکون بن بلوس نام آگیا۔ اس کو بادشاہ
بنالیا۔ جب وہ مر گیا۔ اس کا بیٹا نو برس مدت تک حکمران رہا۔ پھر اس کا بھائی
نقاس حاکم رہا۔ تین برس کے بعد مر گیا پھر اس کا بھائی مرتیا ہوا وہ بھی مر گیا۔
پھر اس کا بیٹا استمارس تخت پر بیٹھا۔ چونکہ یہ ظالم نکلا مارا گیا۔ اور ایک
شریف آدمی بلوطس تخت آرا ہوا۔ یہ چالیس برس حکومت کر کے مر گیا۔ پھر
اس کا بیٹا ماسوس بیٹھا وہ مر گیا پھر اس کا بھائی مناکیل بادشاہ ہوا اور
چالیس برس رہا۔ پھر اس کا بیٹا بولہ بادشاہ ہوا۔ ایک سو بیس برس رہا۔ پھر
اس کا بیٹا مرنبوس ایک ... تک رہا۔ پھر اس کا بھائی فرخودہ ساٹھ برس
رہا۔ پھر اس کا بھائی نقاس ہوا۔ پھر اس کا بیٹا قومس مدت تک حاکم رہا۔ جب
بخت نصر نے بیت المقدس کو لے لیا اور بنی اسرائیل کو قید کر لیا تھا۔ بہت سے
بنی اسرائیل حضرت ارمیا علیہ السلام کو اسی ویرانہ جگہ میں چھوڑ کر اسی قومس کے پاس
چلے آتے۔ بخت نصر نے قومس سے بنی اسرائیل کو مانگا۔ قومس نے دینے سے
انکار کر دیا۔ اس پر بخت نصر نے قومس سے لڑائی کی۔ اور قومس پر غالب آگیا۔ اور
قومس مارا گیا۔ اور تمام اہل مصر کو قید کر لیا۔ اور تمام علاقہ مصر چالیس برس ویران رہا
پھر آباد ہوا۔ پھر روم و فارس کی اس پر لڑائیاں اور جھگڑے ہوتے۔ آخر روم نے
لے لیا۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کا واقعہ ہے۔ اس وقت مصر
کا حاکم روم ہرقل کی طرف سے مقوقس قبطہ تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے حاطب بن ابی بلتعہ کے ہاتھ ایک خط اس کی طرف بھیجا۔ اور اسلام کی دعو

کی۔ اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑی تعظیم کی۔ اور حاطب کے ہاتھ تحائف بھیجے۔ یہ خط اور اس کا جواب اسلام کی پانچویں کتاب میں درج ہے

ملوک بنی اسرائیل

یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔ یہ لوگ یعقوب علیہ السلام کے وقت سے بیت المقدس میں آباد رہے۔ یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں مصر میں آگئے۔ اور زمانہ دراز تک یہاں رہے۔ جب موسٰے علیہ السلام کا وقت آیا تو آپ فرعون کو ہلاک کر کے بنی اسرائیل پر متولی ہوئے۔ ان کے بعد یوشع علیہ السلام ان کے نبی اور حاکم ہوئے۔ پھر ان میں کوئی بادشاہ نہ تھا یہاں تک کہ طالوت بادشاہ ہوا۔ اس کے بعد داؤد علیہ السلام بادشاہ ہوئے انکے بعد سلیمان علیہ السلام بادشاہ ہوئے۔ ان کے بعد ان کا بیٹا رجعم بادشاہ ہوا۔ اس کے وقت میں ملک کا انتظام بگڑ گیا۔ بنی اسرائیل دو سبط ان کے مطیع رہے۔ اور دس سبط اطاعت سے خارج ہو گئے۔ اور خود مستقل بادشاہ بن گئے۔ ان کو ملوک الاسباط کہتے ہیں۔ دو سو اکسٹھ برس تک یہی حال رہا۔ پھر یہ لوگ فلسطین وغیرہ شام کے شہروں میں چلے آئے۔ اور رجعم بیت المقدس میں سترہ برس تک حاکم رہا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا اقیا بادشاہ ہوا۔ اور تین برس حکومت کر کے مرگیا۔ پھر اس کا بیٹا آسا بادشاہ ہوا۔ اور اکتالیس برس حاکم رہا۔ پھر اس کا بیٹا یھوشافاط تخت پر بیٹھا بہت صالح مرد تھا۔ علماء بنی اسرائیل کی بڑی خاطر کرتا۔ اس پر دشمن ایک بڑی فوج لے کر آیا۔ لیکن دشمن کے لوگ

آپس میں لڑ مرے اور ان کی فتح ہوئی۔ اور غنیمت کا مال ہاتھ آیا پچیس برس حکومت کی پھر ان کے پیچھے ان کا بیٹا یہورام آٹھ برس حکمران رہا۔ پھر فریا ہو دو برس حاکم رہا۔ اس کے بعد ملک بے سر رہا۔ پھر سلیمان علیہ السلام کی لونڈیوں سے ایک لونڈی عتلیا ہو نام بادشاہ ہوئی۔ اس نے بنی اسرائیل کو ایسا ڈھونڈ ڈھونڈ کر مارا کہ کوئی نفس تک باقی نہ رکھا۔ صرف ایک بچہ کہیں چھپا ہوا رہ گیا۔ یہ لڑکا فریاہو بادشاہ مذکور کا لڑکا تھا۔ اس کا نام یورش تھا۔ اس عورت نے سات برس حکومت کی۔ اس کے بعد لڑکا مذکور یورش بادشاہ ہوا۔ اور چالیس برس حاکم رہا۔ پھر امصیاہ حاکم ہوا۔ انتیس برس حاکم رہا۔ جب وہ مارا گیا تو عزریا ہو باون برس تک مالک رہا پھر۔ پھر اس کا بیٹا یوثم والی ملک ہوا۔ یونس علیہ السلام اسی کے زمانہ میں ہوئے ہیں۔ پھر اس کا بیٹا احاز چھتیس برس مالک رہا۔ اس کے زمانہ میں شعیا علیہ السلام ہوئے ہیں۔ پھر اس کا بیٹا خرقیا ہو تخت نشین ہوا۔ یہ اچھا باافعال آدمی تھا جہاں جاتا تھا فتح کے ساتھ واپس آتا تھا۔ ملوک اسباط اس کے زمانہ میں ختم ہوگئے ستر بادشاہ ہوئے ہیں۔ سب کا ملک اس کے ہاتھ آگیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی شعیا علیہ السلام کی دعا سے پندرہ برس عمر اور بڑھا دی۔ اور حکم دیا کہ بیاہ کرے۔ پھر اس کا بیٹا منشا بادشاہ ہوا۔ اس کے حالات اچھے نہیں تھے۔ پھر نیک اور توبہ تائب ہو گیا۔ پچپن برس حاکم رہا۔ پھر اس کا بیٹا امون۔ دو برس حاکم رہا۔ پھر اس کا بیٹا یوشیا بادشاہ ہوا۔ یہ نیک آدمی تھا۔ بیت المقدس کو آباد کیا۔ اکتیس برس حاکم رہا۔ پھر اس کا بیٹا یہوآز حاکم ہوا۔ مصر کے ایک فرعون نے اس سے لڑائی کی اور اس کو قید کر لیا۔ اور مصر میں مر گیا۔ اس نے تین برس حکومت کی۔ اس کے

بعد اس کا بھائی الیاقیم بادشاہ ہوا۔ اسکو چوتھا برس ہوا تھا۔ کہ بخت نصر نے اس پر فوج کشی کی۔ یہ بھی لڑائی کے بعد مطیع ہو گیا۔ اس لئے بخت نصر اسکو قائم رکھا۔ لیکن پھر اس کی اطاعت سے خارج ہو گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا یخینیو بادشاہ ہوا۔ بخت نصر نے اس کو عراق میں پکڑ منگایا۔ اس کے ساتھ ایک جماعت علماء بنی اسرائیل کی ہمراہ گئی وہ بھی قید ہو گئی اور یخینیو قید میں مر گیا۔ جب یہ پکڑا گیا اپنے بیٹے صدقیا کو اپنی جگہ بٹھا گیا تھا۔ اس زمانہ میں ارمیاء تھے نو برس کے بعد یہ بخت نصر سے پھر گیا۔ پھر بخت نصر کا لشکر دوبارہ آیا۔ اور صدقیا کو قید کر لیا بنی اسرائیل قتل کئے گئے بیت المقدس کو ویران کر دیا۔ یہ شخص بنی اسرائیل سے آخر بادشاہ تھا۔ ہمیشہ کے لئے اللہ تعالٰے ہی کے لئے بادشاہی ہے۔

ملوک یونان!

یونان نوح علیہ السلام کا پوتا تھا۔ یعنی یونان بن یافث بن نوح علیہ السلام یہ ملوک اور حکمار یونان کے نام سے مشہور ہیں یہ لوگ عقل میں سب سے بڑھے ہوتے تھے۔ تمام علوم۔ منطق۔ طبع۔ الٰہی۔ ریاضی انہیں سے لئے گئے۔ ان کے ملوک کا کتب خانہ قبرص میں تھا۔ خلیفہ مامون نے منگا کر اس کا عربی میں ترجمہ کرایا۔ وہی تراجم اب تک لوگوں کے ہاتھوں میں ہیں ان علوم کے عالم کو فیلسوف کہتے ہیں (یعنے دوست حکمت) ان کی سلطنت قدیم اور اعلےٰ درجہ کی سلطنت تھی۔ یہاں تک کہ روم اس پر غالب ہو گئے۔ ان کا پہلا بادشاہ فیلقوس بن مصریم ہرمز بن ہردس بن منصور رومی بن لیطبن یونان بن یافث بن نوح علیہ السلام ہے۔ دارالسلطنت ان کا شہر

مقدونیہ تھا اس نے سات برس حکومت کی پھر اس کا بیٹا اسکندر بادشاہ ہوا۔ اس سے پہلے ملوک یونان ملوک فارس کے مطیع تھے۔ ہر سال خراج بھیجتے تھے۔ جب سکندر مالک ہوا بدستور سابق دارابن دارا مالک فارس نے اس سے بھی خراج طلب کیا اسکندر نے کہا۔ وہ مرغی جو انڈے دیتی تھی میں نے اس کو ذبح کر ڈالا ہے۔ اور یہ کہہ کو شام پر چڑھائی کی۔ دارا مارا گیا۔ اسکندر تمام فارس کا بادشاہ ہو گیا۔ اور دارا کی لڑکی سے بیاہ کر لیا۔ وہاں سے ہند کی طرف آیا۔ یہاں کے ملوک کو پائمال کیا۔ اس کا معلم ارسطاطالیس حکیم تھا۔ اسکندر کے بعد اس کا بیٹا عابد ہوگا۔ سکندر کا ملک ملوک طوائف اور ملوک یونان میں بٹ گیا۔ ان کے ہر ایک بادشاہ کو بطلیموس کہتے ہیں۔ یعنی لڑائی کے شیر یہ کل تیرال بادشاہ ہوئے ہیں۔ ان سے پہلا بطلیموس سشوس بن لاغوث ہے۔ بیس برس رہا پھر فیلودفوس حاکم ہوا۔ توریت عبرانی زبان سے یونانی زبان میں اسی کے لئے ہوئی ہے اس نے یہود کو قید سے چھڑایا۔ اور اڑتیس برس حاکم رہا۔ پھر اورداخطیس بادشاہ ہوا۔ پچیس برس حاکم رہا۔ پھر فیلوبطول ہوا۔ سترہ برس حاکم رہا۔ پھر فیقفوس ہوا۔ اسنے چوبیس برس حکومت کی۔ کتاب مجسطی اسی نے بنائی ہے۔ علوم نجوم و فلک میں ماہر تھا پھر فیلومنطول ہوا۔ ۳۵ برس رہا۔ پھر ادرخطیس ہوا۔ انتیس برس حکومت کی پھر سوطیرامو ہوا۔ سولہ برس رہا۔ پھر سدیریطیس ہوا۔ نو برس رہا۔ پھر اسکندروس ہوا۔ تین برس رہا۔ پھر فیلودفوس ثانی ہوا۔ آٹھ برس حکومت کی پھر سوسنوس ہوا۔ انتیس برس رہا۔ پھر اس کی بیٹی قیلوبطرا حاکمہ ہوئی۔ اس نے بائیس برس حکومت کی۔ بڑی حلیمہ تھی۔ علماء و حکماء کو ہمراہ رکھتی تھی۔ طب و رتیہ میں اس نے کتاب تالیف کی ہے۔ پھر اس ملک پر روم غالب ہو گئے۔ ملوک یونان اور ان کے علوم بہت

گئے۔ مگر اسی قدر جواب لوگوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ باقی رہ گئے ہیں[۱]۔

ملوک ہند

اہل ہند قدیم قوم ہے۔ کیونکہ آدم علیہ السلام جنت سے ہند میں جزیرہ سراندیپ پہ اتارے گئے تھے سب آدمی یہیں سے زمین میں پھیلے ہیں۔ اور بنی آدم کی پہلی بادشاہت یہی ہے۔ قنوج جو ہند میں ایک نامی شہر ہے۔ وہ قابیل نے بنایا ہے۔ ان کا پہلا بادشاہ یہمن اکبر نامی ہے اس نے اطباء علماء جمع کئے۔ لوہے کی معدن سے لوہا نکالا تلوار خنجر وغیرہ لڑائی کے آلات بنائے اس کی اولاد برہمہ کہلاتی ہے۔ تین سو ساٹھ برس حکومت کی۔ پھر اس کا بیٹا باہبوز تخت پر بیٹھا۔ اور باپ کی چال چلا۔ کھیل نرد اسی کے زمانہ میں نکلی ہے۔ پھر رامان بادشاہ ہوا۔ اس نے ملوک چین سے لڑائی کی ڈیڑھ سو برس رہا۔ پھر فور بادشاہ ہوا۔ تخت گاہ اس کا قنوج تھا۔ ایک سو چالیس برس رہا۔ پھر اسکندر ہند میں آیا۔ اس نے اس کو شکست دی اور قتل کر کے قنوج پر قبضہ کر کے واپس چلا گیا۔ پھر دبشلیم بادشاہ ہوا کلیلہ دمنہ اسی نے بنائی ہے جس کا ترجمہ ابن مقفع نے کیا ہے۔ ایک سو بیس برس رہا۔ پھر بلیت حاکم ہوا۔ اس کے زمانہ میں شطرنج نکلی ہے۔ یہ اسی برس حاکم رہا۔ پھر کورش حاکم ہوا۔ اس نے ہند کیلئے وقت کی مصلحت کے مطابق مذہب نکالا۔ یہ ایک سو بیس برس حاکم رہا۔ اس کے مرنے کے بعد ہند کی رائے مختلف ہو گئی۔ ہر جگہ کا رئیس در راجہ جدا ہو گیا۔ سندھ کا راجہ جدا کشمیر کا علیحدہ اور قنوج کا علیحدہ اور سب سے پہلا راجہ جو دہلی پر تخت نشین

---

[۱] اس ملک کا باقی بیان یورپ کی سلطنتوں میں ہو گا۔

...اہے۔ وہ جدھشٹر پسر راجہ پانڈو سے تھا لیکن بعض کہتے ہیں۔ طوفان نوح علیہ السلام
...ے بعد نوح کے بیٹے سام کی اولاد سے ملک ہند آباد ہوا ہے۔ قبل اس کے ہند
...ں کبھی آبادی نہیں ہوئی۔ اور ہند کے راجوں کا سلسلہ اسی سے شروع ہوا ہے
...لیے نقشہ ذیل میں راجوں کا سلسلہ نسلاً بعد نسلٍ درج ہے ؛

نام راجگان	دارالخلافہ	سنہ جلوس	نمبر شمار	نام راجگان	دارالخلافہ	سنہ جلوس
راجہ پانڈو	دہلی	۲۲۷ طوفانی	۱۴	برچھل	دہلی	۹۴۶
جدھشٹر	〃	۳۰۶ بیان ہے	۱۵	سکھپال	〃	۱۰۰۶
پریکشت بن ارجن بن پانڈو	〃	جدھشٹر ۳۴ سنہ جلوس	۱۶	سربردیو	〃	۱۰۶۰
جنمیجہ	〃	۱۸۱	۱۷	سورج رتھ	〃	۱۱۰۳
شتانیک	〃	۲۶۴	۱۸	بھوپت	〃	۱۱۶۰
اوہمن	〃	۳۵۴	۱۹	سرتی	〃	۱۲۴۱
مہاجی	〃	۴۳۴	۲۰	سدپادی	〃	۱۲۸۶
چرزتھ	〃	۵۰۶	۲۱	شردن چیر	〃	۱۳۲۴
دھشتان	〃	۵۸۵	۲۲	بھیگم	〃	۱۳۷۲
اودگیسین	〃	۶۶۴	۲۳	بدارتھ	〃	۱۴۱۸
سودین	〃	۷۴۴	۲۴	دسران	〃	۱۴۶۳
ستونتھ	〃	۸۰۳	۲۵	ادنی پال	〃	۱۵۰۸
...بھی پانجی	〃	۸۸۲	۲۶	ابی دہر	〃	.

...کا نام ہستناپور تھا پھر اندرپت پھر دہلی پڑ گیا۔

سن جلوس	دارالحکومت	نام فرمانروایان ہنود	نمبر شمار	سن جلوس	دارالحکومت	نام فرمانروایان ہنود	نمبر شمار
۲۱۷۹	دہلی	سردہی	۴۳	۱۵۵۹	دہلی	نڈپان	۲۷
۲۲۶۶	"	پدارتھ	۴۴	۱۵۹۸	"	درپل	۲۸
۲۳ ۵۱	"	بدہمل	۴۵	۱۶۴۰	"	شتابنک	۲۹
۲۳۸۳	"	بیرباہ	۴۶	۱۶۷۶	"	کھیم پال	۳۰
۲۳۴۷	"	سرلاسنگ	۴۷	۱۷۱۳	"	کھیم سٹھ	۳۱
۲۳ ۶۸	"	شیرنگن	۴۸	۱۷۴۳	"	بسرادہ	۳۲
۲۳۹۳	"	جہیت	۴۹	۱۸۰۰	"	سکبج سین	۳۳
۲۴۳۳	"	جہابل	۵۰	۱۸۴۳	"	بیرساہ	۳۴
۲۴۸۲	"	سروپفت	۵۱	۱۸۹۶	"	اینک ساہ	۳۵
۲۴۸۶	"	سفرسین	۵۲	۱۹۴۴	"	ہرجیت	۳۶
۲۵۰۳	"	سکہ دان	۵۳	۱۹۸۰	"	مدہیر	۳۷
۲۵۳۳	"	چہبت مل	۵۴	۲۰۲۴	"	سدی پال	۳۸
۲۵۷۲	"	پال سنگھ	۵۵	۲۰۵۴	"	برست	۳۹
۲۶۱۴	"	کلنجی	۵۶	۲۰۹۷	"	سنجی	۴۰
۲۶۲۳	"	تسترسمردن	۵۷	۲۱۲۹	"	امرجودہ	۴۱
۲۶۵۰	"	جیون جات	۵۸	۲۱۵۶	"	امین پال	۴۲

۱؎ اسس پہ یہ خاندان ختم ہوا۔ ان سے تیس آدمیوں نے ۱۷۸۳ تک حکومت کی اس کا وزیر امیر بسروانی اسکو قتل کرکے گدی پر بیٹھ گیا۔ ۱۲

نمبر شمار	نام فرمانروائی	دارالخلافہ	سن جلوس	نمبر شمار	نام فرمانروائی	دارالخلافہ	سن جلوس
۵۹	پیر تھیت	دہلی	۲۴۶۴	۷۴	چندر پال	دہلی	۱۸۶ ب ۱۲۹ ع
۶۰	پیرسین	"	۲۶۹۹	۷۵	نیپال	"	۲۰۷ ب ۱۵۰ ع
۶۱	اودری بت[1]	"	۲۷۲۳	۷۶	دلیس پال	"	۲۲۱ ب ۱۶۴ ع
۶۲	دھرنی دھر	"	۲۷۶۶	۷۷	سنگھم پال	"	۲۴۰ ب ۱۸۳ ع
۶۳	سین دہج	"	۲۸۲۳	۷۸	گوبند پال	"	۲۵۸ ب ۲۰۱ ع
۶۴	مہی گنگ	[illegible]	۲۸۶۳	۷۹	مکھم پال	"	۲۸۰ ۲۲۳
۶۵	مہاجردہ	"	۲۹۰۸	۸۰	ہر چند پال	"	۲۹۳ ۲۳۶
۶۶	بیرناتھ	"	۲۹۳۶	۸۱	جھی پال	"	۳۰۸ ۲۵۰
۶۷	جیون راج	"	۲۹۸۱	۸۲	ہر پال	"	۳۲۲ ۲۶۵
۶۸	اودہی سین	"	۳۰۱۸	۸۳	مدن پال	"	۳۴۰ ۲۸۳
۶۹	انند جگ	"	۳۰۷۱	۸۴	کرم پال	"	۳۵۵ ۲۹۸
۷۰	جیپال[2]	"	۳۰۹۷	۸۵	کرم پال[5]	"	۳۶۷ ۳۱۰
۷۱	بھگونت[3]	"	۳۱۱۰	۸۶	ملوک چندت	"	۳۶۹ ۳۱۲
۷۲	بکرماجیت[4]	"	۱۳۵ بکرماجیتی ۷۸ عیسوی	۸۷	بکرم چند	"	۳۸۲ ۳۲۶
۷۳	سمندر پال	"	۱۵۹ ب ۱۰۲ ع	۸۸	کانجند	"	۳۲۶-۳۸۳

[1] اس کا یہ خاندان ختم ہوا۔ ۱۶۰ آدمیوں نے ۲۴۰ برس حکومت کی اس کو اس کے ذریعہ دھرنی دھر نے قتل کر کے گدی لے لی [2] ۱۲ سمہ اپر خاندان ختم ہوا۔ ۱۶ آدمیوں نے ۴۷۲ برس حکومت لی اس پر کمایوں کے راجہ بھگونت نے فتح پائی [3] ۱۲ سمہ یہاں سے یودھشٹری سنہ ختم ہوا۔ ۱۲ [4] سمہ یہ راجہ حضرت عیسیٰ کے معصر ہے [5] ۱۲ سنہ ۱۴۸ پر یہ خاندان ختم ہوا۔ اس خاندان کے ۲۰۰ برس حکومت کی۔ اسپر بجز اہم کے راجہ ملوک چند نے لے [illegible]

نمبر شمار	نام فرمانروا	دارالخلافہ	سنہ جلوس	نمبر شمار	نام فرمانروا	دارالخلافہ	سنہ جلوس
۸۹	رام چند	دہلی	۳۹۴ ب ۳۳۷ ع	۱۰۳	بھیم سین	دہلی	۵۶۳ ب ۵۰۶ ع
۹۰	دبیر چند	ء	۴۱۹ ء ۳۵۲ ء	۱۰۴	کان سین	ء	۵۶۹ ء ۵۱۲ ء
۹۱	کلیان چند	ء	۴۲۹ ء ۳۶۸ ء	۱۰۵	جہر سین	ء	۵۷۴ ء ۵۱۰ ء
۹۲	بھیم چند	ء	۴۳۵ ء ۳۸۰ ء	۱۰۶	کن سین	ء	۵۷۹ ء ۵۲۲ ء
۹۳	گوبند چند	ء	۴۴۸ ء ۳۸۱ ء	۱۰۷	ناش سین	ء	۵۸۸ ء ۵۳۱ ء
۹۴	رانی بھیم دیوی [1]	ء	۴۵۱ ء ۳۹۴ ء	۱۰۸	دمودر سین	ء	۵۹۰ ء ۵۳۳ ء
۹۵	ہر پریم [2]	ء	۴۵۴ ء ۳۹۶ ء	۱۰۹	دیپ سنگھ	ء	۶۱۷ ء ۵۶۰ ء
۹۶	گوبند پریم	ء	۴۶۰ ء ۴۰۳ ء	۱۱۰	مدن سنگھ	ء	۶۲۸ ء ۵۷۱ ء
۹۷	گوپال پریم [3]	ء	۴۸۰ ء ۴۲۰ ء	۱۱۱	شیر سنگھ	ء	۶۴۵ ء ۵۸۸ ء
۹۸	دہمی سین	ء	۴۹۶ ء ۴۳۹ ء	۱۱۲	ہر سنگھ	ء	۶۵۵ ء ۶۰۲ ء
۹۹	بلاول سین	ء	۵۰۳ ء ۴۴۶ ء	۱۱۳	جیون سنگھ [4]	ء	۶۶۸ ء ۶۱۱ ء
۱۰۰	کنور سین	ء	۵۲۱ ء ۴۶۴ ء	۱۱۴	انگپال [5]	ء	۷۱۳ ب ۶۵۶ ع ۳۴ ھ
۱۰۱	مدھو سین	ء	۵۳۳ ء ۴۷۶ ء	۱۱۵	باسدیو	ء	۷۱۶ ب ۶۶۹ ع ۵۰ ء
۱۰۲	سور سین		۵۴۸ ء ۴۹۱ ء	۱۱۶	گنگپال	ء	۷۳۳ ب ۶۷۷ ع ۵۷ ھ

[1] یہ گوبند چند کی بیوی ہے۔ یہ خاندان اسپر ختم ہوا۔ دس آدمیوں نے ۵۰ برس حکومت کی۔ [2] یہ فقیر آدمی تھا لوگوں نے اس کو گدی پر بٹھا دیا۔ [3] گوپال پریم کے بعد مہاتر راجہ ہوا۔ گدی چھوڑ کر فقیر ہو گیا۔ اسپر یہ خاندان ختم ہوا۔ اور حاکم بنگالہ دہی سین کا خاندان شروع ہوا۔ [4] اسپر یہ خاندان ختم ہوا اگر کہستان کا راجہ اسپر غالب ہو گیا۔ اور ان کا خاندان شروع ہوا ؛

[5] اسپر یہ خاندان ختم ہوا۔ بلدیو چوہان نے فتح پائی۔ ۱۲۰ ؛

نمبر شمار	نام راجگان	دارالسلطنت	سنہ	نمبر شمار	نام راجگان	دارالسلطنت	سنہ
۱۱۷	پرتھوی پال	دہلی	۷۵۱ب ۶۹۴ع ۵۷ھ	۱۲۹	انگپال	دہلی	۹۹۳ب ۹۳۶ع ۳۲۴ھ
۱۱۸	بے دیو	"	۷۷۰ب ۷۱۳ع ۹۵ھ	۱۳۰	بجے پال	"	۱۰۰۰ب ۹۴۳ع ۳۳۲ھ
۱۱۹	ہرپال	"	۷۹۲ب ۷۳۵ع ۱۱۶ھ	۱۳۱	مہی پال	"	۱۰۲۹ب ۹۷۲ع ۳۶۲ھ
۱۲۰	امرراج	"	۸۱۱ب ۷۵۴ع ۱۳۷ھ	۱۳۲	اکھرپال	"	۱۰۵۹ب ۱۰۰۲ع ۳۹۳ھ
۱۲۱	بجہراج	"	۸۳۲ب ۷۷۵ع ۱۵۹ھ	۱۳۳	پرتھی پال دوم	"	۱۰۸۳ب ۱۰۲۶ع ۴۱۷ھ
۱۲۲	انگپال	"	۸۴۶ب ۷۹۹ع ۱۷۲ھ	۱۳۴	بلدیو	"	۱۱۰۸ب ۱۰۵۱ع ۴۴۳ھ
۱۲۳	دکھپال		۸۶۲ب ۸۱۸ع ۲۰۱ھ	۱۳۵	امرنکھو	"	۱۱۲۹ب ۱۰۷۳ع ۴۶۵ھ
۱۲۴	چلکپال	"	۸۹۳ب ۸۳۶ع ۲۲۳ھ	۱۳۶	گھرپال	"	۱۱۵۲ب ۱۰۹۵ع ۴۸۹ھ
۱۲۵	گوپال	"	۹۱۲ب ۸۵۵ع ۲۴۵ھ	۱۳۷	سمینر	"	۱۱۵۸ب ۱۱۰۱ع ۴۹۹ھ
۱۲۶	سنگھو	"	۹۳۸ب ۸۸۱ع ۲۶۸ھ	۱۳۸	جاہڑ	"	۱۱۶۳ب ۱۱۰۶ع ۵۰۰ھ
۱۲۷	جیپال	"	۹۴۰ب ۸۸۳ع ۲۷۰ھ	۱۳۹	ناکدیو	"	۱۱۸۳ب ۱۱۲۶ع ۵۲۰ھ
۱۲۸	کنورپال	"	۹۵۸ب ۹۰۱ع ۲۸۸ھ	۱۴۰	رائے پتھورا	"	۱۱۹۰ب ۱۱۳۳ع ۵۳۵ھ

نقشہ بالا سے ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسیٰؑ کے وقت ہند میں بکرماجیت کا راجہ تھا

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ہند کا راجہ اوجین میں بھوج تھا اور دہلی میں راجہ انگپال تھا اور آخری راجہ جس کو سلطان شہاب الدین غوری نے مارا۔ اور ہندوستان اسلام کے قبضہ میں آیا۔ وہ راجہ پتھورا تھا۔ اور راجہ جو حضرت صلعم کے راجہ پتھورا تک ایک سو

لہ تھانیسر کی لڑائی میں شہاب الدین نے رائے پتھورا کو ۵۹۲ھ میں قتل کیا۔ اور ہند میں اسلام کا دور شروع ہوا۔

چالیس راجہ نے چار ہزار چار سو آٹھ برس حکومت کی۔

ملوک چین

یہ لوگ عامور بن شوتیل بن یافث ابن نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہیں جب عامور کی اولاد میں زمین تقسیم ہو گئی۔ تو یہ چند لوگ ممالک میں پھیل گئے۔ ودیلم چیل ریگستان بربر۔ فرغان وغیرہ انہوں نے شہر و دیہات آباد کئے۔ ان میں اول عامور کا بیٹا نفرصان بادشاہ ہوا۔ اس کا دار السلطنت شہر انموا تھا۔ یہ بہت بڑا شہر ہے۔ اس نے تین سو برس حکومت کی۔ لوگوں کو جابجا پھیلایا نہریں نکالیں درندے مارے درخت لگائے پھر اس کا بیٹا عزوان بادشاہ ہوا۔ باپ کی مورت سونے کی بنا کر تخت پر رکھی۔ اس کو آپ بھی پوجتا۔ اور لوگوں سے بھی پوجاتا تھا۔ اڑھائی سو برس زندہ رہا پھر اس کا بیٹا غیروز بادشاہ ہوا۔ یہ بھی باپ کی مورت کو پوجتا تھا۔ اور پوجاتا تھا۔ دو سو برس حکومت کی پھر اس کا بیٹا عیبان تخت پر بیٹھا۔ اس نے بھی باپ کو پوجا تھا اور ملک کو بڑھایا۔ یہاں تک کہ بلاد ترک سے جا ملا یہ چار سو برس رہا۔ پھر اس کا بیٹا بوبایاں تخت پر بیٹھا۔ ڈیڑھ سو برس حکومت کی پھر کچھ جھگڑے فساد کے بعد اس کا بیٹا لیثفور بادشاہ ہوا۔ نوشیرواں کے ساتھ خط و کتابت جاری کی کہ اس کا مطیع ہو گیا اور اپنے ملک میں قابض رہا۔ اس وقت تک یہ سلطنت موجود ہے۔ اس وقت چین کا بادشاہ لٹسیجو نام شخص ہے۔ چینی لوگ ہمیشہ سے اور اب تک اپنے بادشاہ کو سجدہ کرتے اور پوجتے ہیں۔ ان کی سلطنت قدیم سے ہے۔ صنائع بدائع میں بے نظیر ہیں ان کا ملک بھی بہت مشرق و مغرب کی لمبائی میں دو ماہ سے زیادہ راہ ہے

یہاں تک کہ لمبائی میں ساتوں اقلیم کو شامل ہے ؂

ملوک سُریانین

یہ قوم سب سے پہلے تھی آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی یہی زبان تھی۔ کسی نے کہا یہ نبط ہیں کسی نے کہا اس کے بھائی ہیں۔ ان میں پہلا بادشاہ سوسان ہوا ہے اس نے سب سے پہلے سر پر تاج رکھا۔ تمام زمین کے بادشاہ اس کے تابع ہو گئے سولہ برس تک حکومت کی پھر اس کے بعد اس کا بیٹا بریہ تیس برس حاکم رہا۔ پھر سماسیر بادشاہ ہوا اس نے سات برس حکومت کی۔ پھر اہریموز دس برس حاکم رہا۔ ایک سال تک ہند کے پادشاہوں سے لڑتا۔ مارا گیا۔ اور ہند کا بادشاہ اس ملک کا مالک ہو گیا۔ عرب اور فارس نے اس کا ملک واپس کرا کر اس کے بیٹے سرا کو دیکر بادشاہ کر دیا۔ اور آٹھ برس حاکم رہا۔ پھر ہریموں بارہ برس رہا۔ پھر اس کا بیٹا ہوریا بادشاہ ہوا۔ رعیت سے سلوک کیا بائیس برس حکومت کی پھر ماروت حاکم ہوا۔ پھر اسدا در جلجاس حاکم ہوئے۔ یہ دونوں بھائی تھے۔ ہمگان سے کچھ نہ ہنا کام بگڑ گیا۔

ملوک بابل!

یہ لوگ بھی بڑے بادشاہ ہیں شہر آباد کئے نہریں کھودیں۔ درخت لگائے جنگ کے قواعد ایجاد کئے۔ فارس کے بادشاہوں نے انہیں سے ملک لیا تھا۔ نمرود بادشاہ بھی بابلی تھا۔ آٹھ سو برس جیتا رہا۔ چار سو برس تندرست۔ اور چار سو برس بیمار رہا۔ بعض کہتے ہیں۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی نمرود نے آگ میں ڈالا تھا۔

ابراہیم علیہ السلام پر چار سو برس ظلم و ستم کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اس کے پاس ایک فرشتہ آیا۔ اور کہا کہ تو مسلمان ہو جا۔ اس نے نہ مانا۔ فرشتے نے کہا اللہ کا لشکر تیرے ساتھ لڑے گا۔ تو اپنا لشکر تین دن میں اکٹھا کر لے۔ نمرود نے کہا۔ میں لشکر لاتا ہوں پس تیسرے دن اللہ تعالےٰ کا لشکر دلوں کے دل مچھر وہاں آ گیا۔ سب نمرودیوں کا گوشت و پوست کھا گئے۔ اس کے لشکر کو ہلاک کر ڈالا۔ اور صرف نمرود کو باقی چھوڑا۔ فرشتے نے کہا۔ کیا اب بھی تو اللہ پر ایمان لاتا ہے۔ کہا نہیں پس ایک مچھر اس کے ناک میں گھس گیا۔ اور دماغ میں پہنچ کر اس کے دماغ کو کھا گیا۔ اور چوہے کے برابر ہو گیا۔ جب اس کے سر کو ہتھوڑوں سے کوٹتے تب کہیں اس کو آرام ہوتا آخر اسی عذاب اور بلا میں مر گیا۔

عہد ظہور اسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سنہ ۶۳۵۱ چھ ہزار تین سو اکاون برس سات مہینے قمری ہبوط آدم علیہ السلام میں پیدا ہوئے۔ عیسےٰ علیہ السلام کے رفع کو پانسو چتالیس برس قمری گذر گئے تھے۔ آپ اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں جو ابو العرب ہیں یعنی محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن سعد بن عدنان بن اد بن ادد بن الیسع بن الہمیسع بن سلامان بن نبت بن حمل بن قیدار بن اسمٰعیل علیہ السلام بن ابراہیم علیہ السلام دنیا میں کوئی اس سے بہتر اور بزرگ خاندان نہیں۔ فرمایا آنحضرت

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدم علیہ اسلام کے سب قرنوں سے بہتر قرن وہ ہے جس میں ہم نبی کیا گیا ہوں۔ اور میں بہتر قبیلہ اور بہتر گھر میں پیدا کیا گیا ہوں۔ اور سب سے بہتر بنایا گیا ہوں۔ اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے مخلوق کو پیدا کیا۔ اور سب مخلوق سے بنی آدم کو بہتر بنایا۔ اور بنی آدم سے عرب کو چن لیا۔ اور عرب سے قریش کو چنا۔ اور قریش سے بنی ہاشم کو چنا۔ اور بنی ہاشم سے محمد کو چن لیا۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ کہ قریش اللہ تعالےٰ کے سامنے ایک نور تھا۔ اللہ کی تسبیح کہتا تھا اور فرشتے بھی اس کی تسبیح کہتے تھے۔ دو ہزار برس کے بعد اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے اس نور کو اس کی پشت میں ڈال دیا۔ پھر وہ نور پشت بہ پشت نوح علیہ السلام کی میں آیا۔ پھر ابراہیم علیہ السلام میں پھر ہمیشہ کریم پشتوں میں چلا آیا یہاں تک کہ میں اپنے والدین سے پیدا ہوا۔ آدم علیہ السلام سے لے میرے والدین تک اس نسب میں کوئی معیوب والد نہیں آیا۔ یعنے ان میں کوئی ولد الزنا مدد نہیں ہوا جیسے بعض عرب بلانکاح عورت گھر میں رکھ لیتے تھے۔ آپ کی تعریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ؕ یعنے ہم نے تجھ کو تمام دنیا کی رحمت کے بھیجا ہے۔ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ؕ آپ کے رحمت ہونے کے سبب کافروں پر عذاب نہیں آتا اور فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ۔ اور فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ توریت میں آپ کی تعریف یوں آئی ہے۔ کہ وہ شاہد اور بشیر نذیر ہے نہ بد خلق ہے نہ سخت دل نہ بازاروں میں اونچا بولتا ہے اور جو شخص اس کو ایذا دیتا ہے وہ اس کو ایذا نہیں دیتا۔ بلکہ اس کو معاف کر دیتا ہے

اللہ تعالےٰ اس نبی کے دین کو سیدھا کریگا۔ اندھی آنکھ کو بینا کریگا۔ بہرے کان کو شنوا کریگا سیاہ دل کو نورانی کریگا۔ اور منتشر دلوں کو اکٹھا کرے گا۔ اور اس کی امت سب امتوں سے بہتر ہوگی۔ نرم کلام ہوگا۔ نہ فحش کہنے والا پہلی امتوں اور اپنی امت پہ گواہ ہوگا،، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انا سید ولد آدم ولا فخر اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى یعنی آپ تمام بنی آدم کی سفارش کریں گے۔ اور سب کے سردار ہیں۔ اور اللہ آپ کو راضی کریگا اور آپ کی تعریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ط اللہ تعالےٰ نے ہر ایک نبی سے عہد لیا ہے اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے زمانہ میں آئے تو ان کی مدد کرو۔ اور انؐ پر ایمان لاؤ۔ اس سے آپ کی تمام انبیاء پر بزرگی ثابت ہوتی ہے۔ پہلے رسول خاص قوموں کے رسول تھے۔ آپ تمام دنیا کے رسول ہیں قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ط حلیہ شریف آپ روشن چہرہ اور سیاہ پتلی اور کشادہ چشم تھے۔ اور آنکھ کی سفیدی بھی سرخی مائل تھی۔ بھویں باریک اور پلک لمبی تھیں دونوں ابرو کا درمیان کھلا تھا۔ ناک اونچا تھا۔ دانت فرق فرق پر تھے داڑھی بہت گھنی اور لمبی تھی۔ سینہ پر پڑتی تھی سینہ اور پیٹ ہموار تھا۔ سینہ اور کاندھے کھلے تھے۔ ہڈیوں پر گوشت وافر تھا۔ بازو اور ساعد اور پنڈلی مضبوط تھیں دونوں ہاتھ اور قدم فراخ تھے۔ انگلیاں لمبی لمبی تھیں۔ کپڑے کو آپ سے زینت تھی۔ نہ آپ کو کپڑے سے۔ سینہ سے ناف تک بالوں کی دھاری تھی۔ میانہ قد تھے۔ نہ بہت لمبے تھے۔ نہ بہت پست قد باوجود اس کے جو لمبے قد والا آپ کے ساتھ کھڑا ہوتا۔ آپ اس سے لمبے معلوم ہوتے تھے۔ بال آپ کے نہایت خوبصورت

تھے کبھی کندھے اور کان کے درمیان اور کبھی کا مندے تک رہتے تھے۔ نہ بہت گھنگرالے
تھے نہ بہت سیدھے تھے بلکہ اوسط تھے۔ جب تبسم فرماتے بجلی کے چمکارے کی طرح
روشنی ہوتی جب کلام کرتے تھے دانتوں کے درمیان سے نور نکلتا تھا۔ آپکی گردن
نہایت خوبصورت تھی۔ چہرہ آپ کا گول تھا۔ لیکن مناسب گول تھا۔ نہ نہایت درجہ کا
گول۔ سورج اور چاند کی طرح روشن تھا۔ دہان وسیع تھا۔ رنگ سفید سرخی مائل
تھا۔ بہت گوشت دار جسم نہیں تھا۔ بلکہ مناسب بھاری اور مناسب اعضاء تھے۔ بال
آپ کے بہت سفید تھے۔ جب بالوں کو روغن لگاتے تھے وہ بھی نہیں معلوم ہوتے
تھے۔ سر مبارک اونچا تھا۔ آپ کے بدن مبارک سے ایسی خوشبو آتی تھی۔ نہ
ایسی عنبر کی خوشبو ہے نہ کستوری وغیرہ کی جس سے مصافحہ کرتے تھے اس کے ہاتھ
سے خوشبو آتی تھی جس بچے کے سر پر ہاتھ رکھتے تھے وہ بچہ خوشبو کی وجہ سے
اوروں سے پہچانا جاتا تھا۔ ایک دفعہ آپ سوتے انس رضی اللہ عنہ کی والدہ نے
آپ کا پسینہ ایک شیشی میں جمع کر لیا اس سے وہ خوشبو لگایا کرتی تھی۔ جہاں بول و براز
بیٹھتے۔ وہ زمین میں غائب ہو جاتا تھا۔ اور وہاں سے خوشبو آتی تھی جس گلی سے
آپ جاتے تھے۔ خوشبو سے مہک جاتی تھی۔ ایک برکت نام عورت نے آپ
کا پیشاب پی لیا آپ نے فرمایا۔ تو کبھی پیٹ کی بیماری سے بیمار نہ ہو گی۔ احد کی لڑائی
میں جب آپ زخمی ہوتے اور خون نکلا مالک بن سنان نے آپکا خون پی لیا اس
سے بعض نے کہا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بول و براز وغیرہ ناپاک
نہیں تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ ریشم اور دیباج سے نرم
تھے آپ سو جاتے تھے تو آپکا وضو نہیں ٹوٹتا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ

فرماتی تھیں جب میں نے آپ کو جنا تھا آپ کے ساتھ کوئی پلیدی نجاست نہ تھی۔
تیزی عقل وہب بن منبہ نے فرمایا ہے میں نے اکہتر کتب آسمانی دیکھی ہیں سب میں ان میں پایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عقل اور رائے میں تمام مخلوق میں افضل ہیں۔ اور سب کی عقل آپ کی عقل کے مقابلہ میں ریت کے ایک دانہ کے برابر ہے۔ جب آپ نماز میں کھڑے ہوتے۔ اپنے پیچھے ایسا دیکھتے جیسا آگے دیکھتے تھے۔ اور اندھیرے میں ایسا دیکھتے جیسا روشنی میں دیکھتے آپ کہکشاں کے گیارہ ستاروں کو گن لیتے تھے۔ آپ ایسے تیز چلتے تھے کہ لوگ دوڑتے تھے۔ اور آپ آہستہ چلتے تھے۔ گویا زمین آپ کے لئے اکٹھی کی جاتی تھی۔ آپ ایسے فصیح بیان تھے کہ بڑے بڑے فصیح بلیغ آپ کی کلام سُنکر حیران رہ جاتے تھے کتب احادیث کی عبارت آپ کی خوش بیانی کا ثبوت دے رہی ہیں۔ آپ کے حلم کی یہ حالت تھی کہ کوئی کیسا ہی ایذا دیتا ہو آپ اس سے اپنے نفس کے لئے بدلہ نہ لیتے۔ مگر جو شخص اللہ تعالے کی حکم عدولی کرتا اس کو سزا دیتے تھے۔ احد کے دن کفار نے آپ کو زخمی کیا۔ تو بھی آپ نے اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون فرمایا اور انتقام نہ لیا۔ آپ ایک دفعہ غزوہ تبوک کے راستہ میں ایک درخت کے نیچے قیلولہ فرماتے تھے۔ عورث بن حارث نام ایک شخص سر پر ننگی تلوار کھینچکر کھڑا ہو گیا۔ اور کہا اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اب تجھ کو مجھ سے کون بچا سے گا۔ فرمایا اللہ تعالے۔ پس اُس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ پھر آپ نے وہی تلوار پکڑ لی۔ اور فرمایا اب تجھ کو مجھ سے کون بچا دیگا۔ کہا اگر آپ مہربانی کریں پس آپ نے باوجود قادر ہونے کے اس کو چھوڑ دیا۔ پس آپ کے اس حلم کو دیکھ کر اس نے اپنی قوم میں کہا۔ یہ شخص تمام لوگوں سے بہتر ہے۔ اور یہی واقعہ اس کے اسلام

لانے کا موجب ہوگیا۔ ایک شخص نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا۔ اور وہ شخص پکڑ کر آپ کے سامنے لایا گیا۔ اور اس شخص کے خوف کے مارے کاندھے پھڑکنے لگے۔ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈرے شخص مت ڈر۔ اب تو جان کہ تو مجھ کو قتل نہ کر سکے گا۔ علے ہذا القیاس آپ کے اخلاق کے صدہا ایسے نمونے ہیں۔ آپ سخی ایسے تھے کہ دنیا میں کوئی شخص ایسا سخی نہیں ہوا۔ اور نہ ہوگا۔ جو کچھ آپ کو اللہ تعالےٰ دیتا تھا۔ وہ سب اللہ کی راہ میں دیتے تھے۔ ایک شخص نے آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا۔ جو فلاں دو پہاڑوں میں ہماری بکریوں کے ریوڑ ہیں وہ سب لے جا اس شخص نے اپنی قوم میں جاکر مشہور کر دیا۔ کہ یہ شخص تو ایسا دیتا ہے۔ کہ پھر فقر کا نام نہیں چھوڑتا۔ اور بہت لوگوں کو آپ سو سو دیدیتے تھے۔ صفوان کو آپ نے ایک دفعہ تین سو اونٹ دیدیا۔ آپ کے پاس قبیلہ ہوازن کے چھ ہزار قیدی آئے آپ نے سب کو مفت چھوڑ دیا۔ ایک دفعہ آپ کے پاس نوے ہزار درم آئے۔ آپ اسی جلسہ میں ان کو تقسیم کر کے اٹھے علے ہذا القیاس آپ (شجاع) ایسے تھے کہ آپ کا نظیر نہیں گذرا۔ اور نہ ہوگا۔ جب کسی مخالف سے لڑائی ہوتی تو سب سے پہلے آپ ہوتے اور پہلی ضرب آپ کی ہوتی مدینہ میں ایک رات شور ہوا۔ لوگوں نے خیال کیا کوئی دشمن آگیا لوگ اٹھ دوڑے۔ آپ اکیلے گھوڑے پر آتے ہوئے ملے۔ اور فرمایا واپس چلو میں دیکھ آیا ہوں۔ ادہر کچھ نہیں ہے ابی بن خلف جب وہ بدر کی لڑائی میں آنحضرت کے قتل کو نکلا اور پکڑا گیا۔ تو آنحضرت نے اس کو چھوڑ دیا۔ اس نے تدربانی تھی کہ میں محمدؐ کو قتل کروں گا۔ اور اس کام کے واسطے ایک عمدہ گھوڑا تیار کیا ہر دن اس کو تین صاع دانہ ڈالتا تھا۔ پس جب احد کی لڑائی ہوئی تو اس نے اس گھوڑے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چھوڑا۔ اصحاب اسکو

روکنے لگے۔ آپ نے فرمایا۔ اس کو مت روکو اس کو مجھ تک آنے دو۔ پس اپنے ہاتھ
میں نیزہ لے کر اس کی طرف متوجہ ہوگئے۔ اور اس کو نیزہ مار کر گھوڑے سے گرا دیا
اور اس کی پسلی ٹوٹ گئی۔ پس قریش کی طرف دوڑ کر چلا گیا۔ اور کہا ہائے محمدؐ نے مجھ کو
مارا۔ قریش نے کہا خیر ہے۔ کہا کوئی خیر نہیں ہیں اب نہیں بچتا۔ یہ تو زخم ہے اگر وہ مجھ
تھوک دیتا تو میں اسکی تھوک سے بھی مرجاتا۔ چنانچہ اسی درد سے وہ موضع سرف میں
مرگیا۔ حیا آپ کا کنواری عورتوں سے بھی زیادہ تھا۔ جب کسی کی طرف سے کوئی ا
شکایت پہنچتی تو آپ یہ نہ فرماتے کہ اس کو کیا ہوا۔ بلکہ آپ فرماتے قوم کو کیا ہوا کسی خاص
کا نام نہ لیتے کسی کی طرف بہت دیر تک نظر نہیں کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا فرماتی تھیں کہ میں نے کبھی آپ کے ستر کو نہیں دیکھا۔ خوش معاملہ ایسے تھے
کہ حضرت انسؓ فرماتے تھے میں نے آپ کی دس برس خدمت کی مجھ کو اُس نے نہیں
جھڑکا۔ جو کوئی کام کیا۔ تو کبھی یہ نہیں فرمایا۔ کہ یہ کام کیوں کیا۔ اور کسی کام کے نہ کرنے
پر یہ نہیں فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے
آپ کو جب کوئی اصحاب سے یا گھر کے آدمیوں سے بلاتا۔ تو فرماتے لبیک یعنی حاضر
ہوں۔ آپ اپنے اصحابوں سے خوش طبعی کی باتیں کرتے تھے۔ ان کے لڑکوں سے
ہنستے تھے۔ اور ان کو گودی میں بٹھا لیتے تھے۔ مسکینوں اور غلاموں کی دعوت قبول
کر لیتے تھے۔ بیماروں کو دور تک پوچھتے جاتے تھے۔ جو شخص آپ سے بات
کرنا چاہتا تھا اس کی طرف اپنا کان جھکا دیتے تھے۔ کسی کے ساتھ مصافحہ کرتے تو جب
تک وہ خود جدا نہ ہوتا۔ اُس سے ہاتھ نہ چھوڑتے۔ کسی کے آگے نہ بیٹھتے پہلے آپ
سلام کرتے اور مصافحہ کرتے تھے۔ کوئی زیارت کو آتا تو اس کی خاطر کرتے۔ کبھی اس کے

نیچے اپنی چادر بچھا دیتے تھے۔ اور اپنے نیچے سے بچھاونا اس کو دے دیتے۔ انکار کرتا تو بھی اس کو خواہ مخواہ بٹھا دیتے اصحابوں کے اچھے نام رکھتے کسی کی کلام کو قطع نہ کرتے۔ تبسم بہت فرماتے تھے۔ غرض طبیعت کے نہایت ہی نرم اور کریم تھے۔ آپ کی **شفقت** امت پر ایسی تھی۔ کہ ہر امر میں سہولت چاہتے۔ فرمایا اگر امت کا حرج نہ ہوتا تو میں ہر وضو کیلئے مسواک مقرر کرتا اس لئے مسواک کو ہر نماز کے لئے سنت رکھا۔ امت کو ہمیشہ وصال کے روزے سے منع کر دیا۔ اور فرمایا اے اللہ میں نے جس کو گالی دی ہو یا لعنت کی ہو اس کو اس شخص کے حق میں رحمت کر آپ کو طائف کے لوگوں نے ایذا دی تو جبریل آئے۔ کہا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہیں تو اس قوم پر پہاڑ ڈالا جائے۔ آپ نے فرمایا۔ نہ۔ شاید ان کی اولاد سے کوئی اللہ کا بندہ مسلمان پیدا ہو جائے۔ **عہد** کے ایسے وفادار تھے۔ کہ عبداللہ بن ابی الحمار کہتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہوئے تھے میں نے آپ سے کوئی چیز خریدی۔ میں نے کچھ آپ کا دینا تھا۔ میں نے عرض کی کہ آپ ذرا یہاں ٹھہریئے۔ میں ابھی لاتا ہوں۔ اور پھر میں بھول گیا۔ تین دن کے بعد مجھ کو وہ بات یاد آئی جب میں وہاں گیا۔ تو ابھی ایفاء وعدہ کے لئے وہاں ہی کھڑے تھے فرمانے لگے تو نے مجھ کو تکلیف دی تیرے انتظار کے لئے یہاں ٹھہرنا پڑا۔ **قرابت** کی ایسی قدر کرتے تھے۔ کہ آپ کی دائی آئی۔ آپ نے اس کے نیچے اپنی چادر بچھا دی۔ آپ کا رضاعی بھائی عبداللہ بن حارث آپ کے پاس آیا۔ آپ اس کی تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور اس کو اپنے آگے بٹھا لیا آپ **متواضع** ایسے تھے کہ آپ کی تعظیم کے لئے اصحاب کھڑے ہوتے۔ تو فرماتے مت کھڑے ہو۔ یہ عجمیوں کی عادت ہے۔ آپ فرماتے تھے۔ میری تعریف میں مبالغہ نہ

کیا کرو۔ اور نہ مجھ کو انبیا سے بزرگی دو۔ گھر کا کام کاج بکری دوہ لینا گھاس ڈالنا آٹا گوندھ لینا خادم کے ساتھ کھالینا بازار سے سودا اٹھالاتا کوئی آدمی ساتھ اٹھاتے تو اس کو وہ دینا اپنا کپڑا سی لینا۔ جوتی گانٹھ لینا۔ گھر میں جھاڑو دیدینا۔ اونٹ کو باندھ دینا۔ کپڑے سے جوئیں نکالنا وغیرہ سب کر لیتے تھے۔ ادنی سے ادنی کوئی عورت بھی کسی کام کو لے جاتی تو اس کے ساتھ ہو لیتے بیت اللہ شریف میں شانِ مگر جب اسکی فتح کر کے اس میں داخل ہوتے تو تواضع سے اپنے سر کو ایسا نیچا کیا کہ آپ کا سر کاٹھی کے کو لگتا تھا۔ آپ عادل ایسے تھے۔ کہ کفار نبوت کے قبل جھگڑے اور مقدمات آپ کے پاس لاتے تھے۔ اور امین اور صادق پکارتے تھے سآپ کا زہد و ورع اور خوف الٰہی اسلام کی آٹھویں کتاب میں ہو چکا ہے۔ آپ ایسے ظاہر نبی ہیں ہر نبی ہیں کہ کتب الٰہی سابقہ میں آپ کے آنے کی پیشینگوئیاں موجود ہیں۔ علماء اہل کتاب اور عقلاء شعراء عرب اور کعب بن لوئی وسفیان بن مجاشع وغیرہ سلاطین ہرقل وغیرہ آپ کے آنے کے منتظر تھے۔ درخت اور پتھر اور اصنام اور حیوان اور جن اور پیٹ سے بچے بھی بولے۔ کہ نبی آخرالزمان اب آنے والا ہے۔ اور آپ کے پیدا ہونے کے وقت بھی صدہا نشان ظاہر ہوئے۔ جب آپ پیدا ہوئے۔ آپ کے ساتھ ایک نور نکلا جس سے مشرق اور مغرب میں روشنی ہو گئی۔ اور کسریٰ نوشیرواں کے ایوان لرز گئے۔ شیاطین کا آسمان پر جانا بند ہو گیا۔ جب آپ اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ کھانا کھاتے۔ تو ساتھ والے سیر ہو جاتے تھے۔ جب اکیلے کھاتے تھے تو ساتھ والے بھوکے رہتے۔ بعض اوقات میں آپ کو ابر سایہ کرتا تھا۔ جب کوئی خواب دیکھتے تو جلدی سچا ہو جاتا آپ کا معجزہ معراج۔ بہت بڑا معجزہ ہے

کو اللہ تعالے نے جبریل علیہ السلام فرشتہ بھیج کر اپنے پاس بلایا۔ اور اس کیساتھ
...ی یعنے گھوڑا بھیجا۔ یہ ایسا تیز چالاک گھوڑا تھا۔ کہ کسی کو اپنے اوپر سوار نہیں ہونے
...تھا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام آیا۔ تو فرمانبردار ہو گیا۔ اس کا قدم اس
...ر تک پہنچتا تھا۔ آپ فرماتے تھے۔ میں اس پر سوار ہو کر بیت المقدس میں پہنچا۔
...اتی کو اس رکنے حلقہ سے باندھ دیا۔ اور اس میں دو رکعت نماز پڑھی۔ اور مجھ کو جبریل
...سلام نے دودھ لاکر پلایا۔ اور پھر مجھ کو پہلے آسمان میں لے گیا۔ وہاں آدم کو دیکھا۔ اس
...یرے جانے کی قدر کی۔ اور دعا کی پھر مجھ کو دوسرے آسمان میں لے گیا سو وہاں
...علیہ السلام اور یحیٰ علیہ السلام کی ملاقات ہوئی۔ اور دونوں خوش ہوئے اور دعا دی۔
...یسرے آسمان پر گیا۔ اور یوسف علیہ السلام کی ملاقات ہوئی۔ پھر چوتھے میں،
...یس علیہ السلام سے اور پانچویں میں ہارون علیہ السلام سے اور چھٹے میں موسے
...لسلام سے اور ساتویں میں ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ یہ بھی مجھ کو دیکھ کر
...ت خوش ہوتے۔ اور دعائیں کیں۔ بیت المعمور کی بھی زیارت کی۔ اس میں ستر
...ر فرشتہ ہر روز عبادت کے لئے آتا ہے اور یہ ہر روز نیا گروہ آتا ہے۔ ابراہیم
...لسلام اس کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوتے ہیں۔ پھر آپ کو سدرۃ المنتہے کی
...رت کرائی گئی۔ وہاں آپ کو اور بھی زیادہ عجائبات دکھائے گئے۔ اور آپ کو دن
...یں پچاس نمازوں کا حکم ہوا۔ آپ جب چھٹے آسمان میں پھر واپس آئے۔ تو موسیٰ
...لسلام نے فرمایا۔ آپ کی امت اتنی نمازیں نہیں پڑھ سکے گی۔ آپ پھر واپس آئے
...للہ تعالے سے تخفیف کی التجا کی۔ پھر گئے پھر تخفیف کرائی۔ حتیٰ پچاس کی پانچ رہ
...ئیں۔ اور ثواب ویسے ہی پچاس کی پچاس ہیں اور نیز معراج میں آپ کو جنت کا سیر کرایا

گیا۔ اور نیز آپ نے انبیاء کو نماز پڑھائی۔ ان کے امام و پیشوا بنے۔

ایک دفعہ نماز کا وقت آ گیا اور پانی نہ ملا۔ آپ نے فرمایا کسی کے پاس کچھ پانی ہے تو تلاش کرو۔ پس تھوڑا سا پانی ایک شخص کے پاس ایک برتن میں پایا گیا۔ آپ نے اس میں ہاتھ ڈالا۔ آپ کی انگلیوں سے پانی کے فوارے چلے۔ اسی آدمیوں نے اس سے وضو کر لیا۔ حدیبیہ میں اصحاب پیاس کے مارے بے تاب ہوئے۔ آپ نے ایک پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالا۔ آپ کی انگلیوں سے پانی دریا کی طرح چل پڑا۔ پندرہ سو آدمی اس پانی سے سیر ہو گئے۔ راوی کہتا ہے۔ اگر لاکھ آدمی ہوتے تو بھی اس سے سیر ہو جاتے۔ آپ کے معجزات میں سے یہ بھی ایک معجزہ ہے کہ تھوڑے کھانے میں برکت ہو کر بہت کھانا ہو جاتا تھا۔ خندق کی لڑائی میں آپ اور آپ کے اصحاب فاقہ میں تھے۔ ابی طلحہ نے آپ کی دعوت کی۔ اور وہ دعوت آپ کی ذات کے ہی لائق تھی مگر آپ نے اسی آدمیوں کو سیر کر دیا۔ اور جابر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ آپ کی دعوت کی جو کے تین سیر اناج میں آپ نے ایک ہزار اصحاب کو کھانا کھلایا۔ درخت بھی آپ کے مطیع تھے۔ ایک شخص عرض کی کہ آپ فلاں درخت اپنے پاس بلا دیں۔ تو میں آپ کے آپ پر ایمان لاؤں گا۔ آپ نے اس کو فرمایا کہ اس درخت کو کہہ کہ تجھکو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاتا ہے۔ پس جب اس نے درخت کو اس طرح بلایا۔ تو وہ دائیں بائیں اور آگے پیچھے ہلا۔ اور جڑوں کے سمیت زمین کو پھاڑتا ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ اور سلام عرض کیا۔ پھر اس شخص نے عرض کی کہ اب اس درخت کو فرمائیے کہ پھر اپنی جگہ چلا جائے۔ پس حکم ہونے کی دیر تھی کہ وہ پھر وہاں چلا گیا۔ اور اپنی جگہ جا کر جم گیا۔ تب اس شخص نے معجزہ دیکھ

عرض کی۔ کہ مجھ کو اجازت دیجئے۔ کہ میں آپ کو سجدہ کروں۔ آپ نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ
کے سوا کسی کو سجدہ کرنا جائز نہیں یعنی وہ مسلمان ہو گیا۔ ایک دفعہ آپ پاخانہ کے لئے
باہر گئے۔ اور وہاں کوئی پردے کی جگہ نہ تھی۔ آپ نے درختوں کی شاخوں کو پکڑ کر فرمایا
کہ تم اللہ کے حکم سے دونوں مع جڑوں کے اکھڑ کر پردہ کر دو۔ پس وہ دونوں
درخت اکھڑ کر آ گئے۔ اور پردہ کیا۔ جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے تو پھر وہ اپنی
اپنی جگہ چلے گئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی مسجد میں ایک کھجور کی لکڑی کے
ساتھ کھڑے ہو کر جمعہ کا خطبہ فرمایا کرتے تھے۔ جب آپ کے لئے منبر بنایا گیا اور
آپ نے اس پر خطبہ فرمایا۔ تو وہ کھجور کی لکڑی بڑی آواز سے روئی۔ اور اس نے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دوری کو گوارہ نہ کیا۔ جب اس نے اس کو گلے
سے لگایا۔ تو اس کا رونا ختم ہوا۔ امام حسن بصری فرماتے تھے افسوس آنحضرت کے
شوق میں لکڑی تو روئی انسان نہ روئے۔ آپ کے ہاتھ مبارک میں کھانا ذکر کرتا
تھا۔ اور کنکر تسبیح پڑھتے تھے۔ شجر حجر۔ در و دیوار آپ کو سلام کہتے تھے۔ اور
آپ کے نیچے پہاڑ کانپتے تھے۔ اور حیوانات آپ سے باتیں کرتے تھے۔ اور
مُردے آپ سے بولتے تھے۔ ہر طرح کے بیمار آپ سے شفا پاتے تھے۔ دعائیں
آپ کی قبول ہوتی تھیں۔ بارش آپ کے ہاتھ اٹھانے سے شروع ہو جاتی تھی
باذن اللہ غیب کی خبریں دیتے تھے۔ قیامت کے حالات معائنہ کرا دیتے
تھے۔ ہر ایک علم دین و دنیا سے ماہر تھے۔ ملائکہ اور جن آپ کی مدد میں ہوتے
تھے۔ غرض آپ کے خصائص و معجزات بے حد و حساب ہیں ع

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آپ کے غزوات کا ذکر یہاں اس لئے بیان نہیں کیا کہ اسلام کی پانچویں کتاب میں ان کا مفصل بیان ہو چکا ہے ؛

ذکر خلافت و فضائل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

سنہ ۱۱ ہجری میں بارہویں ربیع الاول میں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی۔ تو باتفاق جمیع اصحاب آپ خلیفہ ہوئے۔ اور سب نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد اعراب جو مدینہ کے آس پاس رہتے تھے۔ مرتد ہو گئے زکوٰۃ دینے سے انکار کر بیٹھے یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن سے لڑائی کی۔ موضع نقع تک جو نجد کے مقابلہ میں ہے۔ مخالفوں کو شکست دی پھر خالد بن ولید کو وہاں چھوڑ کر آپ مدینہ کو واپس تشریف لائے۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسد اور غطفان وغیرہ پر جو منحرف ہو گئے تھے۔ فتح پائی اور قتل کئے۔ اور جو اُن سے باقی رہے وہ مسلمان ہو گئے۔ اور زکوٰۃ دینے لگے۔ لیکن چند اصحاب بھی شہید ہوئے۔ پھر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو سات سو آدمی کے لشکر پر امیر کر کے شام کی طرف روانہ کیا۔ وہ بھی شام پر فتح پا کر واپس آئے پھر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مسیلمہ کذاب کے مقابلہ کے لئے ملک یمامہ کی طرف لشکر لے کر گئے۔ چند روز میں اہل یمامہ پر فتح پائی مسیلمہ کذاب کو قتل کر ڈالا۔ اس کذاب کی عمر ڈیڑھ سو برس کی تھی۔ اس لڑائی میں کئی اصحاب بھی شہید ہوئے پھر سنہ ۱۲ ہجری میں علاء حضرمی کو بحرین کی طرف بھیجا۔ یہ لوگ بھی مرتد ہو گئے تھے علاء حضرمی بھی فتح کے ساتھ واپس آئے۔ اور عکرمہ بن ابی جہل کو عمان کی طرف بھیجا۔ یہاں کے

...ب بھی اسلام سے پھر گئے تھے اور مہاجرین ابی امیہ کو اہل نجیر کی طرف روانہ کیا۔ اور
...یاد بن لبید الصارث کو ایک گروہ کی طرف بھیجا جب سب عرب و اطراف کے لوگ
...طیع ہو گئے تو خالد بن ولید کو بصرہ کی طرف روانہ کیا۔ انہوں نے ابلہ اور مدائن کسریٰ
...جو عراق میں تھے۔ فتح کیا اور ۱۳ھ ہجری میں اجنادین اور مرج الصفر کو فتح کیا۔
...پ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اول خلیفہ ہیں آپ کا نام مبارک عبداللہ
...ہے آپ کی نسب یہ ہے عبداللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن
...سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب القرشی آپ کا لقب صدیق اس لئے
...لا کہ آپ نے سب سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی اہل
...عیال مال وطن چھوڑ کر آپ کے ساتھ ہوتے۔ اور جان و مال آپ پر قربان کر دیا
...جب لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معراج کو تعجب کے طور
...رد کر کیا۔ تو آپ نے کہا کہ میں ایمان لایا ہوں کہ آپ کو معراج ضرور ہوا ہے
...نحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے کہا۔ میری قوم
...معراج سے انکار کرے گی۔ جبریل علیہ السلام نے کہا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ
...عنہ تصدیق کرے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیاتی میں کئی
دفعہ آپ کو امام بنایا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو بلا چون وچرا تسلیم کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ساتھ سفر و حضر میں ہمیشہ ساتھ رہتے تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے
تھے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب اصحاب سے بڑھ کر بہادر مرد ہے جب
کوئی مکہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دیتا۔ تو حضرت ابوبکر آپ

کی حمایت کیلئے تیار ہو جاتے جنگ احد میں جب صحابہ کو شکست ہوئی تو آپ تلوار نکال کر آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے سر پر کھڑے ہوتے۔ جس دن آپ ایمان لائے آپ کے پاس چالیس ہزار دینار تھا۔ وہ سب آنحضرتؐ کی نصرت میں خرچ کر دیا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے جس کسی نے احسان کیا ہے ہم نے اسکا بدلہ دیدیا ہے۔ مگر ابوبکر کے احسان کا ہم عوض نہیں دے سکتے اس کے احسان کا عوض قیامت کے دن اللہ تعالےٰ دیگا۔ اور مجھ کو جسقدر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے نفع دیا ہے اور کسی کے مال نے نفع نہیں دیا۔ اس نے اپنی جان کو مجھ پر قربان کیا۔ اپنی بیٹی عائشہؓ میرے نکاح میں دی اور مال بھی سب دیدیا۔ آپ اصحاب سے کتاب و سنّت میں بڑے عالم تھے۔ قرآن شریف کے حافظ تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے خطبہ فرمایا کہ ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا کہ وہ دنیا میں رہے یا خدا کے پاس کی چیزیں اختیار کرلے۔ اس بندے نے خدا کے پاس کی چیزیں اختیار کیں یہ بات سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روئے اور سمجھ گئے کہ آنحضرت کی مدت وفات قریب ہے۔ اور کسی اصحاب نے اس بات کو نہ سمجھا۔ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے جس قوم میں ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہو اسکے سوا کوئی شخص امام نہ بنے خصوصاً نسب کے علم میں بڑے ماہر تھے۔ فصیح اور بلیغ کمال درجہ کے تھے۔ خواب کی تعبیر کرنے میں لاثانی تھے مقدمات کے فیصلوں میں مصیب ہوتے تھے۔ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالےٰ مکروہ جانتا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے خطا واقع ہو۔ قرآن شریف کو آپ کی رائے مبارک سے جمع کیا گیا۔ تمام اہل سنت کا اجماع ہے۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تمام امت

محمد سب سے افضل ہیں۔ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکرؓ تمام لوگوں سے بہتر ہے۔ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ فرماتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ ہم سب سے بہتر ہے۔ جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے۔ وہ مفتری اور سزا کے لائق ہے آپ کے حال قال میں قرآن شریف کی آیات نازل ہیں۔ اور احادیث کی کتب میں آپ کے فضائل بے شمار ہیں۔ حلم آپکا ایسا تھا کہ محلے کی لڑکیاں بکریاں لاتی تھیں آپ ان کا دودھ دوہ دیتے تھے۔ آپ ایک مجلس میں بیٹھے تھے۔ ایک شخص نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا مجھ کو خاص کر کے کیوں سلام کیا ہے۔ سلام میں خصوصیت نہیں چاہیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک بڑھیا کی خبر گیری کیا کرتے تھے۔ جب اس کی خبر گیری کو آتے۔ تو اس کے پہلے ایک شخص اسکی خبر لے آیا کرتا تھا۔ ایک دن حضرت عمر نے امتحان کیا تو وہ شخص جوان سے پہلے بڑھیا کی خبر لیتا تھا وہ حضرت ابوبکر تھے حالانکہ آپ اس وقت خلافت پر تھے۔ ایک دفعہ حضرت ابوبکر منبر پر خطبہ فرما رہے تھے۔ حضرت حسن بن حضرت علی آئے۔ اور کہا اتر یہ میرے باپ کا منبر ہے۔ فرمایا تو سچ کہتا ہے۔ یہ تیرے باپ کا ہی منبر ہے۔ اور ان کو اپنی گود میں بٹھا لیا۔ آپ کی بیماری میں لوگوں نے عرض کی کہ آپ کے لئے کسی طبیب کو بلا دیں۔ فرمایا مجھ کو میرے طبیب نے دیکھ لیا ہے۔ لوگوں نے کہا پھر اس نے کیا کہا۔ فرمایا اس نے فرمایا انی فعال لما یرید۔ آپ کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا اتنا غم تھا کہ اسی غم میں فوت ہوئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی کی وجہ سے دن بدن لاغر اور دبلے ہوتے گئے۔ اپنی وفات کے وقت اپنی بیٹی عائشہ سے کہا اے بیٹی میرے اوپر یہی دو کپڑے ہیں [illegible] اسی کا کفن دے

دینا جب آپ فوت ہوتے تو بیت اللہ کا نیا۔ آپ کے باپ ابوقحافہ نے پوچھا کہ کعبہ آج کیوں کانپا ہے۔ لوگوں نے کہا آج تیرے بیٹے ابوبکر کا انتقال ہو گیا ہے حضرت عمرؓ کے پاس ایک دن حضرت ابوبکر کا ذکر کیا۔ حضرت عمرؓ روئے اور فرمایا میں آرزو رکھتا ہوں کہ میری تمام عمر کے عمل ابوبکرؓ کی ایک رات اور ایک دن کے عملوں کے برابر ہوں۔ رات وہ جس میں انہوں نے غار میں آنحضرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دیا۔ اور غار کی سوراخوں کو اپنا تہبند پھاڑ پھاڑ کر بند کیا اور دو سوراخ جو بچ رہے ان میں اپنے دونوں پاؤں رکھ دئے تاکہ ان میں کوئی چیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا نہ دے سکے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی گود میں سلایا۔ پس حضرت ابوبکرؓ کے پاؤں کو سانپ یا بچھو وغیرہ نے کاٹ کھایا لیکن حضرت ابوبکرؓ ہلے تک نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بے آرام نہ ہوں۔ جب حضرت ابوبکر کے رونے کے آنسو آنحضرت کے چہرہ مبارک پر گرے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگے اور فرمایا اے ابوبکر یہ رونا کیسا ہے۔ ابوبکر نے عرض کی۔ کہ میرے پاؤں کو کسی سانپ یا بچھو نے کاٹ کھایا ہے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لب مبارک زخم کی جگہ لگا دی۔ اور وہ زخم فوراً اچھا ہو گیا۔ اور دن وہ تھا کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔ تو بعض عرب مرتد ہو گئے۔ اور زکوٰۃ دینے سے انکار کیا۔ اس وقت ابوبکرؓ نے کہا میں ان سے جہاد کرتا ہوں۔ میں نے ان کو روکا مگر وہ نہ رکے اور جہاد کر کے منکروں کو سیدھا کیا۔ اور حق بھی یہی تھا۔ آپ تریسٹھ برس کی عمر میں پیر کے دن جمادی الآخر ۱۳ھ ہجری میں فوت ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا

إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ؂

خلافت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جمادی الآخر ۱۳ھ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے۔ حضرت عمرؓ کے عہد میں اسلام دن بدن ترقی میں رہا۔ چنانچہ ۱۴ھ ہجری میں بلاد دمشق اور حمص۔ اور بعلبک اور بصرہ اور ابلہ فتح ہوئے۔ اور ۱۵ھ ہجری میں اردن اور طبریہ فتح ہوئے۔ اور اس سال میں لڑائی یرموک اور قادسیہ واقع ہوئی۔ اور ۱۶ھ ہجری میں اہواز اور مدائن فتح ہوا۔ اور سعد بن ابی وقاص نے ایوان کسریٰ میں جمعہ پڑھایا۔ یہ پہلا جمعہ ہے۔ جو عراق میں پڑھایا گیا ہے۔ اس سال میں جلولا میں لڑائی ہوئی۔ اور اس میں یزدجرد بن کسریٰ کو شکست ہوئی۔ اور اس سال میں تکریت فتح ہوا۔ اور حضرت عمرؓ نے بیت المقدس کی طرف سفر کیا۔ اور اس کو فتح کیا۔ اور جابیہ میں خطبہ پڑھا۔ اور اسی سال میں قنسرین اور حلب اور انطاکیہ اور منبج اور سروج اور قرقیسیا فتح ہوا۔ اور اسی سال میں حضرت علیؓ کے مشورہ سے تاریخ ہجری لکھی گئی۔ اور ۱۷ھ ہجری میں آپ نے مسجد نبوی کو زیادہ کیا۔ اور قحط واقع ہوا اور اس کا نام عام الرمادہ پڑا اور حضرت عباسؓ سے نماز استسقاء پڑھائی۔ اور ۱۸ھ ہجری میں جندیسابور اور حلوان۔ اور رہا۔ اور سمیساط اور حران اور نصیبین اور موصل اور اطراف موصل فتح ہوئے۔ اور اس سال میں وبا عمواس واقع ہوئی اور ۱۹ھ ہجری میں قیساریہ فتح ہوا۔ اور ۲۰ھ ہجری میں مصر و اسکندریہ فتح ہوا۔ اور روم کا بادشاہ مر گیا اور

یہود کو خیبر اور نجران سے نکال دیا۔ اور سنہ ۲۲ھ میں بلاد آذربیجان اور دینور
ماسبذان اور ہمدان اور طرابلس اور رے اور عسکر اور قومس فتح ہوئے ان فتوحات
کا ذکر اسلام کی پانچویں کتاب میں بتصریح بیان ہے۔ اور جن جن امراء اصحاب
نے یہ فتوحات کی ہیں ان کا بھی اس میں ذکر ہے۔ ان فتوحات کے بعد عجم میں کچھ
کوئی لشکر اصحاب کے مقابلہ میں کھڑا نہیں ہوا۔ اور سنہ ۲۳ ہجری میں کرمان اور
سجستان اور مکران اور اصفہان فتح ہوئے۔ اور اسی سال میں آپ نے حج کیا
اور واپس آکر شہید ہوئے۔ آپ کی موت کا قصہ یہ ہے۔ کہ مغیرہ بن شعبہ امیر کوفہ
نے لکھا کہ میرے پاس ایک غلام بہت بڑا کاریگر ہے۔ لوہار کا نقاشی کا کام خوب
جانتا ہے۔ اور مدینہ میں آنا چاہتا ہے اور کہتا ہے میری صنعت سے لوگوں کو فائدہ
پہنچے گا۔ آپ نے اس کو مدینہ میں آنے کی اجازت دی۔ ایک دن اس غلام ابولؤلؤ
نام نے حضرت عمرؓ سے عرض کی کہ مالک مغیرہ نے میرے پر ہر مہینہ میں سو درم لگائے
ہوئے ہیں۔ آپ مجھ سے اس سے کہہ کر تخفیف کرا دیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ایسے
کاریگر آدمی پر کچھ سو درہم کا دینا مشکل نہیں ہے اس سے وہ غلام خفا ہوا۔ اور جب آپ
صبح کی نماز میں کھڑے ہوئے۔ تو صبح کے اندھیرے میں اس نے آپ کے پہلو
اور بازو میں خنجر مارا جس سے آپ گر گئے اور عبدالرحمن بن عوف کو امام کر دیا۔ اور تیرہ
آدمی اور کو بھی زخمی کیا۔ آپ نے اپنے بیٹے کو فرمایا کہ اسے عبداللہ عائشہ کے پاس
جا۔ اور عرض کر دو۔ عمر چاہتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کے
پاس دفن کیا جاؤں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا۔ یہ جگہ میں نے اپنے لئے رکھی
تھی لیکن یہ جگہ میں آپ کو دیدیتی ہوں۔ حضرت عمرؓ اس سے بہت خوش ہوئے

پس آپ فوت ہوئے۔ تو وہاں ہی دفن کئے گئے۔ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے عمرؓ سے بغض کیا اس نے مجھ سے بغض کیا۔ اور جس نے عمرؓ کو دوست رکھا۔ اس نے مجھ کو دوست رکھا۔ اور فرمایا پہلی امتوں میں ملہم ہوتے ہیں۔ اور اگر میری امت میں کوئی ملہم ہے تو عمرؓ ہے۔ اور فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور اگر ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر رکھا ہے۔ اور حق تعالےٰ نے اس سے اول مصافحہ اور سلام کیا ہے۔ اور قیامت میں سب سے پہلے عمرؓ کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کریگا۔ صواب رائے ایسے تھے کہ قرآن شریف بہت آپ کی رائے پر نازل ہوا ہے۔ اور فرمایا جس راستے سے عمرؓ نکلتا ہے۔ شیطان اس راستے اور گلی سے ہٹ جاتا ہے۔ اور اس سے ڈرتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ان کو دیکھ کر گر پڑتا ہے اور فرمایا یہ فتنوں کے آگے ڈھال ہے۔ جب تک یہ ہے۔ کوئی فتنہ نہ آوے گا۔ اللہ تعالےٰ کے حکم سے آسمان کے فرشتے عمرؓ کی تعظیم کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے عمرؓ کو عرفہ کے دن خاص یاد کیا۔ اور باقی تمام لوگوں کو علیحدہ یاد کیا۔ اور فرمایا عمرؓ کی موت پر اسلام روئے گا۔ اور فرمایا میں نے معراج کی رات میں جنت میں عمرؓ کا محل دیکھا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند خواب بیان کئے۔ جن کا مطلب یہ ہے کہ عمر دین اور سیاست اور خلافت میں کامل اور قوی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں مجھ کو عمر جیسا کوئی پیارا نہیں حضرت علی فرماتے تھے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجھ کو عمرؓ جیسا کوئی پیارا نہیں۔ حضرت عمرؓ کے سب اصحاب قائل اور ثنا خواں تھے۔ آپ کی کرامات سے ہے ایک دفعہ جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے

کتنے اثنائے خطبہ میں آپ نے منادی کی۔ یا ساریۃ الجبل لوگ اس میں حیران ہو گئے اور آپ پھر خطبہ میں شروع ہو گئے۔ اس فرمانے کی وجہ یہ تھی۔ کہ آپ نے ایک ساریہ نامی شخص کو لشکر کا امیر کر کے زمین عجم کی طرف بھیجا ہوا تھا۔ اور لشکر کفار نے گھیر لیا۔ اور قریب تھا کہ اس کو شکست ہو حضرت عمرؓ کو اللہ تعالےٰ نے اس واقعہ سے اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا یا ساریۃ الجبل یعنے اے ساریہ پہاڑ کی طرف پھر اور پہاڑ کی اوٹ میں ہو۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کی اس آواز کو دور دراز تک پہنچا دیا۔ اور ساریہ نے سُن کر پہاڑ کا بچاؤ لے لیا۔ اور پھر لشکر اسلام نے کفار پر حملہ کیا۔ اور دشمن پر فتحیاب ہوا۔ الحمد للہ۔ اور منجملہ آپ کی کرامات سے ایک یہ ہے کہ آپ کو ایک شخص ملنے آیا۔ آپ نے اس کا سب پتہ پوچھ کر فرمایا۔ تو جلد اپنے گھر واپس جا۔ تیرے گھر کے لوگ آگ میں جلتے ہیں۔ پس وہ شخص جب گھر میں آیا۔ تو آپ کے ارشاد کے موافق گھر والوں کو جلا ہوا پایا۔ اور یہ بھی آپ کی کرامات میں سے ہے۔ جو آپ سے جو شخص جھوٹی بات کہتا تھا آپ کہتے تھے یہ بات مت کہہ۔ احنف بن قیس سے مروی ہے کہ ہم ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہاں سے ایک لونڈی گذری۔ لوگوں نے کہا یہ حضرت عمرؓ کی لونڈی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ یہ امیر المومنین کی لونڈی نہیں ہے۔ یہ بیت المال سے ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کا مال ہے اور فرمایا عمرؓ کے واسطے بیت المال سے حلال نہیں مگر ایک موسم سرما کا جوڑا۔ اور ایک موسم گرما کا۔ اور اگر حج یا عمرہ کرے تو حج یا عمرے کا زاد راہ اور اپنے عیال کا خرچ اور فرمایا میں ایک آدمی ہوں آدمیوں سے مجھ کو دوسرے دل سے فخر نہیں۔ جب آپ کسی کو کہیں عامل کر کے بھیجتے

تو اس کو وصیت کرتے کہ عمدہ گھوڑے پر سوار نہ ہونا۔ میدے کی روٹی نہ کھانا۔ اور باریک کپڑے نہ پہننا۔ کسی حاجت مند سے دروازہ بند نہ کرنا۔ آپ کی حفصہ اور بیٹے عبداللہ نے عرض کی۔ کہ آپ اچھا کھائیں۔ تو آپ حق کے جاری کرنے میں زیادہ قوی ہوں۔ آپ نے لوگوں سے دریافت کیا کہ تم سب لوگوں میں یہ عادت ہے۔ لوگوں نے کہا۔ ہاں۔ پس امیرالمومنین نے کہا یہ بات تو تم درست کہتے ہو مگر میرے دو صاحب جو آگے گذر گئے ہیں یعنی حضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم اور ابوبکر ان کی عادت نہ تھی۔ اور اگر میں ایسا کروں تو میں ان کو مل نہیں سکوں گا کپڑا پہننے کی یہ عادت تھی۔ کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کے کپڑے کے دو کاندھوں میں چار پیوند لگے ہوتے دیکھے ہیں۔ اور آپ کے تہبند کو چمڑے کا پیوند لگا ہوا تھا۔ روتے روتے آپ کا چہرہ پر دو سیاہ داغ ہو گئے تھے قرآن مجید میں آیات میں تدبر کر کے رو رو کر زمین پر گر پڑتے تھے ایک دفعہ آپ نے اپنے کاندھے پر مشک ڈال لی۔ لوگوں نے کہا یہ آپ کیا کرتے ہیں۔ فرمایا میرے نفس میں خود پسندی آگئی تھی۔ میں اس کو ذلیل کرتا ہوں۔ آپ فرماتے تھے۔ جو شخص مجھ کو میرے عیبوں پر اطلاع دے۔ میں اس پر بہت خوش ہوتا ہوں۔ جب آپ کسی پر غصے ہوتے اور وہ آگے سے قرآن مجید پڑھ دیتا۔ تو آپ کا غصہ فوراً فرو ہو جاتا تھا آپ کے خسر نے بیت المال سے کچھ مال طلب کیا۔ آپ اس پر خفا ہوتے۔ اور فرمایا تو چاہتا ہے کہ میں اللہ تعالٰے سے خائن بادشاہ ہو کر ملوں۔ اور پھر خاص اپنے پاس سے اس کو دس ہزار درہم دے دیا۔

آپ باوجود بادشاہ اور خلیفہ ہونے کے کچھ تجارت بھی کر لیا کرتے تھے

ایک دفعہ حضرت عمر خطبہ پڑھ رہے تھے۔ آپ کو امام حسینؓ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے باپ (یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے منبر سے اتر جا حضرت عمر نے کہا۔ ہاں بھائی تو سچ کہتا ہے۔ یہ تیرے باپ کا منبر ہے۔ میرے باپ کا نہیں سا اور فرمایا آیا یہ بات تجھ کو کسی نے سکھلائی ہے یا اپنی طرف سے کہتے ہو حضرت علیؓ نے کھڑے ہو کر فرمایا یہ بات اس کو کسی نے نہیں سکھلائی اور حضرت علیؓ نے امام حسینؓ کو جھڑکا۔ حضرت عمر نے کہا کہ بچے کو کچھ نہ کہو۔ آپ کے عہد میں اصحاب ذیل فوت ہوئے۔ عتبہ بن مروان۔ وعلا حضرمی۔ وقیس بن سکن۔ و تمامہ والد ابوبکر صدیق۔ وسعد بن عبادہ وسہل بن عمرو۔ وابن ام مکتوم وعیاش ابی ربیعہ۔ وعبدالرحمن برادر زبیر۔ ونوفل بن حارث ویزید بن ابی سفیان۔ وشرجیل بن جعفر۔ وفضل بن عباس۔ ابوالجندل بن سہیل۔ وابومالک اشعری۔ وصفوان المعطل وابی بن کعب وبلال مؤذن۔ واسید بن حضیر۔ وبراء بن مالک۔ وزینب بنت جحش۔ وعیاض بن غنم۔ وابوالہیثم وخالد بن ولید ونعمان بن مقرن وغیرہ

ذکر خلافت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب القرشی الاموی۔ حضرت عمرؓ کی وفات کے تین دن کے بعد ۲۳ ہجری میں خلیفہ ہوئے۔ اور امیر المومنین قرار دیئے گئے۔ اور آپ کے ہاتھ پر تمام اصحاب مہاجر وانصار نے بالاتفاق بیعت کر لی۔ اور حضرت عمرؓ کے بعد سب سے زیادہ ان کو بزرگ سمجھا گیا۔ آپکی خلافت

ے ایام ۲۳ سنہ میں تے فتح ہوا۔ اور نکسیر کی مرض کثرت سے واقع ہوتی۔ حتٰے کہ
اس کا نام سنہ رعاف پڑ گیا۔ اور خود حضرت عثمان کو بھی نکسیر کا مرض ہو گیا۔ اور آپ
کے عہد میں بہت سے قلعے روم کے مفتوح ہوتے اور ۲۴ سنہ میں آپ نے سعد
بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو کوفہ کی حکومت دے دی۔ اور مغیرہ کو موقوف کر دیا۔ اور
۲۵ سنہ میں کوفہ سے سعد کو موقوف کر کے اپنے مادری بھائی ولید بن عتبہ بن ابی معیط
کو کوفہ کا حاکم کر دیا۔ مگر یہ امر لوگوں کو ناگوار گذرا۔ اور رفتہ رفتہ فتنہ کا موجب ہو گیا
اور چرچا ہو گیا۔ کہ عثمان قرابتیوں کو ترجیح دیتا ہے۔ اور ۲۶ سنہ ہجری میں آپ نے
بیت اللہ شریف کو فراخ کر دیا۔ اور اسی سال میں سابور مفتوح ہوا۔ اور ۲۷ سنہ
میں حضرت معاویہؓ نے قبرس پر چڑھائی کی۔ اور دریا کے اندر دریا کے ادہر سے
لشکر کو لے گئے۔ اور اس کو فتح کیا۔ اور معاویہؓ کے ساتھ عبادہ بن صامت اور
ان کی بیوی ام حرام بنت ملحان بھی تھی۔ ام حرام سواری سے گر کر مر گئی۔ اور اسی میں
ارجان اور دارابجرد مفتوح ہوئے۔ اور اسی سال میں حضرت عثمانؓ نے عمرو بن العاص
کو مصر سے معزول کر کے اس پر عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو مصر کا حاکم کر دیا۔
اور افریقہ کو فتح کیا۔ اور وہاں سے اس قدر غنیمت آئی کہ ایک ایک غازی کو تین تین
ہزار دینار ملے۔ اور اسی سال میں اندلس[2] کو فتح کیا۔ اور ۲۹ سنہ ہجری میں اصطخر و فسار
وغیرہ کو فتح کیا۔ اور مسجد نبوی کو عمدہ طور پر بنایا۔ اور ۳۰ سنہ میں جمد اور بلاد خراسان
اور اور بھی بہتیرے ملک فتح کیے اور نیشاپور اور طوس اور سرخس اور مرو اور بیہق

---

[1] رے کو پہلے حضرت عمر نے فتح کیا۔ پھر قبضہ اسلام سے نکل گیا۔ پھر عثمانؓ کے عہد میں دوبارہ فتح ہوا۔
[2] اس کی کیفیت بنی امیہ کی خلافت میں مفصل ذکر ہو گی۔

وغیرہ مفتوح ہوئے۔ اور ہر طرف سے اتنا مال آیا کہ ایک ایک آدمی کو لاکھ لاکھ بدرہ
حصہ میں آیا۔ اور ہر بدرہ میں چار ہزار اوقیہ تھا۔ اور ۳۵ھ میں آپ شہید ہوئے۔
کی کیفیت عنقریب ذکر ہوگی۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) بارہ برس آپ نے خلافت
کی۔ اس سے چھ برس تک آپ پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ اور پچھلے چھ برس میں چونکہ
آپ نے اپنے اقربا کو عامل بنایا۔ اور ان کو ترجیح دی۔ حتیٰ کہ مروان کو چوتھا حصہ افریقہ
کا لکھ دیا۔ اور اپنے اقارب کو بیت المال سے بہت سا مال دیا۔ اور اس کی وجہ یہ بیان
کی کہ میں اپنے حق سے صلہ رحمی کرتا ہوں۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے اپنا حق
نہیں لیا۔ اور میں لیتا ہوں اس لئے ان پر اعتراض ہونے لگے۔ اصحاب بھی اس
بات کو اچھا نہیں جانتے تھے۔ جب آپ نے عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو مصر
کا امیر کر دیا۔ اور وہ کئی برس وہاں امیر رہا۔ تو وہاں کے لوگ اس کے ظلم کی وجہ
سے شاکی ہوتے۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ اور طلحہؓ بن عبیداللہ وغیرہ نے
حضرت عثمان سے عرض کی کہ اس شخص کو مصر سے موقوف کر دو پہلے حضرت عثمان
نے اس کے موقوف کرنے میں توقف کیا۔ مگر آخر فرمایا۔ اچھا کوئی اور آدمی
پیش کرو جو امارت کے لائق ہو تاکہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو موقوف کیا جائے۔ جب
صحابہ نے محمد بن ابی بکر کو پیش کیا۔ حضرت عثمان نے منظور کر کے مصر کی حکومت کے
لئے بھیجا۔ اور ان کے ہمراہ کچھ اصحاب بھی گئے۔ تاکہ اہل مصر کی حالت دیکھیں کہ ابن
ابی سرح کے ساتھ ان کا کیسا برتاؤ ہے۔ جب محمد بن ابی بکرؓ تین دن کے راستہ
پر پہنچا تو اس کے ہمراہی اصحابوں نے ایک غلام کو دیکھا۔ کہ وہ مصر کی جانب اونٹ
پر سوار ہو کر جلدی چلا جاتا ہے۔ جیسے کوئی سخت گھبرایا ہوا ہے۔ اصحابوں نے

س کو پکڑ لیا اور پوچھا کہ تو کہاں جاتا ہے۔ اس نے کہا میں مصر کے امیر کی طرف
تا ہوں۔ مجھ کو حضرت عثمانؓ نے ان کی طرف ایک خط دے کر بھیجا ہے۔ جب
کھول کر دیکھا گیا۔ تو اس میں امیر کو لکھا ہوا تھا کہ جب محمد بن ابی بکرؓ وغیرہ وہاں
یں تو کسی حیلہ سے ان کو قتل کر دے۔ محمد بن ابی بکرؓ نے اس خط کو سب کے سامنے
ھ کر اس پر سب کے دستخط کرائے۔ اور ایک صحابی کے پاس امانت رکھ دیا اور
ینہ کی طرف واپس ہوئے۔ مدینہ میں آکر طلحہ اور زبیر اور علی اور سعد وغیرہ کو جمع کر کے
ط سنایا اور غلام کا قصہ بیان کیا۔ یہ خط سنکر تمام اہل مدینہ حضرت عثمان پر ناراض
ئے اور اس سے پہلے بھی یہ لوگ عثمانؓ سے کچھ رنجیدہ تھے۔ کہ اس نے ابن مسعود
ابی ذر و عمار بن یاسر کو کچھ تکلیف دی تھی الغرض اسی غصہ اور جوش میں تمام اصحاب
ضرت عثمان کے پاس گئے اور حضرت علی نے محمد بن ابی بکر اور غلام اور خط اور
نٹ مذکور کو ساتھ لیا۔ اور کہا اے عثمان یہ غلام اور اونٹ آپ کا ہے۔ کہا اونٹ
ر غلام تو میرا ہے۔ مگر یہ خط میرا نہیں۔ علی نے کہا خط پر مہر تو آپ کی ہے۔ کہا
ہاں بے شک میری ہے۔ مگر مجھ کو علم نہیں۔ کہ یہ مہر کس طرح اس خط پر لگ گئی،
۔ جب لوگوں نے غور کیا۔ تو معلوم ہوا کہ مروان کی جعلسازی ہے لوگوں نے کہا
روان کو ہمارے حوالے کرو حضرت عثمان نے اس بات سے انکار کیا اور ڈرے
مروان کو یہ ہلاک نہ کر ڈالیں اس وجہ سے بعض لوگ عثمان پر اور زیادہ رنجیدہ ہو
گئے۔ آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ چار ہزار آدمی عوام و اوباش اور بنی تمیم وغیرہ
ان پر حملہ آور ہوئے۔ اس اثناء میں بعض انصار اور مہاجر وغیرہ نے عثمان سے
رض کی کہ اگر آپ فرما دیں تو ہم آپ کی حمایت میں تلوار اٹھا دیں اور حضرت علیؓ نے

امام حسنؓ و حسینؓ کو فرمایا۔ کہ تم دونوں تلواریں لے کر حضرت عثمانؓ کے دروازے
کھڑے رہو۔ جو عثمان پر حملہ کرے اس کو روکو۔ اور حضرت طلحہ اور زبیر اور بہت
اصحاب نے اپنے اپنے لڑکوں کو عثمان کی حمایت کے لئے بھیجا۔ باغیوں کو لوگ
بہتیرے روکتے رہے۔ مگر وہ خونی ظالم نہ رکے۔ بلکہ انہوں نے امام حسنؓ
و حسینؓ و محمدؓ بن طلحہ وغیرہ کو بھی زخمی کیا۔ اور گھر کے اوپر سے کود کر عثمان کے گھر
گھس پڑے۔ اور محمد بن ابی بکر نے عثمان کی داڑھی پکڑ لی۔ عثمان نے کہا
محمد اگر تیرا باپ اس داڑھی کو دیکھتا تو اس پر رحم کرتا۔ اور اس بات کو نہ دیکھ
اتنے میں اور بدمعاش باغی عثمان رضی اللہ عنہ پر کود پڑے۔ اور آپ کو ذبح
شہید کیا اور بھاگ گئے حضرت عثمان کی بیوی نے آواز دیا کہ امیر المومنین قتل کیا گیا
پہلا فتنہ عظیم ہے۔ جس سے پھر اور بھی صدہا فتنے اس امت میں شروع ہوئے
اسلام میں تغیر شروع ہوا۔ اور یہ وہ فتنہ ہے جس کے لکھنے پڑھنے سے دل کا
ہیں۔ الغرض جب یہ شور ہوا کہ امیر المومنین قتل ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ
و آلہ وسلم کے اصحابوں کی ہوشیں اڑ گئیں۔ اور تمام دوڑے آئے۔ دیکھا
واقع ہی شہید کئے گئے ہیں۔ حضرت علی امام حسن اور حسین پر بڑے خفا ہوئے
ان کو مارا اور کہا تمہاری موجودگی میں امیر المومنین مارا گیا۔ اور دیگر اصحاب بھی
اپنے لڑکوں پر ناراض ہوئے اور سخت کہا اور حضرت علی نے حضرت عثمان کی
سے پوچھا کہ عثمان کو کس نے قتل کیا عورت نے کہا۔ کہ میں نہیں جانتی کہ کس
قتل کیا۔ مگر یہ جانتی ہوں کہ اس پر دو آدمی داخل ہوئے جن کو میں نہیں پہچانا
اور محمد بن ابی بکر بھی ان کے ساتھ داخل ہوا ہے۔ حضرت علی نے محمد سے

عورت کیا کہتی ہے۔ محمد نے کہا سچ کہتی ہے۔ بے شک میں عثمان کے قتل کے
ارادے پر آیا تھا۔ مگر اس نے جب میرے باپ کا ذکر کیا۔ میں اس ارادے سے
نادم ہوا۔ اور اس گناہ سے توبہ کی۔ عورت نے کہا یہ سچ کہتا ہے۔ مگر قاتل
سی کے ذریعہ سے گھر میں داخل ہوئے ہیں اسی اثناء میں ہجوم در ہجوم خلق حضرت
علی کے گرد ہوتے۔ کہ آپ خلیفہ بنو۔ مگر آپ اس سے انکار کرتے رہے۔ آخر کار
آپ سے اس کام کو اختیار کیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مناقب

فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے عثمان اگر اللہ تعالےٰ تجھ
کو کرتہ پہنائے اور منافق اُس کرتے کو تیرے سے اتاریں تو تو اُس کرتے کو نہ
اتارنا۔ اس سے مراد آپ کی خلافت اور اس پر صبر کرنے کی طرف اشارہ ہے حضرت
عثمان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک بالخصوصیت یہ تعلق اور
قرب بھی تھا۔ کہ آپ نے ان کو اپنی بیٹی رقیہ رضہ نکاح میں دی۔ جب وہ فوت ہو
گئی۔ تو دوسری لڑکی ام کلثوم رضہ نکاح میں دی اس لئے آپ کو ذوالنورین کے لقب
کے ساتھ پکارا جاتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضہ اور علی رضہ اور زید رضہ بن حارثہ کے بعد
آپ ہی پہلے مسلمان ہیں۔ آپ نے دو ہجرت کی ہیں۔ ایک مکہ سے حبشہ کی طرف
اور پھر حبشہ سے مدینہ کی طرف آپ کامل درجہ کے حسین تھے۔ آپ کو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کی خوشخبری دی ہے۔ آپ نے قرآن مجید
جمع کیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنگ رقاع پر تشریف

لے گئے۔ تو عثمان رضؓ کو مدینہ کا امیر کر گئے۔ ایک دفعہ حضرت عثمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ نے اپنے کپڑے درست کر لیے اور فرمایا اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لڑکی ام کلثوم رضؓ ان کی بیوی فوت ہو گئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میری لڑکیاں اور ہوتیں تو میں عثمان کو ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری اور تیسری کے بعد چوتھی نکاح میں دیتا۔ جب آپ کو باغیوں نے آپ کے قتل کے لئے گھیر لیا۔ اور نماز پڑھانے اور امامت کرانے سے روک دیا۔ اور پانی تک بند کر دیا۔ تو آپنے اپنے مکان پر کھڑے ہو کر فرمایا۔ اے لوگو تم نہیں جانتے۔ کہ میں کون ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے حق میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کون شخص ہے۔ جو جنگ تبوک کے لئے لڑائی کا سامان تیار کر دے۔ اور اس کے لئے جنت ہو میں نے تین سو اونٹ مع سامان کے اسباب کے دیدیا۔ اور ہزار دینار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے ڈال دیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان کو اللہ تعالےٰ نے بخش دیا۔ اب اللہ تعالےٰ اس کے گناہوں سے کبھی مواخذہ نہ کرے گا۔ اور ایک دفعہ فرمایا کون بیر رومہ[1] کو تیار کر کے مسلمانوں کے لئے وقف کرتا ہے۔ میں نے عرض کی۔ میں اسکو وقف کرتا ہوں۔ اور کر دیا۔ غرض حضرت عثمان رضؓ کے فضائل لاتعداد ہیں ۞

---

[1] بیر رومہ مدینہ شریف کے ایک کنوئیں کا نام ہے ۱۲۔

خلافت حضرت علی رضی اللہ بن ابی طالب

حضرت عثمان رض کے بعد آپ ۳۵ھ ہجری میں خلیفہ ہوئے۔ اور سب اصحاب
آپ سے بیعت کرلی۔ حتیٰ کہ طلحہ رض اور زبیر رض نے بھی بیعت کرلی مگر یہ دونو
بیعت کرکے نادم ہوئے۔ اور حضرت علی رض سے درخواست کی کہ حضرت عثمان رض
کے قاتلوں کو قتل کرنا چاہیئے۔ حضرت علی رض نے ان کو اس امر میں کچھ جواب نہ دیا
اس لئے کہ ان کو حضرت عثمان رض کے قاتل خصوصیت کے ساتھ بالیقین معلوم
نہیں ہوئے تھے۔ اور منتظر تھے کہ عثمان رض کے وارث عثمان رض کے قاتلین کی
بابت مقدمہ دائر کریں گے۔ مگر طلحہ رض اور زبیر رض اسی ناراضگی میں حضرت علی رض سے
اذن لے کر مکہ شریف میں عمرہ کو آئے اور حضرت عائشہ رض کو بھی ہمراہ لے آئے۔
پھر مکہ سے بصرہ کو آئے۔ اور اہل بصرہ طلحہ رض اور زبیر رض اور حضرت عائشہ رض کے
بصرہ میں آنے سے بڑے متعجب ہوئے۔ اور آنے کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے
جواب دیا۔ کہ ہم علی رض سے ناراض ہوکر عثمان رض کا بدلہ لینے کی غرض سے یہاں آئے ہیں۔
اور حضرت علی رض کی طرف سے جو ابن احنف بصرہ میں عامل تھے اس کو قید کرلیا۔
اور اہل بصرہ طلحہ رض اور زبیر رض کے ساتھ مل گئے۔ حضرت علی رض کو جب اس امر
کی خبر ملی۔ تو آپ بھی مدینہ سے نو سو آدمی لے کر اس فتنہ کے انسداد کے لئے
بصرہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اور حضرت امام حسن رض اور عمار رض کو کوفہ کی طرف بھیجا کہ وہ
اہل علی کی مدد کریں۔ حضرت امام حسن رض نے کوفہ کے منبر پر کھڑے ہوکر یہ تمام ماجرا
سنایا اس لئے اہل کوفہ سے بارہ ہزار آدمی امام حسن رض کے ساتھ علی رض کی مدد کے

لئے آئے۔ اور حضرت علی رضؓ بھی بصرہ میں پہنچے اور طلحہ رضؓ اور زبیر کو تین دن تک عوت
اطاعت کی رہی مگر چونکہ عثمان رضؓ کے قاتل مفسد دونوں لشکروں میں ملے ہوئے تھے
انہوں نے خیال کیا کہ اگر طلحہ رضؓ اور زبیر رضؓ نے علی رضؓ سے صلح کر لی تو ہم مارے
جائیں گے۔ انہوں نے جھوٹ سچ کہہ کر دونوں کی طرف سے جنگ وجدل شروع
کر دیا۔ تا کہ حضرت علی رضؓ نے اپنے لشکریوں کو فرمایا جو شخص زبیر رضؓ اور طلحہ رضؓ کے
لشکر سے بھاگ جائے اس کو مت پکڑو۔ اور جو زخمی ہو جائے۔ اس کو جان سے
مت مارو۔ اور پھر ایسی لڑائی ہوئی کہ ہزار آدمی تہ تیغ ہوا۔ اور حضرت علی رضؓ نے
حضرت زبیر رضؓ کو آواز دیا کہ تو میرے پاس آجا۔ میں تجھ کو امان دوں گا۔ پس زبیر رضؓ
آیا تو اُس سے حضرت علیؑ نے تخلیہ میں کہا میں تجھ کو قسم دیتا ہوں۔ آیا تو نے یہ
آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں سنا۔ کہ فرماتے تھے کہ تو علی رضؓ سے
مقابلہ کرے گا۔ اور تو ظالم ہوگا۔ اور علی رضؓ تیرے پر غالب ہوگا۔ زبیر رضؓ نے کہا۔ کہ
تو نے مجھ کو وہ بات یاد کرائی ہے۔ جو زمانے نے مجھ کو بھلا دی تھی۔ اب میں تجھ
سے لڑائی نہیں کرتا۔ لیکن جب اس نے دیکھا۔ کہ لوگ لڑائی سے باز نہیں
آتے۔ آپ دونوں لشکروں سے باہر چلا گیا۔ اور حضرت علی رضؓ کی فتح ہوتی
اور دوسری طرف عمر بن جرموز نے زبیر رضؓ کو قتل کر کے حضرت علی کو یہ آکر خبر دی
مگر حضرت علی رضؓ نے اس پر ناخوش ہو کر کہا کہ تو نے برا کام کیا اور فرمایا میں نے
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔ کہ فرماتے تھے۔ کہ زبیر کا قاتل
دوزخی ہے تو میرے سامنے سے دور ہو جا۔ اور آخر اسی لڑائی میں حضرت طلحہ رضؓ
بھی قتل کئے گئے۔ طلحہ رضؓ کی کچھ جان باقی تھی۔ اس کے پاس سے ثور بن مجراۃ

بعد ازاں طلحہ رض نے پوچھا تو علی رض کا آدمی ہے اس نے کہا ہاں پھر فرمایا علی کی طرف سے ہاتھ پھیلا میں بیعت کر دوں۔ اور روکر بیعت کی۔ اور نادم ہوا۔ اور حضرت عائشہ رض جو اس واقعہ میں طلحہ رض اور زبیر رض کی طرف تھیں۔ عائشہ رض کے اونٹ کو علی رض کے پاس لائے حضرت علی نے حکم دیا کہ ہماری ماں ہے اور فرمایا اس کو اکرام سے مدینہ میں پہنچا دو۔ مارے ادب کے ان کو کچھ ملامت نہ کی۔ چونکہ حضرت عائشہ اس لڑائی میں اونٹ پر سوار تھیں۔ اور عربی میں اونٹ کو جمل کہتے ہیں۔ اس لئے اس واقعہ اور جنگ کو واقعہ جمل کہتے ہیں۔ اور یہ واقعہ جمادی الاخر ۳۶ سنہ ہجری میں ہوا ہے۔ بعد ازاں حضرت علی رض پندرہ دن بصرہ میں ٹھہرے۔ اور مدینہ کا ابن عباس کو امیر کر دیا۔ اور آپ کوفہ کو آئے۔ حضرت علی رض سے کسی نے پوچھا اہل جمل جن سے آپ نے لڑائی کی ہے یہ لوگ مشرک تھے۔ اس لئے آپ نے ان سے لڑائی کی ہے۔ فرمایا نہیں۔ پھر سائل نے کہا منافق تھے۔ کہا نہیں۔ پھر کہا یہ کون ہیں۔ کہا ہمارے بھائی ہیں ہم پر انہوں نے بغاوت کی ہے۔ ہم اس لئے ان سے لڑتے ہیں۔ اور نیز طلحہ رض اور زبیر رض بیعت کر کے مجھ سے پھر گئے ہیں۔ اور جو شخص امیر المومنین اور خلیفہ سے بیعت کر کے پھر جائے اور فساد کرے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اس کو قتل کر ڈالو الغرض اس لڑائی میں حق حضرت علی رض کی طرف تھا۔ مگر طلحہ رض اور زبیر رض کی اپنے اجتہاد میں غلطی تھی کہ انہوں نے عثمان رض کے خون کا بدلہ وصول کرنے کو علی رض سے لڑائی کرنے کو جائز سمجھا۔ اور لڑائی کی۔ اور جو مجتہد اجتہاد سے کوئی کام کرے گو واقع میں مخطی ہو اس کو ایک نیکی ملتی ہے۔ اور جو مجتہد صواب کو پہنچے اس کو دو نیکیاں ملتی ہیں۔ پس طلحہ رض اور زبیر رض کو ایک ایک نیکی ملی۔ اور حضرت علی رض کو دو نیکیاں

ملیں۔ اور ہم کو چاہئے کہ اصحاب کے بارہ میں کوئی بدظنی نہ کریں۔ اور کسی کو بُرا نہ کہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب کو بُرا کہنے سے سخت منع کیا ہے حضرت علی رض جب جنگ جمل سے فارغ ہوتے۔ اور کوفہ میں آتے۔ تو آپ نے جریرؓ بن عبداللہ بجلی کو شام میں معاویہ کی طرف بھیجا کہ آپ مجھ سے بیعت کرو۔ اور حکومت شام سے علیحدہ ہوجاؤ۔ معاویہؓ نے بیعت سے انکار کیا۔ اور کہا میں عثمان رض کے وارثوں سے ہوں۔ اگر علی رض عثمان رض کے قاتل میرے سپرد کرے تو میں اسکی بیعت کرسکتا ہوں۔ اور حکومت چھوڑنے سے انکار کیا۔ حضرت علی رض نے کہا پہلے وہ مجھ سے بیعت کرے۔ اور پھر عثمان رض کے قاتلوں کا مقدمہ پیش کرے۔ تو میں اس کا انتظام کرسکتا ہوں۔ آخر اس کش مکش میں معاویہ رض نے حضرت علی رض پر لشکر کشی کی۔ اور ادھر حضرت علی رض نے جنگ کی تیاریاں کرلیں۔ حتی کہ دونو لشکر موضع صفین میں جمع ہوگئے۔ اور عمرو بن العاص رض مصر کے امیر کو بھی معاویہ رض نے اپنے ساتھ گانٹھ لیا۔ وہ بھی معاویہ کے ہمراہ علی رض سے لڑنے کو آیا۔ اور لڑائی طرفین سے موضع مذکور میں واقع ہوئی اور ایسی لڑائی ہوئی کہ تیس ۳۰۰۰۰ ہزار آدمی مارا گیا۔ جب معاویہ رض کے آدمیوں نے حضرت علی رض کا غلبہ دیکھا۔ تو معاویہ رض نے عمرو بن عاص رض کو حضرت علی رض سے صلح کرنے کی درخواست کے لئے بھیجا اور کتاب اللہ پیش کی۔ حضرت علی رض نے اس درخواست کو تسلیم کیا اور ابو موسے اشعری رض کو اپنی طرف سے حکم مقرر کیا اور ادھر معاویہ نے عمرو بن عاص کو مل کر حکم مقرر کیا اور ان دونو نے اپنی جگہ یہ تجویز کی کہ علی رض اور معاویہ رض دونوں کو امارت سے علیحدہ کیا جاوے۔ چونکہ عمرو بن عاص

نے چالاکی کی کہ ابو موسیٰ کو مقدم کیا اور کہا۔ تم پہلے علی رضہ میں فیصلہ دے ابو موسیٰ نے علی رضہ کو امارت سے علیحدہ کر دیا اور پیچھے سے عمرو بن عاص نے کہا۔ میں معاویہ کو امارت سے علیحدہ نہیں کرتا۔ ابو موسیٰ رضہ اس کی اس چالاکی سے بہت ناراض ہوا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت علی رضہ نے اس کی نسبت بھی پہلے حکم دیا تھا۔ کہ مصر کی حکومت چھوڑ دے۔ مگر چونکہ یہ امیر معاویہ رضہ سے مل گیا تھا۔ امارت سے علیحدہ نہ ہوا۔ اور اس وقت اس کو حضرت علی کی مخالفت کا ایک موقع مل گیا۔ لیکن اس اختلاف کی وجہ سے اس وقت یہ مجمع جنود ٹوٹ گیا۔ حضرت علی کوفہ کو روانہ ہوئے۔ اور حضرت معاویہ رضہ شام کو اپنی جگہ چلے گئے۔ یہ واقعہ ۳۷ھ میں ہوا تھا۔ بعد ازاں حضرت علی رضہ نے معاویہ رضہ سے پھر جنگ کی تیاری کی۔ مگر چونکہ خوارج کے ساتھ لڑائی پیش آگئی۔ اس لئے یہ ارادہ ملتوی ہو گیا۔ خوارج کی لڑائی کا ذکر عنقریب آتا ہے۔ بعد ازاں ۳۹ھ میں پھر معاویہ رضہ سے لڑائی کا ارادہ کیا۔ مگر لوگوں کے اختلاف کی وجہ سے پھر بھی عزم ملتوی رہا۔ بعد ازاں ۴۰ھ میں معاویہ رضہ سے پھر لڑائی کا ارادہ کیا۔ اور اس دفعہ چالیس ہزار آدمی نے علی رضہ کے ساتھ موت پر بیعت کی تھی۔ اور مقدمۃ الجیش قیس بن سعد بن عبادہ کو مقرر کیا تھا۔ لیکن چونکہ اس اثنا میں تقدیر ایزدی سے حضرت علی رضہ کی موت پیش آگئی لڑائی رک گئی۔ عروہ بن ادیم سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا۔ اور کہا اے محمدؐ تو مجھ سے کشتی کر معاویہ رضہ اس وقت موجود تھا۔ اس نے اعرابی سے کہا تو میرے ساتھ کشتی کر۔ اور معاویہ نے اس کو کشتی کر کے پچھاڑ ڈالا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاویہ کو دعا دی کہ تو کبھی مغلوب

نہ ہوگا۔ حضرت علی رضہ نے جب یہ حدیث سُنی تو کہا اگر میں پہلے یہ حدیث سنتا۔ معاویہ رضہ سے مقابلہ نہ کرتا۔ صفین کی لڑائی کے بعد حضرت علی رضہ اصحاب معاویہ پر (جو مقتول ہو گئے تھے) کھڑے ہوتے اور کہا تم پر خدا رحم کرے پھر اپنی طرف کے مقتولوں پہ کھڑے ہوتے۔ اور ان پر بھی رحم کھایا۔ اور کہا جو تقدیر الٰہی میں لکھا تھا ہوا۔ انشاء اللہ تعالےٰ دونوں گروہوں کے مقتولین جنت میں ہوں گے صفین کی لڑائی میں بھی حق علی رضہ کی طرف تھا۔ اور معاویہ رضہ اپنے اجتہاد سے علی رضہ کو امام حق نہیں جانتا تھا۔ لیکن ہم کو چاہیئے کہ اس مقدمہ میں حضرت معاویہ رضہ کو بُرا نہ کہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم کا اصحابی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ الہ وسلم کا خسر پورہ اور کاتب تھا۔ اور اس کے لئے ہادی مہدی فرمایا ہے۔ اور فرمایا اللھم علمہ الکتاب ومکن لہ فی البلاد وقہ العذاب اور فرمایا اللھم اجعلہ ھادیا ومھدیا واھد بہ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب کو بُرا کہنے سے منع کیا ہے اور فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دو گروہ عظیم باہم جنگ نہ کریں گے۔ اور ان کا دعویٰ ایک ہوگا۔ یعنے دونوں مسلمان ہوں گے۔ اور اسلام پر لڑیں گے۔ اس میں اتباع معاویہ رضہ اور علی رضہ اور ان کے جنگ کی طرف اشارہ ہے۔ شام کے ایک قاضی نے خواب میں دیکھا۔ اور امیر المومنین حضرت عمر رضہ کی خدمت میں بیان کی میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب اور ماہتاب دونوں باہم لڑتے ہیں۔ اور ستارے آدھے آفتاب کی طرف ہیں۔ اور آدھے چاند کی طرف۔ اور میں ماہتاب کی طرف ہوں۔ اور اتفاق ایسا ہوا کہ یہ شخص صفین کی لڑائی میں معاویہ کی طرف سے لڑا اور مارا گیا۔ حضرت علی رضہ صفین

کی جنگ سے فارغ ہوکر کوفہ کو آئے۔ تو ایک گروہ جو خارجی کے نام سے مشہور ہے جس کی نسبت لفظ مارقہ کا بھی حدیث میں آیا ہے۔ علی رضؓ کی اطاعت سے خارج ہو گیا اور علی رضؓ اور معاویہ رضؓ دونوں کو کافر کہنے لگا۔ اور ایک موضع حرورا میں آکر اکٹھا ہو گیا یہ گروہ کچھ اوپر دس ہزار آدمی کا گروہ تھا حضرت علی رضؓ نے ابن عباس رضؓ کو ان کی طرف بھیجا۔ ابن عباس رضؓ نے ان کو سمجھایا۔ اس سے کچھ لوگ تو حضرت علی رضؓ کی طرف ہو گئے اور کچھ لوگ پھر بھی باغی رہے۔ حضرت علی رضؓ نے ان پر ۳۸ ہجری میں موضع نہروان میں چڑھائی کی۔ اور تمام کو قتل کر ڈالا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشینگوئیوں میں سے ایک یہ بھی پیشین گوئی تھی کہ علی رضؓ اس گروہ کو مارے گا۔ ایک پیشینگوئی میں ہے کہ دو گروہوں سے جو حق کے قریب تر ہے۔ وہ اس کو قتل کرے گا۔ اس سے مراد بھی حضرت علی رضؓ کا گروہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خارجی گروہ کی نسبت یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ یہ لوگ قرآن پڑھیں گے اُن کے حلقوں سے نیچے نہ اُتریگا اور یہ دین سے نکل جائیں گے۔ جیسے تیر شکار سے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیشین گوئی سے جو اوپر گذری ہے۔ کہ اس گروہ کو اہل حق کا طائفہ قتل کرے گا۔ صاف صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت علی رضؓ صفین وغیرہ کی لڑائی میں حق پر تھے اور مخالفین خطا پر تھے۔ الغرض حضرت علی رضؓ ۳۵ھ میں خلیفہ ہوئے۔ اور ۳۶ھ میں جنگ جمل بصرہ میں واقع ہوا۔ اور ۳۷ھ میں صفین ہوا۔ اور ۳۹ھ میں جنگ نہروان واقع ہوا۔ اور ۴۰ھ میں ابن ملجم نے آپ کو شہید کیا۔ اور آپ کی خلافت کل پانچ برس رہی وجہ شہادت حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ کی یہ ہے کہ خارجیوں سے تین آدمی عبدالرحمٰن بن ملجم المرادی اور برک بن عبداللہ التمیمی، اور

عمر بن بکر التیمی نے مکہ شریف میں جاکر باہم عہد و پیمان اس بات پر کیا۔ کہ علی رضہ اور معاویہ اور عمرو بن عاص تینوں خلیفوں کو قتل کر ڈالیں اور خلق کو آرام دیں۔ چنانچہ ابن ملجم کہا میں علی رضہ کو قتل کر دوں گا۔ اور برک نے کہا۔ میں معاویہ رضہ کو قتل کرونگا عمر نے عمرو بن عاص کے مارنے کا بیڑا اٹھایا۔ اور تینوں نے اتفاق کیا۔ کہ یہ تینوں امیر ایک رات میں سنہ ۴۰ھ ماہ رمضان کی گیارہویں یا سترہویں تاریخ میں قتل کئے جاویں۔ پس ابن ملجم کوفہ کو آیا۔ اور اپنے دوستوں خارجیوں میں ٹھیرا۔ اور حضرت علی رضہ کی تاڑ میں لگ گیا۔ پس ایک دن صبح کی نماز کو نکلے۔ تو لوگوں کو نماز کے لئے بلاتے جاتے تھے۔ ناگاہ ابن ملجم شقی نے آپ کو تلوار ماردی۔ اور تلوار آپ کی پیشانی پر لگی اور دماغ تک پہنچ گئی۔ لوگ چاروں طرف سے ابن ملجم پر دوڑے۔ اور اس کو پکڑ کر باندھ دیا۔ اور آخر حضرت علی رضہ امیر المومنین نے اسی زخم سے اتوار کے دن وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امام حسن رضہ اور امام حسین رضہ اور عبداللہ بن جعفر نے آپ کو غسل دیا۔ اور کوفہ کے قضاخانہ میں رات کو دفن کیا۔ اور سدی سے مروی ہے۔ کہ ابن ملجم خارجیوں کی ایک عورت قطام نام پر عاشق ہو گیا تھا۔ یہ عورت اس کو اس شرط پر مل سکتی تھی۔ کہ ایک غلام اور ایک لونڈی اور تین ہزار درم مہر سے اور علی رضہ کو قتل کرے اس لئے اس نے حضرت علی رضہ کا خون پیا۔ جب ابن ملجم پکڑا گیا۔ تو اس کو جکڑ کر آگ میں جلا دیا گیا۔ اور خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق ہوا۔ شاعر فرزدق نے اس میں شعر کہا ہے۔

فلم ار مهرا ساقه ذو سماحة ۔۔۔ کمهر قطام بين غير معجم

سلہ میں نے نہیں دیکھا کہ کسی جوانمرد نے ایسا روشن مہر دیا ہو۔ جیسے ابن ملجم نے قطام کو دیا باقی بر صفحہ ۱۲۱

ثلاث آلاف وعبد وقینة — وضرب علی بالحسام المصمم

فلا مہر اعلی من علی وان غلا — ولا فتک الا دون فتک ابن ملجم

مناقب حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضرت علی رضؓ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی فاطمہؓ نکاح میں دی۔ شجاعت کا منبع اور علم و زہد کی کان تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمام قرآن شریف پڑھا۔ اور پھر ان سے کئی اصحاب نے یاد کیا۔ اور سب سے اول دس برس کی عمر میں اسلام ظاہر کیا۔ اور بت پرستی سے بچپن سے بچے رہے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ میں آئے علی کو اس لئے چند دنوں کے لئے چھوڑ آئے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امانتیں وغیرہ ادا کریں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ بدر و احد وغیرہ میں حاضر ہوئے۔ اور جنگ تبوک میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم علی کو مدینہ میں خلیفہ کر گئے۔ اور کئی موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو علم جہاد عنایت کیا۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پانچسو چھیالیس حدیثیں روایت کی ہیں۔ حضرت رضؓ علی کو جب آنحضرت صلے اللہ علیہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کا خلیفہ کیا تو علی رضؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

(بقیہ صفحہ ۱۲۰) اس نے تین ہزار درم اور ایک غلام اور ایک لونڈی اور علی رضؓ کو ضرور تلوار سے قتل کرنا معشوقہ قطام کا مہر دینا کیا پس اگرچہ کوئی گراں سے گراں مہر ہو۔ مگر علی رضؓ کے قتل سے کم ہے۔ اور کیسے ہی کوئی اچانک دھوکہ کا قتل ہو مگر علی رضؓ کے ناگاہ قتل کرنے سے کم ہے ۱۲ ؎

وسلم مجھ کو آپ عورتوں اور بچوں میں نکارہ جان کر چھوڑ چلے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا
کیا تو خوش نہیں کہ تو مجھ سے ایسے مرتبہ میں ہو جیسے ہارون موسٰے سے مگر میرے
بعد نبی نہیں ہے۔ خیبر کی لڑائی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں
کل ایسے آدمی کو علم دوں گا۔ جس کو اللہ تعالےٰ اور اس کا رسولؐ دوست رکھتا ہے اور
اللہ تعالےٰ اس کے ہاتھ پر خیبر کو فتح کرے گا۔ پس ہر ایک نے امید کی کہ مجھ کو
عنایت ہوگا پس صبح کو علی رضہ کو بلایا اور اس کو علم دیا۔ علی رضہ نے شکایت کی کہ میری
آنکھیں دکھتی ہیں۔ آپ نے ان پر آنکھوں پر لب مبارک لگائی آنکھیں اچھی
ہوگئیں۔ اور برکت کی دعا دی۔ جب آیت شریف مباہلہ کی نازل ہوئی۔ تو اس وقت
بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم حضرت علی رضہ اور حضرت فاطمہ رضہ اور امام
حسن رضہ و حسین رضہ کو ساتھ لے گئے۔ مگر قوم نصاریٰ نجران مباہلے سے ڈر گئے اور
مباہلہ نہ کیا۔ اور جزیہ دینا مقرر کیا۔ تفاسیر میں یہ قصہ مفصل بیان ہوا ہے۔ اور فرمایا
جس کا میں دوست ہوں۔ اس کا علی بھی دوست ہے۔ اور فرمایا اے اللہ جو شخص علی
کو دوست رکھے۔ تو بھی اس کو دوست رکھ۔ اور جو اس سے دشمنی کرے۔ تو اس
سے دشمنی کر۔ اور فرمایا علی میرے سے ہے اور میں علی سے ہوں۔ جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحابوں میں ان کے درمیان بھائی چارہ بنایا۔ تو علی
اکیلے رہ گئے اور رونے لگے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں
تیرا دنیا و دین میں بھائی ہوں۔ اور فرمایا علی کو مومن دوست رکھے گا۔ اور منافق اس
کو دشمن جانے گا۔ اور فرمایا آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں علم کا مدینہ ہوں اور
علی اس کا دروازہ ہے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو یمن ملک

کی طرف بھیجا۔ تو علی رضہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ میں جوان ہوں۔ اور قضا کا علم نہیں جانتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی رضہ کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا۔ اللھم اھدا قلبہ وثبت لسانا۔ اس کے بعد علی رضہ کہتے ہیں میں نے دو آدمی کے مقدمہ میں بھی کبھی غلطی نہیں کی۔ حضرت عمر رضہ اور ابن مسعود رضہ اور ابن عباس رضہ فرماتے ہیں۔ علی بڑا قاضی ہے۔ اور آپ فرائض کے بھی بڑے عالم تھے۔ اور سنت کے ماہر تھے۔ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی طرف نظر کرنی عبادت ہے۔ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے علی رضہ کو ایذا دی اُسنے مجھ کو ایذا دی۔ اور جس نے علی رضہ کو دوست رکھا۔ اس نے مجھ کو دوست رکھا۔ اور جس نے مجھ کو دوست رکھا۔ اس نے خدا تعالیٰ کو دوست رکھا۔ اور جس نے علی رضہ کو دشمن رکھا۔ اس نے مجھ کو دشمن رکھا۔ اور جس نے مجھ کو دشمن رکھا۔ اُس نے خدا تعالےٰ کو دشمن رکھا۔ اور جس نے علی رضہ کو گالی دی۔ اس نے مجھ کو گالی دی .... اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے علی تیری مثال عیسیٰ علیہ السلام کی مثال ہے۔ یہود نے اس کو ایسا بُرا جانا۔ کہ اس کی ماں کو بھی بہتان لگایا۔ اور نصاریٰ نے اس کو بڑھایا کہ اس کو اللہ اور ابن اللہ بنایا۔ اسی طرح کوئی علی رضہ کی زیادہ محبت میں ہلاک ہوا۔ اور کوئی اس کی دشمنی میں اور فرمایا علی رضہ قرآن کے ساتھ ہے۔ اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو آدمی سب لوگوں سے شقی ہیں صالح کی اونٹنی کا قاتل اور علی رضہ کا قاتل تھا۔ حضرت علی رضہ کے اخلاق سے ہے کہ جنگ صفین میں ایک زرہ گم گئی اور ایک یہودی کے ہاتھ آگئی۔ بعد ازاں آپنے وہ اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس پہچانی۔ اور کہا اے یہودی یہ زرہ تو ہماری

ہے۔ یہودی نے کہا یہ زرہ میری ہے۔ اور میرے قبضہ میں ہے۔ یہودی نے کہا یہ مقدمہ قاضی کے پاس جانا چاہیئے۔ اس وقت قاضی حضرت شریح حضرت علی کی طرف سے مقرر تھے۔ علی رض اور یہودی شریح کے پاس آئے۔ علی رض نے بیان کیا۔ کہ زرہ میری ہے یہ زرہ میں نے نہ فروخت کی ہے اور نہ ہبہ کی ہے پھر شریح نے یہودی سے دریافت کیا۔ یہودی نے کہا۔ یہ زرہ میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے۔ شریح نے کہا یا امیر المومنین آپ کے پاس گواہ ہیں۔ علی نے کہا۔ میرا گواہ ایک شخص قنبر نام ہے۔ اور ایک حسن۔ شریح نے کہا۔ باپ کے حق میں بیٹے کی شہادت درست نہیں۔ یہودی نے کہا۔ کہ امیر المومنین اپنے قاضی کے پاس مقدمہ لے گیا۔ اور قاضی نے اس پر ڈگری کی۔ پس یہودی نے آپ کا صبر دیکھ کر کہا۔ یا امیر المومنین یہ زرہ آپ کی ہے۔ اور میں اسلام لایا۔ علی رض نے فیاض دلی سے یہودی کو ہی زرہ واپس دیدی؛

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت علی رض کی وفات کے بعد ۴۱ھ ہجری میں خلیفہ ہوئے۔ اور اہل کوفہ نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور چھ مہینے کوفے میں رہے۔ بعد ازاں معاویہ رض نے آپ پر لشکر کشی کی۔ امام حسن رض نے معاویہ رض سے صلح کر لی۔ اس شرط پر کہ معاویہ رض کے بعد آپ خلیفہ ہوں۔ مدینہ تشریف لے آئے۔ اور خرچ اخراجات اہل بیعت کی خبرگیری کرتے رہے۔ لوگ آپ کو کہتے تھے آپ نے ہم کو صلح سے عار دلائی ہے۔ آپ فرماتے تھے۔ آگ سے عار اچھی ہے۔ اور فرمایا میں مکروہ جانتا ہوں کہ ملک کے لئے لڑوں

ر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پیشین گوئی کا صادق ہوا۔ آپ نے
یا تھا۔ لعل اللہ یصلح بہ بین فئتین من المسلمین سنہ ۴۹ یا سنہ ۵۰ میں آپ
وفات ہوئی۔ آپ کی بی بی جعدہ بنت اشعث نے یزید بن معاویہ کے کہنے سے
کو زہر دیدی۔ یزید نے اس کو نکاح میں لے آنے کا وعدہ کیا تھا۔ جب اُس
لمہ نے امام موصوف کو زہر دے کر مار دیا۔ تو یزید کو کہلا بھیجا کہ اب تو اپنا وعدہ
ر۔ یزید نے کہا۔ جب میں تجھ کو امام موصوف کے لئے پسند نہیں کرتا۔ تو
نے لئے کب پسند کرتا ہوں پس خسر الدنیا والآخرہ کی مصداق بن گئی۔ نہ خدا
لا۔ نہ وصال صنم۔ جس وقت آپ نے امارت حضرت معاویہ کے سپرد کر دی۔
وقت سے اہل اسلام کا نام سنت والجماعت مقرر ہو گیا۔ یعنی ایک امیر
ساتھ ہو گئے۔ اور معاویہ پر امیر المؤمنین کا لفظ درست ہو گیا۔ اور مخالفت
یرہ کا لفظ ان سے اُٹھ گیا۔

اقب حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام حسن رض کی ولادت سنہ ۳ھ میں ہوئی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم سے حدیث کی روایات کیں اور ان سے آگے بہت سے تابعیوں نے
روایات کیں۔ آنحضرت صلعم نے آپ کا ساتویں دن ولادت سے عقیقہ کیا۔ براء رض
مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کاندھے پر امام حسن
ٹھایا۔ اور کہا اے اللہ میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اس کو دوست
حضرت ابی بکرہ رض سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر

پر کھڑے ہوتے۔ اور حسن رضؓ آپ کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ ایک دفعہ آپ حسن کی طرف دیکھتے تھے۔ اور ایک دفعہ لوگوں کی طرف دیکھتے تھے۔ اور فرماتے تھے میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ شاید اللہ اس کی وجہ سے دو گروہ مسلمانوں میں صلح کر دے اور فرماتے تھے۔ حسن رضؓ حسین رضؓ دنیا میں میرے لئے خوشبو ہیں۔ اور یہ دونوں اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ اور دعا کی یا اللہ جو شخص ان دونوں کو دوست رکھے۔ تو اس کو دوست رکھ۔ ابن عباس رضؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ حضرت حسن رضؓ کو اپنے کاندھے پر اٹھائے تھے۔ ایک شخص نے کہا اے لڑکے تیری سواری عمدہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوار بھی بہت اچھا ہے۔ عبداللہ بن زبیر رضؓ فرماتے تھے حسن رضؓ کی آنحضرت کے ساتھ بہت مشابہت ہے کبھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں ہوتے تھے۔ اور حسن رضؓ آکر آپ کی گردن پر بیٹھ جاتے تھے جب تک حسن رضؓ آپ نہ اترتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کو نہیں اتارتے تھے۔ امام حسن رضؓ حلیم الطبع اور بڑے سخی تھے۔ ایک ایک آدمی کو لاکھ لاکھ دینار بخش دیتے تھے۔ آپ نے پچیس حج پیدل جا کر کئے ہیں۔ کبھی آپ نے کسی کی نسبت سخت کلمہ نہیں کہا تھا۔ مروان اپنی امارت کے وقت مدینہ میں حضرت علی رضؓ کو گالی دیتا تھا حسن رضؓ سنتے تھے۔ اور اس کو کچھ نہیں کہتے تھے۔ اور نہ جواب دیتے تھے۔ ایک دفعہ مروان نے حسن رضؓ کی طرف ایک آدمی کو بھیجا اور گالیاں دیں۔ کہ علی رضؓ ایسا اور ایسا تھا۔ اور تو ایسا اور ایسا ہے۔ حضرت حسن رضؓ نے اس شخص سے کہا کہ تو جا کر مروان کو کہہ کہ میں تجھ کو ان گالیوں کے عوض میں کچھ نہیں کہتا۔ میرا تیرا معاملہ اللہ کے سامنے

کا اگر تو سچا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو تیرے صدق کی جزا دیگا۔ اور اگر جھوٹ کہتا ہے
للہ تعالیٰ نے سخت انتقام لینے والا ہے۔ امام حسن رضؓ اپنے مال سے دو تین دفعہ
جدہ ہو گئے اور تمام اللہ کے راہ لٹا دیا۔ یہاں تک فیاض تھے۔ کہ کبھی ایک پاؤں
جوتی اپنے پاس رکھتے اور ایک اللہ کے واسطے دید یتے تھے بسوا عورت ندکوڑ
آپ جس سے نکاح کرتے وہ آپ سے بڑی محبت کرتی تھی۔ اور عاشق ہو
تی تھی۔ جب آپ شہید ہو گئے۔ تو مروان آپ کے جنازہ پر بہت رویا امام
ین رضؓ نے کہا اب تو روتا ہے۔ حالانکہ تو اس کا دشمن تھا۔ کہا میں پہاڑ سے
وہ حلیم کے ساتھ سختی کرتا تھا۔

امارت بنی امیہ

معاویہ بن ابی سفیان بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد المناف بن قصی۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے جب لشکر
ام کی طرف بھیجا تو یزید بن ابی سفیان کو بھی ایک دستہ فوج پر امیر کر کے بھیجا
معاویہ بھی اپنے بھائی یزید کے ساتھ گیا۔ جب یزید بن ابی سفیان کا انتقال ہو گیا
اس کی جگہ معاویہؓ بن ابی سفیان مقرر ہو گیا۔ اور حضرت عمر رضؓ اور حضرت عثمانؓ نے
پنے عہد میں اُس کو قائم رکھا۔ چنانچہ شام کے تمام ملک کا حاکم اور امیر ہو گیا۔ تیس
میں امیر رہا۔ اور جب حضرت علی رضؓ اور حسن رضؓ پر خروج کیا۔ تب سے خلیفہ پکارا
یا۔ اور اس کے بعد بھی بیس برس خلیفہ رہا۔ اہل اسلام سے جس قدر معاویہؓ امیر
رہا ہے۔ اس قدر کوئی امیر نہیں رہا۔ اور ۴۱ھ میں حسن رضؓ کی صلح کے بعد مسلّم
خلیفہ ہو گیا۔ اور اسی سنہ میں معاویہ رضؓ نے مروان بن حکم کو مدینہ پر امیر کر دیا۔ اور
۴۳ھ میں بلاد سجستان سے رخج کو اور بلاد سودان سے کوزانی کو اور بلاد برقہ سے

روان کو فتح کیا۔ اور اسی سال میں معاویہ نے زیاد بن ابیہ کو خلیفہ کر دیا۔ اول واقعہ ہے کہ اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو بدل دیا۔ اور سنہ ۴۵ھ میں قیقان فتح کیا اور سنہ ۵۰ھ میں کوہستان فتح ہوا۔ اور اسی سال میں معاویہ نے تمام اہل شام کو اس لئے بلایا۔ کہ وہ اس کے بیٹے یزید سے بیعت کریں اور اس کو ولی عہد خلافت کیا۔ اور سب لوگوں نے اس سے بیعت کر لی۔ معاویہ اول وہ شخص ہے۔ جس نے اپنے بیٹے کو اپنی زندگی میں ولیعہد کیا۔ اور پھر مروان کو لکھا کہ یزید کے لئے اہل مدینہ سے بیعت لے۔ پس مروان نے مدینہ میں خطبہ پڑھا اور کہا امیر المؤمنین کی رائے ہے۔ کہ وہ اپنے بیٹے یزید کو اپنے بعد خلیفہ کرے۔ یہ حضرت ابوبکر رض اور عمر رض کی سنت ہے پس عبدالرحمٰن بن ابی بکر رض نے کھڑے ہو کر کہا۔ نہیں یہ کسریٰ اور قیصر کی سنت ہے۔ ابوبکر رض اور عمر رض کی سنت نہیں۔ انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ پھر معاویہ رض سنہ ۵۱ھ میں حج کا ارادہ کیا۔ اور یزید کی بیعت کے لئے عبداللہ بن عمر رض اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رض اور عبداللہ بن زبیر رض کو بلایا۔ اور کہا تم یزید کی بیعت کرو۔ عبداللہ بن عمر رض نے کہا تیرے سے پہلے جو خلیفے گذرے ہیں انہوں نے اپنی اولاد کو خلیفہ نہیں کیا۔ اور تیرا بیٹا ان کے بیٹوں سے بہتر نہیں۔ غرض اس میں ایسے ہی ہست نیست رہی۔ اور معاویہ رض شام کو آیا۔ اور بدستور امیر رہا۔ حتی کہ سنہ ۶۰ھ میں معاویہ کا انتقال ہوا۔ اور باب جابیہ میں دفن کیا گیا۔

معاویہ کے حالات یہ ہیں

معاویہ اور اس کا باپ فتح مکہ کے دن ایمان لائے۔ اس وقت ان کا اسلام سرسری تھا۔

مجھے عمدہ ہو گیا۔ جنگ حنین میں حاضر ہوا۔ آنحضرتؐ سے ایک سو تریسٹھ[۱۶۳] حدیث روایت کیں۔ پھر اس سے آگے بعض اصحاب و تابعین نے روایت کیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا اللھم علم معاویۃ الکتاب والحساب وقہ العذاب فقال یا معاویۃ اذا ملکت احسن۔ حضرت عمرؓ معاویہ کو دیکھ کر فرماتے تھے۔ یہ عرب کا کسریٰ ہے۔ حضرت علیؓ لوگوں کو کہتے تھے۔ تم لوگ معاویہؓ کی امارت کو مکروہ نہ جانو معاویہؓ کی صفت ہے۔ کہ بڑا حلیم تھا۔ ایک شخص نے کہا۔ معاویہ تو خود سیدھا ہو جا ورنہ ہم تجھ کو سیدھا کر دیں گے۔ جواب میں کہا تو کس چیز سے مجھ کو سیدھا کرے گا۔ اس شخص نے کہا۔ ہم تجھ کو لکڑی سے سیدھا کریں گے معاویہؓ نے کہا۔ پھر تو ہم ضرور سیدھے ہو جائیں گے۔ قبیصہ بن جابر کہتا ہے۔ میں نے معاویہ جیسا کوئی شخص حلیم و بردبار نہیں دیکھا ؎

یزید بن معاویہؓ ۲۶ سنہ ہجری میں پیدا ہوا۔ بڑا موٹا اور کثیر الشعر آدمی تھا معاویہ نے اس کو اپنا ولیعہد کر دیا۔ لوگوں نے اس بات سے انکار کیا حسن بصریؒ کہتے ہیں لوگوں کو دو آدمیوں نے خراب کیا۔ ایک عمرو بن عاص نے جب اس نے معاویہؓ کو حضرت علیؓ کی مخالفت کے لئے بھڑکایا۔ اور دوسرے شخص مغیرہ بن شعبہ عامل کوفہ نے جب اس کو معاویہ نے معزول کر دیا۔ تو کہا میں نے تیری موت کے بعد یزید کی بیعت کر لی ہے۔ پس معاویہ نے اس کو بحال رکھا۔ عمرو بن حزم نے کہا۔ اے معاویہؓ تو کیسے شخص کو امت محمدؐ پر امیر کرتا ہے۔ معاویہؓ نے کہا۔ تو سچ کہتا ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ اب اگلے

مشائخ اصحاب فوت ہو گئے ہیں۔ اور ان کے پیچھے ان کی اولادیں رہ گئی ہیں۔ اور میری بھی اولاد ہے۔ میں امارت کے لئے اپنے بیٹے کو زیادہ مستحق جانتا ہوں۔ اور فرمایا اے اللہ۔ اگر میں نے یزید کو اس کی نیک زندگی اور استحقاق کی وجہ سے خلیفہ کیا ہے۔ تو تو اس کو اس مراد تک پہنچا جس کی میں امید کرتا ہوں۔ اور اس کی مدد کر۔ اور اگر مجھ کو اس امر پر بیٹے کی محبت نے مجبور کیا ہے۔ اور وہ اس کا اہل نہیں تو تو اس کو مار دے۔ الغرض جب معاویہ فوت ہوا تو یزید ۶۰ھ میں خلیفہ ہو گیا اور ہر اقلیم کی طرف خط لکھے کہ میری بیعت کرو۔ اور عامل مدینہ عقبہ بن ولید کو لکھا۔ کہ امام حسین رضی اللہ عنہ وغیرہ سے بیعت کر لے امام حسین رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیعت نہ کی۔ اور کہا یزید فاسق فاجر ظالم بدمن خمر ہے اسکی بیعت ناجائز ہے۔ اور دونوں مکہ شریف چلے گئے۔ اہل کوفہ کو اس بات کی خبر پہنچی۔ تو انہوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔ کہ تم یہاں چلے آؤ ہم تمہاری جان و مال سے مدد کریں گے اور قریباً ڈیڑھ سو ۱۵۰ خط پے در پے لکھے۔ یہ لوگ امام موصوف کو معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت میں بھی بلاتے تھے۔ مگر امام صاحب انکار کرتے تھے۔ جب امام حسین رضی اللہ عنہ نے ان کی درخواست کمال درجہ کی خواہش کی دیکھی۔ تو انہوں نے اپنے چچا زاد بھائی مسلم بن عقیل کو ان کی طرف بھیجا۔ مسلم بن عقیل مختار بن عبید کے گھر جا اترے۔ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے لئے قریب بارہ ہزار آدمی نے مسلم کے ہاتھ پر بیعت کی اس وقت یزید کی طرف سے کوفہ کا امیر نعمان بن بشیر صحابی تھا۔ جب اس کو اس کی بیعت کی خبر ہوئی۔ تو اس نے لوگوں کو بیعت سے دھمکایا۔ لیکن کسی پر کچھ سختی نہ کی۔ پس مسلم بن یزید حضرمی اور عمارہ بن ولید بن عقبہ نے یزید کی طرف خط لکھا کہ کوفہ کے لوگ

امام حسین رض کی طرف بہت مائل ہو گئے ہیں۔ اور نعمان بن بشیر رضہ اس معاملہ میں سستی کرتا ہے۔ یزید نے نعمان کو کوفہ سے معزول کر دیا۔ اور اس کی جگہ عبیداللہ بن زیاد کو جو بصرہ کا حاکم تھا۔ کوفہ پر مقرر کر دیا۔ پس یہ شخص رات کو مکیوں کا لباس پہن کر امام حسین رض کی ہیئت پر کوفہ میں داخل ہوا۔ اہل کوفہ اس کو اندھیری رات میں جا ملے۔ خیال کیا کہ یہ حسین رض ہے۔ اس لئے تعظیم کی۔ اور کہا کہ مرحبا یا ابن رسول اللہ یہ آگے سے چپ رہا۔ اور دارالحکومت میں جا ٹھیرا۔ جب صبح ہوئی۔ تو لوگوں کو جمع کیا۔ اور اپنی سند حکومت کوفہ پیش کی۔ اور لوگوں کو یزید کی مخالفت سے ڈرایا اور مسلم ابن عقیل کی جماعت کو توڑ دیا۔ اور مسلم بن عقیل ہانی بن عروہ کے گھر چھپ گیا۔ اور عبیداللہ نے محمد بن اشعث کو ہانی بن عروہ کے پکڑنے کو بھیجا جب وہ آیا۔ تو اس کو اور تمام روسا کوفہ کو اپنے پاس قصر میں قید کر لیا۔ جب مسلم کو اس قصہ کی خبر پہنچی۔ تو اس نے لوگوں کو اپنی حمایت کرنے کو بلایا۔ قریب چالیس ہزار آدمی کے اس کے پاس جمع ہو گیا۔ اور عبیداللہ کے قصر کو گھیر لیا۔ عبیداللہ نے روسا کو جو قید کئے تھے۔ کہا تم لوگ ان لوگوں کو متفرق کر دو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا لوگ مسلم سے سب پھٹ گئے۔ اس کے پاس کل پانسو آدمی رہ گیا۔ جب رات پڑی تو یہ پانسوؔ بھی اس کو چھوڑ گئے۔ اور مسلم تنہا رہ گئے۔ پس مسلم ایک عورت کے گھر میں چھپ گیا۔ اس عورت کا بیٹا محمد بن اشعث کا چیلا تھا۔ اس نے عبیداللہ کو مسلم کی مخبری کر دی۔ عبیداللہ نے کوفہ کے کوتوال اور محمد بن اشعث کو بھیج کر مسلم کو پکڑا منگوایا۔ جب مسلم عبیداللہ کے سامنے آیا۔ اس نے مسلم کو تلوار سے قتل کر دیا۔ اور اس کی لاش لوگوں کے سامنے پھینک دی اور مسلم کے بیٹے محمد اور

ابراہیم کو بھی قتل کر دیا۔ یہ قتل ۶۰ھ میں ہوا۔ اِدھر یہ صورت ہوئی۔ اور اُدھر چونکہ مسلم نے امام حسین رضہ کو کوفہ میں بلانے کے لئے خط لکھا ہوا تھا۔ وہ بھی مکہ سے کوفہ کو چل پڑے۔ گو ان کے اس ارادے سے ابن عباس رضہ اور ابن عمر رضہ اور جابر رضہ اور ابوسعید خدری رضہ نے منع کیا۔ مگر امام موصوف اس عزم سے باز نہ آئے۔ الغرض امام حسین رضہ کو خبر نہ تھی کہ کوفہ میں مسلم کے ساتھ کیا ہوا ہے اہل بیت سے بیاسی آدمی اور خادم اور غلاموں کو ساتھ لے کر کوفہ کو چلے۔ جب راستے میں آکر سنا کہ مسلم قتل کیا گیا ہے۔ اور اس سے لوگ متفرق ہو گئے ہیں تو واپس ہونے کا ارادہ کیا۔ مگر بنو عقیل نے کہا۔ ہم تو واپس نہیں ہوں گے۔ جب تک کہ ہم مسلم بن عقیل کا بدلہ نہ لیں۔ یا خود نہ مارے جائیں۔ امام حسین رضہ نے کہا تم مارے گئے تو تمہارے پیچھے ہمارا جینا بھی کچھ مزے کا نہیں۔ جب امام موصوف سے کوفہ دو منزل پر رہ گیا۔ تو حر بن یزید ریاحی ہزار سوار ہتھیار بند کے ساتھ امام حسین رضہ کے مقابلہ کو آپہنچا۔ اور کہا مجھ کو عبیداللہ نے آپ کی طرف بھیجا ہے کہ آپ کو اس کے پاس لے چلوں۔ امام صاحب نے جواب دیا۔ کہ میرے پاس بہت سے خطوط اہل کوفہ کے پہنچے ہیں۔ تو میں اس طرف آیا ہوں۔ اب اگر تم اس بیعت پر قائم ہو تو میں کوفے میں چلوں۔ ورنہ واپس جاؤں۔ حر نے کہا مجھ کو اہل کوفہ کے خطوط کی تو کچھ خبر نہیں۔ مگر میں مامور ہوں۔ کہ آپ کو عبیداللہ کے پاس لے چلوں۔ امام حسین رضہ نے اصرار کیا نہ گئے۔ اور راستے سے پھر کر موضع کربلا میں آ اترے۔ اور ان کے بالمقابل حر بھی مع لشکر وہاں آ اترا۔ یہ دوسرا دن محرم ۶۱ھ کا تھا۔ پھر ابن زیاد نے امام موصوف کی طرف خط لکھا۔ کہ یزید

بن معاویہ کی بیعت کرو۔ امام حسین رضؓ نے یہ خط دیکھ کر پھینک دیا۔ اور قاصد کو کہا کہ اس کا میرے پاس کچھ جواب نہیں۔ جب وہ قاصد ابن زیاد کے پاس واپس آیا تو ابن زیاد اور زیادہ غضب ناک ہوا۔ اور لشکر کشی کی تیاری کر دی۔ اور لشکر کا امیر عمر بن سعد کو بنایا۔ اس نے پس و پیش کی۔ تو کہا کہ تو رَے کی حکومت کو چھوڑ یا ان سے لڑائی کر اس نے حکومت نہ چھوڑی۔ اور دنیا کو اختیار کر کے امام حسین رضؓ کے مقابلے میں لشکر لے کر نکلا حُبُّ الدُّنیا رَأسُ کُلِّ خَطِیئَۃٍ۔ اور ابن زیاد نے جس قدر اور لشکر بھیجے وہ بھی عمرو کے پاس جمع ہو گئے۔ یہاں تک کہ اس کے پاس بائیس ۲۲ ہزار سوار پیدل جمع ہو گیا۔ اور نہر فرات کے کنارے پر ڈیرہ کر دیا۔ اور فرات کا پانی امام اور امام کے ساتھیوں پر بند کر دیا۔ اور اہل بیت پیاس سے بہت تنگ آ گئے۔ امام ہمدانی، امام حسین رضؓ سے اجازت لے کر عمرو کے پاس گئے۔ اور کہا افسوس کہ نہر کا پانی کتے بلے خنزیر تو پئیں اور اہل بیت رسول اللہ کو اس پانی سے ایک قطرہ نہ ملے۔ اس نے کہا تم بات تو سچ کہتے ہو۔ مگر میں رَے کی حکومت چھوڑ نہیں سکتا۔ آخر جب امام نے دیکھا کہ اب بجز لڑائی کے کچھ چارہ نہیں۔ تو انہوں نے اپنے گرد خندق کھدوائی۔ اور اس کا ایک راستہ رکھا۔ عمرو نے اس وقت بھی امام حسین رضؓ پر یزید کی بیعت پیش کی۔ مگر امام حسین رضؓ نے بیعت نہ کی۔ اور حق اور دین کو نہ چھوڑا۔ اور عذر کیا کہ میں فاسق کی بیعت نہیں کرتا۔ پس عمرو کا لشکر میدان میں نکلا۔ اور امام حسین رضؓ کا محاصرہ کر لیا۔ اور لڑائی شروع کر دی۔ اور آپ کے آدمیوں کو قتل کرنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ پچاس آدمی سے زیادہ مارے گئے۔ اس وقت امام حسینؓ مظلوم نے

باآواز بلند کہا۔ آیا کوئی اللہ کا بندہ ہے اس وقت جو ہم مظلوموں کی خدا کے واسطے مدد کرے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم کو بچا دے۔ پس حربن یزید ریاحی جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس کو جوش آگیا۔ اور گھوڑے پر سوار ہو کر آ گیا۔ اور عرض کی اے امام میں وہ شخص ہوں کہ پہلے تیرے سے لڑنے کو نکلا ہوں اب میں وہ ہوں۔ جو تم پر سب سے پہلے اپنی جان قربان کرنے کو تیار ہوں۔ آپ مجھ کو حکم فرمایئے۔ کہ میں آپ کی طرف سے لڑوں۔ اور آپ کی نصرت میں شہید ہوں۔ شاید تیرے جد امجد کی شفاعت کا مستحق ہوں۔ پس یہ کہہ کر عمرو کے لشکر کی طرف چلا۔ اور خوب لڑا۔ اس کا بھائی اور غلام اور بیٹا بھی امام کی حمایت میں لڑے۔ اور آخر یہ سب شہید ہوئے۔ اور امام حسین رض کے بھی سب آدمی شہید ہو گئے۔ یہاں تک کہ امام صاحب کا بیٹا اور بھائی۔ اور چچیرا بھائی بھی شہید ہوئے۔ اور امام حسین رض تنہا رہ گئے۔ اور خود بذاتہ میدان میں ننگی تلوار لے کر نکلے۔ دشمنوں میں سے جو کوئی آپ کے سامنے آتا۔ اس کو قتل کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بہت آدمیوں کو قتل کیا۔ اور دشمنوں نے بھی آپ پر بہت واریں کیں۔ ہر طرف سے تیر اور نیزہ آپ پر مینہ کی طرح برسے اور شمر پلید اپنے لشکر کے ساتھ امام کے حرم کی طرف بڑھا۔ امام نے باآواز بلند پکارا۔ کہ اے گروہ دشمن میں تم سے لڑتا ہوں۔ تم میرے ہی سے لڑو تم کو عورتوں سے کیا تعلق۔ پس شمر نے اپنے آدمیوں کو ادھر آنے سے روک دیا اور کہا حسین رض کی خبر لو۔ پس اس کا کہنا تھا۔ کہ امام موصوف پر سب موذی جھک پڑے اور دشمن امام حسین رض پر تیر اور نیزہ کی بوچھاڑ کرنے لگا۔ چنانچہ شمر کا تیر آپ کے تالو مبارک میں جا لگا۔ پس آپ گھوڑے سے گر پڑے پھر شمر پلید نے آپ کے

منہ پر تلوار ماری۔ اور سنان بن انس نے بھی نیزہ مارا۔ اور خولی بن یزید آپ کا سر کاٹنے لگا۔ اس کے ہاتھ میں لرزہ اور رعشہ ہو گیا۔ پھر اس کا بھائی شبل بن یزید اترا۔ اور اس نے امام کا سر کاٹ کر اپنے بھائی خولی کو دیدیا۔ پھر دشمن حرم کی طرف بڑھے۔ بارہ لڑکیوں اور تمام بی بیوں کو قید کر لیا۔ اور عمر اور شمر نے ایک جماعت کو حکم کیا کہ حسین رضہ کی لاش گھوڑوں کے پاؤں میں روند ڈالو۔ اور آپ کا سر مبارک بشیر بن مالک اور خولی بن یزید کے ہمراہ ابن زیاد کی طرف بھیج دیا۔ یہ شہادت امام حسین رضہ کی عاشورا کے دن ۶۱ھ میں ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ واقعہ اہل بیت بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے ایسا پڑا ہے۔ کہ دنیا بھر میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ یہ واقعہ وہ ہے۔ جو بیان کرتے اور لکھتے ہوئے دل پارہ پارہ ہوتا ہے۔ اور مصائب زمانہ پر صبر کرنے کا ایک بڑا بھاری سبق ملتا ہے۔ جب آپ کا سر مبارک ابن زیاد کے پاس پہنچا۔ تو اس نے اس سر مبارک کو کوفہ کی گلیوں میں پھرایا۔ پھر ابن زیاد نے سر مبارک اور دیگر شہداء کے سروں کو ملا کر اور نیز قیدیان اہل بیت کو شمر کے ساتھ یزید کے پاس دمشق میں بھیجدیا۔ اور پھر یزید نے علی بن حسین یعنے امام زین العابدین کو جو طفل صغیر اتفاقاً رہ گئے تھے۔ اور چند ذریّۃ اور نساء اہل بیت کو مدینہ کی طرف روانہ کیا۔ اور جنت البقیع میں امام کا سر اپنی ماں فاطمہ رضہ اور بھائی حسن رضہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ اور پیشین گوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو کئی حدیثوں میں وارد ہے صادق ہوئی۔ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل ؑ نے مجھ کو خبر دی کہ میرا بیٹا امام حسین رضہ میرے بعد زمین طف یعنے کربلا میں شہید ہو گا۔ اور میرے پاس اس زمین کی مٹی لایا ہے۔ اور کہا یہ اس کے لیٹنے کی جگہ ہے۔ اور ایک روایت

میں ہے کہ تیرے بعد تیری امت اس کو شہید کرے گی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ
آپ ایک دفعہ امام حسین رضؓ کو گود میں لئے ہوئے رو رہے تھے۔ اور فرماتے تھے
مجھ کو جبریلؑ نے میری امت کے ہاتھ سے اس کے مقتول ہونے کی خبر دی
ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ میں نے دوپہر کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ
وسلم کو خواب میں دیکھا۔ کہ آپ پراگندہ بال ہیں اور آپ کے ہاتھوں میں ایک شیشہ
اور اس میں خون ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ یہ کیا چیز ہے۔ فرمایا
یہ حسین رضؓ کا خون ہے۔ میں صبح سے اس کو اکٹھا کرتا پھرتا ہوں پس اسی دن خبر آئی کہ
امام حسین رضؓ شہید ہو گئے ہیں۔ ام سلمہ رضؓ کو خواب آیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم کے سر اور ڈاڑھی میں مٹی پڑی ہے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ
یہ کیا حالت ہے۔ فرمایا میں اس وقت حسین رضؓ کے قتل میں حاضر ہوا تھا۔ بعض نے لکھا
ہے کہ آسمان نے خون برسایا۔ اور ہر چیز کے ظروف خون سے بھر گئے تھے۔ جس
اینٹ یا پتھر کو اٹھایا جاتا تھا۔ وہاں سے خون نکلتا تھا۔ اور اس دن دنیا میں اندھیرا
رہا۔ اور آسمان کئی دن تک روتا رہا۔ اور تمام کھانے پکے ہوئے کڑوے ہو گئے
اور جنوں نے مرثیے پڑھے۔ گو اکثر یہ روایات اور اقوال ضعیف ہیں مگر تاہم امام
حسین رضؓ اور ان کے اس واقعہ کے شرکا کی مصیبت و غم کی کوئی حد نہیں اس میں
کوئی شک نہیں۔ کہ امام مظلوم تھے۔ اور حق ان کی طرف تھا۔ کیونکہ انہوں نے
جب راستے میں سنا۔ کہ مسلم بن عقیل شہید ہو گئے۔ تو مکہ شریف کو واپس ہونا
چاہا۔ مگر جب بنو عقیل نے کہا کہ ہم تو بدون انتقام مسلم واپس نہ ہوں گے۔ تو
اس لئے آپ کو بھی ان کی حمایت کرنی پڑی۔ اور ان کو تنہا چھوڑنا مناسب نہ جانا

اور نیز جب ابن زیاد کا لشکر آپ سے لڑنے کو آیا۔ تو آپ نے لشکر کے سپہ سالار حر بن یزید ریاحی کو کہا۔ کہ میں لڑنے کو نہیں آیا۔ اور واپس ہونے کا ارادہ کیا۔ مگر حر بن یزید نے آپ کو واپس ہونے نہیں دیا۔ اور جب آپ نے ابن زیاد کے پاس جانا چاہا تو اس نے آپ کو اس کے پاس نہ جانے دیا۔ الغرض جب سر پر بلا چاروں طرف آ ہی گئی۔ تب لاچار دفع ظلم کے لئے آپ کو لڑنا ہی پڑا۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے۔ کہ ایسے وقت میں جان اور آبرو بچانے کے لئے لڑنا اور مرنا شہادت ہے۔ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ نَفْسِہٖ فَھُوَ شَہِیْدًا۔ اور ۶۳ھ میں یزید نے ایک اور ظلم کیا۔ کہ مدینہ پر فوج کشی کی۔ وجہ اس کی یہ تھی کہ جب یزید کے ظلم و فسق و فجور کی بڑی کثرت ہوئی۔ اور امام حسین رضی بھی شہید ہو گئے۔ تو اہل مدینہ نے بالاتفاق یزید کی بیعت توڑ دی۔ اور عبد اللہ بن مطیع کو قریش کا اور عبد اللہ بن حنظلہ کو انصار کا امیر کر دیا۔ اور مروان کو جو معاویہ کے وقت سے مدینہ پر امیر تھا اس کو گھر میں بند کر دیا۔ عبد اللہ بن زبیر رضی نے بھی یزید کے مخالف مکہ شریف میں خلافت کا استحقاق ظاہر کیا اور اس طرف کے لوگوں نے اس کے ہاتھ پر بیعت بھی کر لی۔ اس واقعہ کو مروان نے یزید کی طرف لکھا اور اس نے اہل مدینہ کی لڑائی پر لشکر طلب کیا۔ یزید نے جب یہ واقعہ سنا۔ تو نہایت غیظ میں آیا۔ اور بارہ ہزار ۱۲۰۰۰ آدمی کا لشکر تیار کیا۔ اور اس پر مسلم بن عقبہ کو جو یزید کا معتمد تھا، حاکم کیا اور ہر ایک سپاہی کو تمام اسباب جنگ اور سو سو دینار سونے کا انعام دیا۔ اور مسلم بن عقبہ کو وصیت کی کہ اگر تجھ کو شکست ہو جائے تو حصین بن نمیر سکونی کو اپنے قائم مقام کرنا۔ اور تین دن لڑائی سے پہلے اہل مدینہ کو میری بیعت کی طرف بلانا۔ اگر اطاعت

کریں۔ تو جنگ نہ کرنا۔ اور نہ ان سے لڑائی کرنا۔ اور اگر وہ نہ مانیں تو لڑائی کرنا اور تمام اموال لوٹ لینا۔ مگر علی بن حسین سے تعرض نہ کرنا کہ وہ لڑنے والی جماعت سے خارج ہے۔ جب اہل مدینہ کو اس تیاری کی خبر پہنچی۔ تو وہ بھی لڑائی کو تیار ہوئے۔ جب مسلم بن عقبہ اور اس کا لشکر مدینہ میں پہنچا۔ تو مروان نے اہل مدینہ کو کہا۔ کہ تم لوگ یزید کی بیعت کر لو۔ اور لڑائی نہ کرو۔ اہل مدینہ نے اس کی بات کو نہ مانا۔ اور لڑائی پر کمر بستہ ہوئے۔ پس موضع حرہ میں جو مدینہ کے قریب ایک میل پر ہے۔ فریقین کی صف بندی ہو کر لڑائی ہوئی۔ ایک طرف سے مسلم بن عقبہ مع لشکر نکلا۔ اور دوسری طرف سے عبداللہ بن مطیع اپنے سات بیٹوں اور اہل مدینہ کے ساتھ میدان جنگ میں نکلا۔ اور نہایت سخت لڑائی ہوئی۔ لیکن آخر اہل مدینہ کو ہی شکست ہوئی اور عبداللہ بن مطیع شہید ہو گئے۔ اور مسلم بن عقبہ نے اس کے کا سر یزید کے پاس بھیجدیا۔ اور سترہ سو آدمی اصحاب مہاجرین و انصار و علما تابعین سے شہید ہوئے۔ اور سات سو قاری قرآن شریف کے شہید ہوئے اور بارہ ہزار عوام آدمیوں سے مارے گئے۔ اور ستانوے آدمی پرانے مہاجروں سے تہ تیغ ہوئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ۔ اور مسجدوں میں گھوڑے باندھ دیتے۔ اور مسجد مطہرہ گھوڑوں کی لید و پیشاب سے بھر گئی۔ اور بانگ صلوٰۃ متروک ہو گئی۔ اور درمیان قبر شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور منبر کے جس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے روضۃ من ریاض الجنۃ فرمایا ہے۔ گھوڑوں کے بول و براز سے بھری ہوئی تھی۔ اور یزید کی بیعت پر لوگوں کو مجبور کیا گیا۔ ابن مسیب فرماتے ہیں واقعہ حرہ میں مسجد نبوی میں بجز میرے کوئی آدمی نہیں تھا

...کو روضہ شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز کے وقت اذان اور
...ت کی آواز آتی تھی۔ اور اسپر میں اکیلا نماز پڑھتا تھا۔ مجھ کو یزیدی لشکر کے لوگ
...ر کہتے تھے یہ بوڑھا میاں ویرانہ جگہ میں اکیلا کیا کرتا ہے۔ جب ابو سعید خدری رضؓ
...ان حال اور غبار آلودہ گھر سے باہر نکلے۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے
... ظالموں نے مجھ کو ذلیل کیا ہے میرے گھر میں جو کچھ تھا۔ سب لوٹ کر لیگئے
...۔ اور پھر ایک اور جماعت گھر میں آگئی جب انہوں نے دیکھا کہ گھر میں کچھ
...ں تو انہوں نے اس بوڑھے کو ذلیل کیا۔ چنانچہ میری ڈاہڑی کا سب بال بال
...دیا۔ جیسے میری صورت دیکھتے ہو۔ مسلم بن عقبہ مدینہ کے فتنے اور حرب سے
...ے فارغ ہوا۔ تو بحکم یزید مکہ شریف کی طرف عبداللہ بن زبیر رضؓ کے مقابلہ
...سلئے لشکر لے کر آیا۔ لیکن ایک مرض سے مکہ شریف کے راستہ میں
...یا۔ اور اپنی جگہ حصین بن نمیر کو بحکم یزید خلیفہ کیا حصین بن نمیر نے مکہ شریف پر
...سنہ ۶۴ھ میں محاصرہ کیا۔ اور ابن زبیر رضؓ اور اہل مکہ سے سخت لڑائی کی بیت
...ر شریف اور اس کے غلافوں کو آگ سے جلا دیا۔ اور سخت بے ادبی کی۔ اتنے
...اس کو خبر پہنچی۔ کہ یزید پلید مر گیا پس یہ خبر سنتے ہی وہ بھاگ۔ پس اہل مکہ
...مدینہ نے لشکر یزیدی کو قتل اور ذلیل کیا۔ پس لشکر یزیدی بھی بنی امیہ کو ہمراہ
...کر شام کو بھاگ گیا۔ یہ واقعہ حرہ کے بعد تین مہینے ہوا تھا۔ پس اہل مکہ شریف
...مدینہ شریف اور اطراف نے ابن زبیر کے ساتھ بیعت کر لی۔ اور ان کی خلافت
...قبول کر لیا۔ اور ادہر شام کے لوگوں نے یزید کی جگہ اس کے بیٹے معاویہ بن یزید
...خلیفہ کر کے اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی ؛

معاویہ بن یزید

باپ کے بعد ۶۴ھ میں لوگوں کے کہنے سننے (
ہوا۔ بہت نیک بخت آدمی تھا۔ یہ بیمار تھا۔ ہر چند
نے امیر بننے سے انکار کیا۔ اور اپنے باپ یزید کی نسبت کہا۔ کہ اس نے بہت
کیا۔ کہ خلافت کے لئے اہل بیت سے ناحق فتنے اٹھائے۔ اور دنیا کمینی کے
بے اعتدالیاں کیں۔ اللہ جانے اس کا خاتمہ کیسا ہوا ہے۔ اب تم لوگ یہ بلا میرے
میں ڈالتے ہو۔ تم چاہتے ہو۔ کہ دنیا کے مزے ہم لوگ اڑائیں۔ اور قیامت کی
پر رہے۔ یہ بات کہہ کر خانہ نشین ہوا۔ اور چالیس دن کے بعد اکیس ۲۱ برس کی
بتقاضائے الٰہی عالم جاودانی کو رحلت فرمائی۔ بعض نے کہا چھ مہینے کے بعد فو
ہوئے۔ اور اس وقت ابوسفیان کی اولاد میں خلافت ختم ہوئی۔

عبداللہ بن زبیر بن عوام

بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کو پہلے بھی مکہ میں ان کی خلافت قا
گئی تھی۔ مگر معاویہ بن یزید کے بعد ملک حجاز و یمن و مصر و عراق و مشرق و بلاد ش
دمشق میں ان کی حکومت و خلافت مسلم ہو گئی۔ اور ہر جانب کے لوگ اس کی بیع
کے لئے حاضر ہوئے۔ یہاں تک کہ مروان نے بھی ابن زبیر کی بیعت کے
مکہ شریف کا ارادہ کیا۔ مگر بنی امیہ نے اس کو اس ارادہ نیک سے باز رکھا۔ او
کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس کو اپنا خلیفہ علیحدہ بنا لیا۔ اور مروان نے اس بات کو
کر کے اپنے موافقوں کے ہمراہ ضحاک بن قیس سے (جو ابن زبیر کی طرف سے د
کا امیر تھا) لڑائی کا مقدمہ اٹھایا۔ آخرالامر ضحاک مارا گیا۔ اور مروان تمام شام پر مستقل

اور پھر مصر پر متوجہ ہوا۔ اور وہاں کے امیر کے ساتھ (جو ابن زبیر کی طرف سے
مقابلہ کیا۔ اور مصر میں بھی غالب ہوگیا۔ اور اس سال یعنی ۶۵ھ میں مروان
اور چھ مہینے حکومت کی۔ لیکن اس نے اپنی عین حیاتی میں اپنے بیٹے عبدالملک
ولیعہد کیا تھا۔ اس لئے اس کے بعد اس کا بیٹا عبدالملک خلیفہ ہوگیا۔
شام اور مصر اور مغرب کے ملک اس کے ماتحت تھے۔ اور ملک حجاز و یمن
و مشرق ابن زبیر رض کے قبضے و تصرف میں تھا۔ پھر کوفہ میں مختار بن ابی عبید
ہوگیا۔ اور اس نے محمد بن حنفیہ کو بلا کر مہدی کا خطاب دیا۔ اور دو برس اسی
میں رہا۔ امیر بصرہ مصعب بن زبیر نے (جو عبداللہ بن زبیر کا بھائی تھا) مختار
لشکشی کی۔ اور اس کو قتل کیا۔ بعد ازاں عبدالملک نے مصعب بن زبیر پر چڑھائی کی
ن کو قتل کیا۔ اور عراق کا ملک ابن زبیر رض سے چھین لیا۔ پس اس وقت ابن زبیر
مت میں بجز حجاز و یمن کوئی ملک نہ رہا۔ پھر عبدالملک نے حجاج بن یوسف
کو عبداللہ بن زبیر رض کے مقابلے میں چالیس ہزار آدمی کے ساتھ بھیجا۔ پس
نے بیت اللہ شریف کا ایک مہینہ تک محاصرہ کیا۔ بیت اللہ کی حرمت بے
کی۔ اور اس پر آتش فشانی کی۔ اور لڑائی میں عبداللہ بن زبیر پر فتح پا کر اس کو
دے دیا۔ اور ایک لاکھ چوبیس ہزار ۱۲۴۰۰۰ آدمی آزاد کو قتل کیا۔ اور ایک جماعت
اب کی اہانت کی۔ ابن زبیر رض ماہ جمادی الاولیٰ ۷۳ھ میں سولی پر شہید ہوئے
نو برس آپ نے خلافت کی۔ اور ان کی خلافت حق تھی۔ اور عبدالملک کی
ت حق پر نہ تھی۔ بلکہ وہ ابن زبیر رض کا باغی تھا۔ البتہ ابن زبیر رض کے قتل کے بعد
کو خلیفہ کا لقب دیا گیا۔ الحاصل عبداللہ بن زبیر بن عوام ۱۲ھ میں پیدا ہوا۔

ان کے پیدا ہونے سے مسلمان بڑے خوش ہوئے تھے۔ کیونکہ یہود کہتے تھے
نے محمدیوں کو سحر کر دیا ہے اُن کے یہاں اولاد نہ ہوگی۔ آنحضرت صلے اللہ
وسلم نے ان کو گود میں لے کر گڑ مستی دی۔ آپ بڑے بہادر اور صائم
تھے۔ اور صلہ رحمی کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ جب لڑائی میں آپ پر تیر اور پتھر
رہے تھے۔ آپ اس وقت نماز میں تھے۔ اور نماز میں خیال نہیں بدلا تھا۔ کئی زبا
جانتے تھے۔ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سینگیں لگوائیں عبداللہ
بن زبیر رض کو کہا۔ اے عبداللہ یہ خون کسی ایسی جگہ دبا جہاں کسی کی نظر نہ پڑے
آپ لے گئے۔ اور اُسے پی لیا۔ اور واپس آئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
نے پوچھا اس خون کو تو نے کیا کیا ہے۔ عبداللہ بن زبیر نے عرض کی میں نے
کو ایک بہت ہی مخفی مکان میں رکھا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تو نے اس کو پی لیا ہے۔ عرض کی میں نے پیٹ سے کوئی مخفی چیز معلوم نہیں کی
پس شجاعت آپ کی اس لئے زیادہ تھی۔ باپ ان کا زبیر بن عوام آنحضرت
ہم لف ہے۔ اور حضرت ابوبکر کا داماد یعنے اسمار کا خاوند ہے۔ زبیر کی ماں
آنحضرت م کی پھوپھی تھی کا تنی قرابتیں آپ میں جمع تھیں۔ عبدالملک بن مروان بن
بن ابی العاص بن امیہ بن عبدالشمس بن عبدمناف بن قصی بن کلاب ۲۶ سنہ میں
ہوا۔ باپ نے مرنے کے بعد ابن زبیر کے زمانے میں مصر اور شام اور پھر عراق
زبردستی سے غالب ہو گیا اس لئے اس کی خلافت اس وقت صحیح نہیں تھی۔ جب
ابن زبیر قتل کیا گیا۔ تب سے اس کی خلافت صحیح ہو گئی ۷۳ سنہ میں اس کی خلا
صحیح سمجھی گئی۔ اور ۷۴ سنہ میں حجاج نے مدینہ کی طرف کوچ کیا۔ اور آں حضر

ے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب حضرت انس رضہ وجابر رضہ وسہل وغیرہ پر تشدد کیا۔
ن کی گردنوں اور ہاتھوں میں ذلیل کرنے کے لئے مہریں لگادیں۔ اور ۷۵ھ
الملک خلیفہ نے بیت اللہ شریف کا حج کیا۔ اور حجاج کو عراق کا امیر کردیا۔
۸۱ھ میں ہرقلہ فتح کیا گیا اور ۸۲ھ میں قلعہ سنان فتح کیا۔ اور آرمینہ وغیرہ کا
ہوا۔ اور ۸۳ھ میں حجاج نے شہر واسط بنایا۔ اور ۸۴ھ میں قلعہ مصیصہ اور
یہ مغرب سے مفتوح ہوئے۔ اور ۸۵ھ میں شہر اردبیل اور شہر بردعہ بنایا۔ اور
۸۶ھ میں قلعہ تولق اور اخرم فتح کیا۔ اس سال میں ایک وبا واقع ہوئی۔ اور اسی
۸۶ھ میں خلیفہ عبدالملک مرگیا۔ اور سترہ لڑکے چھوڑے۔ یہ خلیفہ قرآن شریف
لاوت بہت کرتا تھا۔ اور بڑا فقیہ تھا۔ خوش بیان تھا۔ کلام کان لگا کر سنتا
۔ حدیث کا حافظ تھا۔ شاعر بھی اچھا تھا۔ دفتر فارسی سے عربی میں نقل کیا۔
۔ اسی نے پہلے جاری کیا ہے۔ اور سکہ دیناروں پر ایک طرف قل ہو اللہ
۔ دوسری طرف لاالٰہ الا اللہ اور اس کے گرداگرد محمد رسول اللہ ارسلہ
لق الی آخرہ لکھا۔

یدبن عبدالملک

باپ کے بعد ۸۶ھ میں خلیفہ ہوا۔ ۸۷ھ میں بیکند و بخارا و سردانیہ و مطمورا و بیقم و بحیرہ فرسان کیا۔ اور ۸۸ھ میں جرثومہ اور طوانہ فتح کیا۔ اور ۸۹ھ میں جزیرہ منعرقہ و
درقہ فتح کیا۔ اور ۹۱ھ میں نسف وکش و شومان و مدان اور بحر آذربیجان
ے قلعے فتح کئے۔ اور ۹۲ھ میں تمام اقلیم اندلس و شہر ارمائیل و قتریلون فتح
ر ۹۳ھ میں بیل و کرخ اور برہم اور باجہ اور بیضاء اور خوارزم اور سمرقند اور

سندھ ہاتھ آیا۔ اور ۹۴ھ میں کابل و فرغانہ و شاش و سندرہ وغیرہ فتح ہوئے
اور ۹۵ھ میں میرقان اور مدینۃ الباب فتح ہوا۔ اور ۹۶ھ میں فرس وغیرہ کو
لے لیا۔ اسی سال میں یعنی ۹۶ھ میں ۱ کادن برس کی عمر میں یہ خلیفہ فوت ہوا
اس خلیفہ کے وقت میں جہاد خوب ہوئے۔ ملک بھی خوب فتح ہوتے۔ اور
اسلام نے خوب ترقی کی۔ اللھم اغفرلہ۔ اس کا نائب عراق میں حجاج کو
اور حجاز میں عثمان بن حبارہ تھا۔ اور مصر میں قرہ بن شریک تھا۔ لیکن ان لوگوں نے
زمین کو ظلم سے بھر رکھا تھا۔ اور ولید خود بھی جاہل اور ظالم تھا۔ لیکن یتیموں اور حاجتمندو
اور نابینوں اور ضعیفوں کی خبرگیری خوب کرتا تھا۔ اور علماء و فضلاء کی قدر کرتا تھا۔

سلیمان بن عبدالملک

یہ نیک اور صالح خلیفہ تھے۔ اپنے بھائی ولید کے بعد ۹۶ھ میں خلیفہ ہوئے۔ عمر بن
عبدالعزیز جن کا ذکر آگے آتا ہے۔ وہ اس کی خوش قسمتی سے ان کے بمنزلہ وزیر
تھے۔ اور وہ مدینہ شریف کے امیر بھی تھے۔ اس خلیفہ نے نماز کو اول وقت پڑھنے
کا طریقہ جاری کیا۔ جس کو سابق خلفاء بنی امیہ نے مٹا دیا تھا۔ یعنے تاخیر کر کے
نماز پڑھتے تھے۔ جرجان و حصن حدید و سرداو شفا طبرستان و سقالیہ کو فتح کیا۔
اور عمر بن عبدالعزیز کو بھائیوں پر ترجیح دے کر ان کو خلافت کے ساتھ وصی کیا
اور ۹۹ھ میں انتقال کیا۔

عمر بن عبدالعزیز بن مروان

سنی

یہ بہت ہی صالح اور ولی اللہ خلیفہ تھے۔ ان کی توصیف میں زبان عاجز

...یہ سنہ ۶۳ھ میں پیدا ہوئے باپ ان کا مصر کا امیر تھا۔ والدہ ان کی ام عاصم بنت عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب ہے۔ یعنی آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں خلیفہ عبدالملک کے داماد تھے۔ سنہ ۹۹ھ میں خلیفہ ہوئے۔ دو برس پانچ مہینے زندہ رہے سنہ ۱۰۱ھ میں ساڑھے انیس برس کی عمر میں بنی امیہ کے زہر دینے سے فوت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بنی امیہ کا طریق ان کو ناپسند تھا۔ وہ کہتے تھے اہل بیت کے مال کیوں نہیں دیتے نماز نہایت عمدہ پڑھاتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے ان کی نماز آں حضرت صلعم کے مشابہ تھی بڑے بڑے علماء ان کے گرد تھے۔ اور آپ نے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے علم پڑھا۔ اور روایت کی ہے کہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر دنیا میں کوئی مہدی ہے تو عمر بن عبدالعزیز ہے۔ آپ خلافت کو پسند نہیں کرتے تھے۔ سلیمان بن عبدالملک خلیفہ مذکور نے ان کو خواہ نخواہ امیر کر دیا۔ کپڑے میلے کچیلے پیوند شدہ بھی پہن لیتے تھے۔ بسا اوقات بال پراگندہ رہتے تھے۔ اللہ تعالے کے خوف سے بہت روتے تھے۔ علماء کو بلا کر رات کو ان سے قیامت وغیرہ کا ذکر کر کے بہت روتے تھے۔ اور عدل وانصاف میں ایسے تھے گویا عمر رضی اللہ عنہ کے ثانی ہیں عبادات اور عدل سے زمین کو بھر دیا۔ خلفائے مروانیہ نے جو اہل بیت کے حقوق چھینے ہوئے تھے سب واپس کر دئے۔ خلفائے مروانیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے خطبہ میں منبر پر گالی دیتے تھے۔ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے یہ طریق بالکل ہر جگہ سے موقوف کرادیا اور آیت شریف ان اللہ یامر بالعدل الخ خطبہ میں مقرر کر دی۔ چنانچہ یہ آیت اب تک منبروں میں پڑھی جاتی ہے۔ مالک بن دینار فرماتے تھے۔ بکریوں کے چرواہے کہتے ہیں

عمر بن عبدالعزیزؒ کے انصاف کی برکت سے جنگل میں بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ اکٹھے پھرتے تھے۔ اور ان سے مزاحمت نہیں کرتے تھے۔ ایک دن آپ گھر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اور آپ کے رونے سے آپ کی داڑھی تر ہو گئی تھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان کی بیوی نے ان سے پوچھا۔ آپ کیوں روتے ہو۔ فرمایا میں خلق کا بادشاہ کیا گیا ہوں۔ شاید اللہ تعالیٰ ان سب کے حقوق کی نسبت قیامت میں پوچھے۔ اور میرے پاس کچھ جواب نہ ہو۔ اور اکثر اوقات نماز میں سجدہ میں گرتے۔ اور روتے روتے سجدہ میں سو جاتے پھر جاگتے۔ پھر سو جاتے حتے کہ تمام رات اسی طرح گذر جاتی۔ اُن کے اہل کے لوگوں کے جو پہلے خلیفوں نے بڑے بڑے وظائف لگائے ہوئے تھے۔ موقوف کر دیئے۔ ان کے اہل نے اس بات کی ان کے پاس شکایت کی تو فرمایا میرے پاس خود ذاتی مال نہیں کہ تمہارے وظائف لگا دوں۔ اور بیت المال میں جیسے اور مسلمانوں کا حق ہے ویسے ہی تمہارا بھی اس میں حق ہے اس سے زیادہ نہیں ایک آپ گھر میں تشریف لائے۔ اپنی عورت فاطمہ بنت عبدالملک سے فرمایا تیرے پاس کوئی درم ہے۔ تو میرے لئے انگور خریدنے۔ اس نے کہا میرے پاس نہیں۔ اور آپ خلیفہ وقت ہو۔ ایک درم کے لینے پر بھی قادر نہیں ہو۔ فرمایا جہنم کے طوقوں سے ڈرتا ہے ایک شخص نے اس کی بیوی سے کہا۔ خلیفہ کے گلے میں میلا کرتا ہے۔ اس کرتا کو دھو دو فرمایا اس کا ایک ہی کرتا ہے۔ کسی مجرم کو سزا دیتے۔ تو تین دن تامل کرتے کہ کہیں غصے کی حالت میں حکم صادر نہ ہو۔ اور جو کچھ حکم کرتے تھے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہؐ کے موافق کرتے تھے۔ جب کسی عامل کی طرف خط لکھتے تو پہلے لکھتے

ہم اعوذ بک من شر لسانی ۔ اس کا بیٹا عبدالملک مر گیا۔ تو خوش ہوئے ایک شخص نے
اگر زندہ رہتا آپ اس کو خلیفہ کرتے فرمایا نہیں ۔ پھر اس نے کہا۔ آپ اس کے
نے پر خوش کیوں ہیں ۔ فرمایا زندہ رہتا تو شاید میری آنکھوں میں اسکا پیار آجاتا۔ اور
ی دل میں فتنہ پڑ جاتا ۔

یدبن عبدالملک

بن مروان ۷۱ھ میں پیدا ہوا۔ اور عمر بن عبدالعزیز کے بعد خلیفہ ہوا۔ یہ خلیفہ چالیس دن تو عدل میں
بن عبدالعزیز کے قدم بقدم چلا۔ پھر اس کو لوگوں نے کہا۔ خلیفہ پر کوئی حساب
ب اور عذاب نہیں ۔ پس اس نے بھی ظلم کے طریق کو اختیار کیا۔ ۱۰۲ھ میں اس
یزید بن مہلب نے لڑائی کا عزم کیا۔ اس کے مقابلہ میں مسلمہ بن عبدالملک بن
وان نکلا۔ مہلب کو موضع عقیر میں قتل کر دیا۔ اور اس کے لشکر کو شکست فاش دی
۱۰۵ھ ہجری میں اس خلیفہ کا انتقال ہو گیا۔

شام ابن عبدالملک

یہ یزید مذکور کے بعد ۱۰۵ھ میں خلیفہ ہوا۔ عبدالملک کے بیٹوں سے کل چار بیٹے خلیفہ ہوتے ہیں۔ یہ
ب سے اخیر خلیفہ ہے۔ بہت ہوشیار آدمی تھا۔ اور ناحق خون کو بہت برا سمجھتا
تھا۔ ہر اہل حق کو اس کا پورا حق دیتا تھا۔ ۱۰۷ھ میں قیصر روم کو فتح کیا۔ ۱۰۸ھ
ما بخجرہ لے لیا۔ اور ۱۱۲ھ میں خرسنہ جو ملطیہ کی طرف ہے۔ فتح کر لیا۔ اور ۱۲۱ھ
یں زید بن علی زین العابدین بن حسین نے ہشام پر لڑائی کا عزم کیا۔ اور کوفہ کے
بیس ۴۰۰۰۰ ہزار آدمی نے ان کے ساتھ لڑنے مرنے پر بیعت کی۔ زید کے بعض
قربا اور احباب نے ان کو اس عزم سے روکا۔ اور کہا کہ کوفہ کے لوگ غدار اور

فریبی ہوتے ہیں۔ اور عہد سے پھر جاتے ہیں۔ یہ لوگ جنہوں نے حضرت علی رضؓ اور حسن رضؓ اور حسین رضؓ اور علی رضؓ بن حسین وغیرہ کے ساتھ فریب کئے ہیں۔ اور اسی زمین پر یہ سب لوگ شہید ہوئے ہیں۔ آپ کے ساتھ بھی ان سے وفا کی امید نہیں۔ مگر چونکہ زید بن زین العابدین کی اجل قریب تھی سو انہوں نے کسی کی نصیحت نہ سنی۔ چونکہ آپ کے ہمراہی دم بھرنے والے لوگ شیعہ تھے۔ انہوں نے اس وقت زید بن زین العابدین سے سوال کیا۔ کہ آپ عمر رضؓ اور ابوبکر رضؓ کو کیسا جانتے ہو۔ انہوں نے کہا میرا باپ زین العابدین ان کو دوست رکھتا تھا۔ پس اس حق کلمہ کے کہنے سے یہ لوگ بدل گئے۔ اور چالیس ہزار سے چار سو آدمی رہ گئے۔ جب کوفے کے حاکم یوسف بن عمر کو کوفیوں اور زید کے اجتماع کی خبر پہنچی۔ تو اس نے زید کو پیغام بھیجا۔ کہ تم کوفے سے نکل جاؤ۔ زید نے اس حکم کی تعمیل میں کچھ توقف کیا۔ اور آخر گروہ کے ساتھ باہر نکلے۔ اس پر یوسف بن عمر نے زید کے کچھ آدمیوں کو مسجد میں بند کر دیا۔ اور زید کے مقابلہ میں مع لشکر لڑائی کو نکلا۔ چونکہ زید آبائی شجاعت کا مقدر رکھتا تھا۔ اس نے بھی اپنے رہے سہے آدمی کے ساتھ لڑائی پر مستعدی ظاہر کی اور شیر کی طرح میدان کارزار میں جاں نثاری کی۔ تین دن تک لڑائی جاری رہی۔ جن لوگوں نے بیعت کی تھی۔ ان کو بہتیرا بلایا۔ کہ اپنے عہد کو پورا کرو۔ اور وقت پر دھوکہ نہ دو۔ مگر کسی نے مدد نہ کی پس آپ کے لشکر کو شکست ہوئی۔ اور یوسف کے لشکری زید کے ہمراہیوں کے سر اتار کر یوسف کے پاس لے گئے۔ اور امام صاحب کو بھی یوسف کے ایک غلام نے پیچھے سے ایک تیر مارا۔ اس سے آپ شہید ہو گئے۔ یوسف کا آپ کا سر تن سے جدا کر کے دمشق میں ہشام کے پاس بھیجدیا۔ ہشام

نے اس سر مبارک کو دمشق کے دروازے پر لٹکایا۔ اور وہاں سے پھر مدینہ شریف میں بھیج دیا۔ پھر وہاں ایک دن اور رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کے پاس نصب کیا تھا پھر مصر کو بھیجا گیا۔ یوسف نے باقی بدن کوفے میں سولی پر ٹانگ دیا۔ اور چار برس وہاں سولی پر رکھا۔ ۱۲۵ھ میں ہشام کا انتقال ہوا۔

ولید بن یزید بن عبدالملک ۱۲۵ھ میں ہشام کے بعد خلیفہ ہوا۔ بڑا فاسق شرابی زناکار آدمی تھا۔ یہاں تک کہ بیت اللہ کے چھت پر بیٹھ کر بھی اس نے شراب پی۔ اس ناراضی سے لوگوں نے چاروں طرف سے اس پر حملہ کیا۔ اور اس کے چچا کے بیٹے یزید ناقص نے ۱۲۶ہجری میں اس کو قتل کر ڈالا۔ اور آپ خلیفہ بن گیا۔ ولید جب خلیفہ ہو گیا۔ اس کے عہد میں یحیٰی بن زید بن زین العابدین نے خراسان پر حملہ کیا۔ اور اس کا سر کاٹ کر ولید کے پیش کیا گیا ولید نے یوسف بن عمر کو حکم دیا۔ کہ زید کی لاش کو جو چار برس سے سولی پر ہے۔ اس کو سولی سے اتار کر آگ میں جلا کر اس کی راکھ کو دریا میں اڑا دے۔ اور یحیٰی کی شہادت کا مختصر بیان یہ ہے کہ یوسف بن عمر ثقفی عراق کے والی نے نصر بن سیار حاکم خراسان کو لکھا کہ یحیٰی بن زید کو جو بلخ میں قریش نامی شخص کے پاس مخفی ہے اس کو پکڑ کر ہمارے پاس بھیجدو۔ قریش نے یحیٰی بن زید کے دینے سے انکار کیا اور کہا مجھ کو پہلے مار دو۔ پھر اس کو کچھ کہو نصر بن سیار نے قریش کے قتل کا ارادہ کیا۔ تو قریش کے بیٹے نے یحیٰی کو پکڑوا دیا پس نصر نے یحیٰی کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں۔ اور یہ حال یوسف بن عمر کو لکھا۔ اور یوسف نے یہی حال ولید بن یزید بن عبدالملک کو لکھا ولید نے نصر کو لکھا۔ کہ یحیٰی کو فتنہ ڈالنے سے بند کر دو۔ اور

ہو زندہ سے اس کو رہا کردو۔ یحییٰ رہائی کے بعد سرخس کو گئے۔ مگر نصر نے وہاں
کو رہنے نہ دیا۔ پھر یحییٰ نیشاپور میں چلے گئے نیشاپور کے حاکم عمر بن زرارہ نے نصر
اس سے اطلاع دی۔ نصر نے عمر بن زرارہ کو لکھا کہ یحییٰ کو حکم کر دو خراسان کو نکل جائے
ورنہ تم اُس کے ساتھ لڑائی کرو۔ عمر نے جب یحییٰ کو یہ پیغام پہنچایا یحییٰ نے کہا
کہ میں تھکا ماندہ ہوں۔ مجھ کو چند روز کے لئے مہلت دے۔ تاکہ میرے پاؤں کو آرام
آجائے اور میرے آدمی اور جانور بھی آرام کر لیں۔ مگر عمر نے اس عذر کو نہ سُنا۔
خفا ہو کر پانچ ہزار سوار کو یحییٰ پر لڑائی کو بھیجا۔ یہ سن کر لاچار یحییٰ اور جو اس کے ساتھ
قریب ستر آدمیوں کے تھے۔ لڑائی پر مستعد ہوئے۔ اور لڑائی رہی۔ جب عمر کو
ایک کاری تیر لگا۔ تو گھوڑے گر پڑا۔ اور اس کے آدمی شکست کھا کر بھاگ گئے۔
اور یحییٰ نے فتح پائی۔ اور مال متاع بہت سا ہاتھ آیا۔ اور اپنے آدمیوں کو لے
کر ہرات میں تشریف لائے۔ اور یحییٰ کے ساتھ اس وقت پانسو آدمی تک ہو
گئے تھے۔ جب نصر بن سیار کو اس واقعہ کی خبر پہنچی تو اس نے ایک بڑے
لشکر کو یحییٰ کے مقابلے میں بھیجا۔ اور سلم بن احوز مازنی کو مقدمۃ الجیش کر کے بھیجا
یحییٰ کو جب یہ خبر پہنچی۔ تو وہ بادغیس میں چلے گئے۔ اور وہاں سے بلاد مرو اور
طالقان اور فاریاب اور جوزجان میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں کی ایک جماعت
آپ کے موافق ہو گئی۔ سلم بن احوز چونکہ آپ کے درپے تھا۔ وہاں بھی پہنچا۔ اور
جوزجان میں جا کر لڑائی کے سامان تیار کئے۔ یحییٰ نے جب یہ کیفیت دیکھی۔ تو وہ بھی
لاچار لڑائی کے لئے آمادہ ہوئے۔ چنانچہ دونوں طرف سے صفیں تیار ہو گئیں
اور تیر اور تلواریں کھنچ لیں۔ پہلے دن صبح سے ظہر تک لڑائی ہوتی رہی۔ اور پھر

دوسرے دن صبح سے عصر تک اور پھر تیسرے دن بھی لڑائی زور شور سے ہوتی رہی بچلے کے آدمی زیادہ قتل ہو گئے۔ حتیٰ کہ آخر اُن سے کوئی باقی نہ رہا۔ اور یحییٰ کے دماغ میں تیر لگا۔ اور گھوڑے سے گر گئے۔ اور زمین پر غلطاں پیچاں شہید ہو کر دار بقا میں تشریف لے گئے۔ سترہ برس کی عمر میں ۱۲۶ھ میں آپ شہید ہوئے اور مسلم نے آپ کا سر کاٹ کر نصر بن سیار کے پاس بھیجدیا۔ اور بدن مبارک کو جوزجان میں سولی پر ٹانگ دیا۔ اور نصر بن سیار نے یہ سر مبارک یوسف بن عمر کے پاس بھیجدیا۔ اور اس نے ولید کے پاس اور اُس نے مدینہ میں بھیجدیا۔ اور کہا اس سر کو اسکی ماں ریطہ بنت ہاشم کی گود میں پھینک دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

یزید ناقص ابو خالد بن ولید

بن عبدالملک ۱۲۶ھ میں ولید بن یزید کے بعد خلیفہ ہوا۔ اس کو ناقص اس لئے کہا گیا ہے۔ کہ اس نے لشکر کے وظیفے کم کر دئیے تھے۔ جب اس نے اپنے چچا کے بیٹے خلیفہ ولید کو قتل کر دیا۔ تو منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا۔ اس میں ذکر کیا۔ کہ میں دنیا اور ملک کی حرص کے لئے خلیفہ نہیں ہوا۔ اور میں خود بھی گنہ گار ہوں۔ میں اس لئے خلیفہ ہوا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین زندہ کروں۔ اور قائم رکھوں۔ اور ظالموں کے ظلم سے خلق خدا کی حفاظت کروں۔ اور اگر کوئی شخص میرے سے بہتر خلافت کے لائق ہو۔ اور تم لوگ اس کے خلیفہ بنانے میں خوش ہو۔ تو سب سے پہلے اس خلیفہ سے میں بیعت کرنے کو تیار ہوں۔ اس خلیفہ نے بنی امیہ سے راگ وغیرہ

بُری عادات کے موقوف کرنے میں کوشش کی۔ اور بہت کچھ داد و انصاف جاری کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر اسی سال میں یعنی ۱۲۶ھ میں کل چھ مہینے خلافت کر کے بیتیس برس کی عمر میں مر گیا۔ مگر لوگوں کو مسئلے قدر کی ترغیب بھی دے گیا ؎

ابراہیم بن ولید بن عبدالملک یہ اپنے بھائی یزید بن ولید کی موت کے بعد خلیفہ ہوا۔ اور خلافت پر کل ستر دن قائم رہا۔ پھر اس کے لوگ مخالف ہو گئے۔ اور مروان بن محمد بن مروان اس پر چڑھ آیا۔ ابراہیم بھاگ گیا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد آپ ہی آگیا۔ اور مروان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ جب بنی امیہ پر سفاح نے چڑھائی کی۔ تو اس لڑائی میں یہ بھی مارا گیا ؎

مروان الحمار بن محمد بن مروان ۱۲۷ھ میں خلیفہ ہوا۔ اور حمار اس کا نام اس لئے پڑ گیا۔ کہ لڑائیوں میں تھکتا نہیں تھا۔ اور یہ عرب کا محاورہ ہے۔ کہ بڑے لڑاکے اور لڑائی پر صبر کرنے والے کو کہتے ہیں کہ فلاں شخص لڑائی میں حمار سے بھی بڑا سخت ہے یہ خلافت سے پہلے بھی حاکم تھا جونیہ کو اسی نے ۱۲۵ھ میں فتح کیا تھا جب خلیفہ ہوا تو یزید ناقص کی لاش کو قبر سے نکال کر سولی دے دیا۔ کہ اس نے ولید کو قتل کیا۔ لیکن اس کو خلافت میں آرام نہیں ملا۔ کیونکہ رعایا اسکے مخالف ہو گئی۔ اور بنی عباس سے سفاح نے اس پر چڑھائی کی۔ موصل میں لڑائی ہوئی۔ مروان شکست کھا کر شام کو چلا گیا۔ سفاح نے پھر بھی اس کا تعاقب کیا۔ مروان مصر کیطرف بھاگ گیا۔ پھر سفاح کا بھائی اس کے پیچھے گیا اور وہ موضع بوصیر میں مروان کے ساتھ لڑا۔ اور مروان کو قتل کیا۔ یہ واقعہ ۱۳۲ھ میں ہوا۔ مروان کا سر کاٹ کر سفاح کی طرف بھیجا گیا۔ جب اس کا سر سفاح کے پاس رکھا گیا۔ تو ایک بلی آئی اور وہ مروان

کی زبان نکال کر کھانے لگی۔ اس وقت سفاح نے کہا۔ اگر جہان میں کوئی عبرت نہ ہو تو اس بلی کا یہ زبان نکال کر کھانا ہی عبرت کے لئے کافی ہے۔ پس ۱۳۲ھ ہجری میں بنی امیہ کی خلافت کا خاتمہ ہوا۔ اور بنی عباس کی خلافت کا زمانہ شروع ہوا۔ اس امت کے منجملہ مصائب اور فتن سے جن کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئیاں فرمائی ہیں خلافت بنی امیہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی جو بخاری شریف میں روایت ہے ابوہریرہ رض سے مروی ہے۔ میری امت کی ہلاکت قریش کے اطفال کے ہاتھ سے ہو گی۔ جس سے مراد آپ کی یزید وغیرہ ہے۔ اس مضمون کی اور بھی کئی روائتیں کتب احادیث میں آئی ہیں۔ چنانچہ یزید بن معاویہ اور حجاج بن یوسف و سلیمان بن عبدالملک وغیرہ ہے جو اہل اسلام اور دین کو صدمات پہنچے ہیں۔ وہ اظہر من الشمس ہیں۔ خیر مضے ما مضے ؛

ذکر خلافت عباسیہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی کے طور پر فرمایا تھا کہ خلافت و مملکت عباس کی اولاد میں آ جا دے گی۔ اور ان کی خلافت کی تعریف بھی فرمائی تھی فرمایا تھا۔ اے عباس فیکم النبوۃ والمملکۃ۔ یعنے تمہارے میں نبوت ہوئی ہے۔ یعنے میں نبی ہوا ہوں۔ اور تمہارے میں بادشاہی بھی ہو گی۔ اور حضرت عباس کے لئے دعا فرمائی تھی۔ اللھم احفظہ فی ولدہ۔ اور فرمایا تھا۔ یکون فی ولدہ ملوک تکون امرا حتی یعز اللہ بھم الدین اور فرمایا لن یخرج من ایدیھم ما اقاموا الحق۔ اور بعض احادیث میں خلفاء عباسیہ کی مذمت

بھی آئی ہے جس میں ایک حدیث کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ بنی عباس کے جھنڈے
جو شخص کھڑا ہوگا۔ اور ان کی مدد کرے گا اس کو میری شفاعت نہ پہنچے گی
دوزخ میں جائیگا۔ اور بنی عباس رض اور ان کے اتباع بدترین خلق ہیں
کریں گے۔ کہ وہ میرے سے ہیں حالانکہ وہ میرے سے نہیں۔ سوجاننا
کہ جو خلفا ان سے نیک اور دیندار ہوئے ہیں۔ وہ پہلی حدیثوں کے مصداق
اور جو ان سے ظالم فاسق گذرے ہیں۔ وہ دوسری حدیثوں کے مورد ہیں
عباسیہ سے پہلا خلیفہ سفاح ہے۔ جس کا نام عبداللہ بن محمد بن علی
بن عباس ہے۔ کوفہ میں سنہ ۱۳۲ھ میں ان سے بیعت کی گئی۔ اس خرخشہ میں
بنی امیہ قتل ہوئے۔ اور تمام ملک اہل اسلام ان کے ہاتھ آگیا۔ مگر کچھ بلاد
سوڈان سے باغیوں کی شرارت سے ان کے ہاتھ سے نکل بھی گیا تھا۔ شہر
اس کا دارالخلافہ تھا۔ سفاح سخاوت میں بہت بڑھا ہوا تھا۔ جب کسی سے کوئی
کرتا تھا۔ فوراً پورا کرتا تھا۔ ایک دفعہ عبداللہ بن حسن بن علی رض نے اس کو کہا
نے دس لاکھ درم کا نام تو سنا ہے۔ مگر کبھی دیکھا نہیں۔ سفاح نے حکم دیا
ان کو دس لاکھ درم دے دو۔ اور اس کے عامل شرق غرب تک لڑتے مارتے
ہوتے پہنچ گئے تھے۔ اور لڑائی اور خونریزی کے حق میں بڑا دلیر تھا
اس لئے اس کو سفاح بھی کہا جاتا تھا۔ اور سنہ ۱۳۶ھ میں مر گیا۔

سفاح کے بعد اس کا بھائی ابوجعفر منصور سنہ ۱۳۷ ہجری میں خلیفہ ہوا۔ اب
خراسانی کو قتل کیا۔ سنہ ۱۳۸ھ میں عبدالرحمٰن بن معاویہ بن ہشام بن عبد
بن مروان اندلس میں پہنچا اور سنہ ۱۴۰ھ تک یہ ملک اسی کی اولاد میں رہا۔ اندلس

ذکر آگے آئے گا۔ منصور نے ۱۴۰ھ میں بغداد کو آباد کیا۔ اور ۱۴۱ھ میں فرقہ راوندیہ ظاہر ہوا۔ اس فرقہ کا مذہب تناسخ تھا۔ منصور نے اس کو قتل کیا۔ اور اسی ۱۴۱ھ میں منصور نے طبرستان کو فتح کر لیا۔ اور ۱۴۳ھ میں علماء اسلام نے تصانیف حدیث وتفسیر وغیرہ شروع کیں۔ پہلے اس سے علم سینوں میں تھا۔ اور زبانی تعلیم تھی۔ ابن جریج نے مکہ میں تالیف کی۔ اور امام مالک نے مدینہ میں مؤطا تصنیف کیا۔ اوزاعی نے شام میں اور ابن ابی عروبہ نے اور حماد بن سلمہ نے بصرہ میں۔ اور معمر نے یمن میں اور سفیان ثوری نے کوفہ میں تصنیفیں کیں۔ امام ابو حنیفہ رح نے فقہ اکبر تالیف کی محمد بن اسحاق رح نے مغازی لکھی۔ پھر ابن مبارک اور ابو یوسف اور ابن وہب وغیرہ نے تالیفیں کیں۔ اور کتب لغت اور تواریخ بھی بن گئیں۔ اور ۱۴۵ھ میں محمد اور ابراہیم (جو عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی رض بن ابی طالب کے بیٹے ہیں) منصور کے مقابلہ میں مع لشکر نکلے۔ منصور انپر غالب آگیا۔ اور ان کو قتل کر دیا۔ اور سوا ان کے اور بہت اہل بیت کے لوگوں کو اس نے قتل کیا۔ پس منصور اول وہ شخص ہے جس سے اہل بیت اور عباسیہ میں فتنہ شروع ہوا۔ اس سے پہلے علوی اور عباسی متفق تھے۔ اور بہت علماء کو جو محمد اور ابراہیم کے ساتھ شامل تھے۔ یا اس کے لئے لڑائی کا فتوٰی دیتے تھے۔ ان کو قتل کر دیا۔ اور کسی کو مار پیٹ کر کے قید کر دیا۔ اور فتوٰی دینے والوں سے امام ابو حنیفہ رح اور امام مالک رح بھی تھے اس لئے اس نے ابو حنیفہ کو قید کر دیا۔ اور بعض کہتے ہیں۔ منصور نے امام ابو حنیفہ کو اس لئے قید کیا تھا۔ کہ منصور نے ان کو قاضی بنانا چاہا۔ امام نے قضا کو اتقا کی وجہ سے اختیار نہ کیا۔ اس لئے منصور نے امام ابو حنیفہ رح کو قید کر لیا۔ اور

سوا اس کے اور سزا بھی دی۔ یہاں تک کہ جیل خانہ میں ہی امام صاحب فوت
گئے۔ ۱۴۱ھ میں طبرس پر لڑائی ہوئی۔ اور ۱۴۸ھ میں تمام ملک منصور کے قبضہ
میں آگیا۔ سوا اندلس کے جس کو عبدالرحمٰن نے دبا رکھا تھا۔ ۱۴۹ھ میں منصور بغداد
عمارت سے فارغ ہوا۔ ۱۵۰ھ میں خراسانی لشکر باغی ہوگیا۔ بڑی سخت لڑائی
بعد آخر منصور ہی فتحیاب ہوا۔ ستر ہزار آدمی مارے گئے۔ ان کا امیر یعنی
سیس ایک پہاڑ کی طرف بھاگ گیا۔ اور چودہ ہزار آدمی کو قید کر لیا۔ اور آئندہ
ان کی بھی گردنیں مار دیں۔ پھر استاد سیس خود معہ لشکر چوبیس ہزار آدمی ماخوذ
اور ۱۵۱ھ میں شہر رصافہ کو بنایا۔ اور ۱۵۳ھ میں منصور نے تمام رعیت کو لمبی ٹوپی
پہننے کو جس میں شاخ پتے بنائے جاتے تھے۔ رواج دینے کا حکم دیا۔ اور ۱۵۸ھ
میں منصور نے مکہ شریف کے حاکم کو حکم کیا کہ سفیان ثوری اور عباد بن کثیر کو قید کرے
اور اسی سال بیت اللہ میں حج کرنے کو گیا۔ لوگ ڈرے کہ شاید سفیان ثوری وغیرہ
قتل کر ڈالے۔ مگر راستے میں مریض ہوگیا۔ اور مکہ میں جا کر مر گیا۔ اور سفیان ثوری
اور عباد بن کثیر قید سے چھوٹ گئے۔ اللہ نے ان کو منصور کے شر سے بچا لیا۔ لطیفہ
منصور کے پاس ایک مجرم لایا گیا۔ مجرم نے قصور کا اقرار کر کے عرض کی۔ انتقام عدل
ہے۔ اور تجاوز فضل ہے اور ہم امیر المومنین کو اللہ کے ساتھ پناہ دیتے ہیں
کہ اپنی ذات کے لئے چھوٹے درجے کی بات کو پسند کرے۔ اور اعلے مرتبہ
حاصل نہ کرے۔ منصور نے اس مجرم کو چھوڑ دیا۔ منصور عباسیوں میں بڑا بہادر
خلیفہ تھا۔ اور بڑا مہیب اور شجاع اور عقیل اور جابر تھا۔ اور مال کو جمع کرنے والا تھا
لہو لعب سے دور رہتا تھا۔ اور بڑا عالم اور فقیہ اور ادیب اور فصیح بلیغ تھا۔ لیکن بخیل

بھی تھا اس نے اپنی حکومت درست کرنے کے لئے صدہا انسانوں کو قتل کروا
اسلام سے اول شخص ہے جس نے نجومیوں کی عزت کی۔ اور علم نجوم کا چرچا
اور خود بھی عمل کیا اور سریانی اور عجمی کتب اقلیدس وغیرہ کا عربی میں ترجمہ کرایا
اسی کے عہد میں فوت ہوئے۔ عباسیوں میں منصور ایسا خلیفہ ہوا ہے
عبدالملک بنی امیہ میں۔ **مہدی محمد بن منصور** ۱۲۷ھ میں پیدا ہوا جین
خوش اعتقاد آدمی تھا۔ زندیقوں کو تلاش کر کے مارتا تھا۔ اور زندیقوں اور
کے رد میں کتاب تصنیف کرنے کا حکم دیا۔ حدیثوں کا راوی بھی ہے۔ کسی نے
نہیں کی۔ جب یہ جوان ہوا۔ تو منصور نے اس کو طبرستان کا حاکم بنایا۔ اور
بھی کر دیا علماء کی صحبت میں اس نے علم و فضل و ادب حاصل کیا۔ جب
لیا۔ اس کی جگہ ۱۵۸ھ میں خلیفہ ہو گیا لہذا لوگوں نے اس سے بیعت کی۔
پہلے اپنے بیٹے موسیٰ ہادی کے لئے بیعت ولیعہدی کی لوگوں سے لی۔
الرشید کے ہاتھ ۱۶۰ھ میں علاقہ ہند سے اربد کر فتح کیا۔ ۱۶۱ھ
کے راستے میں سرائیں اور حوض اور سرائے وغیرہ بنائے۔ ۱۶۳ھ میں بہت سا
فتح کر لیا۔ ۱۶۶ھ میں قصر اسلام کی طرف نقل کیا۔ ۱۶۹ھ میں صدمہ صید یا زہر
مہدی کو ایک عورت نے کہا۔ عصبۃ رسول اللہ انظر الی حاجتی۔ مہدی خوش
کہا یہ کلمہ میں نے سوا اس عورت کے کسی سے نہیں سنا۔ اور خادموں کو
کا کام کر دو۔ اور اس کو دس ہزار درہم دیدو۔ وہ عورت دعائیں دیتی چلی
ی حضرت شریک محدث کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دونوں اس کے سامنے
مسائل دریافت کئے۔ شریک بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا علم ایسے ہی

حاصل کرنا چاہئے۔ مہدی کے سامنے جب نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آتا تو تعظیم کے لئے کھڑا ہو جاتا تھا۔ اس کے عہد میں سفیان ثوری اور ابراہیم بن ادہم فوت ہوئے۔

الہادی ابو محمد موسٰی بن مہدی

۱۴۷ھ میں پیدا ہوا۔ اور ۱۶۹ھ میں حسب ولیعہدی باپ کی جگہ خلیفہ ہوا۔ باپ کی طرح یہ بھی زندیقوں کا دشمن تھا اور مہدی اس کو اس کام کی وصیت بھی کر گیا تھا۔ اس کے سامنے اردلی ہتھیار پہن کر چلتے تھے۔ عمدہ گدھے پر سوار ہوتا تھا۔ لباس سادہ پہنتا تھا۔ مگر مہیب بہت تھا۔ اور شاعر فصیح تھا۔ اس کے سامنے ایک شخص نے قریش کی اہانت کی۔ بڑا غصے ہوا۔ چونکہ اہانت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بھی رجوع کرتی تھی۔ اس لئے اس کو قتل کر ڈالا۔ ۱۷۰ھ میں مر گیا بعض کے نزدیک یہ ہے۔ کہ زہر دے کر کسی نے مار ڈالا۔ اور بعض کے نزدیک کسی بیماری وغیرہ سے مرا۔ ایک سال اور کئی مہینے خلیفہ رہا۔

ہارون رشید بن مہدی

اپنے باپ مہدی کی وصیت کے موافق اپنے بھائی ہادی کے بعد ۱۷۰ھ میں خلیفہ ہوا۔ خوبصورت آدمی تھا۔ عالم و فاضل اور ادیب تھا۔ مرتے دم تک ہر روز سو رکعت نماز نفل پڑھتا تھا۔ ہر دن ہزار درم خیرات کرتا تھا۔ اسلام کے شعائر کی بہت تعظیم کرتا تھا۔ نصوص شرع کے منکر و معارض کو بہت برا جانتا تھا گناہوں

کے رو یا کرتا تھا خصوصاً جب اس کو کوئی نصیحت کرتا یا حدیث بیان کرتا جب
صلے اللہ علیہ وسلم کا نام آجاتا۔ کہتا صلے اللہ علی سیدی۔ ابو معاویہ نے
اس کے سامنے حضرت آدمؑ اور حضرت موسیٰؑ کی حدیث بیان کی۔ ایک شخص
میں طعن کیا۔ کہ آدمؑ کہاں اور موسیٰ کی ملاقات کہاں۔ ہارون بڑا غصے ہوا۔
نص حدیث میں طعن کرتا ہے اس کو مار ڈالو۔ ابو معاویہ نے عذر کر کے اس
حضرت علی رضؓ کی بڑی تعریف کرتا تھا۔ جب عبداللہ بن مبارک کی موت کی
تو ہارون نے بہت افسوس کیا۔ اور ان کی تعزیت کے لئے ایک دربار لگایا
عیینہ کو ایک لاکھ دینار عطا کیا۔ علیٰ ہذا القیاس بعض اور اہل فضل کو بھی ایسے
عنایت کئے۔ اور ہارون کی خوش قسمتی تھی کہ اہل کمال اور عمدہ عمدہ وزیر اس
اکٹھے ہو گئے تھے۔ یہ بات اور کسی خلیفے کو میسر نہیں ہوئی۔ حضرت ابو یوسف
صاحب کو قاضی القضاۃ کر دیا۔ جو قاضی ہوتا تھا۔ انہیں کی رائے سے ہوتا
سف ہر قاضی کو حکم کرتے تھے۔ کہ حنفی مذہب کے موافق حکم دینا ہوگا۔ یہی
حنفی مذہب کا اور مذاہب سے زیادہ رواج ہوگیا ۱۷۶ھ میں عبداللہ بن
بیری نے یحییٰ بن عبداللہ بن حسین بن علی پر افترا کیا۔ کہ یحییٰ مجھ کو کہتا ہے
کے ساتھ لڑائی کر۔ اور میں تیرے ساتھ ہوں یحییٰ نے ہارون کے سامنے
مانے مجھ پر افتراء کیا ہے۔ اور عبداللہ بن مصعب کے ساتھ مباہلہ کیا۔
مہ جھوٹا تھا۔ اسی دن مر گیا ۱۷۶ھ میں شہر ولیسہ کی طرف عبدالرحمان بن
عباس کو بھیجا۔ انہوں نے ولیسہ کو فتح کیا ۱۷۹ھ میں رمضان شریف
یا اور حج تک محرم رہا۔ مکہ سے عرفات تک پیدل گیا۔ متاخرین بادشاہ اور

رؤسا و امراء کے لئے بادشاہ خلیفہ ہارون رشید کا مکہ سے عرفات تک پیدل جانا اور منکسر ہونا بڑی عبرت اور نصیحت کا موجب ہونا چاہیئے۔ کہ مساجد میں باجماعت نماز پڑھنے اور نیک کاموں کے کرنے میں عار نہ کریں۔ اور مکہ میں جا کر غیر شرعی تکلف نہ کریں۔ ۱۸۰ھ میں بڑا زلزلہ واقع ہوا۔ جس سے منارہ اسکندریہ گر پڑا۔ اور ۱۸۳ھ میں صفصاف فتح ہوا۔ اور ۱۸۳ھ میں خزرج نامی حاکم نے ارمینیہ پر خروج کیا۔ سخت لڑائی ہوئی۔ لاکھ مسلمانوں سے زیادہ مارے گئے۔ اور قید کئے گئے۔ ایسا حادثہ اسلام میں پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ ۱۸۷ھ میں نقفور بادشاہ روم نے خط لکھا کہ روم کی ملکہ نے جو مجھ سے پہلے تم کو مال وسامان دیا ہے۔ وہ مجھ کو پھیر دو ورنہ میں لڑائی کروں گا۔ جب یہ خط ہارون کو پہنچا۔ تو بہت غصے ہوا۔ آنکھیں اور چہرہ سُرخ ہو گیا۔ وزیر امراء ڈر کے مارے پاس سے چلے گئے۔ ہارون نے اسی وقت قلم دوات منگائی اور خط کا جواب لکھا جس کی عبارت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم من[1] ھارون امیر المؤمنین الی نقفور کلب الروم قد قرأت کتابک یا ابن الکافرۃ والجواب ما تراہ لا ما تسمعہ۔ اس خط کو روانہ کر کے آپ بھی اسی دن لڑائی کے لئے مع لشکر نقفور کی طرف روانہ ہو گیا۔ اور لگا تار چلا گیا۔ وہاں پہنچکر خوب ہی جہاد کیا۔ اور بہت بڑی لڑائی ہوئی۔ آخر نقفور نے عاجز آ کر ہر سال میں خراج دینا منظور کر لیا۔ اور ہارون واپس ہوا۔ لیکن اس نے پھر عہد توڑ ڈالا۔ ہارون نے پھر دوبارہ جا کر اس سے جہاد کیا۔ اور اس کو خاک میں ملایا۔ اور ۱۹۰ھ میں ہرقلہ کو فتح کیا۔ اور جا بجا اپنا لشکر پھیلا دیا۔ اور قلعہ صقالبہ اور فلقونیہ اور قبرس کو فتح کر لیا۔

[1] امیر المؤمنین کیطرف سے روم کے کتے کیطرف اے کافرہ کے بیٹے جواب تو آنکھوں سے دیکھیگا یعنی تلوار جواب ہوگا نہ کہ خط سے تو سنے ۱۲

سولہ ہزار آدمی قید میں آئے۔ ۱۹۲ھ میں خراسان کیطرف توجہ کی۔ ۱۹۳ھ میں طوس میں جاکر بیمار ہوگیا۔ پنتالیس برس کی عمر میں مرگیا۔ ہارون نے لوگوں سے پہلے امین کے لئے بیعت کر لی۔ پھر مامون کے لئے پھر اس کو خراسان دیدیا۔ پھر موتمن کے لئے بیعت لی۔ اور اس کو جزیرہ اور ثغور کا حاکم کیا۔ زبیدہ ان کی بیوی منصور خلیفے کی پوتی تھی جس نے مکہ شریف میں نہر بنوائی تھی۔ جو نہر زبیدہ کے نام سے مشہور ہے۔ اور نہر کے خرچ اور حساب اور کاغذات دریائے دجلہ میں ڈبودئے اور کہا ترکنا الحساب لیوم الحساب ہارون جب حج کے لئے آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حرمین پر فراخی کر۔ اس لئے اس نے حرمین میں بہت سا مال خیرات کیا۔ اور لوگوں پر احسان کئے۔ اس زمانے سے یعنی دوسری صدی کے وسط سے پہلے صحابہ و تابعین کے وقت میں لوگ مسائل میں آزاد تھے۔ جس عالم سے چاہتے تھے۔ پوچھ کر عمل کر لیتے تھے۔ اہل مکہ علماء مکہ سے۔ اور اہل مدینہ اہل مدینے سے اور کوفہ والے علماء کوفہ سے علیٰ ہذا القیاس ہر شہر والے اپنے اپنے علماء سے بعد ازاں تبع تابعین کے وقت اسی طرح مسائل دریافت کرتے تھے۔ بعد ازاں بسبب بے علم ہوجانے خلفاء کے اور اختلافات اور فسادات کے واقع ہونے سے ہارون رشید اور بعض علماء کی مرضی ابو یوسف وغیرہ کی کوشش سے پہلے مذہب ابو حنیفہ رح کی بنا پڑی۔ پھر امام مالک کے مذہب کی۔ پھر امام شافعی رح کے مذہب کی پھر امام احمد حنبل رح کے مذہب کی بنا پڑی۔ سارے ہر مذہب کے اصول مقرر ہوئے۔ رفتہ رفتہ منع بدون تقلید مذہب بڑھتی گئی۔ اور مذاہب اربعہ کے لوگ ایک دوسرے کو مکروہ نظر سے دیکھنے لگے اور جھگڑنے

اور ایک دوسرے کے دشمن بننے لگے۔ حتےٰ کہ آٹھویں صدی کے ابتدا میں حاکم مصر ملک ناصر فرح بن برقوق نے مکہ شریف میں چار مذہب کے چار مصلے علیحدہ کر دیے جس سے ایک تفرقہ بین المسلمین کی صورت ہو گئی۔ اور بجائے ایک جماعت کے چار جماعتیں ہو گئیں؛

الامین محمد ابو عبداللہ بن ہارون رشید

اپنے باپ کے بعد حسب ولیعہدی ۱۹۳ھ میں خلیفہ ہوا۔ حسین جمیل۔ شجاع بہادر دسواں خلیفہ تھا۔ ایک دفعہ شیر کو بھی قتل کر دیا تھا۔ اور نہایت فصیح اور ادیب تھا۔ لیکن مسرف و بدتدبیر وضعیف العقل تھا۔ لہو ولعب کا عاشق تھا۔ کھیل کے لئے مکان بنائے۔ چڑیا خانہ تیار کیا۔ شیر گرگ وغیرہ پالے۔ تمام خزانے ایسے ہی کاموں میں اڑا دیے ۱۹۸ھ میں مارا گیا۔ اس کا سبب یہ ہوا جس وقت تخت پر بیٹھا۔ اسی وقت اپنے بھائی قاسم یعنی موتمن کو جسے ہارون نے امین کے بعد ولی عہد کیا تھا اور اس کو جزیرہ اور ثغور کا حاکم کر دیا تھا۔ موقوف کر دیا۔ جب یہ خبر مامون کو پہنچی تو وہ امین پر بہت خفا ہوا۔ اور خط وکتابت اس سے بند کر دی۔ امین نے اپنے بیٹے موسےٰ کو ولیعہد کر دیا۔ اور مامون کو خط لکھا کہ وہ بھی موسیٰ کی ولیعہدی کو تسلیم کرے۔ جب مامون کو یہ خط پہنچا تو وہ ناراض ہوا۔ اور امین کے اس حکم سے انکار کیا جب امین کو یہ خبر پہنچی۔ تو امین نے مامون کو معزول کر دیا۔ اور علی بن عیسےٰ بن ماہان کو جبال ہمدان نہاوند وغیرہ کے شہروں کا حاکم کر دیا۔ اور پھر علی مذکور کو چالیس ہزار لشکر کے ساتھ مامون پر بھیجا۔ اور ایک چاندی کی بیڑی مامون کے قید کرنے

وسالا دی۔ مامون اس وقت خراسان کا حاکم تھا۔ جب مامون کو اس ماجرے کی خبر ہوئی۔ اس لئے بھی طاہر بن حسین کو قریبًا چالیس ۴۰ ہزار آدمی کے لشکر پر امیر کرکے روانہ کیا۔ اور دونوں لشکروں میں سخت لڑائی ہوئی آخر طاہر نے علی کو پکڑ کر ذبح کر دیا۔ اور اس کا سر مامون کی خدمت میں بھیجدیا۔ اور تمام لشکر علی کا بھاگ گیا جب امین کو یہ خبر پہنچی تو وہ قاسم اور مامون کی مخالفت پر نادم ہوا۔ اور روز بروز تنزل میں ہوتا گیا۔ اور مامون ترقی کرکے پہلے حرمین کا والی ہوگیا اور لوگ اس کے ساتھ شامل ہوگئے تھے کہ اُن کا افسر طاہر بن حسین بغداد میں مع لشکر جرار داخل ہوگیا اور امین کو لڑائی کے لئے بلایا۔ امین نے لڑائی سے کنارہ کیا اور مع عیال و اطفال مدینہ منورہ میں چلا گیا۔ لیکن بعض سپاہیوں نے اس کو وہاں جاکر بھی اس کا سر تلوار سے اتار کر طاہر کے پاس حاضر کردیا۔ اور طاہر نے امین کا سر مامون کے پاس بھیج دیا۔ مامون اس سے طاہر پر بڑا خفا ہوا۔ اور اس کو دور کار دیا ؛

المامون عبداللہ ابوالعباس بن ہارون رشید

سنہ ۱۹۸ھ میں خلیفہ ہوا۔ اس کو فنون عربی و فقہ میں نہایت مہارت تھی۔ علم فلسفہ وغیرہ میں بھی لائق تھا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کے مخلوق ہونے کا قائل ہو گیا۔ بہادر۔ حلیم۔ عقیل۔ اور مہیب اور سخی عادل تھا۔ اور قرآن شریف کا حافظ علم فرائض میں ہوشیار تھا۔ فصاحت اور بلاغت میں بھی اچھا تھا۔ باایں ہمہ نیک بھی ایسا تھا۔ کہ ایک رمضان شریف میں تینتیس ۳۳ قرآن ختم کئے۔ لیکن ذیل غلطی میں پڑگیا تھا۔ کہ مذہب شیعہ اختیار کرلیا تھا۔ اس سئے اس نے سنہ ۲۰۱ھ میں اپنے بھائی

قاسم موتمن کو ولی عہدی سے موقوف کر کے علی الرضی بن موسٰے الکاظم بن جعفر صادق کو ولی عہد کر دیا۔ اور اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دے دی۔ اور سکہ اُس کے نام کا جاری کر دیا۔ اور رعایا کو سبز لباس پہننے کا حکم دیا۔ بلکہ یہ چاہا۔ کہ اپنی زندگی میں علی کو اپنی جگہ خلیفہ کر دے۔ مگر یہ بات عباسیوں کو نہایت بری لگی۔ اور مامون کے ساتھ لڑنے کو نکلے۔ اور ابراہیم بن مہدی کے ساتھ بیعت کر لی۔ مامون بھی ان کے مقابلے میں نکلا اور کچھ لڑائی بھڑائی مابین فریقین ہوتی رہی۔ اتفاقاً ۲۰۳ھ میں علی کا انتقال ہو گیا۔ بغاوت فرو ہو گئی۔ اور خلیفہ بدستور سابق مامون ہی رہا۔ ۲۱۱ھ میں حکم دیا۔ کہ کوئی معاویہ رضہ کو نیکی سے یاد نہ کرے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد علی سب سے افضل ہے۔ ۲۱۲ھ میں خلق قرآن کا مسئلہ نکالا۔ لوگوں کو اس مسئلہ پر دہشت ہوئی۔ قریب تھا کہ فتنہ ہو جائے۔ جب لوگوں نے نہ مانا تو ۲۱۸ھ ہجری تک خاموش رہا۔ ۲۱۵ھ میں روم پر چڑھائی کی۔ قلعہ قرہ اور ماجد وغیرہ لے لیا۔ پھر دمشق گیا۔ پھر مصر میں آیا۔ پھر روم کو واپس آیا۔ ۲۱۸ھ میں پھر مسئلہ خلق قرآن کو جاری کیا۔ بغداد میں علماء پر اس مسئلہ کی وجہ سے آفت آئی۔ کوئی مارا گیا۔ کوئی قید ہوا۔ امام احمد بن حنبل رح بھی قیدیوں میں تھے۔ اور کسی کو کوڑے لگائے گئے تھے۔ اس سال میں مامون روم میں مر گیا۔ اس کی لاش طرطوس میں لا کر دفن کی گئی۔ اور اُس کے زمانہ میں سفیان بن عیینہ اور امام شافعی رح اور عبدالرحمٰن بن مہدی اور یحیےٰ بن سعید قطان اور واقدی وغیرہ کا انتقال ہوا۔

المعتصم باللہ بن ہارون رشید ۲۱۸ھ میں بھائی کے بعد خلیفہ ہوا۔ بڑا قوی تر زور آور اور شجاع اور مہیب آدمی تھا

بوں کی چال اختیار کی۔ خلق قرآن میں اس نے بھی علما کا امتحان لیا۔ اور ان کو تکالیف
یں۔ مدرسوں کو حکم دیا کہ بچوں کو یہ مسئلہ سکھا دیں کئی علماء کو اس مسئلہ کے انکار سے
ل کرڈالا امام احمد حنبل ہ کو مارا۔ بغداد کو چھوڑ کر سر من رائے کو آباد کیا۔ اور اس کو
دار الامارہ مقرر کیا اس کے عہد میں آٹھ فتوح ہوئی ہیں ۲۲۳ھ میں روم پر چڑھائی کی۔ روم
کی خوب خبر لی۔ ان کے گھر ویران کر دئے۔ اور عموریہ کو چھین لیا۔ تیس ہزار آدمی قتل کئے
اسی قدر قید کر لئے۔ جیسے اس خلیفے کے وقت میں بلاد فتح ہوئے۔ اور اقبال نے ترقی
ایسی کسی سابق خلیفہ کے وقت نہیں ہوئی۔ آذربیجان وطبرستان ... ان البتیا صیح و
بخارا و طخارستان و صدود کابل کو فتح کر لیا۔ اور یہاں کے بادشاہوں کو قید لیا۔ اور بہت
سے بادشاہ اس کے دروازے پر کھڑے رہتے تھے۔ دس ہزار سے زیادہ غلام رکھتا
تھا۔ ایک ہزار دینار روزمرہ باورچی خانہ کا خرچ تھا۔ روم کے بادشاہ نے معتصم کو خط
لکھا اور اس کو دھمکایا جب معتصم نے اس خط کو پڑھا تو جواب لکھا۔ بسم اللہ الرحمن
الرحیم اما بعد فقرات کتابک وسمعت خطابک والجواب ما تری لا ماتسمع
سیعلم الکفار لمن عقبی الدار۔ اڑتالیس برس کی عمر ۲۲۷ھ میں فوت ہوا۔ مرتے وقت
کہا۔ حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذنا ھم بغتۃ یہ خلفاء عباسیوں کے عروج کا
زمانہ تھا۔ اس کے بعد دن بدن تنزل ہوتا گیا۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ معتصم نے اپنی عربی فوج
سے بیحد بدظن ہو کر اجرتی فوج یعنی ترکوں کو بلا کر بھرتی کر لیا۔ اور از حد زیادہ ان کی خاطر کی
دیباج اطلس ان کے پہننے کو اور عمدہ سے عمدہ غذا کھانے کو اور گھوڑے سواری کو دیئے
ترک ایسے مستے کہ بغداد کے بازاروں میں سبلہ دہرک گھوڑے دوڑاتے تھے۔ اس
لئے اہل بغداد بازار میں چلنے پھرنے سے عاجز ہو گئے۔ اور خلیفہ کے فریادی ہوتے

کہ یا تو یہ لشکر اس سے نکل جا۔ ورنہ ہم تیرے سے جنگ کریں گے معتصم نے کہا کس چیز سے جنگ کرو گے لوگوں نے کہا سحری کیوقت بددعا کریں گے۔ خلیفہ مذکور نے کہا اسکے مقابلہ کی تو مجھ کو طاقت نہیں پس اسلئے خلیفہ نے بغداد کو چھوڑ کر سر من رائے کو دار الخلافہ بنایا۔ اور اس کو آباد کیا اور یہی معنے غیر قوم کو اپنی سلطنت میں دخل دینا آخر میں خاندان عباسی کے تنزل اور ہوا اڑنے کا موجب ہوا جس عصا پر انہوں نے سہارا کیا وہی لٹ لیصما اژدہا بن گیا۔ ؎ا

واثق باللہ بن معتصم

سنہ ۲۲۸ھ میں باپ کی جگہ خلیفہ ہوا۔ یہ بھی قرآن کے مخلوق ہونے کا قائل تھا بعض علمار کو جو خلق قرآن کے قائل نہیں تھے ان کو ایذا دیتا تھا۔ ازانجملہ احمد بن نصر خزاعی جو بڑے محدث تھے۔ اور امر معروف اور نہی منکر کرنے میں مشہور تھے۔ انکو پکڑ منگایا۔ اور ان سے مسئلہ مذکور دریافت کیا انہوں نے کہا قرآن مخلوق نہیں۔ واثق نے کہا۔ تو جھوٹ بولتا ہے انہوں نے واثق کو کہا تو جھوٹ بولتا ہے۔ علماء معتزلہ نے فتوی دیا کہ یہ محدث واجب القتل ہے۔ پس واثق نے اس کو اپنے ہاتھ سے تلوار سے شہید کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بیشک حق گوئی اسی کا نام ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے۔ ظالم بادشاہ کے پاس حق کا کلمہ کہنا۔ شہادت فی سبیل اللہ کا ثواب ہے چہ جائیکہ سچ مچ شہادت بھی ہو جائے۔ ان کا سر بغداد میں جہاں کے وہ رہنے والے تھے بھیجا اور متوکل کے عہد تک یعنی چھ برس کان کا سر وہاں لٹکتا رہا۔ واثق نے البتہ یہ کام اچھا کیا کہ شاہ روم کے پاس جو مسلمان ایکہزار چھ سو قیدی تھے ان کو چھوڑا لیا۔ جب یہ قیدی آئے۔ تو

؎ا ترک کے دخل نے سلطنت عباسیہ کو ضعیف کر دیا جس کو چاہتے تھے تخت پر بٹھاتے اور جسکو چاہتے تھے اتار دیتے تھے۔ یا مار دیتے تھے جیسے خلفاء آئندہ کی تاریخ سے معلوم ہوگا ۱۲

احمد بن ابی داؤد جو واثق کا منہ لگا مولوی تھا۔ اور جس نے واثق کو اس مسئلہ میں متعصب کیا تھا اس نے کہا جو قیدی خلق قرآن کا قائل ہے۔ اسکو چھوڑ دو۔ اور جو اس کا قائل نہیں اسکو قید نہ ہونے دو۔ مسئلہ خلق میں ایک شخص محدث ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن ازدی کو بھی قید کر رکھا تھا۔ یہ ابو داؤد نسائی کے استاد تھے۔ احمد بن ابی داؤد نے ان سے بھی مسئلہ خلق قرآن امتحاناً پوچھا۔ انہوں نے جواب میں کہا۔ کیا اس مسئلہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے۔ یا نہیں۔ احمد نے کہا جانتے تھے۔ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو اس مسئلہ میں خاموش رہنے کی گنجائش رہی اور لوگوں کو اس مسئلہ کی طرف نہ بلایا۔ اور تم کو اس میں ساکت رہنے کی گنجائش نہ رہی۔ احمد خاموش ہو گیا۔ اور تمام لوگ حاضر بھی حیران رہ گئے۔ اور واثق بھی بہت ہنسا۔ اور منہ پر ہاتھ رکھ لیا اور گھر کو چلا گیا۔ اور محدث مذکور کو تین سو دینار دیا۔ اور احمد پر بڑا خفا ہوا۔ اور آئندہ اس مسئلہ سے رجوع کیا۔ اور کسی اللہ کے بندے کو اس مسئلہ میں پھر تکلیف نہ دی۔ اور ۲۳۲ھ میں مر گیا۔

المتوکل علی اللہ جعفر بن معتصم

۲۳۲ھ میں واثق کے بعد خلیفہ ہوا۔ اہل سنت اور محبان سنت کی تائید کی۔ اور جابجا ترغیب سنت کے خط لکھے۔ اور خود بھی سنت کی طرف بہت مائل تھا۔ ۲۳۴ھ میں علماء محدثین کو جمع کیا سامرا میں جمع کر کے ان کی بڑی خاطر و عزت کی اور عطیات عنایت کئے۔ اور ان کو حکم دیا کہ علانیہ اور کھلے طور پر مسائل اور روایت کتب احادیث بیان کریں۔ چنانچہ ابی بکر بن ابی شیبہ رصافہ کی جامع مسجد میں حدیث کی تعلیم کے لئے بیٹھ گئے۔ تیس ہزار آدمی حدیث کے پڑھنے کے واسطے ان کے پاس جمع ہو گئے۔ اور اسی قدر لوگ انکے بھائی عثمان کے پاس بھی جمع ہو گئے۔ اور دیو بھی جامع منصور میں حدیث کی تدریس کرنے لگے۔ علیٰ ہذا القیاس اور اہل علم بھی تعلیم میں مصروف ہو گئے۔ اور تمام خلق متوکل کیلئے بہت ہی دعا کرتے تھے۔ اور نیز مذہب جہمی کو مٹایا ۲۳۸ھ میں

سے المتہدی باللہ کو ۲۵۵ھ میں بلا کر خلیفہ کر دیا المتہدی نے اس سے انکار کیا۔ مگر اس کو منظور ہی کرنا پڑا۔ یہ خلیفہ نہایت پارسا عابد زاہد عادل شجاع قائم صائم تھا۔ موٹا سوٹا لباس رکھتا تھا۔ غریبانہ کھانا کھاتا تھا۔ گانا بجانا ظلم تعدی فسق و فجور موقوف کر دیا خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کی چال چلا۔ ترک اس کے بھی مخالف ہو گئے۔ اور اس کے قتل کے درپے ہوئے خلیفہ نے مع اپنی فوج کے انکا مقابلہ کیا۔ ایک دن میں چار ہزار ترک قتل ہوئے۔ اور پھر بھی لڑائی ہوتی رہی آخر خلیفہ کے لشکر کو شکست ہوئی۔ اور خلیفہ کو پکڑ کر اسکے خصیئے مل دئے اور اسی الم میں ۲۵۶ھ میں مر گیا۔ پندرہ دن کم ایک برس خلافت کی۔

المعتمد علی اللہ بن متوکل

جب مہتدی قتل کیا گیا۔ تو لوگوں نے معتمد کو قید سے نکال کر ۲۵۶ھ میں اسکو خلیفہ کر دیا لیکن یہ خلافت کے لائق نہ تھا خلیفہ کے ہوتے ہی لہو و لعب میں مصروف ہو گیا۔ اور رعیت سے بالکل غافل ہو گیا۔ اپنے بھائی طلحہ کو مشرق کا امیر کر دیا۔ اور اپنے بیٹے جعفر کو ولیعہد کر دیا۔ اسکے عہد میں قوم زنج نے بصرہ اور اطراف کو لے لیا۔ اور تمام علاقہ کو برباد کر دیا۔ زنج کیا تھا۔ اسکے لشکر کی کئی دفعہ لڑائی ہوئی قوم زنج کا بادشاہ بہبوذ نام ملحد تھا۔ نبوت اور غیب دانی کا مدعی تھا۔ معتمد کی اس قوم سے ۲۷۰ھ میں ایک برس تک لڑائی رہی۔ اس ملعون نے ڈیڑھ کروڑ مسلمانوں کو قتل کیا۔ بصرہ میں ایکدن تین لاکھ مسلمان قتل کرتے۔ حضرت علی رض و صحابہ کو منبر پر کھڑا ہو کر برا کہتا تھا۔ اور سیدوں کی بے حرمتی کرتا تھا۔ لیکن اللہ کے فضل سے آخر مسلمانوں نے اس کو شکست دی۔ اور مسلمانوں نے بہبوذ کا سر کاٹ کر نیزہ پر ٹانگ کر لے آئے۔ اہل اسلام کو اس سے بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ ۲۶۰ھ میں روم نے شہر لؤلؤہ کو مسلمانوں سے لے لیا۔ اور ۲۶۶ھ میں روم کا لشکر دیار مکہ تک پہنچا۔ اعراب نے کعبہ کے غلاف کو لوٹ لیا۔ ۲۶۷ھ میں احمد حجابی نے

زمان خراسان سجستان کو دبالیا۔ اپنے نام کا سکہ جاری کر دیا۔ لیکن اُس کو اس کے غلاموں نے مار ڈالا۔ اور ۲۷۰ھ میں دعوت[1] عبید اللہ مہدی رافضی کی یمن میں ظاہر ہوئی۔ اور وہ اس دعویٰ پر ۲۷۸ھ تک قائم رہا۔ اسی سال میں حج کو گیا۔ وہاں بھی کچھ لوگ اس کے معتقد ہوگئے۔ انکو مصر میں لے گیا۔ پھر وہاں سے مع اتباع مغرب میں چلا گیا۔ ۲۷۸ھ میں فرقہ قرامطہ کوفہ میں پیدا ہوگیا۔ یہ فرقہ ملحد تھا۔ جنابت سے غسل نہیں کرتے تھے۔ اور شراب پینے کو حلال جانتے تھے محمد بن حنفیہ کو رسول اللہ کہتے تھے۔ بیت المقدس کو قبلہ جانتے تھے۔ اسی سال میں خلیفہ کا بھائی موفق طلحہ فوت ہوگیا۔ موفق معتمد کے مخالف ہوگیا تھا۔ لڑائی ہونے تک نوبت پہنچی۔ لیکن خیر رہی۔ کہ معتمد اس سے دبا رہا۔ اور موفق کے مرنے سے آرام ہوگیا۔ ۲۷۹ھ میں معتمد کا نام شکست ہوگیا۔ کیونکہ ابو العباس بن موفق غالب ہوگیا۔ اور رعایا اس سے جا لی۔ جب معتمد نے اسکی ترقی دیکھی تو اپنے بیٹے مفوض کو ولیعہدی سے موقوف کر دیا۔ اور اپنے آپکو معزول کر کے ابی العباس سے بیعت کی اور کچھ دنوں کے بعد اسی سال میں فوت ہوگیا اس کے عہد میں کئی زلزلے اور قحط واقع ہوئے۔ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و مسلم رحمۃ اللہ علیہ و ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ و داؤد ظاہری و ابو حاتم رازی کا انتقال ہوگیا۔

المعتضد باللہ احمد بن موفق بن متوکل

۲۷۹ھ میں اپنے چچا المعتمد کے بعد خلیفہ ہوا۔ المعتمد نے ۲۷۱ھ میں اسکو ولیعہد کر دیا تھا۔ یہ خلیفہ بہت لائق اور نیک آدمی تھا۔ حسین جمیل عقیل عادل شجاع تھا۔ ایک دفعہ شیر کو بھی مارا۔ رعب داب بھی خوب رکھتا تھا۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیا تھا۔ فتنہ فساد بند ہوگیا۔ کتب جدال و فلسفہ کی فروخت بند کر دی۔ نجومیوں کو

[1] اس کا مفصل حال خلفاء مصر عبیدیوں میں آئے گا ۱۲۔

اس عمل سے روک دیا۔ متوکل کے وقت سے سلطنت میں جو ضعف واقع ہو چلا تھا تھا۔ اسکا جبر نقصان کر دیا۔ ۲۸۰ھ میں داعی مہدی قیروان میں آیا۔ اور اسکا امر شائع ہو گیا۔ اور اہل افریقیہ سے لڑ کر غالب ہو گیا۔ اسی سال میں سورج کو گہن لگا۔ عصر تک اندھیرا رہا۔ پھر ایک آندھی آئی۔ پھر ایک بھونچال بہت بڑا آیا۔ شہر ویران ہو گئے۔ ڈیڑھ لاکھ آدمی دبے ہوئے نکالے گئے۔ ۲۸۱ھ میں معتضد نے کوریہ کو جو روم سے ہے۔ فتح کیا۔ اسی سال میں رے اور طبرستان کا پانی بہت نیچے چلا گیا۔ حتیٰ کہ ڈیڑھ سیر پانی تین درم کو ملتا تھا اور سخت قحط پڑا۔ لوگوں نے مردار تک کھا لئے۔ اس سال میں دار الندوہ کو (جو مکہ شریف میں ایک مکان تھا) بیت اللہ شریف میں ملا دیا۔ اور ۲۸۲ھ میں مجوس کو انکے مذہب کے رسوم سے اور عید ادا کرنے سے روک دیا۔ ذوی الارحام کو میراث دلائی ۲۸۴ھ میں ایک ایسی سرخی ظاہر ہوئی کہ تمام آدمیوں کے منہ اور دیواریں سرخ نظر آتی تھیں اور ایسی ایسی کئی آیات الٰہی اور بھی ظاہر ہوئیں۔ ۲۸۶ھ میں ابو سعید قرمطی کا بصرہ وغیرہ میں غلبہ ہو گیا۔ معتضد کے لشکر نے اس سے کئی دفعہ شکست کھائی۔ معتضد نے ایک دفعہ ارادہ کیا کہ معاویہ پر لعنت کرے۔ مگر قاضی یوسف نے اس کو اس ارادہ سے منع کیا۔ اور رعایا کی مخالفت سے ڈرایا۔ آخر اچھا ہوا۔ کہ وہ مان گیا۔ ۲۸۹ھ میں بیمار ہو کر فوت ہو گیا۔

المکتفی باللہ بن معتضد

معتضد نے اس کو اپنی مرض میں ولیعہد کیا۔ باپ کی وفات کے بعد ۲۸۹ھ میں خلیفہ ہوا۔ یہ بہت نیک سیرت آدمی تھا۔ عدل و انصاف سے رعایا کو خوش کیا۔ رعایا اس کیلئے تہ دل سے دعا کرتی تھی۔ اسی سال میں ایک بڑا زلزلہ آیا۔ اور ایک بڑی آندھی چلی۔ کھجوروں کے درختوں کو اکھیڑ دیا۔ اور ایسی کبھی نہ آئی تھی۔ اور اسی سال میں یحییٰ بن ذکرویہ قرمطی نے خروج کیا۔ اس کے اور

خلیفہ کے لشکر میں لڑائی ہوئی آخر یحییٰ قتل کیا گیا۔ پھر اس کے بعد اس کے مؤید اور بھی اٹھے۔ مگر اللہ کے فضل سے وہ بھی مقتول ہو گئے ۲۹۱ھ میں انطاکیہ کو جو (روم سے ایک شہر ہے) فتح کیا۔ اور بے شمار مال غنیمت ہاتھ آیا۔ ۲۹۴ھ میں دریائے دجلہ جوش میں آیا۔ اکیس ہاتھ پانی پہلے سے زیادہ ہو گیا۔ اس سے بغداد میں بہت ویرانی ہوئی ۲۹۵ھ میں مرض سے انتقال ہو گیا۔ اُن کے آٹھ لڑکے پیچھے رہے۔ اور آٹھ لڑکیاں اس کے عہد میں عبداللہ بن احمد حنبلؒ اور بزار صاحب مسند۔ اور قاضی ابو حازم فوت ہوئے۔

مقتدر باللہ بن معتضد

۲۹۵ھ میں تیرہ برس کی عمر میں خلیفہ ہوا۔ عقلمند اور صاحب رائے تھا۔ لیکن لہو و لعب اور شراب وغیرہ میں اوّل خلافت میں ہی مصروف ہو گیا کام کاج وزیر کرتا تھا۔ ابن المعتز اسکا مخالف ہو گیا تھا۔ یہاں تک کہ وہ خلیفہ ہو گیا اور مقتدر مقید ہو گیا۔ مگر ابن المعتز کا کام نہ چلا۔ مقتدر کو اسکے حامیوں نے قید سے نکال کر پھر خلیفہ کر دیا۔ اور ابن المعتز کو قید کر لیا۔ اور قید میں مر گیا۔ مقتدر پھر بھی نہ سمجھا اور کاروبار سلطنت کا وزیر کے سپرد کر کے پھر لہو و لعب میں پڑ گیا۔ ۲۹۶ھ میں حکم دیا کہ یہود و نصاریٰ سے حکومت لی جاوے۔ اس سال میں مہدی نے مغرب کا ملک لے لیا۔ مقتدر کی کم سنی کی وجہ سے اسلام کی خلافت اور حکومت میں نقصان آنا شروع ہوا۔ اسی سال میں حسین حلاج کو بغداد میں لاکر سولی دیا گیا۔ کیونکہ قرامطہ کا منادی تھا اور خدائی دعویٰ کرتا تھا۔ اسی سال میں مہدی فاطمی نے چالیس ہزار بربر لے کر مصر پر چڑھائی کی۔ اسکندریہ لے لیا۔ ۳۰۵ھ میں بادشاہ روم نے ہدیہ بھیج کر صلح کی درخواست کی۔ مقتدر نے فوج تیار کی اور جماعت بندی کا حکم دیا کہ اصلی لشکر ہی

ایک لاکھ ستر ہزار غلمان کے پیچھے سات ہزار غلام تھے۔ ان کے پیچھے سات سو دربان تھے اڑتیس
ہزار دیباج کے پردے تھے۔ بائیس ہزار فرش تھے۔ یہ تمام دھوم دھام ان لوگوں نے دیکھی۔ جو
تحائف لے کر آئے تھے۔ اور اسی سال میں حاجب عمان کی طرف سے تحائف آئے۔ ان میں ایک
چڑیا بھی تھی۔ جو فارسی اور ہندی میں فصاحت بلاغت سے کلام کرتی ۳۰۶ھ ہجری میں مقتدر کی
والدہ نے مارستان کو فتح کیا۔ انکی والدہ خود انتظام سلطنت کرتی تھی۔ خلیفہ برائے نام تھا اسی
سال میں قائم محمد بن مہدی فاطمی نے مصر کی طرف پھر چڑھائی کی ۳۰۸ھ میں بغداد میں قحط
لوٹ مار ہوئی۔ دولت عباسیہ میں خلل پڑ گیا ۳۱۲ھ ہجری میں والی خراسان نے فرغانہ لے لیا
۳۱۴ھ میں روم نے ملطیہ لڑ کر لے لیا۔ دجلہ دریا سوکھ گیا۔ لوگوں میں سخت تکلیف واقع ہوئی ۳۱۵ھ
میں روم نے دمیاط کو فتح کیا وہاں کی جامع مسجد میں ناقوس بجاتے اسی سال میں دیلم نے رے اور
جبال پر غلبہ پالیا۔ بچوں کو ذبح کر دیا ۳۱۶ھ میں قرمطی کا پھر زور ہو گیا۔ بہت شہر لے لئے خلیفہ
کے لشکر کو شکست ہوئی۔ بیت اللہ شریف کا حج بند ہو گیا۔ مکہ والوں کو نکال دیا۔ مسلمانوں کو
تباہ کر دیا۔ ادھر روم نے شہر خلاط کو لے لیا۔ منبر کو مسجد سے نکال کر وہاں صلیب قائم کر دیا ۳۱۷ھ
میں مونس نے اپنے حامیوں کے ساتھ مقتدر پر چڑھائی کی۔ حتی کہ مقتدر کے خواص تک بھاگ
گئے۔ اور مقتدر خود بھی چھپ گیا۔ اور مونس نے محمد بن معتضد کو خلیفہ کر دیا۔ لیکن رعایا نے بلوا
کر کے پھر مقتدر کو خلافت دے دی۔ اسی سال میں مقتدر نے حج کا ارادہ کیا وہاں پہنچا تو
وہاں ابو طاہر قرمطی کا فتنہ ہو رہا تھا۔ اس نے بہت حجاج کو قتل کیا۔ مسجد حرام میں لڑائی کی
لاشوں کو آب زمزم میں ڈال دیا۔ حجر اسود کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور اس کو اکھاڑ کر لے گیا
بیس برس تک ان کے پاس رہا۔ مطیع کے عہد میں واپس آیا۔ جس اونٹنی پر اس کو لادتے
تھے۔ وہ مر جاتی تھی۔ حجر اسود اور مقام ابراہیم تک چالیس اونٹنیاں مر گئیں۔ جب واپس آیا تو

ابدیلی اونٹنی اسکو نے آتی ابوطاہر کا بدن چیچک سے پھٹ گیا۔ اور فی النار ہوا۔ اسی سال میں بغداد میں ایک فتنہ اٹھا حنابلہ گروہ نے کہا۔ مراد مقام محمود سے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ رسول اللہ کو عرش کے اوپر جگہ دیگا دوسروں نے کہا اس سے شفاعت مراد ہے۔ اس سے گروہوں کے درمیان خوب تلوار چلی سینکڑوں مسلمان مارے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور مسئلہ یہی حق ہے کہ مراد اس سے شفاعت ہے ۳۱۹ھ میں قرمطی نے اہل بغداد کو دھمکایا۔ ڈیلیا دیلم نے دینور میں قتل فساد کیا ۳۲۰ھ میں مونس نے مقتدر پر حملہ کیا بربر قوم کو لے کر آیا جب دونوں لشکر میدان لڑائی میں نکلے بربری نے مقتدر کو ذبح کر دیا۔ اس کا سر نیزہ پر لٹکایا۔ اور لاش کو برہنہ چھوڑ کر گھاس بھوس میں دبا دیا۔ اس کے عہد میں حضرت جنید شیخ صوفیہ اور نسائی اور ابویعلی صاحب مسند اور ابن منذر اور ابن جریر طبری اور ابن خزیمہ اور ابو عوانہ صاحب صحیح اور ابو القاسم بغوی فوت ہوئے۔

قاہر باللہ بن معتضد بن طلحہ بن متوکل

جب مقتدر مقتول ہو گیا۔ تو قاہر باللہ اور محمد بن المکتفی کو حاضر کیا گیا۔ ارکان سلطنت نے محمد بن المکتفی کو خلیفہ کرنا چاہا۔ اس نے خلافت سے انکار کیا۔ پھر قاہر کی طرف متوجہ ہوئے اس نے اس کو ۳۲۰ھ میں قبول کیا۔ اس نے آل مقتدر کو تکالیف دیں۔ اور اس کی والدہ کو مار ڈالا ۳۲۱ھ میں اسکے لشکر مونس اور ابن مقلہ نے چاہا کہ اس کو خلافت سے بے دخل کر کے محمد بن مکتفی کو خلیفہ کر دیں۔ لیکن قاہر باللہ ان پر غالب ہو گیا۔ اور لشکر تباہ کر دیا۔ اور ابن مکتفی کو دو دیواروں میں چن کر مار دیا۔ اور ابن مقلہ چھپ گیا۔ اور اس کا گھر جلا دیا۔ اور مخالفوں کے گھر لوٹ لئے۔ پس لوگوں کے دلوں میں اس کی ہیبت بیٹھ گئی۔ اور انتظام درست ہو گیا۔ اور حکم دیا کہ گانے والیاں اور شراب نبیذ کو منع کر دیا۔ ہیجڑوں کو

شہر سے باہر نکال دیا۔ اور آلات لہو ولعب توڑ ڈالے۔ مگر خود نشہ اور راگ ورنگ میں
معروف تھا۔ ۳۲۲ھ میں دیلم کا غلبہ ہو گیا۔ خراسان وفارس خلیفہ کے ہاتھ سے نکل گیا۔
ابن مقلہ کی شرارت سے اس کا لشکر اس سے باغی ہو گیا۔ اور اس کو قید کر کے محمد بن
مقتدر کو خلیفہ کر دیا۔ اور پھر قاہر باللہ کو اندھا کر دیا۔ اور اسی سال میں خراب اور تنگ
حالت میں مر گیا۔ اسی زمانہ میں امام طحاوی محدث حنفیہ کا انتقال ہوا۔

راضی باللہ بن مقتدر

۳۲۳ھ میں خلیفہ ہوا۔ سخی بزرگ۔ ادیب۔ شاعر۔ فصیح محب علماء مدبر خلیفہ تھا۔ اس سنہ میں مہدی والی مغرب
پچیس برس حکومت کر کے مر گیا۔ سید ہونیکا مدعی تھا۔ حالانکہ مجوسی تھا۔ شریر تھا۔ علماء کو
جان سے مار دیتا تھا۔ اسکی اولاد بھی اسی چال پر چلی۔ زنا شراب کو حلال کر دیا۔ شیعہ مذہب
کو پھیلایا۔ اسی سال میں محمد بن علی سمغانی جو خدائی دعویٰ کرتا تھا۔ اور مردوں کو زندہ کرنے
کا دعویٰ کرتا تھا۔ ظاہر ہوا اور مع جمیت اپنے گروہ کے قتل کیا گیا۔ اسی سال میں ابو جعفر سمری
ایک سو چالیس برس کا ہو کر مرا۔ اور ابھی اس کے حواس خامسہ صحیح تھے۔ ۳۲۴ھ میں محمد
بن رائق امیر واسط نے ملک دبا لیا۔ اور راضی باللہ برائے نام خلیفہ رہ گیا۔ ۳۲۵ھ میں
خلافت کا انتظام اور اقبال خراب ہو گیا۔ کوئی ملک کسی کے قبضہ میں اور کوئی کسی کے قبضہ
میں آگیا۔ راضی باللہ کے پاس سوا بغداد کے کچھ نہ رہا۔ وہ بھی محمد رائق کے سہارے
سے جب دولت خلافت عباسیہ کی یہ حالت ہو گئی۔ تو قرامطہ اور مبتدعہ لوگوں نے غلبہ
حاصل کر لیا۔ اور ادھر اندلس کے امیر عبدالرحمان بن محمد اموی مروانی نے دعویٰ
کیا کہ خلافت کا مستحق میں ہوں۔ اور امیر المومنین ناصر اپنا لقب رکھا۔ قرامطہ اور
مبتدعہ لوگوں سے خوب جہاد کیا۔ ان کو ذلیل کر دیا۔ ستر قلعے فتح کئے۔ ۳۲۶ھ میں

کم نے محمد بن رائق پر خروج کیا۔ راضی باللہ نے بجکم کی بڑی عزت کی۔ اور بغداد و خراسان اس کو اختیار دیدیا۔ اور اس کا لقب امیرالامراء رکھا۔ محمد بن رائق چھپ گیا۔ ۳۲۲ھ میں ابو اہر بن یحییٰ علوی نے قرمطی کو لکھا۔ کہ حجاج کو مکہ میں جانے سے نہ روکے قرمطی ابوعلی ست تھا۔ اس لئے قرمطی نے حاجیوں کو راستہ کھولدیا۔ لیکن حاجیوں پر ٹیکس لگادیا۔ ۳۲۹ھ اضی باللہ بیمار ہو کر فوت ہو گیا۔ اور محدثین سے ابن ابی حاتم کا انتقال ہوا۔

تقی باللہ بن مقتدر

۳۲۹ھ میں اپنے بھائی راضی باللہ کے بعد خلیفہ ہوئے قائم صائم عابد تھے۔ قرآن شریف بہت پڑھتے تھے شراب سے بہت مجتنب تھے سلطنت کا انتظام عبداللہ کوفی کے ہاتھ پڑ رکھا تھا۔ آپ ئے نام خلیفہ تھے ۳۳۱ھ میں روم نے رہائی سے شہرارزان اور میافارقین اور نصیبین لئے۔ توزن نام حاکم واسط خلیفہ سے مخالف ہو گیا۔ اور کئی دفعہ لڑائی بھی کی۔ اور پھر لح بھی کی۔ اور اطاعت ظاہری کی وجہ سے دھوکہ دے کر متقی کو اندھا کر دیا۔ اور پکڑ لیا۔ عبداللہ بن مکتفی کو خلیفہ کر دیا۔ اور متقی پچیس برس قید میں رہ کر ۳۵۷ھ میں مر گیا۔

تکفی باللہ بن مکتفی بن معتضد

۳۳۳ھ میں بعد معزولی متقی کے خلیفہ ہوا۔ ابن بویہ دیلمی کو اس نے اپنا خیر خواہ تصور کر کے زالدولہ کا اور اس کے بھائی کو عمادالدولہ کا لقب دیا۔ معزالدولہ نے قابو پاکر خلیفہ کو د کر دیا۔ صرف پانچ ہزار درہم اس کا خرچ مقرر کر دیا۔ اور خود بادشاہ بن بیٹھا۔ ۳۳۴ھ میں خلیفہ کو اندھا کر دیا۔ اور قید کر دیا۔ ۳۳۸ھ میں قید میں مر گیا۔ مستکفی مذہب شیعہ رکھتا تھا۔ تین بادشاہ اندھے کر کے مارے گئے۔ قاہر اور متقی اور مستکفی۔

مطیع اللہ بن مقتدر بن معتضد۔ معزالدولہ نے مستکفی کو معزول کر کے

سنہ ۳۳۴ھ میں اس کو خلیفہ کر دیا۔ سلطنت کا کام معز الدولہ کے ہاتھ رکھا۔ اس سال میں ایک ایسا قحط پڑا کہ لوگوں کو مردار اور بچوں کو قتل کر کے کھانے کی نوبت پہنچی سنہ ۳۳۹ھ میں حجر اسود اپنی جگہ پر رکھا گیا۔ کیونکہ اس کو مقتدر کے عہد میں ابو طاہر اکھاڑ کر لے گیا تھا۔ سنہ ۳۴۱ھ میں ایک قوم تناسخیہ ظاہر ہوئی۔ ان میں سے ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ میں علی ہوں اس کی روح میری طرف رجوع کر گئی ہے۔ اور اس کی عورت نے دعویٰ کیا کہ فاطمہ کی روح میری طرف رجوع کر گئی ہے۔ اور ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ میں جبریل ہوں۔ اور جب ان کو مار پڑی تو تاویل کی کہ ہم سید ہیں معز الدولہ چونکہ اہل بیت کی طرف مائل تھا۔ ان کو چھوڑ دیا۔ سنہ ۳۴۴ھ میں اور سنہ ۳۴۷ھ میں زلزلے واقع ہوئے جس سے سینکڑوں آدمی مر گئے اور پہاڑ پھٹ گئے۔ اور سنہ ۳۵۰ھ میں روم نے جزیرہ اقریطش لے لیا۔ سنہ ۳۵۱ھ میں شیعہ نے بغداد کی مساجد میں لعنت لکھ دی۔ اہل سنت نے اس کو رات میں مٹا دیا۔ سنہ ۳۵۲ھ میں معز الدولہ نے حکم دیا کہ بازار میں باورچی کھانا نہ پکاویں۔ عورتیں سر کھلے ہوئے پیٹتی ہوئیں راستہ میں نکلیں کہ حسین کا ماتم کریں۔ یہ پہلا دن ہے جو بغداد میں حسین کا ماتم ہوا۔ اور پھر بدعت شروع ہو گئی۔ اور آج تک موجود ہے۔ اور معز الدولہ کو بھی اس سے گناہ مل رہا ہے۔ اور دسویں ذوالحجہ عید غدیر خم کی گئی۔ باجے بجے۔ اسی سنہ میں بعض بطارقہ ارمن نے ناصر الدولہ بن حمدان کے پاس دو آدمی بھیجے۔ جو باہم جڑے ہوئے تھے۔ دونوں کی پچیس برس کی عمر تھی۔ ان دونوں کے پہلو تو جڑے ہوئے تھے۔ مگر دوسرے اعضاء علیحدہ علیحدہ تھے۔ اور بھوک پیاس بول و براز کی جدا جدا حاجت رکھتے تھے۔ ایک کو عورت کی طرف رغبت تھی اور دوسرے کو مرد کی طرف ایک مر گیا۔ دوسرا زندہ رہا۔ ہر چند اطباء نے مردے کو زندہ سے علیحدہ کرنا چاہا۔ مگر نہ ہو سکا۔ آخر دوسرا بھی اس کی بو سے مر گیا۔ اللہم احفظنا۔ سنہ ۳۵۷ھ میں قرامطہ نے دمشق لے لیا۔ شیعہ

ب مغرب مصر عراق میں پھیل گیا۔ ۳۵۹ھ میں مصر میں اذان کے درمیان کلمہ حی علی خیر العمل پڑھا گیا۔
ان اس کا بیٹا بنی بویہ معز الدولہ وغیرہ اور بنی عبید شیعہ کے سامنے دبے ہوئے تھے۔ اور خلیفہ
ے نام تھا۔ یہ ضعف خلیفہ متقی کے وقت دور ہوا۔ ۳۶۴ھ میں مطیع کا انتقال ہو گیا۔ اس کے
دمیں حکیم ابو نصر فارابی اور امام کرخی حنفی اور دینوری مؤلف المجالسہ اور شاعر متنبی اور محدث
حبان فوت ہوئے۔

طائع اللہ بن مطیع

مطیع نے اس کو اپنی زندگی میں ۳۶۴ھ میں خلیفہ کر دیا۔ سبکتگین
جو ہند میں بھی حکومت کر گیا ہے۔ اس کے آگے معز فوج چلتا
سبکتگین کا لقب نصر الدولہ رکھا۔ اور خلعت اور علم اسکو دیا۔ سبکتگین اور معز الدولہ کے درمیان
لفت ہو گئی سبکتگین نے ترکوں کو ملا کر معز الدولہ سے چند لڑائیاں کیں۔ اسی سنہ میں حسین
مذہب شیعہ غالب ہو گیا۔ معز الدولہ عبیدی کے نام خطبہ پڑھا گیا۔ نماز تراویح بند کرا دی گئی
ب معز الدولہ کو عضد الدولہ نے جنگ و جدل کے بعد قتل کر دیا۔ تو طائع نے عضد الدولہ کو
لعت دیا۔ اور تاج جڑا کر اس کے سر پر رکھا۔ اور حکم دیا کہ اس کے نام کا خطبہ پڑھا جاوے
مرتبہ اسکو بسبب ضعف سلطنت کے ملا تھا۔ ۳۷۲ھ میں عضد الدولہ مر گیا۔ طائع نے اسکے بیٹے
صمصام الدولہ کو اسکی جگہ کر دیا۔ اور اسکا لقب شمس الملۃ رکھا اور تاج جڑا اس کے سر پر رکھا۔
۳۸۱ھ میں مدبر بہاء الملۃ نے خلیفہ مذکور کو پکڑ کر قید کر دیا۔ بعد قادر باللہ کو خلیفہ کر دیا۔ یہاں تک کہ
قید میں ہی ۳۹۳ھ میں مر گیا۔ قادر باللہ اور اکابر شیعوں نے اس پر جنازہ کی نماز پڑھی۔ اسکے عہد میں ثعلب نحوی کا انتقال ہوا

قادر باللہ بن مقتدر

۳۸۱ھ میں طائع کے موقوف ہو جانے کے بعد خلیفہ ہوا۔ یہ خلیفہ قائم
صائم تہجد گزار فیاض و دیانت دار آدمی تھا۔ ایک کتاب صحابہ کے
فضائل میں لکھی۔ مع اس میں معتزلہ و قائلین خلق قرآن کو کافر لکھا۔ جمعہ میں یہ کتاب لوگوں کے مجمع کی

سناتی جاتی تھی ۳۹۰؁ھ میں سجستان میں ایک سونے کی کان نکلی ۳۹۵؁ھ میں عزیز عبیدی حاکم مصر نے ایک جماعت اکابر کو باندھ کر مار دیا اور مساجد کے دروازوں پر اصحاب کو گالی لکھوائی ۳۹۶؁ھ میں حاکم مصر نے حکم دیا کہ اہل مصر اسکا نام سنیں تو کھڑے ہو جایا کریں۔ اور بازار میں اس کو سجدہ کریں ۳۹۸؁ھ میں شیعہ اور اہل سنت کی بغداد میں بڑی تلوار چلی قادر باللہ نے اہلسنت کی بڑی مدد کی شیعہ کو شکست ہوئی ۴۰۰؁ھ میں دریائے دجلہ کا پانی بہت ہی کم ہو گیا ۴۰۲؁ھ میں قادر باللہ نے عورتوں کا دن ہو یا رات رستوں میں چلنا پھرنا بند کر دیا ۴۱۱؁ھ میں حاکم مصر مارا گیا اہل اسلام کی خلاصی ہوئی خوش ہوئے ۴۲۲؁ھ میں قادر باللہ فوت ہو گیا۔ تین مہینے اکتالیس برس خلیفہ رہا۔ اس کے عہد میں دارقطنی مؤلف کتاب صحیح و ابن شاہین و ابن مندہ حافظ و حاکم صاحب مستدرک و ابن مردویہ مفسر و ہبۃ اللہ بن سلامہ مفسر وغیرہ فوت ہوئے ؎

القائم بامر اللہ بن قادر باللہ

۴۲۲؁ھ میں باپ کی جگہ خلیفہ ہوا متقی پرہیزگار قائم صائم عابد عادل سخی صاحب مروت ذی احسان حسین و جمیل خلیفہ تھا ۴۵۰؁ھ میں اسکے وزیر ارسلان ترکی نے اس کو قابو پا کر قید کر لیا لیکن طغرلبک حاکم نے ارسلان کو قتل کر کے خلیفہ کو بحال کر دیا ۴۵۹؁ھ میں باب الازج میں ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا ایک جسم اور دو سر اور دو گردنیں تھیں اسی سنہ میں ایک چاند جیسا ستارہ روشن نکلا لوگ ڈر گئے دس دن نکلا پھر کم ہوتے ہوتے غائب ہو گیا ۴۶۷؁ھ میں خلیفہ بیمار ہو گیا۔ فصد کھلوائی بند نہ ہوتی اسی میں فوت ہوا تین ماہ اکتالیس برس خلیفہ رہا۔ اسکے عہد میں قدوری حنفی اور شیخ ابن سینا فلسفی اور محدث ابو نعیم صاحب حلیہ و محدث ابو عثمان صابونی و ابن بطال شارح بخاری و ابن حزم ظاہری و بیہقی و خطیب بغدادی کا انتقال ہوا۔ ؎

مقتدی بامر اللہ بن قائم بامر اللہ

باپ کے بعد ۴۶۷؁ھ میں خلیفہ ہوا اسکے وقت

میں سلطنت اسلام کو رونق ہوئی۔ اکثر بھرے کام دور کئے۔ اور عمدہ کام عمل میں آئے۔ گانا بجانا موقوف کر دیا۔ دیندار خلیفہ تھا۔ اور لوگ اس سے بہت خوش ہوئے ۴۷۹ھ میں حرمین میں عبیدی کا خطبہ موقوف ہوا۔ اور مقتدی کا خطبہ پڑھا گیا۔ ۴۸۴ھ میں انگریزوں نے جزیرہ سسلی لے لیا۔ ۴۸۷ھ میں لونڈی شمس النہار نے خلیفہ کو زہر دیدیا۔ اس کا انتقال ہو گیا۔

مستظہر باللہ بن مقتدی ۴۸۷ھ میں باپ کے بعد خلیفہ ہوا۔ یہ خلیفہ کریم الاخلاق سخی، بہادر، عالم فاضل، محب علماء و فقراء تھا۔ عمدہ عمدہ کام کئے۔ اسی ۴۸۷ھ میں مستنصر عبیدی والی مصر فوت ہو گیا۔ اور اسکی جگہ مستعلی احمد حاکم ہوا۔ اسی سنہ میں روم نے بلنسیہ لیا۔ ۴۸۸ھ میں احمد خاں سمرقندی زندیقی خیالات کی وجہ سے قتل کیا گیا۔ اور اس کی جگہ اسکا چچازاد بھائی مقرر کیا گیا۔ ۴۹۰ھ میں سلطان ارسلان صاحب خراسان قتل کیا گیا۔ اور اس کی جگہ سلطان برکیا روق مقرر کیا گیا۔ اور ۴۹۱ھ میں انگریزوں نے ینقیہ لے لیا۔ یہ اول ہے۔ جو انگریزوں نے حاکم مصر کی سازش سے شام میں قدم رکھا۔ ۴۹۲ھ میں دعوت باطنیہ اصبہان میں شروع ہوئی پہلے انگریزوں نے بیت المقدس لے لیا۔ ڈیڑھ مہینہ محاصرہ کر کے ستر ہزار آدمی قتل کئے۔ جن میں بہت سے علماء زاہد بھی تھے۔ یہود کو ایک کنیسہ میں جمع کر کے جلا دیا۔ کچھ لوگ بغداد کو بھاگ گئے۔ اور انگریز شام کے ملک میں مضبوط ہو گئے۔ ۴۹۴ھ میں باطنیہ کو عراق میں غلبہ ہو گیا۔ بہت لوگ مارے گئے۔ اور انگریزوں نے شہر سروج اور حیفا اور اسوف اور قیساریہ لے لیا۔ ۴۹۸ھ میں مستعلی صاحب مصر مر گیا۔ اور اس کا بیٹا منصور اس کی جگہ ہو گیا۔ ۴۹۹ھ میں ایک شخص نواحی نہاوند میں نکلا۔ کہا میں نبی ہوں بہت لوگ اس کے تابع ہو گئے۔ آخر کو پکڑ کر قتل کیا گیا۔ ۵۰۰ھ میں سلطان محمد نے

قلعہ اصبہان باطنیہ سے چھین لیا۔ ان کے رئیس کی کھال میں بھس بھر دیا۔ ۵۰۲ھ
میں باطنیہ شہر میں ان کی غفلت سے داخل ہو گئے۔ اور کچھ لڑائی بھڑائی کی
سنہ ۵۰۳ھ میں انگریزوں نے طرابلس لے لیا۔ سنہ ۵۰۴ھ میں انگریزوں نے شام
اکثر حصہ لے لیا۔ مسلمانوں نے ان سے صلح چاہی۔ لاکھوں روپیوں پر صلح ہو
لیکن انگریزوں نے عہد پر ایفا نہ کیا۔ اسی سنہ میں ابن تاشفین حاکم اندلس
انگریزوں سے سخت لڑائی ہوئی۔ مسلمانوں نے فتح پائی۔ قیدی لائے۔ مال
بہت سا لائے بڑے بڑے بہادر انگریز مارے گئے۔ سنہ ۵۰۷ھ میں انگریزوں
بیت المقدس میں مودود حاکم موصل نے لڑائی کی۔ دمشق میں جاکر جمعہ کی نماز پڑھی۔ اتفا
اسی دن فوت ہو گیا۔ انگریزوں نے حاکم دمشق کو اسکی شکایت کی سنہ ۵۱۲ھ میں مستظہر فو
ہو گیا۔ پچیس برس خلافت کی۔ اس کے عہد میں محدث رویانی مصنف بحر اور امام غز
فوت ہوئے۔

مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ

سنہ ۵۱۲ھ میں باپ کی جگہ اسکے مرنے کے بعد خلیفہ ہوا۔ مردانہ ہمت شجاع او
ذی شوکت۔ اور عقیل اور مہیب اور مدبر و محدث تھا۔ سلطنت کا خوب انتظام کیا۔ ا
ترقی کی اور خود بھی کئی جہاد کئے۔ سنہ ۵۲۵ھ میں سلطان محمد بن محمد بن ملک شاہ فوت ہو گیا۔ او
اس کا بیٹا داؤد اس کی جگہ ہو گیا۔ اس پر اس کے چچا کے بیٹے مسعود بن محمد نے
چڑھائی کی۔ اور باہم خوب لڑے۔ آخر صلح ہوئی۔ پھر مسعود بن محمد اور خلیفہ مذکور میں
مخالفت اور لڑائی شروع ہو گئی۔ خلیفہ خود لڑائی میں نکلے اس وقعہ خلیفہ کے لشکر نے خ
کی نمک حرامی کی۔ مسعود کو فتح ہوئی۔ خلیفہ اور اس کے خواص کو پکڑ کر قلعہ ہمدان میں قید کر

جب اہل بغداد کو یہ خبر پہنچی۔ تو عورت ومرد غم سے روتے تھے۔ یہاں تک کہ نماز جمعہ پڑھنے سے باز رہے۔ اور بہت زلزلے آئے۔ سلطان سنجر مسعود کے بھائی نے مسعود کو لکھا کہ خلیفہ کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی طلب کرے اور خلیفہ کو محل کرے۔ اور لوگوں کے غم ومصیبت کا اس سے ذکر کرے۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ اور سلطان سنجر نے ایک لشکر بھیجا۔ کہ خلیفہ کی مدد کرے۔ لیکن چونکہ اس لشکر میں باطنیہ کے چند آدمی تھے۔ انہوں نے بجائے مدد کے خود خلیفہ پر حملہ کیا۔ اور اس کو شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون پس ان باطنیہ شریروں کو لشکریوں نے پکڑ کر ایک ایک کو قتل کیا۔ اہل بغداد نے جب خلیفہ کی شہادت کی خبر سُنی۔ تو غم کے مارے عورت ومرد بے تاب ہو گئے۔ اور بہت جزع فزع کی۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ خلیفہ مذکور رعایا کے ساتھ بھی مہربانی کرتا تھا۔ اور یہ قتل ہونا خلیفہ کا ۵۲۹ھ میں واقع ہوا۔ اس کے عہد میں موصل میں ابر سے آگ برسی سینکڑوں گھر جل گئے۔ بغداد میں لڑنے والے بچھو نکلے۔ اس سے بہت بچے ہلاک ہو گئے۔ اور اس کے عہد میں شمس الائمہ حنفی۔ اور محدث امام بغوی اور حریری صاحب مقامات ادیب وغیرہ فوت ہوئے۔

راشد باللہ بن مسترشد باللہ

۵۲۹ھ میں باپ کی جگہ اسکے قتل کے بعد خلیفہ ہوا فصیح بلیغ ادیب شاعر۔ شجاع۔ سخی اور بڑا خوبصورت تھا۔ گویا حسن یوسف رکھتا تھا۔ جب سلطان مسعود بغداد کو گیا۔ تو خلیفہ موصل کو گیا سو وہاں کے لوگوں نے سلطان مسعود کے آگے ظلم وتعدی وشراب خوری کی شکایت کی علماء سے فتویٰ لیا گیا کہ ایسے آدمی کی خلافت صحیح ہے یا نہیں۔ پس قصہ کوتاہ اسکو موقوف کر کے لوگوں نے

خلیفہ کے چچا کے ہاتھ پرجس کا نام محمد بن مستظہر تھا بیعت کر کے اس کو خلیفہ کر دیا۔ اور اس کا لقب مقتفی لامر اللہ رکھ دیا۔ جب خلیفہ کو اس بات کی خبر ہوئی۔ تو اس کی جماعت نے جو اس کے ساتھ تھی خون و فساد اور لوٹ مار کی۔ اور ایک جماعت کو قتل کیا۔ اور خلیفہ آذربیجان کو چلا گیا۔ اصفہان میں پہنچا تو وہاں بیمار ہو گیا۔ اور ایک جماعت عجمیوں نے اس پر حملہ کر کے اس کو قتل کر دیا۔

المقتفی لامر اللہ بن المستظہر باللہ

سنہ ۵۳۰ھ میں بھتیجے کے قتل کے بعد خلیفہ ہوا۔ عابد۔ زاہد۔ عادل۔ شجاع۔ مدبر محب علماء محدث دیندار خلیفہ تھا۔ سلطان مسعود نے مسترشد اور راشد کے وقت میں دار الخلافہ سے بہت مال لیا۔ اور تصرف کر لیا۔ مقتفی سے بھی ایک لاکھ دینار طلب کیا۔ مقتفی نے جواب دیا۔ کہ تو نے دار الخلافہ میں کیا باقی چھوڑا ہے۔ ہر چیز پر تو تو نے قبضہ کر لیا ہے پس سلطان نے کچھ نہ لیا۔ اسی سنہ میں ایک بڑا عظیم الشان زلزلہ آیا۔ بحرہ شہر زمین کی تہ میں دھس گیا۔ اسی سنہ میں کئی امراء اس ملک پر غالب ہو گئے۔ ان کے سامنے سلطان مسعود اور سلطان سنجر بھی عاجز ہو گئے۔ لیکن خلیفہ کی اس میں عزت بڑھ گئی! اور دولت عباسیہ زینت میں ہو گئی سنہ ۵۴۳ھ میں انگریزوں نے دمشق لے لیا نور الدین محمود بن زنگی حاکم حلب اور اس کا بھائی ان کے مقابلے میں نکلے۔ اور لڑائی ہوئی اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ اور نور الدین مذکور نے انگریزوں سے جو کچھ انگریزوں نے مسلمانوں سے ملک لے لیا تھا۔ چھڑا لیا۔ سنہ ۵۴۴ھ میں ایک زلزلہ آیا۔ اس سے جبل حلوان پھٹ گیا۔ سنہ ۵۴۵ھ میں یمن میں خون کا مینہ برسا۔ سنہ ۵۴۷ھ میں سلطان مسعود فوت ہو گیا۔ اور دیگر مخالفین تمام مغلوب ہو گئے۔ اور دن بدن ترقی زیادہ ہوئی۔ خلیفہ نے نور الدین کو مصر کا والی کر دیا

اور خلعت بخشا۔ الحمد للہ اس خلیفہ کے وقت بغداد عراق مصر وغیرہ پر اس کا تسلط ہو گیا۔ مقتدر کے وقت سے جو نقصان خلافت میں واقع ہو رہا تھا۔ اس کو دور کیا نورالدین اور خلیفہ دونوں نیک آدمی تھے۔ علماء فقرا سے محبت رکھتے تھے۔ حدیث شوق سے سنتے تھے۔ ۵۵۵ھ میں خلیفہ ہو گیا۔ اس کے عہد میں محدث ابوالقاسم صفہانی مصنف ترغیب و ترہیب اور زمخشری اور قاضی عیاض اور شہرستانی مصنف الملل والنحل وغیرہ فوت ہوئے۔

مستنجد باللہ بن مقتفی ۵۵۵ھ میں باپ کی موت کے بعد خلیفہ ہوا۔ فہیم اور صاحب رائے اور شاعر عادل اور نرم مزاج آدمی تھا۔ علم ہیئت کا ماہر تھا۔ مفسدوں کا بڑا دشمن تھا۔ مسلمانوں کے لئے بڑا نرم تھا یک مفسد کو قید کیا تھا کسی نے خلیفہ کو دس ہزار دینار دینا چاہا۔ کہ مفسد کو چھوڑ دے۔ خلیفہ نے کہا میں دس ہزار دیتا ہوں۔ اگر ایک اور ایسا مفسد مجھ کو بتا دو ۵۵۵ھ میں مصر کا حاکم فائز فوت ہو گیا۔ اور اس کا بیٹا عاضد لدین اللہ حاکم ہوا یہ بیدی سے آخر خلیفہ تھا۔ ۵۶۲ھ میں سلطان نورالدین نے دو ہزار سوار کے ساتھ مصر لینے کا ارادہ کیا۔ حاکم مصر نے انگریزوں سے مدد لی لیکن تاہم سلطان نورالدین نے فتح پائی اور ہزاروں انگریز مارے گئے۔ ۵۶۴ھ میں انگریزوں نے دیار مصر پر قبضہ کیا۔ اور اس سے بلبیس لے لیا۔ اور قاہرہ کو گھیر لیا۔ مصر کے حاکم عاضدی نے سلطان نورالدین کو لکھا نورالدین آیا۔ تو انگریز واپس چلے گئے۔ عاضدی نے نورالدین کو خلعت دیا۔ اور خوش ہوا۔ اور وزارت کا منصب دیا۔ اور نورالدین تھوڑے عرصہ کے بعد فوت ہو گیا۔ عاضدی نے اس کی جگہ اس کے بھتیجے صلاح الدین کو کر دیا۔ ۵۶۶ھ میں فوت

ہو گیا۔ اور اس کے عہد میں شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فوت ہوئے

المستضئ بامر اللہ بن المستنجد

باپ کی موت کے بعد خلیفہ ہوا۔ اس نے اچھا انصاف و عدل و کرم ظاہر کیا۔ کہ

وسادات کو بے حساب مال دیتا تھا۔ مدارس کو آباد کیا۔ مال کی کچھ حقیقت نہ سمجھا مصر میں بھی اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ اور سکہ جاری ہوا۔ اور بغداد میں رفض کا زور کم ہو گیا۔ یمن وغیرہ میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ اور تمام ملوک تابع ہوگئے دین کا ستارہ چمکا۔ بدعت کم ہو گئی۔ مساجد آباد ہو گئیں۔ کنیسے گرائے گئے میں اولے نارنگی کے برابر برسے۔ بہت نقصان ہوا ۵۷۱ھ میں بغداد میں ایک آگ آسمان پر آگ دکھائی دیتی تھی۔ ۵۷۵ھ میں خلیفہ کا انتقال ہوا۔

الناصر لدین اللہ احمد المستضئ

باپ کی موت کے بعد ۵۷۵ھ میں خلیفہ ہوئے محدث تھے۔ کئی محدثوں سے حدیث کی

اجازت اور سند لی۔ تمام عمر عزت و شوکت و دبدبہ میں گذری۔ دشمنوں پر غالب رہے۔ کسی دشمن نے سر نہ اٹھایا۔ ساری رعیت اور ملوک کی خبریں ان کو پہنچا کرتے۔ مخفی تدبیر بہت خوب جانتے تھے۔ کسی بادشاہ کی دوسرے سے لڑا دی۔ کسی کو دوسرے سے لڑا دیا۔ لوگ گمان کرتے۔ کہ جن ان کی تابع ہیں یا یہ غیب جانتے ہیں۔ حالانکہ یہ کوئی بات نہ تھی۔ بلکہ دانا بڑے تھے۔ تمام لوگ عرب و عجم ان سے ڈرتے تھے۔ اور جو جو ملوک پہلے خلیفوں کے وقت باغی ہوگئے تھے وہ سب تابع ہو گئے۔ اور کئی ملک جدید بھی فتح کئے۔ اندلس اور چین کا ملک لے لیا۔ اور ان کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ اسلام کی واقعی نصرت ہوتی تھی

و فصیح بھی تھے۔ البتہ اتنا اُن میں عیب بھی تھا کہ شیعہ مذہب کی طرف کچھ مائل بھی تھے
۵۸۱ھ میں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کی پیشانی ایک بالشت اور چار انگل کی تھی۔ اور کان
ایک تھا۔ ۵۸۳ھ میں شام کے بہت بلاد مفتوح ہوئے۔ سلطان صلاح الدین نے
اکانوے برس کے بعد بیت المقدس کو انگریزوں کے ہاتھ سے چھین لیا۔ اور کنائس و گرجا
گھر گرادئے۔ ان کی جگہ مدارس بنادئے۔ ۶۰۰ھ میں انگریز نیل پر ہجوم کر کے شہر نوہ کو
لوٹ کر لے گئے ۶۰۱ھ میں انگریزوں نے روم سے قسطنطنیہ کو لے لیا۔ اور روم کو
نکال دیا۔ اسی سنہ میں ایک لڑکا جس کے دو سر اور چار پاؤں تھے۔ پیدا ہوا مگر مر گیا
۶۰۶ھ میں روم نے قسطنطنیہ کو انگریزوں سے چھین لیا۔ اسی سنہ میں تناسخیوں کی
آمد شروع ہوئی۔ ۶۱۵ھ میں انگریزوں نے برج سلسلہ دمیاط کو لے لیا۔ ۶۱۶ھ میں
انگریزوں نے خود دمیاط کو بھی لے لیا۔ مسجدوں کو گرا کر گرجا گھر بنائے۔ ۶۱۸ھ میں
دمیاط کو ان کے ہاتھ سے مسلمانوں نے پھر لے لیا۔ ۶۲۱ھ میں خدیث کا مدرسہ قاہرہ
میں بنایا گیا۔ ابن دحیہ مدرسہ کے شیخ تھے۔ مامون کے وقت سے کعبہ کا غلاف سفید
دیباج کا بھیجا جاتا تھا۔ ناصر نے پہلے سبز پہنایا۔ پھر سیاہ۔ اُس وقت سے آج
تک سیاہ پہنایا جاتا ہے۔ آخر عمر میں ناصر نابینا ہو گئے تھے۔ مگر کسی پر یہ امر ثابت
نہ ہونے دیا۔ ایک لونڈی کو اپنے جیسا خط سکھا دیا تھا۔ وہ کاغذات پر دستخط کر دیا
کرتی تھی۔ ۶۲۲ھ خلیفہ کا انتقال ہوا۔ سنتالیس برس خلافت کی۔ اس کے عہد
میں صاحب ہدایہ حنفی اور قاضی خاں حنفی اور محدث ابوالفرج بن جوزی اور
امام فخرالدین رازی اور ابن اثیر صاحب جامع الاصول اور نہایۃ الغریب
وغیرہ فوت ہوئے؛

الظاہر بامر اللہ ابن الناصر

مذکور ۶۲۲ھ میں باپ کی جگہ حسب ولیعہد خلیفہ ہوا نیک بخت پارسا تھا۔ اس نے عدل وانصاف بھی خوب ہی کیا۔ ابن اثیر نے کامل میں لکھا ہے کہ اگر عمر بن خطاب اور عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ اس کو عدل میں تشبیہ دیں۔ تو بعید نہیں۔ ظلم اور زیادتیوں کو بند کر دیا۔ خراج کم کر دیا۔ زیادتی موقوف کی۔ یعقوبہ کا خراج اوّل دس ہزار دینار تھا۔ ناصر نے اسی ہزار کر دیا تھا۔ اس نے پھر دہی دس ہزار کر دیا۔ باقی چھوڑ دیا۔ قیدیوں کو چھوڑ دیا۔ عید کے دن ایک لاکھ دینار علماء وصلحاء کو بانٹ دیا۔ لوگوں نے کہا جس قدر آپ بانٹ دیتے ہو اس سے دسواں حصہ بھی کوئی نہیں دیتا۔ کہا میں نے عصر کے وقت دُکان کھولی ہے۔ مجھ کو خیرات کرنے دو۔ خدمت گار نے کہا تمہارے باپ کے وقت خزانے بھرے ہوتے تھے۔ کہا خزانے بھرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ بانٹ دینے کے لئے۔ اور لوگوں کی حاجات کے لئے ہیں۔ روپوں کو جمع کرنا تاجروں کا کام ہے ۶۲۳ھ میں انتقال کر گئے۔ نو مہینے چند دن خلیفہ رہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شیخ عبدالقادر جیلانی کے پوتے حدیث میں اسی خلیفہ کے شاگرد ہیں ۔

المستنصر باللہ بن ظاہر بامر اللہ

۶۲۳ھ میں باپ کی جگہ خلیفہ ہوئے۔ رعایا میں عدل وانصاف اچھا کیا۔ اہل علم دین کو اپنا مقرب بنایا۔ مدارس ومساجد کو بنایا۔ اور آباد کیا۔ اسلام کو رونق دی سرکشوں کا قافیہ تنگ کیا۔ سنت کو زندہ کیا۔ اور لوگوں کو اس پر قائم کیا۔ جہاد وغیرہ کا انتظام کیا۔ لشکروں کو اسلام کی حمایت کے لئے جمع کیا فتنے وفساد بند کئے۔ بہت سے

تح کئے۔ سرحد کی حفاظت کی۔ کوئی ان میں عیب نہ تھا عبادات و احسا
دی تھے۔ شجاع و باہمت مرد تھے۔ اوقاف بہت کر دیئے۔ لنگر خانے جاری
۔ مدرسہ مستنصریہ میں ایک سو ساٹھ اونٹ کتب عمدہ کے دیئے۔ دو سو اڑتالیس
بن مذاہب اربعہ کے اس میں تھے۔ حدیث کے شیخ بے گنتی تھے۔ اور اس میں
فن کے استاد تھے۔ تتار نے ان سے لڑائی کی۔ لشکر اسلام نے تتاریوں
شکست دی۔ ۶۳۷ھ میں شیخ عزالدین بن عبدالسلام کو دمشق کا خطیب
۔ انہوں نے خطبہ سنت کے مطابق پڑھا۔ ۶۴۰ھ میں خلیفہ کا انتقال ہوا
نے بہت افسوس کیا۔ ان کے عہد میں امام رافعی اور سکاکی صاحب مفتاح
ت ابن قطان اور ابن عربی صوفی وغیرہ کا انتقال ہوا۔

المستعصم باللہ بن المستنصر باللہ

۶۴۰ھ میں باپ کے بعد خلیفہ ہوئے۔ محدث تھے۔ ابن نجار محدث سے حدیث
سنی ایک جماعت نے پھر ان سے حدیث پڑھی۔ متدین اور حلیم اور کریم اور عالی
ن تھے سنت کے عاشق اور متمسک تھے۔ لیکن مدبر نہ تھے سلک کے حال
۔ بے خبر تھے مؤید الدین نام ابن علقمی رافضی ان کا وزیر بن گیا۔ اس نے ملک میں
ہی پھیلائی۔ بظاہر خلیفہ کے ساتھ ہاں جی اور بجا کہتا تھا۔ اور در پردہ تاتار
و الا تھا۔ اور اس نے تاتار کو ترغیب دی کہ عراق اور بغداد لے لو۔ اس کا اس سے
ہ تھا کہ کوئی علوی خلیفہ ہو جائے۔ اور عباسیہ کی دولت زائل ہو جائے۔ جو خبر
اتی تھی۔ اس کو چھپا رکھتا تھا۔ خلیفہ کے کانوں تک نہیں پہنچنے دیتا تھا۔ ۶۵۰ھ

بلکہ زمین مدن میں ایک آگ لگی وہ یا تک اس کی چنگاریاں پہنچیں۔ ۶۵۴ھ میں مدینہ منورہ میں ایک آگ نکلی۔ اس کی چنگاریاں پہاڑوں کے برابر تھیں۔ ایسی چمک ہوئی کہ بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں نظر آئیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آگ کی پیشین گوئی فرمائی تھی۔ ۶۵۵ھ تاتاریوں نے جابجا لڑائی شروع کردی۔ ابن علقمی ان سے ملا ہوا تو تھا ہی خلیفہ کا لشکر کم کردیا۔ ہر طرف سے تاتاری غالب ہو گئے۔ ابن علقمی نے خلیفہ کو رائے دی۔ کہ تاتار سے صلح کرلو۔ اور ان سے شرط کرلی۔ کہ مجھ کو وزارت کا عہدہ دینا۔ ۶۵۶ھ میں تتار کی بغداد میں دو لاکھ آدمی کی فوج داخل ہوئی۔ ان کے مرد وعورت لڑائی میں بہادر اور خونریز تھے۔ مذہب ان کا آفتاب پرستی تھا کسی چیز کو حرام نہیں جانتے تھے۔ جانور آدمی سب کھا جاتے تھے۔ ہلاکو ان کا افسر تھا خلیفہ کا لشکر ان کے مقابلے میں نکلا۔ شکست کھائی۔ ابن علقمی نے خلیفہ کو رائے دی کہ تتار سے لڑکر مسلمانوں کا خون نہ بہاؤ۔ اور کہا میں جاکر صلح کرآؤں گا۔ خلیفہ اس کے دھوکا میں آگیا۔ ابن علقمی گیا۔ اور آکر جھوٹ موٹ کہہ دیا۔ کہ ہلاکو تمہاری خلافت میں دست اندازی نہیں چاہتا صرف اطاعت لینا چاہتا ہے۔ اور پھر مع لشکر واپس چلا جائے گا۔ جیسے تمہارے باپ دادے ملوک سلجوقیہ وغیرہ کو مطیع کر کرکے انہیں کو حاکم کردیتے تھے۔ اور ہلاکو تمہارے بیٹے ابوبکر کو بیٹی دینا چاہتا ہے تم اس کے پاس چلو۔ خلیفہ مع عیال واکابر اس کے پاس گیا۔ پھر ابن علقمی نے تمام علماء واکابرین کو بلایا۔ کہ عہد کے وقت حاضر ہوں۔ جب وہ بغداد کے باہر نکلے تو سب کے سب مارے گئے۔ اور ان کے سوا بھی جو شخص باہر نکلتا تھا مارا جاتا تھا یہاں تک کہ تمام اکابر مارے گئے۔ پھر بغداد میں ایسی تلوار عام چلی کہ چالیس دن تک

...تی رہی۔ جو خلیفہ اور اس کے خاندان کے لوگ تھے۔ وہ بھی مارے گئے
...ہید ہوئے۔ اور کل مقتولوں کا شمار دس لاکھ سے زیادہ تھا۔ اور خلفاء عباسیہ
... خلافت اور سلطنت کا نام ونشان مٹ گیا۔ اور پھر جو ان سے خلیفہ ہوا۔
...یں جاکر خلیفہ ہوا۔ اور وہ بھی برائے نام۔ یہ اسلام پر ایسی مصیبت آئی تھی۔ کہ کبھی
...ں آئی تھی۔ ہلاکو بغداد کی فتح سے فارغ ہوکر یہاں اپنے نائبوں کو چھوڑ کر اپنی
...ر کی طرف چلا گیا۔ ابن علقمی نے چاہا۔ کہ کسی علوی کو خلیفہ کرائے۔ اور خود وزارت
...ہلاکو نے اس بات کو نہ سنا۔ اور اس نابکار کو یہ مرتبہ وزارت نہ ملا۔ بہتیرا
...کچھ نہ ملا۔ اور تتار کے سامنے خدمت گاروں کی طرح دوڑتا پھرتا تھا اور
...ے ہی دنوں میں اسی غم میں مرگیا۔ خسر الدنیا والآخرۃ ۶۵۷ھ میں اہر تتاریوں
...ے فساد کئے۔ کہ خون کی ندیاں بہائیں۔ اور دوسری طرف اس زمانہ میں چنگیز
... اطراف چین کو لے لیا۔ لوگ اس کو خدا سمجھتے تھے۔ پھر چنگیز خاں نے
... ملک کی طرف خروج کیا۔ پھر خوارزم شاہ خراسان کے بادشاہ کو دبایا۔ اور
...لست دی۔ اور وہ بیمار ہوکر مر گئے۔ پس تمام مملکت چنگیز یہ کی ہوگئی۔ یہ اہل
...پر دیگر آفت اور مصیبت واقع ہوئی۔ اس کے سامنے بھی اور فتنوں کی کچھ
...ن نہ تھی۔ ان ظالموں نے اسلام کے شہروں کو جا بجا ویران کر دیا۔ اور لوٹ لیا
... لشکر ساون کے بادلوں کی طرح اسلام کے شہر میں پھرتے تھے حاکم مصر
...ر کے وزیر سیف الدین نے شیخ الاسلام محدث عز الدین سے پوچھا کہ
...ت کیا کرنا چاہئے۔ انہوں نے فرمایا۔ تمام مسلمانوں کو چاہئے مکان کا فرون
...جہاد کریں۔ سنہ ۶۵۸ھ میں تتار فرات سے اتر کر حلب میں پہنچے۔ وہاں کی

خلق تہ تیغ کرکے دمشق میں آئے۔ اہل مصر نے سیف الدین کے ہمراہ ہوکر آ کر لڑائی کی۔ اور تتار کو سخت شکست دی۔ اہل اسلام کی فتح ہو گئی۔ الحمد للہ تاتار بہت مارے گئے۔ اور ان کا مال لوٹ لیا۔ بیبرس نے تتار کا حلب تک پیچھا کرکے ان کو وہاں سے نکال دیا۔ وزیر سیف الدین ملک مظفر نے بیبرس کو حلب دینے کا وعدہ کیا۔ لیکن وفا نہ کیا۔ اس لئے بیبرس وزیر سیف الدین سے مخالف ہو گیا اور داؤ پاکر سیف الدین ملک مظفر کو قتل کرکے مصر میں خود ملقب بملک قاہر ہوکر مصر میں آ گیا۔ پھر وزیر کے کہنے سے پہلے لقب کو بدل کر ملک ظاہر لقب کرایا۔ ۶۵۷ھ سے ۶۵۹ھ ساڑھے تین برس تک کوئی خلیفہ نہ تھا۔ اس ۶۵۹ھ میں مستنصر سے بیعت کی گئی اور ان کو خلیفہ بنایا گیا۔ مستعصم کے وقت میں جمال الدین ابن حاجب مؤلف کافیہ نحو کا انتقال ہوا۔ اور نیز اس کے آخر عہد میں الزکی عبد العظیم المنذری کا انتقال ہوا۔

مستنصر باللہ ثانی بن ظاہر بامر اللہ بن ناصر لدین اللہ

۶۵۹ھ میں خلیفہ ہوئے۔ یہ بغداد میں قید تھے۔ جب بغداد کو تتار نے لیا تو وہاں سے رہا ہوکر بھاگ کر عراق کو چلے گئے۔ جب بیبرس کی سلطنت مصر میں ہوئی۔ تو یہ دس آدمیوں کے ساتھ مصر میں آئے۔ بیبرس نے انکا بڑے دھوم دھام سے استقبال کیا۔ اس استقبال میں قاضی القضاۃ تاج الدین اور شیخ الاسلام عز الدین بن عبد السلام محدث بھی ہمراہ تھے۔ پہلے سلطان بیبرس نے بیعت کی۔ پھر اور لوگوں نے خلیفہ کے نام مصر میں خطبہ پڑھا گیا۔ اور ان کے نام کا سکہ جاری ہوا۔ اور خلفاء عباسیہ کا نام پھر زندہ ہوا۔ اور خلیفہ نے بیبرس کو خلعت دیا۔ اور عہد حکومت لکھ دیا۔ سلطان بیبرس نے

یفہ کے لئے ہر طرح کے سامان عیش اور مصارف مقرر کر دئے۔ پھر خلیفہ نے عراق کا
ارادہ کیا بیبرس نے ان کو عزت کے ساتھ روانہ کیا۔ اور بہت سا سامان دیا۔ اور
تعظیم و وداع کے لئے باہر تک گئے۔ پھر خلیفہ نے حدیثہ پھر ہیئت کو فتح کیا۔ پھر
تا سے مقابلہ کیا بہت مسلمان مارے گئے خلیفہ شہید ہو گئے۔ یا کہیں گم ہو گئے
واقعہ ۶۶۰ھ میں ہوا۔ اس خلیفہ نے کچھ کم چھ مہینے خلافت کی۔ یہ پہلا خلیفہ
باسی ہے۔ جو مصر میں آکر خلیفہ بنا۔ اور پھر مصر میں اور خلیفہ عباسی خلیفہ کے نام
سے پکارے جاتے رہے؟

حاکم بامر اللہ

یہ مسترشد باللہ کی اولاد سے تھے۔ بغداد کے واقعہ مذکور میں چھپ رہے تھے۔ اس لئے بچ گئے تھے۔ ملک مظفر
یف الدین مذکور جب دمشق میں آئے۔ انہوں نے ان کو ڈھونڈ بھال کر نکالا
ور ان سے بیعت کی۔ اور دیگر امرا عرب ان کے ہمراہ کر دئے۔ پس انہوں نے
سی قدر جہاد شروع کیا۔ چنانچہ غانہ اور حدیثہ اور ہیئت اور انبا کو فتح کیا۔ اور
تاتار کو بھی شکست دی۔ ۶۶۱ھ میں سلطان بیبرس حاکم نے ان کو بلا کر خلیفہ کر دیا
اور ان کے نام کا خطبہ پڑھایا۔ امام عبدالحلیم بن تیمیہؒ نے بھی ان سے بیعت کی
اور جا بجا خلافت کی دعوت لکھی گئی۔ خلیفہ نے سلطان بیبرس کو اپنی طرف سے
مختار کر دیا۔ اس سال میں بہت سے تاتاری مسلمان ہو کر امن کے طالب تھے اور ان کے
لئے روٹی کپڑا مقرر کیا۔ ۶۶۳ھ میں سلطان اندلس نے انگریزوں پر فتح پائی۔ جو جو شہر
انہوں نے لئے تھے۔ وہ سب واپس لئے۔ اسی سال میں بلا کو مر گیا۔ اور اس کا بیٹا ابغا
نام اس کی جگہ ہوا۔ ۶۷۶ھ میں سلطان بیبرس نے دمشق میں انتقال کیا۔ اور

ان کی جگہ ان کا بیٹا ملک سعید سنہ ۶۸۰ھ میں بیٹھا تاتار کا لشکر شام پر آیا۔ بڑی لڑ
ہوئی۔ مسلمان غالب رہے۔ وللہ الحمد سنہ ۶۸۸ھ میں سلطان قلادون نے طرا
انگریزوں سے لے لیا جو انہوں نے پہلے لے لیا تھا۔ سنہ ۶۸۹ھ میں قلادو
مرگیا۔ اس کی جگہ اس کا بیٹا ملک اشرف بیٹھا۔ سنہ ۶۹۱ھ میں ملک اشرف نے قلع
کا محاصرہ کر لیا۔ سنہ ۶۹۴ھ میں قازان بن ارغوان بن ابغا بن ہلاکو مسلمان ہو گیا۔
خوش ہوئے۔ سنہ ۷۰۱ھ میں خلیفہ کا انتقال ہوا۔ اور اس کے عہد میں شیخ عزال
بن عبدالسلام اور ابن خلکان اور عبدالحلیم بن تیمیہؒ وغیرہ کا انتقال ہوا۔

المستکفی باللہ بن الحاکم بامر اللہ

سنہ ۷۰۱ھ میں خلیفہ ہوئے بلاد مص
شام میں ان کا خطبہ پڑھا گیا۔ تم
اطراف ممالک اسلامیہ میں اس کی خوشی ہوئی۔ سنہ ۷۰۲ھ میں تاتار نے شام
پر چڑھائی کی۔ خلیفہ کے ساتھ لڑائی ہوئی۔ تاتار کو شکست اور اسلام کی فتح ہو
تاتار بہت مارے گئے۔ اور بہت بھاگ گئے۔ اسی سال میں ایک بڑا زلزل
بہت نقصان ہوا۔ سنہ ۷۰۹ھ میں وزیر نے صلاح دی۔ کہ اہل ذمہ سفید عمامہ با
کریں۔ سات لاکھ دینار ہر سال میں زیادہ دیا کریں مگر شیخ الاسلام تقی الدین
تیمیہ نے اس صلاح کو جاری ہونے نہ دیا۔ اسی سال میں خوبند بادشاہ تاتار نے
ملک میں شیعہ مذہب پھیلایا۔ سنہ ۷۱۶ھ میں مرگیا اس کا بیٹا ابوسعید بیٹھا اس نے سن
کو قائم کیا۔ خطبہ میں خلفاء حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کا برابر ذکر ہوتا تھا۔ یہ شخص
تاتار سے بہت اچھا تھا۔ سنہ ۷۳۶ھ میں مرگیا۔ اور پھر تاتار کی رونق چلی گئی۔ اور تمام
منتشر ہو گئے۔ اور ان سے کوئی بادشاہ نہ ہوا۔ سنہ ۷۲۹ھ میں بیت المقدس کی چھت اور ابو

رست کیے گئے ۷۳۷ھ میں خلیفہ اور سلطان کے درمیان کسی امر پر مخالفت ہو گئی۔ سلطان نے خلیفہ مع اہل و اولاد قید کے قوص میں بھیج دیا۔ خلیفہ کے ساتھ قریباً سو آدمی تھے۔ خلیفہ اور کچھ ہمراہیوں کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ لیکن تاہم خطبہ خلیفہ کے نام کا پڑھا جاتا تھا یہاں تک کہ ۷۴۰ھ میں وہیں مر گیا۔

واثق باللہ بن مستمسک بامر اللہ بن حاکم بامر اللہ!

سلطان ناصر نے ان کو ۷۴۰ھ میں خلیفہ کیا مگر نکما نکلا۔ اوباش اور کمینوں کی صحبت میں بیٹھا۔ اور سلطان مرتے وقت اس سے نادم ہوا۔ اور خلیفہ کو معزول کر گیا۔ پھر خطبہ میں سلطان کا نام رہ کر مستکفی کے مرتے ہی خطبہ سے خلفاء عباسیہ کا نام مصر سے بھی اٹھ گیا۔ اور سلطان مرتے وقت مستکفی کے بیٹے حاکم بامر اللہ کو مستکفی کی جگہ ولیعہد کر گیا۔

الحاکم بامر اللہ بن المستکفی

بوصیت سلطان ملک ناصر ۷۴۲ھ سے خلیفہ کر دیا گیا یہ نیک سیرت اور محدث تھے۔ اپنے باپ دادا کی اچھی اچھی رسوم کو زندہ کیا۔ اپنے خاندان کے لوگوں کو جمع کیا۔ اور خلیفہ کی بڑی عزت ہوئی۔ ۷۵۳ھ کی وبا میں فوت ہو گئے۔ ان کے عہد میں امام ابن قیم رح کا انتقال ہوا۔ سلطان ناصر نے اپنے بیٹے منصور کو سلطان کیا تھا۔ اس کو رعایا نے بہ سبب اچھا نہ ہونے کے موقوف کر دیا۔ اور اس کا بھائی ملک اشرف سلطان ہوا۔ پھر وہ بھی موقوف کیا گیا۔ پھر اس کا بھائی احمد سلطان ہوا ۷۴۳ھ میں یہ بھی موقوف کیا گیا۔ اور اس کے بھائی صالح کا لقب سلطان ہوا ۷۴۶ھ میں فوت ہو گیا۔ اور اس کا بھائی مظفر ملقب بلقب سلطان ہوا ۷۴۸ھ میں مظفر موقوف ہو گیا۔ اور اس کا بھائی حسن ملقب بناصر سلطان

سنہ ۷۵۳ھ میں یہ بھی موقوف ہوگیا۔ اور اس کا بھائی صالح سلطان ہوا۔

المعتضد باللہ بن المستکفی

سنہ ۷۵۳ھ میں بھائی کے بعد خلیفہ ہوئے بہت خیاض اور محب اہل علم تھے سنہ ۷۵۴ھ میں طرابلس ایک عورت نفیسہ نام کا تین مردوں سے نکاح ہوا۔ تینوں اس کی صحبت پر قادر نہ ہوئے آخر وہ پندرہ برس کی ہوئی تو اس کے عورت کے علامات چھپ گئے۔ اور مرد کے علا ظاہر ہوگئے سنہ ۷۶۳ھ میں اس خلیفہ کا انتقال ہوا۔

المتوکل علی اللہ بن معتضد

سنہ ۷۶۳ھ میں بجائے باپ کے خلیفہ ہو ان کی اولاد بہت تھی سو بچے تھے سنہ ۷۶۳ھ میں امیر تیمور لنگ نے خروج کیا۔ اور عالم کو تباہ کرنا شروع کیا۔ اس کا مفصل ذکر اس تاریخ میں آئے گا۔ سنہ ۷۷۵ھ میں سلطان کے روبرو بخاری شریف پڑھی گئی سنہ ۷۸۳ھ حلب میں ایک امام نماز پڑھا رہے تھے۔ کسی شخص نے ان سے نماز میں بیہودگی کی۔ امام نے نماز کو نہ چھوڑا۔ جب سلام پھیرا۔ تو اس بیہودہ آدمی کا منہ خنزیر کا ہوگیا پھر بھاگ کر کسی کنوئیں میں چھپ گیا۔ سنہ ۷۸۴ھ میں جب برقوق ملقب بظاہر سلطنت پر بیٹھا (قوم چرکس کے مصر کے بادشاہوں سے یہ پہلا بادشاہ ہے) تو اس نے خلیفہ متوکل کو معزول کرکے قلعہ جبل میں قید کیا۔ اور محمد بن ابراہیم بن مستمسک بن حاکم کو خلیفہ بنایا۔ متوکل مذکور سنہ ۷۸۸ھ میں مر گئے۔ پھر سلطان نے محمد بن ابراہیم کو خلیفہ کر دیا۔ ان کا لقب مستعصم باللہ کیا۔ سنہ ۷۹۱ھ تک خلیفہ رہے۔ پھر برقوق نے نادم ہوکر متوکل کو قید سے نکال کر خلیفہ بنایا۔ اسی سنہ میں برقوق بھی معزول ہوکر کرک میں قید کیا گیا۔ سنہ ۷۹۲ھ میں برقوق کو قید سے نکال کر سلطان بنایا گیا۔ سنہ ۸۰۲ھ میں

سلطان مر گیا۔ اس کی جگہ اس کا بیٹا ملک ناصر فرخ نام سلطان ہوا۔ اور ملقب ناصر ہوا۔ ۸۰۸ھ ہجری میں خلیفہ متوکل کی موقوفی اور بحالی ملا کر پنتالیس برس کا زمانہ رہا۔ ان کے عہد میں حافظ ابن کثیرؒ اور سعدالدین تفتازانیؒ وغیرہ فوت ہوئے:

مستعین باللہ بن متوکل ۸۰۸ھ میں باپ کے بعد خلیفہ ہوئے جب سلطان ناصر ۸۱۵ھ میں ایک لڑائی میں مارا گیا۔ تو لوگوں نے کل اختیارات کا مالک خلیفہ کو کر دیا۔ اور ان کے نام کا سکہ جاری ہوا۔ اور نظام الملک بمنزلہ وزیر کے تھا۔ اس نے چاہا۔ کہ مجھ کو سلطان بنا دو خلیفہ نے نہ مانا لیکن وہ زبردستی سے سلطان بن گیا۔ اور اپنا لقب مؤید رکھا۔ اور خلیفہ کو معزول کر کے ان کے بھائی داؤد کو معتضد باللہ لقب دیا۔ اور خلیفہ کو قید کر دیا۔ اور ۸۲۳ھ میں وبا میں خلیفہ کا انتقال ہوا۔ اس کے عہد میں ملک ناصر فرخ برقوق کے زور دینے سے مکہ شریف میں چار مذاہب کے چار مقام اور مصلیٰ علیحدہ علیحدہ کئے گئے۔ پہلے اس سے چاروں مذاہب کے لوگ ایک ہی جگہ نماز پڑھتے تھے علماء وقت نے اس سے ان کو منع کیا۔ مگر کسی کی پیش نہ گئی۔

معتضد باللہ داؤد بن متوکل یہ بھائی کے معزول ہونے کے بعد ۸۲۵ھ میں خلیفہ ہوئے یہ بہت زکی اور دانا آدمی تھے۔ علماء کی محبت اور مجلس کرتے تھے ۸۱۶ھ میں ایک شخص پیدا ہوا۔ دعویٰ کرتا تھا کہ میں آسمان پر جاتا ہوں خدا سے باتیں کرتا ہوں۔ کسی عالم نے اس پر قتل کا فتویٰ دیا۔ کسی نے مجنون کہا۔ آخر قید کیا گیا۔ ۸۲۱ھ میں ایک بھینس سے بچہ پیدا ہوا۔ جس کے

دو سر دو گردنیں چار ہاتھ دو پشت ایک دبر دو پاؤں ایک فرج دو دُم تھے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت ۸۲۲ھ میں ایک بڑا زلزلہ آیا جس کے باعث بہت خلقت مر گئی۔ ۸۳۳ھ میں ایک اونٹ ذبح کیا گیا۔ اس کا گوشت چراغ کی طرح روشن تھا۔ اس کا ایک ٹکڑا کتے کے آگے پھینکا کتے نے نہ کھایا۔ ۸۴۵ھ میں خلیفہ کا انتقال ہوا۔ اس کے عہد میں صاحب قاموس کا انتقال ہوا۔

المستکفی باللہ سلیمان بن متوکل

اپنے بھائی کے بعد ۸۴۵ھ میں خلیفہ ہوئے۔ یہ نیک اور عابد زاہد خاموش گوشہ گزین آدمی تھے۔ ان کے بھائی معتضد نے کہا۔ اس نے کبھی گناہ کبیرہ نہیں کیا۔ اور ملک ظاہر ان کا معتقد تھا۔ امام سیوطی رح کے باپ ان کی نماز کے امام تھے۔ یہ خلیفہ ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ عمر بن عبد العزیز کے بعد پھر کوئی خلیفہ ایسا عابد نہیں ہوا۔ ۸۵۸ھ میں فوت ہو گئے۔ شیخ الاسلام ابن حجر رح کا انہی کے عہد میں انتقال ہوا۔

القائم بامر اللہ بن متوکل!

اپنے بھائی مستکفی کے بعد ۸۵۸ھ میں خلیفہ ہوئے بڑے شجاع بہادر تھے۔ خلافت کی کسی قدر اصلاح کی۔ ملک اشرف نے ان کو خلافت سے ۸۵۹ھ میں معزول کر کے اسکندریہ میں قید کر دیا۔ ۸۶۳ھ میں وہیں فوت ہو گئے۔ اور اپنے بھائی مستعین کے پاس دفن کئے گئے۔

المستنجد باللہ بن متوکل ۸۵۹ھ میں اپنے بھائی کی معزولی کے بعد خلیفہ ہوئے۔ سلاطین مصر بھی ان کے عہد میں خانہ جنگی کے باعث تغیر تبدل ہوتا رہا۔ سلطان مصر نے ان کو کسی ناراضگی کی وجہ سے قلعہ میں قید کر دیا۔ حتیٰ کہ ۸۸۴ہجری میں فالج کی مرض سے وہیں فوت ہو گئے۔ اور اس قلعہ ہی میں دفن کئے گئے ؛

المتوکل علی اللہ بن یعقوب بن المتوکل !

۸۸۴ہجری میں خلیفہ ہوئے۔ ان کو سب خاص و عام دوست رکھتے تھے۔ اخلاق و حسن سیرت میں مستثنیٰ تھے۔ عالم تھے۔ اور علما کو دوست رکھتے تھے۔ امام سیوطی رحمہ کے والد سے علم حاصل کیا۔ ۸۸۶ھ میں ہند سے ایک وفد خاکی شاہ نام مصر میں گیا۔ اڑھائی سو برس کی عمر بتاتا تھا۔ اچھا موٹا تازہ تھا۔ ڈاڑھی سیاہ تھی۔ لیکن اپنے دعوے کے ثبوت میں کوئی بات قائم نہ کر سکا۔ ستر برس کی عمر سے زیادہ نہ نکلا۔ جھوٹا ہوا۔ اس سال میں سلطان محمد بن عثمان کا انتقال ہو گیا۔ ان کے دونوں بیٹے آپس میں لڑے ایک غالب ہو کر روم کا بادشاہ رہا۔ دوسرا مصر میں آیا۔ یہاں کے سلطان نے اس کی بہت قدر کی۔ اسی سفر میں مدینہ شریف کے منارہ میں ایک بجلی گری۔ اس کو جلا دیا۔ مسجد کی چھت جل گئی۔ تمام کتب و خزائن برباد ہو گئے۔ ۹۰۳ھ میں متوکل کا انتقال ہوا۔ اپنے بیٹے یعقوب کو ولی عہد کر گئے۔

۱؎ سلطان روم والی قسطنطنیہ ۱۲ ؛

اور ان کا لقب مستمسک باللہ رکھا۔ مگر وہ خلیفہ نہ ہو سکا۔ پس متوکل تک خلفا
عباسیہ کا خاتمہ ہوا۔ اس کے بعد برائے نام کبھی کوئی خلیفہ نہ ہوا۔

ذکر حکومت اہل اسلام ہسپانیہ

اندلس میں جب اہل اسلام نے ملک افریقہ کو سوڈان تک فتح کر لیا جب ا
کی ہمتیں اور بڑھ گئیں۔ اور آگے بڑھنے کا ارادہ کیا۔ پہلے طارق بن زیاد العبد
نے جو موسیٰ بن نصیر البکری حاکم افریقہ کے نائب تھے۔ انہوں نے عبدالملک
کے عہد میں ملک یورپ کے حصہ ہسپانیہ پر (جس کو اندلس و اسپین
کہتے ہیں) لشکر کشی کی۔ اور سنہ ۹۲ھ میں جاتے ہی جبل الطارق (جس کو انگریزی
جبرالٹر کہتے ہیں) پر اتر کر تین لڑائی سے ہسپانیہ کو فتح کر لیا۔ اور گاتھ کی سلطنت
کی ہسپانیہ سے بیخ و بنیاد اکھیڑ ڈالی۔ اور بڑے بڑے دولت مند شہر اور
صوبے ہسپانیہ کے فتح کر کے اپنے قبضہ میں کر لئے۔ پہلے وہاں طارق حاکم رہے
موسیٰ مذکور بھی ایک بھاری فوج افریقہ سے لے کر آ پہنچا۔ اور باقی تمام ملک جلد فتح کر
اور سنہ ۹۳ھ میں وہاں خود حاکم ہو گئے۔ موسیٰ کو جب خلیفہ ولید بن عبدالملک نے چند الزا
کے جواب کیلئے بلایا (جو اس پر لگائے گئے تھے) تو اسکا بیٹا عبدالعزیز تخت ہسپانیہ
بیٹھا۔ اس نے بعض اور فتوحات نئی حاصل کیں۔ ان وقتوں میں اہل اسلام کی ان ملکو
میں ایسی دھوم دھام تھی اور امید کی جاتی تھی کہ تمام یورپ مسلمانوں کا مطیع ہو جائیگا اور علیا
مذہب کے دارالخلافہ اور روما میں اسلام کا خطبہ پڑھا جائیگا۔ عبدالعزیز نے دو برس حکومت کی
سلیمان بن عبدالملک نے اس کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد ایوب بن حبیب اللخمی تخت نشی

ہوا۔ چھ ماہ حاکم رہا۔ لیکن چونکہ یہ چند ماہ کے لئے حاکم تھا۔ اس لئے یہ علیحدہ کیا گیا۔ اور
الحادبن عبدالرحمٰن ۹۹ھ میں مستقل حاکم ہو کر یہاں پہنچا۔ اس نے ۹۹ھ میں ایک
کا تھک گال پر حملہ کیا۔ اور فتحیاب ہوا۔ چونکہ یہ اہل ہسپانیہ پر سختی کرتا تھا۔ اور اسکی شکایت
خلیفہ تک پہنچی۔ اسلئے اسی سنہ میں خلیفہ نے اس کو موقوف کر دیا۔ اور اس کی جگہ علقمہ بن
مالک الکلبی حاکم ہوا۔ اور اس نے بھی کئی نئے شہر فتح کئے۔ مگر ایک لڑائی میں مارا گیا۔
اس کے بعد عنبلتہ بن سہیم الکلبی حاکم ہوا۔ اس نے بھی کئی دفعہ لڑائی کی ۱۰۴ھ میں اپنی
موت سے مرگیا۔ اس کے بعد ھدیر بن عبداللہ الفہری حاکم ہوا ۱۰۵ھ میں
برخاست ہو گیا اس کی جگہ یحییٰ بن سلیمان حاکم ہوا۔ تھوڑے ہی دن رہا۔ اسکے بعد حذیفہ
بن عیاض امیر ہوا۔ اس کے بعد ھادھیفا بن احوص حاکم ہوا۔ اس کے بعد الہیثم
بن عبید الکنانی حاکم ہوا۔ اس کے بعد محمد ابن عبداللہ حاکم ہوا۔ یہ امراء جلدی جلدی
برخاست ہوتے رہے اس کے بعد عبدالرحمٰن بن عبداللہ حاکم ہوا۔ اس نے یہاں خوب
انصاف و عدل ظاہر کیا۔ ناموری پیدا کی۔ گال پر چڑھائی کی۔ مگر شکست ہوئی اور میدان میں شہید ہوا
اس کے بعد امراء افریقہ سے آکر یکے بعد دیگرے ہسپانیہ پر حاکم ہوتے رہے مگر خانہ جنگیوں اور باہمی عداوتوں
نے انکو اس لائق کر دیا تھا۔ کہ یہ ملک خلفاء عباسیہ کے ہاتھ سے عیسائیوں میں چلا جائے
جیسے پہلے تھا۔ مگر بنی امیہ ہمت و جوانمردی سے اس ملک کو خلفاء عباسیہ سے چھین کر خود
قابض ہو گئے۔ پہلے ان سے ۱۳۶ھ میں جو شخص یہاں آکر امیر ہوا۔ وہ عبدالرحمٰن
بن معاویہ بن مروان تھا۔ یہ شخص محمد بن علی چچا سفاح خلیفہ اول عباسی کے ڈر کے
مارے بھاگ کر افریقہ میں پہنچا۔ ہسپانیہ والے چونکہ خلفاء عباسیہ سے ناراض تھے
اس لئے انہوں نے عبدالرحمٰن مذکور کو بڑی خاطر سے بلایا۔ اور بڑی فوج کے ساتھ

(جو اس کے شامل ہو گئی تھی) اسپانیہ پر جاکر قابض ہو گیا۔ اور خلفاء عباسیہ کی طرف سے جو اس وقت یوسف بن عبدالرحمن الفہری حاکم تھا۔ اور اسمٰعیل بھی اپنے آپ کو اس حکومت کا مستحق سمجھتا تھا۔ اس معاملہ کو دیکھ کر دنگ ہو گئے۔ اور چار و ناچار ان کو ملک عبدالرحمان کے حوالے کرنا پڑا۔ عبدالرحمن نے عدل و انصاف کیا۔ اور رعیت کو ہر طرح سے خوش و آسودہ رکھا۔ ہر طرح کی حرفت و صنعت کے کارخانے جاری کئے۔ ہر قسم کے درخت اور ساگ۔ اور ترکاریاں اور پھل پھول دور دور سے منگا کر لگائے۔ نیز وطن عرب سے ایک کھجور کا درخت منگا کر لگایا۔ اور اس کے نیچے کبھی کبھی بیٹھ کر اشعار درد انگیز یاد وطن میں پڑھا کرتے تھے۔ غرض وطن کو نہیں بھولتے تھے۔ ۱۷۱ھ میں بقضاء الٰہی فوت ہو گئے۔ عبدالرحمان کے بیس[۲] بیٹے تھے۔ مگر چونکہ چھوٹا بیٹا ہشام نام اس کو زیادہ تر عزیز تھا۔ اس لئے مرتے وقت اس کو اپنا جانشین بنایا۔ اس نے بادشاہ فرانس سے کئی لڑائیاں کیں۔ اور بہت سے مقامات اور شہر ناربون و کرکسان و شاربین وغیرہ فتح کرائے۔ اور حاکم فرانس ولیم کو شکست دی۔ ۱۸۰ھ میں اپنی موت سے انتقال کیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا ابوالعاص حاکم تخت پر بیٹھا۔ یہ عیش دوست حاکم تھا۔ لوگ اس سے پھر گئے۔ مگر اپنے جابرانہ برتاؤ سے پھر ان کو سیدھا کر لیا۔ ۲۰۶ھ میں بقضاء الٰہی فوت ہوا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا عبدالرحمن ثانی تخت پر بیٹھا۔ یہ باپ دادا سے بھی زیادہ ہمت ور بادشاہ تھا۔ اس نے بھی عیسائیوں پر کئی فتوح حاصل کیں۔ اور ملک کا انتظام بھی خوب کیا۔ مساجد بنائیں۔ سڑکیں نکالیں علوم و فنون کو ترقی دی۔ ۲۲۹ھ میں اجل قضاء سے وفات پائی۔ اکیس برس بادشاہی کی اس کے بعد اسکا

بیٹا محمد اوّل بادشاہ ہوا۔ اس نے کوئی ترقی نہ کی بلکہ اس کے عہد میں تنزل ہوا۔ اور الفنسو سوم عیسائی نے کئی حملے کر کے ملک پرتگال اس سے بالکل چھین لیا۔ یہ پینتیس ۳۵ برس حکومت کر کے فوت ہوا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا منذر تخت نشین ہوا اس نے ایک لڑائی فتح کی ۲۷۵ھ میں فوت ہوا۔ اس کے اس کا بھائی عبداللہ تخت پر بیٹھا اس نے کلیب نام شخص باغی کو شکست دی۔ عبداللہ کے دو بیٹے محمد و قاسم اس سے مخالف ہو گئے۔ محمد کو قتل کر دیا۔ اور قاسم کو رہا کر دیا۔ ۲۵ پچیس برس حکومت کر کے فوت ہوا۔ اس کے بعد اس کا پوتا عبدالرحمٰن ثالث بن محمد مقتول تخت پر بیٹھا۔ یہ بادشاہ بہت لائق تھا۔ بلکہ اس کو اس خاندان کا فخر کہا جائے تو مبالغہ نہیں۔ اس نے باپ دادا کے نقصانوں اور فسادوں کی تلافی کی۔ کلیب مذکور نے جو قلعے ہسپانیہ کے دبا لئے تھے وہ اس سے چھین لئے۔ اور ایک اور ملک جدید موریطانہ فتح کر لیا۔ اور نیز خلیفہ بغداد کے نام کا خطبہ دور کر کے اپنے نام کا خطبہ جاری کر دیا۔ اور اپنا لقب الناصر لدین اللہ امیر المومنین عبدالرحمٰن مقرر کر کے مستقل خلیفہ ہو گیا۔ قرطبہ کی مسجد اور دیگر مساجد اور مدرسوں کی عمارتوں میں زر خطیر صرف کی۔ اور کتب خانہ کھولا۔ اور نہریں جاری کیں۔ اور علوم و فنون کی ترقی کی۔ اور اہل علم کی بڑی قدر کی بادشاہ قسطنطنیہ و فرانس و جرمن و اطالیہ کے سفیر اس کے دربار میں حاضر رہنے لگے کل سلطنتیں یورپ اس سے دبنے لگیں۔ غرض جس قدر اس کے دبدبہ عدل و انصاف کی تعریف کی جائے۔ وہ تھوڑی ہے۔ اس نامور بادشاہ نے پچاس برس بادشاہی کی ۳۵۰ھ میں فوت ہوا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا حکم ثانی بادشاہ ہوا

اس لئے المستنصر باللہ کا لقب اختیار کیا۔ یہ بادشاہ بھی باپ کی چال ڈھال پر تھا
عیسائی سلطنتوں سے کئی لڑائیاں کیں آخر جلد تر رفع ہو گئیں۔ عدل و انصاف
و ترقی علم و فنون نے بڑی شہرت حاصل کی اس کے زمانے کو پرانی انگریزی
وغیرہ تاریخوں میں عصر الذہب للعلم والادب لکھا ہے۔ اس نے کتب خانہ شاہی
کو اس قدر بڑھایا تھا کہ چوالیس (۴۴) کتب میں صرف اس کے کتب خانہ کی فہرست
مرتب ہوئی تھی۔ ۳۶۶ھ میں اس کا انتقال ہوا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا ھشام
ثانی المؤید باللہ تخت پر بیٹھا چونکہ ہشام اس وقت دس برس کا تھا
تمام سلطنت وزیر منصور کے ہاتھ میں تھی۔ وزیر نے بادشاہ کو حرم سرائے میں
ایسا بٹھا رکھا تھا کہ کبھی باہر نکلنے دیتا تھا۔ مگر ملک کو حسن انتظام اور فتوحات
سے نہایت ترقی دی۔ ستائیس لڑائیاں عیسائی حاکموں سے کیں۔ بہت ملک فتح
کئے۔ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ تمام ملوک صف باندھ کر ہسپانیہ کے سامنے کھڑے
ہوئے نظر آئیں۔ اس کا عہد بھی اسلام کے لئے کوکب افتخار ہے۔ چھبیس برس
وزارت کر کے ۳۹۳ھ میں انتقال کیا۔ اور عنان سلطنت اپنے بیٹے عبدالملک
مظفر کے ہاتھ میں دی۔ اس نے بھی بدستور سابق ہشام المؤید کو شاہ شطرنج کی
طرح گھر میں ہی بند کر رکھا۔ لیکن یہ شخص باپ کی خوبیوں کو نہ پہنچ سکا۔ اور عیسائی
حکومتوں کے مقابلہ میں بہت کمزور رہا۔ اور ملک کا انتظام بھی خوب طرح نہ
کر سکا۔ ۳۹۶ھ میں راہی ملک بقا ہوا اس کے بعد اس کا بھائی عبدالرحمٰن
ناصر سلطنت پر بیٹھا۔ ہشام کو اس نے بھی گھر سے باہر نکلنے نہیں دیا۔ ہشام
بیچارہ انچاس برس حرم سرا میں عورتوں کی طرح مقید رہا۔ عبدالرحمان ناصر

مذکور طلیطلہ پر فوج کشی کرنے گیا ہوا تھا۔ موقع پا کر ایک شخص محمد بن ہشام نے ہشام مؤید کی طرف سے بغاوت کا جھنڈا کھڑا کر دیا۔ اور سنہ ۳۹۹ھ میں قرطبہ دارالسلطنت ہسپانیہ پر قابض ہو گیا اور خلیفہ مہدی باللہ اپنا لقب کر لیا۔ عبدالرحمٰن کے لشکر نے یہ خبر سنی۔ تو لشکر عبدالرحمان سے تتر بتر ہو گیا۔ اور وہ اسی سال میں گرفتار ہو کر مقتول ہوا۔ محمد مذکور نے اب وزراء کے ہاتھ سے تو سلطنت کو خلاص کیا۔ مگر اس کے دل میں ہشام مؤید کی طرف سے خار کھٹکتا تھا۔ اتفاقاً ایک عیسائی شخص ہشام مؤید کی شکل مر گیا۔ محمد نے اس کی لاش کو لوگوں میں دکھا کر یہ مشہور کیا کہ ہشام مؤید فوت ہو گیا ہے۔ اور پھر آپ بے کھٹکے سلطنت کا مالک بن گیا۔ مگر قضاء الٰہی میں چونکہ یہ امر ناپسند تھا۔ اس لئے ایک شخص سلیمان المستعین باللہ اپنا لقب کر کے محمد کی مخالفت پر کھڑا ہو گیا۔ اور اس کے پینتیس ہزار آدمی کو قتل کیا۔ محمد بھاگ کر قلعہ میں جا چھپا۔ سلیمان نے اس کو قلعہ میں جا گھیرا تو لاچار ہو کر اُس نے ہشام مؤید کو جس کا پہلے مرنا مشہور کر چکا تھا۔ حرم سرائے سے نکال کر لوگوں کو دکھایا۔ اور کہا سلطنت کا مستحق موجود ہے۔ اگر کسی کو یقین نہ آیا۔ آخر محمد بھاگ نکلا۔ مگر ایک سردار عیسائی کی مدد سے پھر قرطبہ پر قابض ہو گیا۔ لیکن سلیمان موقعہ پا کر پھر اس پر چڑھ آیا۔ اور محمد کو قلعہ میں گھس کر قتل کر ڈالا۔ اس اضطراب میں رعایا نے ہشام مؤید کو سنہ ۴۰۰ھ میں تخت پر بٹھایا۔ سلیمان پھر بھی اِدھر اُدھر پھر پھرا کر بربری لوگوں کی مدد سے قرطبہ پر ایک دوبارہ حملہ آور ہوا۔ آخر کار اُس نے قرطبہ کو فتح تو کر لیا۔ مگر ایک سردار نے شہر کے اندر سے نکل کر ہنگامہ جنگ تیز کیا۔ اور اس میں سلیمان کو دو خواجہ سراؤں نے حمام میں قتل کیا کیا۔ مگر افسوس اس ہنگامہ میں ہشام المؤید بھی مارا گیا۔ ایسا اُس کے ساتھ

یہاں دو سو چوراسی برس کی حکومت کے بعد ۱۰۳۱ء ۴۲۲ھ میں بادشاہان بنی امیہ سے اس خاندان کا بھی خاتمہ ہوا۔ یہاں تک اس خاندان کے سترہ بادشاہ ہوئے۔ اب یہاں کی حکومت کی یہ حالت تھی کہ مختلف مدعی سلطنت اٹھتے۔ اور زور پکڑتے تھے۔ جس جس کے ہاتھ جو جو ضلع لگا۔ اور وہ اس پہ قابض ہو سکا۔ اس کو اپنی جاگیر بنالی۔ یعنے طوائف الملوک کا زمانہ شروع ہوگیا۔ چنانچہ ۱۰۳۹ء ۴۱۹ھ میں ایک سلطنت فاوض میں اور ایک غرناطہ میں اور ایک ویلنشیا میں قائم ہوگئی۔ اور قرطبہ جو اسپین کا دارالسلطنت تھا۔ اس میں ایک شخص نعمان بن منذر ملقب بہ معتضد باللہ اللخمی بادشاہ ہوگیا۔ چند روز کے بعد یہ تخت سے اتارا گیا۔ پھر اس کے بعد اس کا بیٹا ابوالقاسم ملقب بہ معتمد باللہ تخت پر بیٹھا۔ اس نے اہل علم کی قدر کی۔ اور ملک کی آبادی کی۔ امن چین کی تدبیریں پیدا کیں۔ پھر یوسف بن تاشفین بربر سے اٹھا۔ اور اس نے ۴۸۵ھ میں تمام اندلس کو فتح کیا۔ یوسف مذکور ایک عربی قبیلہ سے تھا۔ یہ لوگ دریا جیحر کے باشندے تھے۔ حضرت ابوبکر رض کے عہد میں شام میں آبسے تھے۔ جب مصر فتح ہوا تو وہاں چلے آئے۔ وہاں سے افریقہ کے ایک صحرا میں آباد ہوگئے۔ پہلے اس قبیلہ کا لقب ہوارین تھا۔ یہ عیسائی تھے۔ پھر مسلمانوں کو ملنے جلنے سے مسلمان ہوگئے۔ پہلے برائے نام مسلمان تھے۔ پھر پکے مسلمان ہوگئے یہاں قوم ستے۔ اس دیار میں ایک شخص ابوبکر بن عمر لمتونی حاکم تھا۔ اس نے اپنے خویش یوسف مذکور کو لائق جان کر اپنی ریاست دے دی۔ اس کی ریاست چھوڑنے کی وجہ ہوئی تھی۔ کہ ایک لڑائی کے صدمے سے ایک بڑھیا رو کر کہہ رہی تھی کہ ابوبکر نے ہمکو تباہ

یہ بات اس کے دل میں اثر کر گئی۔ اور سلطنت چھوڑ کر کنارہ کش ہو گیا اور یوسف کا
لقب امیر المومنین ہو گیا۔ یوسف ترقی کرتا ہوا اسپین پر پہنچا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ
اسپین کے اہل اسلام نے اس کو لکھا۔ کہ الونزو ششم حاکم زنگ عیسائی نے ہم
کو عاجز کر رکھا ہے۔ یہ سنتے ہی یوسف نے الونزو پر چڑھائی کر دی۔ اور وہاں
پہنچکر اس کو خط لکھا۔ کہ یا اسلام قبول کرو یا جزیہ دو۔ ورنہ تلوار فیصلہ کرے
گی۔ جب الونزو کے پاس یہ خط پہنچا۔ تو اس نے یہ خط اپنے پاؤں کے نیچے مل
ڈالا۔ اور ایلچیوں کو کہا۔ کہ جو کچھ تم نے دیکھا ہے۔ یہی جواب دینا۔ اس پر یوسف کو
اور زیادہ جوش آیا۔ اور میدان جنگ میں سخت لڑائی کے بعد الونزو کو زخمی کیا۔ اور
فاش شکست دی الونزو رات کو میدان جنگ سے بھاگ گیا۔ اور یوسف پھر افریقہ
کو واپس چلا آیا۔ یافعی کا قول ہے کہ اس کے عہد میں اس کے برابر کوئی سلطان جلیل
القدر نہ تھا۔ اور بامروت بادشاہ تھا۔ اس کا عفو اس کے غصے پر غالب تھا۔ اس
کی تمام قلمرو میں خلیفہ المستظہر باللہ عباسی کے نام کا خطبہ پڑھا جاتا تھا، ۹۷ برس کی
عمر میں ۳۰ برس بادشاہت کر کے ۴۹۹ سنہ ہجری میں مراکو میں فوت ہو کر وہاں ہی
مدفون ہوا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا علی بن یوسف اسپین میں قرطبہ کے
تخت پر بیٹھا۔ اس کو اپنے علم پر ایسا دعوی تھا۔ کہ امام غزالی کا بھی کچھ قدر نہیں جانتا تھا
حتے کہ امام غزالی کی تصانیف کو آگ میں جلا دیا۔ ۵۳۷ سنہ میں فوت ہوا۔ اس کے بعد اس
کا بیٹا تاشفین نام اس کا جانشین ہوا۔ عبد المومن محمد نام ایک شخص
نے ۵۴۲ سنہ میں اس سے ملک چھین لیا۔ اور خاندان المرابطین کی بالیسی بیخ کنی کی کہ سوائے
ان کے نام کے تاریخ کے دفتر میں اور کچھ نہ رہا۔ سب نیست و نابود کئے گئے پس اب

المرابطین کا عہد گیا۔ اور موحدین کا عہد شروع ہوا۔ اس خاندان کی اصل یہ ہے۔ کہ ایک شخص محمد بن عبداللہ نام افریقہ میں رہنے والا ایک غریب آدمی مسجد میں چراغ جلانے والے کا بیٹا تھا۔ اس نے شہر قرطبہ میں تعلیم پائی فارغ التحصیل ہو کر قاہرہ اور بغداد میں جاکر مدرس بن گیا۔ مہدی ہونے کا دعوٰی کیا اور اپنے مذہب کی تائید میں ایک کتاب تالیف کی علی بن یوسف بن تاشقین نے وہ کتاب شرع کے مخالف جان کر جلادی۔ یہ شخص بڑا واعظ تھا۔ ہر وعظ میں علی بن یوسف کی شکایت کرنے لگا۔ اور بادشاہ جب اس کے پکڑ لینے یا قتل کرنے کا ارادہ کرتا تھا۔ بھاگ جاتا تھا۔ پھر اپنے شاگرد رشید عبدالمومن نام کو کہا کہ اصل میں مہدی موعود تم ہو۔ اور یہ پیشگوئی تمہارے حق میں ہے۔ اور ترغیب دیکر لوگوں کو اس کا مرید کر دیا۔ پھر پہاڑ پر جاکر وعظ کرنا شروع کیا۔ وہاں بیس ۲۰۰۰۰ ہزار آدمی جو اس کے معتقد ہو گئے تھے۔ ان کو بھی عبدالمومن کا مطیع کر دیا۔ اور ان کا خطاب الموحدین رکھا۔ (اور الحاد بھی اس کو کہتے ہیں) اور اسی طرح دو تین قبیلے اور بھی ان کے ساتھ مل گئے۔ آخر یہ ہوا۔ کہ عبدالمومن امام مہدی اور محمد مذکور نے لشکر کا سپہ سالار بن کر لڑائی بھڑائی پر کمر باندھی۔ علی بن یوسف نے یہ خبر سن کر ایک دو اپنے جرنیل مع اپنے لشکر کے لڑائی کو بھیجے۔ مگر وہ کامیاب نہ ہوئے۔ موحدین کا گروہ غالب رہا۔ اور بڑے بڑے قلعے اور شہر مراکو اور فیض وغیرہ فتح کر لئے۔ اس کے بعد عبدالمومن تیس ہزار آدمی کے ساتھ ان پر چڑھ آیا۔ اور ان کو شکست دی۔ محمد بن عبداللہ نے ۵۲۲ھ میں انتقال کیا۔ تو اس وقت عبدالمومن نے خطاب امیرالمومنین کا اختیار کیا۔ اور تخت پر بیٹھ گیا۔

ورجہاد میں سرگرم رہا۔ حتے کہ ہسپانیہ پر بھی فتح پائی۔ ۵۵۸ھ میں اسکا انتقال ہوا۔ اس کے بعد اس کا چھوٹا بیٹا یوسف ابو یعقوب المنصور تخت پر بیٹھا۔ اس نے بھی کئی لڑائیاں کیں۔ اور کامیاب ہوا۔ کیٹل کے بادشاہ سے لڑا۔ اس کو شکست دی۔ اور سب مقیدین کو رہا کر دیا۔ ۵۹۷ھ میں فوت ہوا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا محمد ابو عبد اللہ ناصر لدین اللہ تخت پر بیٹھا۔ اس نے فوج کی بہت بھرتی کی۔ نولاکھ فوج کے قریب جمع کر لی۔ اس سے تمام عیسائی سلطنتوں کو اپنی فکر پڑ گئی۔ اور لڑائی کے لئے چست ہوئیں۔ لڑائیاں بھی ہوئیں اور بڑی خونریزی ہوئی۔ ۶۱۱ھ میں مراکو میں آکر فوت ہوا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا یوسف ثانی ابو یعقوب باپ کے ہوتے ہی اس کی خوشی سے تخت پر بیٹھا اس کی گیارہ برس کی عمر تھی۔ اس لئے اس نے بڑی تکالیف اٹھائیں۔ ۶۲۱ھ میں بے اولاد انتقال کیا۔ اب موحدین کی سلطنت کو ضعف آنا شروع ہو گیا۔ اس کے بعد ابو مالک عبد الوحید ایک شخص تخت پر بیٹھا۔ چند ماہ کے بعد مقتول ہوا۔ اس کے بعد المامون ابو علی ایک شخص بادشاہ ہوا۔ اس نے مہدی کے خلاف میں ایک کتاب لکھی۔ مہدی کے معتقدوں نے اس کو تخت سے اُتار دیا۔ اور یحیےٰ نام کو تخت پر بٹھا دیا۔ لیکن المامون نے اس کا مقابلہ کیا۔ اس کو اور اس کے معاونوں کو شکست دی۔ اور سب سب کو قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد محمد بن عمر حاکم گرینڈا تخت پر بیٹھا۔ ہسپانیہ میں ایک اور شخص ابن حوت نام موقع پاکر مستقل ہو گیا۔ اب ان نزاعوں اور جھگڑوں کے باعث عیسائی قومیں غالب ہو گئیں۔ اور اسلام کے شہروں کو فتح کرنے لگے۔ بلکہ محمد بن عمر ماتحت حکومت فرڈنینڈ عیسائی

کے ہو گیا۔ اور ۶۷۲ھ میں فوت ہوا۔ اس کے بعد اسکا بیٹا محمد ثانی تخت
بیٹھا اسکا ارادہ ہوا۔ کہ جو ملک باپ کے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ وہ واپس لے
اسی غرض سے بائیس برس عیسائی حکومتوں سے لڑتا رہا۔ مگر کامیاب نہ ہوا۔ ۷۰۱ھ
میں فوت ہوا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا محمد ثالث بادشاہ ہوا۔ یہ سلطنت
انتظام نہ کر سکا۔ اس لئے دست بردار ہوا۔ اور اپنے بھائی الناصر کو اپنا جانشین
کیا۔ یہ بڑا ہشیار بادشاہ تھا۔ عیسائی حکومتوں سے لڑتا رہا۔ اور بہت مقامات
کئے۔ مگر آخر خانہ جنگی کے فسادات سے یہ بھی حکومت سے دست بردار ہوگیا۔ اس کے
بعد اسماعیل بن فرج تخت پر بیٹھا۔ یہ بھی بہادر بادشاہ تھا۔ عیسائیوں سے
بہت لڑائیاں لڑا۔ اور فتحیاب بھی ہوا۔ مارتس اور بان وغیرہ کو فتح کیا۔ مرشیا کی
سلطنت کو بھی فتح کیا۔ مگر اندرونی فسادات سے یہ بھی آزاد نہ ہو سکا۔ ایک شخص
محمد نام نے (جو شاہزادوں سے تھا) اس کو موقع پاکر ۷۲۵ھ میں قتل کر ڈالا۔
اب ملوک اسلام ہسپانیہ کا خاتمہ ہوا۔

مگر غرناطہ میں جو ہسپانیہ کا صوبہ ہے۔ اس میں مسلمانوں کی حکومت قائم رہی۔ اسمٰعیل
بن فرج کے مقتول ہونے کے بعد اس کا بیٹا محمد چہارم غرناطہ کے تخت پر بیٹھا۔ مگر
چند روز کے بعد عثمان سپہ سالار نے سرکشی کر کے اس کے چچا محمد بن فرج
کو بادشاہ بنایا۔ اور افریقہ سے فوج لاکر الجیریں اور ماربیلا اور رندا اُنیا فتح کر لئے اور جبل الطارق
بھی لے لیا۔ اور تمام صوبوں کو جو سرکش تھے۔ مطیع کیا۔ محمد مذکور ابوالحسن افریقہ سے بادشاہ
ملاقات کو جاتا تھا راستہ میں جبل الطارق پر ۷۳۳ھ میں مارا گیا۔ اس کے بعد اس کا بھائی
یوسف ابوالحجاج تخت پر بیٹھا۔ یہ بادشاہ عدل اور کمالات حسنہ میں لائق تھا۔ اس کے عہد

سلطنت میں تنزل آگیا تھا۔ عیسائیوں نے الجیرس وغیرہ مسلمانوں سے پھر لے لئے ۔۔۔ھ میں مارا گیا۔ اس کے بعد محمد پنجم بن یوسف تخت پر بیٹھا۔ یہ بادشاہ نیک ۔۔۔ت اور رعیت کا خیر خواہ تھا۔ عیسائی حکومتوں سے صلح کر کے ملک کو امن دیا۔ مگر دشمن ۔۔۔ اقبال کو دیکھ نہ سکے۔ اور بلوہ کر کے اسکے محل میں گھس پڑے۔ اور اسکے سپاہیوں کو ۔۔۔ کر کے محمد پر دوڑے انکا منشا یہ بھی تھا کہ اسکے بھائی اسمٰعیل کو تخت پر بٹھا دیں اسلئے محمد مجبور ہو کر حکومت سے دستبردار ہو کر اپنے بھائی اسمٰعیل دوم کو تخت دیدیا۔ چند روز کے ۔۔۔ اسمٰعیل بھی مارا گیا اور محمد پنجم پھر تخت پر بیٹھ گیا۔ اور الجیرس کو فتح کیا ۷۹۳ھ اپنی موت ۔۔۔ اس کے بعد یوسف ثانی ابو عمید ابن محمد ثالث مذکور تخت پر بیٹھا ۔۔۔ کے بیٹے محمد نے اسکو مارنے کا ارادہ کیا۔ اسلئے یوسف نے اس پر حملہ کیا مگر کامیاب ۔۔۔ وا ۷۹۵ھ میں فوت ہوا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا محمد جس نے باپ پر سرکشی کی تھی۔ ۔۔۔نے بڑے بھائی یوسف ثالث کو سلوبرنیا کے قلعہ میں قید کر کے تخت پر بیٹھ گیا پہلے ۔۔۔ عیسائیوں سے صلح کر لی۔ پھر لڑائی شروع کر دی کہیں کہیں فتح پائی۔ مگر عیسائیوں ۔۔۔نے بہت مقامات مسلمانوں کے دبا لئے ۸۱۲ھ میں فوت ہوا۔ اس کے بعد ۔۔۔ن کا بڑا بھائی یوسف ثالث قید سے نکل کر تخت نشین ہوا۔ اس نے چودہ سال ۔۔۔ومت کی اس کے عہد میں عیسائی تمام متفق ہو گئے۔ اور فرڈیننڈ کے ماتحت ہو کر ۔۔۔ساد برپا کیا۔ اور مسلمانوں کے ہاتھ سے انتقیرا چھین لیا ۸۲۴ھ میں فوت ہو ۔۔۔یا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا محمد ہفتم تخت پر بیٹھا۔ اس نے عیسائیوں سے صلح کر لی لیکن اس سے رعایا بیزار ہو گئی۔ جس کا انجام یہ ہوا کہ غرناطہ میں بغاوت پھیل گئی۔ اور محمد پر دوبارہ حملہ ہوا۔ وہ لاچار ہو کر ٹیونس کے سلطان کے پاس بھاگ ۔۔۔

گیا۔ اس کے بعد محمد ہشتم تخت پر بیٹھا۔ مگر محمد ہفتم نے حاکم ٹیونس سے لشکر لاکر محمد ہشتم کو قتل کر ڈالا۔ اور خود بادشاہ ہو گیا۔ مگر اس پر یوسف بن المعمر نے جو غرناطہ کے بادشاہوں کی اولاد سے ایک شخص تھا۔ اس نے محمد ہفتم کو پھر نکال دیا۔ اور خود بادشاہ بن گیا۔ اس یوسف چہارم نے چھ مہینے تخت نشینی کی۔ محمد ہفتم اس پر پھر چڑھ آیا۔ اور تخت پر بیٹھ گیا۔ مگر لوگوں نے پھر اس کو تخت سے اتار دیا۔ اور محمد نہم کو تخت پر بٹھا دیا۔ مگر کیسل کے حاکم نے ایک حق دار اس سلطنت کو قائم کر دیا۔ چار پانچ برس تک لڑائیاں ہوتی رہیں آخر محمد نہم کے باغی اس کے محل میں گھس گئے اس لئے وہ بھیس بدل کر بھاگ گیا۔ اس کے بعد محمد دہم تخت پر بیٹھا اس نے اکیس برس حکومت امن چین سے کی۔ اس کے بعد عیسائی اس پر چڑھ آئے اور جبل الطارق اور ارکیدونہ اور تمام شہر جو ان پہاڑوں کے درمیان تھے فتح کر لئے اور عیسائیوں نے یہ صلاح کی کہ بادشاہ غرناطہ بادشاہ کیسل عیسائی کے ماتحت رہا کرے۔ اور سلطنت غرناطہ کی زوال کے قریب ہو گئی ۸۷۰ھ میں محمد دہم کا انتقال ہو گیا۔ اور اس کی جگہ اس کا بیٹا مولا علی ابو الحسین تخت نشین ہوا۔ اس کے عہد میں دن بدن اور بھی تنزل ہوتا گیا۔ خانہ جنگی شروع ہوئی۔ اس کے اور اس کے بیٹے ابو عبد اللہ میں لڑائی ہوئی۔ آخر میں ابو عبد اللہ بادشاہ بن گیا پھر عیسائیوں نے اور بھی زور پکڑا۔ اور بہت شہر فتح کر لئے آخر ۸۹۷ھ میں فرڈاننڈ عیسائی بادشاہ نے غرناطہ کو بھی فتح کر لیا۔ اور پادشاہ اسلام ہسپانیہ کا بالکل خاتمہ ہوا۔ اور ابو عبد اللہ نے حسرت کی نگاہ کے بعد کنجیاں فرڈاننڈ کے حوالے کیں اور رخصت ہوا۔ اس بادشاہ عیسائی نے اہل اسلام کو یہاں سے نکال دیا اور

نی رہے سہے ان میں سے کسی کو آگ میں جلا دیا۔ اور کسی کو جبراً عیسائی کر دیا۔ اور
اس نے حکم دیا۔ کہ کوئی عربی کتاب مت دیکھو اسپین کی زبان بولو۔ بظاہر یہ لوگ
عیسائی تو ہو گئے۔ مگر باطن میں مسلمان تھے۔ اس لئے فلپ بادشاہ عیسائی نے
ان مسلمانوں کے ساتھ فساد اور خونریزی کر کے ایک لاکھ آدمی کے قریب جلا وطن
کر دیئے۔ مگر پھر بھی پوشیدہ مسلمان رہ گئے۔ فلپ ثالث نے ان کو بھی نکال دیا
یہ قریباً دس لاکھ آدمی مسلمان تھا جو یہاں سے ہجرت کر کے شمال میں جا بسے اور
اسی طرح جور و جفا ظلم اٹھاتے رہے۔ حتےٰ کہ نو صدی اور پندرہ صدی عیسوی
میں عیسائی بادشاہوں نے خود تعصب دلی اور نیز پادریوں کے ورغلانے سے
اور بھی زیادہ مسلمانوں پر وہ وہ ظلم کئے۔ کہ بیان سے باہر ہیں۔ عیسائی ظالم قصائی
مسلمانوں کا جنگلی جانوروں کی طرح شکار کرتے تھے۔ ہزاروں مسلمان ذبح
کر دئے۔ ہزاروں پر ظلم ہوا۔ شیر خوار بچے بے گناہ سمندر میں ڈال دئے۔ اور
قتل کئے۔ اور جو صحرا کو بھاگ گئے تھے۔ وہ بھوکوں سے مر گئے۔ لیکن ان پادریوں
کے دل خوب ہی ٹھنڈے ہوئے۔ اور دلوں کے ارمان نکلے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
اب ناظرین کو معلوم ہوا ہو گا۔ کہ اہل اسلام پر جو پادریوں نے الزام لگاتے ہیں۔ کہ
مسلمان متعصب و ظالم و خونریز ہیں۔ کہاں تک صحیح ہیں۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے۔ کہ
اہل اسلام نے ملک فتح کرنے کے بعد کوئی ایسا ظلم کیا۔ ہرگز نہیں بلکہ اہل اسلام
کا عدل و احسان دیکھ کر ہزاروں بلکہ لاکھوں مخالف لوگ بخوشی اسلام میں داخل
ہو گئے۔ یہ واقعات جور و ستم جو لوگ بالتفصیل دیکھنا چاہیں وہ (بکلز ہسٹری
آف سویلیزیشن کی جلد دوم کا مطالعہ کریں) اس ظلم کا بدلہ ان عیسائیوں کو

جو قیامت کے دن میں ملے گا۔ وہ تو ملے ہی گا۔ مگر دنیا میں بھی ان کو یہ ملا۔ کہ ہسپانیہ کا ملک دن بدن ویران ہوتا گیا۔ اور عیسائیوں کا جہاز جو سمندر میں آتا تھا۔ یہ مسلمان جو افریقہ میں آبسے تھے۔ لوٹ لیتے تھے۔ اسی طرح مدت تک عیسائیوں کی تجارت میں نقصان پہنچتا رہا۔ اہل اسلام عرب نے جیسے ملکی و مذہبی حکومت کے اوائل صدیوں میں جلد ترقی کی تھی۔ جیسا اس تاریخ میں بیان ہو چکا ہے۔ ویسے ہی تجارت جو سب پیشوں سے عمدہ اور حلال پیشہ ہے۔ اس میں انہوں نے بڑی ترقی کی تھی۔ خلفاء کو بڑا شوق ہوتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے تاجروں کو ہندوستان وغیرہ ملکوں میں بھیجا۔ اور اس سے اشاعت دین بھی مقصود تھا۔ چنانچہ جو مسلمان پہلی دوسری تیسری صدی ہجری میں ہندوستان میں آکر آباد ہوئے۔ ان سے بہت ہندو راجے رفتہ رفتہ مسلمان ہو گئے۔ اور ہند کے جزائر سیلون سماٹرہ جاوا اسلنسر وغیرہ میں بھی پہنچے۔ اور افریقہ وغیرہ کے بندرگاہوں پر کئی ملک آباد کئے اور ان کے مالک ہو گئے۔ جیسے مقدشون۔ ملندہ وغیرہ بلکہ روس وغیرہ اور سکنڈے نیویا کے ساتھ بھی انہوں نے سلسلہ تجارت کا گانٹھ لیا تھا۔ بعض مورخین نے یہ بھی لکھا ہے کہ جو عرب اہل اسلام ہسپانیہ اندلس میں رہتے تھے۔ امریکہ کو بھی انہوں نے معلوم کر لیا تھا۔ اور وہاں پہنچے تھے مگر انہوں نے وہاں سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا تھا۔ امیر تیمور کی تاریخ میں آئے گا۔ کہ اس نے کچھ روس کے ملک پر بھی فتحیاب ہو کر قبضہ کر لیا تھا۔ غرض اسلام وہ چیز ہے جنہوں نے جس طرف سیف و سنان اور ہمت کا رخ کیا۔ ادھر ہی کامیاب ہوئے۔ اور دنیا بھر میں انہیں کا نام تھا۔ اور انہیں کا خطبہ اور سکہ اور رواج تھا

مگر جب تک ان میں کچھ دینداری اور مذہبی جوش تھا۔ اور غیرت بھی رکھتے تھے۔ لیکن جب سے عیش و آرام میں پڑ گئے۔ اس وقت سے ان کے دن بُرے آنے شروع ہو گئے۔ اور ہر طرح کی طاقت میں فتور آ گیا ؎

حکومتِ اہل بیت

جب اہل بیت خلفاء امویہ اور عباسیہ سے ڈرتے پھرتے تھے۔ تب یہ ایسی ایسی جگہ میں جا بسے تھے۔ جہاں ان خلفاء کا گذر اور زور نہیں چلتا تھا چنانچہ خیلان یلمان وغیرہ بلاد عجم اور یمن و نجد وغیرہ عرب میں جا بسے۔ اور کچھ ان کو وہاں حکومت بھی ملی۔ اور یمن میں پہلے اُن سے امام یحییٰ ہادی بن حسین بن قاسم بن ابراہیم بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن حسن بن مثنیٰ ۲۰۸ سنہ میں بادشاہ ہوئے وہاں مذہب قرامطہ باطنیہ کا جاری تھا۔ کچھ اوپر اسی لڑائیاں کر کے انپر فتح پائی اٹھارہ برس جہاد کیا۔ ان کے عہد میں معتمد پھر مکتفی پھر مقتدر خلیفہ عباسی تھے ۲۹۸ سنہ ھ میں امام ہادی مذکور کا انتقال ہوا۔ ان کے بعد ان کے بیٹے مرتضیٰ محمد حاکم ہوئے پھر انکے بیٹے ناصر احمد پھر امام قاسم علی ہو گئے ۲۹۵ سنہ میں مر گئے پھر انکے بیٹے حسین ہوئے۔ قرامطہ کی لڑائی میں مارے گئے پھر امام داعی یوسف بن یحییٰ ہوئے ۴۰۵ سنہ میں مر گئے۔ پھر امام ابو ہاشم۔ پھر ابو الفتح ناصر ہوئے پھر متوکل علی اللہ احمد ہوئے ۵۶۶ سنہ میں مر گئے پھر منصور باللہ ہوئے ۶۱۲ سنہ میں مر گئے پھر داعی صغیر ہوئے الفاظ خوب صاف بول نہیں سکتے تھے۔ پھر ہادی احمد حسین اُن سے بہت سی کرامات ظاہر ہوئیں۔ یہ خلیفہ آخر عباسی معتصم کے وقت میں تھے۔ انکے بعد حسن بن علی بن وہاش امام ہوئے پھر ابراہیم بن تاج الدین امام ہوئے۔ پھر امام مطہر بن یحییٰ ہوئے

پھر ان کے بیٹے محمد نام ان کی جگہ ہوئے۔ صنعا اور عدن کو انہوں نے لڑائی بھڑائی میں فتح کیا۔ پھر علی صلاح امام ہوئے۔ پھر مؤید باللہ یحییٰ بن حمزہ امام ہوئے۔ یہ بڑے عالم تھے انہوں نے صحابہ کی تعریف میں ایک کتاب لکھی جس کا نام شامل ہے۔ انکے بعد امام احمد بن علی ابو الفتح کی اولاد سے قائم ہوئے۔ پھر امام مہدی مرتضیٰ علی بن محمد ہدوی قائم ہوئے۔ پھر اُن کے بیٹے امام ناصر صلاح بن علی اُنکے بعد اُنکے بیٹے علی بن صلاح نام امام ہوئے انکے وقت میں بہت فتوح ہوئیں انکے بعد صلاح بن علی نام امام ہوئے مگر کچھ زیادہ نہ رہے

دولت طبرستانیہ اس جگہ چھ شخص حاکم ہوئے تین اولاد حسن سے اور تین اولاد حسین سے پہلے ہشام داعی الی الحق حسین بن زید بن محمد بن اسمٰعیل بن زید الجواد بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب ۲۵۰؁ھ میں آئے۔ اور دیلم کے حاکم ہوئے۔ اُن کے بعد اُن کے بھائی قائم بالحق محمد والی ہوئے۔ ۲۸۸؁ھ میں پھر ان کا پوتا مہدی حسن بن زید بن قائم بالحق ہوا۔ پھر محمد بن حسن ہوئے ؛

دولت سلاطین اسلامیہ مصر حضرت عمر رضہ کے عہد میں عمرو بن العاص رضہ نے مصر کو فتح کیا۔ حضرت عمر رضہ کے بعد حضرت عثمان رضہ خلیفہ ہوئے۔ تو انہوں نے عمرو بن العاص کو مصر سے معزول کر کے عبداللہ[1] بن سعد بن ابی سرح کو مصر کا حاکم کیا۔ عبداللہ مذکور ۳۳؁ھ میں فوت ہوا۔ بارہ برس کی حکومت کی۔ اس کے بعد مصر کا امیر حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی جانب سے قیس بن سعد بن عبادۃ الخزرجی الانصاری ہوا۔ جب یہ معاویہ رضہ کا طرفدار ہو گیا۔ تو حضرت علی رضہ نے اس کو موقوف کر کے مصر کا حاکم محمد بن ابی بکر رضہ کو مقرر کر دیا۔ اور یہ حکومت کرتے رہے مگر جب اہل مصر نے حضرت علی رضہ کے پاس

---

[1] یہ شخص آنحضرت صلعم کا کاتب تھا ۱۲

محمد کی شکایت کی۔ تو حضرت علیؓ نے اُنکو موقوف کر کے مصر پر الاشتر النخعی کو حاکم مقرر کیا جب اشتر نخعی فوت ہو گئے۔ تو مصر پر پھر دوبارہ محمد بن ابی بکر حاکم ہو گئے مگر اُس وقت حضرت معاویہ اُن کے مخالف ہو گئے۔ اور عمرو بن العاص حاکم اول مصر کو ایک بڑے لشکر کے ساتھ محمد بن ابی بکر پر بھیجا۔ محمد بن ابی بکر نے عمرو بن العاص کا اپنے لشکر کے ساتھ کچھ مقابلہ کیا۔ مگر آخر مغلوب ہو گیا اور عمرو بن العاص مصر پر غالب ہو گیا جب ان کا انتقال ہو گیا۔ تو معاویہؓ نے ان کے بیٹے عبداللہ کو مقرر کر دیا۔ دو برس یہ حاکم رہے۔ پھر معاویہؓ نے اُن کو معزول کر کے اپنے بھائی عتبہ بن ابی سفیان کو مقرر کر دیا۔ پھر ان کو بھی معزول کر کے عتبہ بن عامر الجہنی کو حاکم کیا پھر ان کو بھی معزول کر دیا اور معاویہ بن حدیج کو امیر کر دیا۔ پھر ان کو بھی معزول کر کے مسلمہ بن مخلد کو حاکم مصر کیا۔ یہ البتہ اپنی عمر بھر امیر رہے۔ جب یزید کے زمانہ میں یہ مر گئے۔ تو ان کے بعد سعید بن یزید حاکم مصر ہو گئے۔ پس جب مکہ شریف میں عبداللہ بن زبیر کی خلافت ہو گئی اور سب نے ان سے بیعت کر لی۔ تو عبداللہ بن زبیر نے عبدالرحمٰن بن مخزوم قریشی کو حاکم مصر کا کر دیا۔ لیکن مروان بن حکم نے عبداللہ بن زبیر کی اطاعت نہ کی۔ اور شام پر متغلب ہو گیا۔ اور پھر شام سے مصر میں آیا۔ اور اُس پر اپنے بیٹے عبدالعزیز کو حاکم کر دیا۔ اور پھر شام میں چلا آیا جب عبدالعزیز مذکور فوت ہو گیا۔ تو اس کی جگہ عبدالملک بن مروان امیر ہوا۔ ایک مہینہ رہا اُس کے بعد اُس کا بیٹا عبداللہ حاکم ہوا ۸۶ ہجری میں اُس کے بھائی ولید بن عبدالملک نے اُس کو موقوف کر دیا۔ اور اُس کی جگہ قرہ بن شریک کو حاکم کر دیا۔ یہ ظالم تھا۔ چھ برس مصر پر حاکم رہا۔ پھر فوت ہو گیا۔ اُس کے بعد عبدالملک بن رفاعہ امیر ہوا

۹۹ھ تک حاکم رہا اُس کے بعد ایوب الاصبحی مقرر ہُوا سنہ ۱۰۱ھ تک رہا۔ پھر اُس کے بعد بشیر بن صفوان الکلبی حاکم ہُوا۔ سنہ ۱۰۳ھ تک رہا پھر اُس کے بعد اُس کا بھائی حنظلہ بن صفوان حاکم ہوا۔ سنہ ۱۰۵ھ تک رہا۔ پھر اُس کے بعد ہشام بن عبدالملک کے عہد میں محمد بن عبدالملک خلیفہ مذکور کا بھائی مصر پر حاکم ہوا۔ پھر اُس کے بعد حفص بن ولید یہاں کا امیر ہُوا۔ سنہ ۱۱۸ھ تک والی مصر رہا۔ اس کے بعد عبدالرحمن بن خالد حاکم مصر ہُوا۔ سات مہینے رہا۔ پھر موقوف ہوگیا۔ اور حنظلہ بن صفوان پھر دوبارہ حاکم ہوگیا۔ پھر یہ بھی معزول ہوگیا۔ اور اُس کے بعد حسان بن العتاہیۃ التیجبی والی مصر ہُوا کچھ عرصہ کے بعد معزول ہوگیا۔ اس کے بعد پھر دوبارہ حفص بن الولید مذکور حاکم ہُوا اور سنہ ۱۳۸ھ ہجری میں معزول ہوگیا۔ اس کے بعد حوثر بن سہیل الباہلی حاکم ہُوا اُن کے بعد المغیرہ بن العزازی حاکم ہُوا۔ اُن کے بعد سنہ ۱۴۲ھ میں عبیداللہ بن مروان امیر ہُوا۔ یہ شخص خلفائے بنی امیہ سے آخری حاکم تھا۔ اُس کے بعد مصر پر عباسیہ کی جانب سے کئی اور نواب ہوتے رہے۔ سنہ ۲۵۴ھ میں مصر میں احمد بن طولون خلیفہ معتز باللہ کی طرف سے نائب مقرر ہُوا۔ لیکن جب اس کی شوکت قوی ہوگئی۔ مصر کو دبالیا۔ اور مستقل سلطان بن گیا۔ مگر دعویٰ خلافت نہیں کیا۔ اور نہ نیابت عباسیہ سے نکلا۔ اور یہ ترک تھا۔ سنہ ۲۷۰ھ میں مرگیا۔ پھر اُس کے بعد اُس کا بیٹا ابوالجیش خمارویہ تخت مصر پر بیٹھا مارا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا جیش تخت پر بیٹھا اور معزول ہُوا اور پھر اُس کا بھائی ہارون امیر ہُوا سنہ ۲۹۲ھ میں طغج بن جف نے مکتفی خلیفہ کے زمانہ میں دمشق لے لیا پھر ابوالمقدام شیبان بن احمد بن طولون حاکم ہُوا۔ پھر محمد بن سلیمان نے مصر پر غلبہ پایا۔ اور طولون کی اولاد کو پکڑ کر بھیج دیا۔ پس احمد بن طولون کی حکومت ختم ہوئی۔ اور دولت بنی طغج شروع ہوئی۔

دولت بنی طغج اخشیدیہ مصر و شام

یہ لوگ محمد بن طغج حاکم فرغانہ کی اولاد سے تھے۔ اخشید فرغانہ کے بادشاہوں کا لقب ہے۔ خلیفہ عباسی راضی باللہ نے محمد طغج کو متولی دیار مصر و شام کر دیا تھا ۳۲۳ھ میں یہ خلفاء عباسیہ کا ضعف دیکھ کر مستقل حاکم ہو گیا۔ معتزلہ مذہب تھا۔ گیارہ برس تین ماہ زندہ رہا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا ابوالقاسم انوجور حاکم ہوا۔ ۳۴۹ھ میں مر گیا۔ پھر اس کا بیٹا سعد الدولہ ابوالمعالی حاکم ہوا پھر ابو تغلب حاکم ہوا۔ پھر ... حاکم ہوا۔ یہ شیعہ مذہب تھے بعض نے کہا ہے۔ ابوالقاسم کے بعد ابوالحسن علی بیٹھا پھر ابوالقاسم کا اتابک کافور نام بیٹھا ۳۵۷ھ میں مر گیا۔ یہ غلام حبشی تھا۔ اس کے بعد ابوالفوارس احمد بن علی بن محمد اخشید حاکم ہوا۔ پھر عبیدیہ مغرب سے آئے اور انہوں نے آ کر یہ ملک لے لیا اور دولت اخشیدیہ ختم ہو گئی۔ ۳۴ برس ان کی حکومت رہی۔ اور ۳۵۸ھ میں ختم ہو گئی۔

دولت عبیدیہ (۱)

اول ان میں ۲۹۶ھ میں مہدی عبید اللہ مغرب میں حاکم ہوا ۳۲۲ھ میں مر گیا۔ پھر اس کا بیٹا القائم بامر اللہ ہوا ۳۳۴ھ میں مر گیا۔ پھر منصور اسماعیل اس کی جگہ

(۱) یہ فرقہ بھی شیعہ مذہب کی ایک شاخ ہے۔ اور فرقہ باطنیہ و اسمٰعیلیہ بھی ان کو کہتے ہیں۔ اس فرقہ کا بانی عبید اللہ بن سبا یہودی ہے۔ یہ شخص شہر اہواز صوبہ خوزستان ملک فارس میں سے۔ اس کا باشندہ تھا۔ اسلام سے پہلے یہاں اس کے آباؤ اجداد قدیم سے حاکم تھے جب اہل اسلام نے اس ملک کو فتح کیا ان لوگوں کے دلوں میں ... ۱۲

ہؤا۔ سنہ ۳۴۱ھ میں مرگیا۔ پھر اُس کا بیٹا المعز لدین اللہ سعد نام حاکم ہؤا۔ سنہ ۳۶۳ھ میں مرگیا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا عزیز نزار جانشین ہؤا۔ سنہ ۳۸۶ھ میں مرگیا۔ پھر اُس کا بیٹا الحاکم بامر اللہ منصور اُس کی جگہ ہؤا۔ یہ بڑا ظالم اور خونریز بادشاہ تھا۔ اُسنے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۱۹ نے حکمت عملی کی کہ اسمٰعیل بن جعفر صادق کو جو حضرت علی کی اولاد سے ساتویں امام مشہور ہیں۔ اُن کو اپنا پیشوا بنایا اور مشہور کیا۔ اور لوگوں کو تعلیم کی خلافت اور بادشاہت کے مستحق سات امام ہیں۔ علی رضا سے لیکر اسمٰعیل بن جعفر تک۔ اور خلیفہ عباسیہ قتل کیے لائق ہیں اور سات درجے مقرر کیے۔ اور ایک کتاب سات باب بنائی۔ جو اس کے پھندے میں پھنس جاتا تھا۔ اُس کو یہ کتاب اور درجات بطور راز سکھائی جاتی تھی۔ جیسے اس زمانہ میں فری میسن فرقہ میں راز مخفی رکھے۔ جاتے ہیں ویسے ہی یہ لوگ بھی کسی غیر کو اپنا بھید نہیں کہتے تھے۔ اور اُن کو فرقہ باطنیہ بھی کہتے ہیں اس لئے کہ یہ کہتے ہیں ہر ظاہر کیلئے ایک باطن ہے۔ اہل سنت والجماعت نے اس فرقہ کو ملاحدہ فرقہ لکھا ہے۔ کیونکہ یہ قرآن اور حدیث کے نصوص کی خلاف ظاہر تاویل کرتے ہیں حتیٰ کہ آیات قصص کی بھی تاویلات کرتے ہیں۔ مثلاً وہ کہتے تھے۔ کہ وضو سے مراد امام وقت کی دوستی ہے۔ زکوٰۃ سے تزکیہ نفس اور کعبہ سے ذات نبی اور صفا مروہ سے امام حسن و حسین رضہ اور احتلام سے افشار راز امام وقت اور غسل سے امام کے ساتھ عہد و بیعت مراد ہے۔ اور نماز روزہ حج زکوٰۃ خلفاء ثلاثہ کی بدعت سے ہے علی ہذا القیاس اور بھی اُن کے بہت سے ایسے خرافات عقائد ہیں۔ جب اُن کے اعتقادات آخر ظاہر ہوگئے۔ تو خلیفہ عباسی المعتمد باللہ نے اُس کو قید کر دیا۔ لیکن کسی اسمٰعیلی کی مدد سے نکل گیا۔ کچھ گروہ پہلے بن چکا تھا۔ اس لئے شمالی افریقہ میں جاکر بغاوت کا علم کھڑا کردیا۔ اور دعویٰ کیا کہ علی رضہ اور فاطمہ کا حقیقت میں میں ہی وارث ہوں اور المہدی خطاب مشہور کردیا۔ جو بارھویں امام مہدی موعود کا ہے۔ چنانچہ کچھ مغربی عرب اس کے فریب اور دھوکہ میں آگئے اور چھوٹی سی سلطنت بنالی اور قیروان شہر کو دار السلطنت مقرر کیا۔ الغرض اس فرقہ کی بنیاد سنہ ۱۹۷ھ میں ہوگئی۔ یہ لوگ اپنے اندر تعلیم میں مبتدی کو پہلے درجہ میں مسائل قرآن پر شکوک سکھاتے تھے۔ اور فرقہ اسمٰعیلیہ کے اصول پر ان کے جواب تعلیم کرتے تھے۔ دوسرے درجہ میں سمجھایا جاتا تھا۔ کہ امامت ایک خدائی راز ہے۔ تیسرے درجہ پر یہ تعلیم ہوتی تھی۔ کہ امام سات ہیں۔ ان پر وحی نازل ہوتی ہے۔ اسمٰعیل ساتواں امام سب سے بڑا ہے۔ بلکہ نبی ہے۔ ہر ایک امام نے پہلے امام کے مسئلہ منسوخ کردیئے ہیں علی ہذا القیاس اسی طرح سات باقی درجوں میں ایسی ہی واہی تعلیم ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ اس جلد میں یہ شخص اپنے مدعا اصلی اصلی میں کامیاب ہوگیا۔ کہ حکومت اس خاندان میں قائم ہوگئی۔ اس کے بعد اُس باقی بر صفحہ ۲۲۱

رعایا کو حکم دیا۔ کہ جب اُس کا نام سُنیں فوراً سجدہ میں گر پڑیں۔ گویا یہ بھی اک فرعون تھا۔ اس فرقہ کے لوگ اُس کو خدا کہتے تھے ۴۱۱ھ ہجری میں مارا گیا۔ اس فرقہ کا خیال یہ بھی ہے۔ کہ یہ قالب انسان میں خدا تھا۔ آسمان پر چلا گیا مرا نہیں خلیفہ عباسی القائم بامر اللہ کا عہد تھا۔ پھر اُس کا بیٹا ظاہر لاعزاز دین اللہ ہوا۔ وہ ۴۲۶ھ میں مارا گیا۔ تمام شام و افریقہ میں اُس کا خطبہ پڑھا گیا پھر اس کا بیٹا مستنصر باللہ ہوا۔ وہ ۴۸۷ھ میں مر گیا۔ چار ماہ ساٹھ برس حکومت کی۔ ذہبی نے کہا ہے۔ اہل اسلام سے کسی خلیفہ اور سلطان نے اتنی مدت حکومت

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۰ کی جگہ ہوا۔ پھر اُس کا بیٹا منصور اسمٰعیل ہوا اس کے بعد اُس کا بیٹا معز لدین اللہ ہوا۔ یہ خلیفہ المطیع اللہ کے وقت میں تھا۔ ۳۵۸ھ میں شہر فاس فتح کیا۔ اور انتہائے مغرب افریقہ تک اس کا تسلط ہو گیا۔ اور مصر کو فتح کر کے اُس کا بادشاہ بن گیا۔ اور سلسلہ وار یہ بادشاہ ہوتے رہے جیسے متن میں لکھا گیا ہے۔ ۲ حاشیہ صفحہ ہذا ست: اس بادشاہ کے وقت میں فارس میں ایک اور فرقہ پیدا ہوا۔ اس فرقہ کا بانی حسن بن صباح حمیری باشندہ رے کا تھا۔ فرقہ اسماعیلیہ کی اس نے کسی قدر اصلاح کی اور اس کا نام حشیشین رکھا۔ اس لئے فرقہ اسماعیلیہ اس وقت کچھ معدوم ہو گیا اور یہ جدید فرقہ رونق پکڑ گیا۔ اور لوگ اس میں زیادہ داخل ہو گئے۔ اس شخص کا باپ بڑا غالی شیعہ تھا۔ وہ یمن سے کوفہ کو آیا۔ پھر قم میں اور پھر رے میں۔ پھر نیشاپور میں مقیم ہو گیا۔ اور اپنے بیٹے حسن کو تعلیم پر لگایا۔ اور اس نے ترقی کر کے بادشاہ سلجوقی الپ ارسلان کے ساتھ وزیر نظام الملک کے ذریعہ سے رسائی پیدا کر لی۔ لیکن بادشاہ نے اس کی شرارت معلوم کر کے اُس کو نکال دیا۔ اور رئیس اصفہان ابوالفضل کے گھر جا چھپا۔ وہاں سے مصر میں آیا۔ اور خلیفہ المستنصر باللہ نے اس کی بڑی عزت کی۔ آخر یہاں بھی بگڑ گئی۔ مقید ہوا۔ بھاگا۔ حلب میں پہنچا۔ پھر بغداد میں گیا۔ پھر اصفہان میں آیا۔ لیکن جہاں جاتا تھا۔ اپنے مذہب کی خفیہ تعلیم کرتا تھا۔ اور لوگوں کو اپنا معتقد بناتا تھا۔ آخر اس کاروائی سے ایک قلعہ الموت اپنا کر لیا۔ اور وہاں کے حاکم مہدی علوی کو جو سلطان ملک شاہ کی طرف سے تھا۔ نکال دیا۔ اور پھر تھوڑے ہی عرصہ میں تمام علاقہ رودبار اور کوہستان اس کے تصرف میں آ گئے۔ اور اپنے گروہ سے اپنی خدائی کی تعظیم کروائی۔ مریدوں کو کہا میں جو چاہتا ہوں کر سکتا ہوں۔ لڑکوں کو بھنگ پلا کر بہشت کے جلوے دکھاتا تھا۔ اس لئے اس فرقہ کا نام حشاشین پڑ گیا۔ حشیش کے معنے بھنگ کے ہیں۔ علماء اہل سنت والجماعت

نہیں کی - پھر اُس کا بیٹا مستعلی باللہ ہوا - وہ ۴۹۵ھ میں مرا - پھر اُس کا بیٹا الامر باحکام اللہ بیٹھا - پانچ برس کا لڑکا تھا - ۵۲۴ھ میں بے اولاد قتل ہوا - اُس کے بعد اُس کے چچا کا بیٹا الحافظ الدین اللہ عبدالمجید بن محمد بن مستنصر ہوا - وہ ۵۴۳ھ میں مر گیا - پھر اُس کا بیٹا الظافر باللہ اسمٰعیل ہوا - ۵۴۹ھ میں مارا گیا - پھر اُس کا بیٹا الفائز بنصر اللہ بیٹھا - ۵۵۵ھ میں مر گیا - پھر عاضد لدین اللہ عبداللہ بن یوسف بن الحافظ لدین اللہ ہوا - ۵۶۷ھ میں معزول کیا گیا - اسی سال میں مر بھی گیا - اسی سال دولت

ثلیبہ ۱ نمبر صفحہ ۲۲۱ سے اس کو مرتد اور ملحد قرار دیا ہے - یہ شخص ۵۱۸ھ میں ۲۶ برس حکومت کر کے مر گیا - اس کے بعد اُس کے گروہ سے ایک شخص کیاہ بزرگ امید خلیفہ ہوا - اُس کے آدمی علماء اہل سنت والجماعت کو جہاں پاتے تھے قتل کرتے تھے اُس کے بعد اُس کا بیٹا محمد بادشاہ ہوا - اُس کے بعد اُس کا بیٹا حسن ثانی تخت پر بیٹھا - اُس نے لوگوں سے شرعی احکام بالکل چھڑوا دئے - کہا نمازوں کی کچھ ضرورت نہیں - اور جنت دوزخ معنوی چیزیں ہیں - اور کہا میرا حکم گویا حق جل اشمارہ ہے - اور مجھ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے دروازے کھول دئے ہیں ۔۔۔ھ میں اپنے رسالے کے ہاتھ سے مارا گیا اُس کے بعد اُس کا بیٹا محمد ثانی ہوا - اُس نے بھی اپنے باپ دادا کے مذہب کو ترقی دی - ۵۹۷ھ میں اپنے بیٹے جلال الدین کے ہاتھ سے زہر سے مارا گیا - پس اُس کے بعد اس کا بیٹا جلال الدین اس کا قاتل اس کی جگہ مسند پر بیٹھا - اُس سے لوگ پھر گئے اور اُس نے مذہب اسماعیلی چھوڑ دیا - ۶۰۸ھ میں مر گیا پھر علاؤ الدین محمد بن جلال الدین مسند نشین ہوا - یہ سخت ظالم بے دین تھا - ۶۵۱ھ میں مقتول ہوا - اُس کے بعد اُس کا بیٹا رکن الدین مسند نشین ہوا - اُس نے بڑے ظلم ایجاد کئے - اُس وقت خلیفہ بغداد نے تاتاریوں کے ہاتھ سے اُن کی بیخ کنی کرا دی - ہلاکو خاں نے جا کر رکن الدین کو قتل کر ڈالا - اور تمام ملک اُن سے لے لیا - اور کل فرقوں کے لوگوں کو تہ تیغ کرا دیا اور ہمیشہ کے لیے ۔۔۔ اُن کی صلاح الدین یوسف بن ایوب نے صفائی کی ۔

عباسیہ مصر میں قائم ہو گئی۔ اور ان ظالموں اور گمراہوں اور بدعتیوں کی حکومت زائل ہوئی۔ پھر یہاں سے دولت ایوبیہ کردیہ شروع ہوگئی اُن سے پہلے ملک ناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب نے مصر پر قبضہ کر لیا۔ پھر شام پر چڑھائی کی۔ بیت المقدس وغیرہ فتح کر لیا۔ مسلمان خوش ہو گئے۔ یہ نیک آدمی تھا۔ اس کا ارادہ تھا کہ یہاں عیسائی لوگ نہ رہنے پائیں۔ خلیفہ مستنصر باللہ کے عہد میں تھا۔ اس کی محفل میں علماء رہتے تھے۔ نکمی اور بیہودہ بات کوئی نہ ہوتی تھی۔ تیس برس دھوم دھام سے حکومت کی ۵۸۹ھ میں مر گیا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا ملک عزیز عثمان بیٹھا۔ اُس نے بھی اپنے باپ کی طرح عدل و انصاف کیا۔ خلیفہ ناصر الدین اللہ کے عہد میں ۵۹۵ھ میں مر گیا۔ پھر ملک منصور محمد بن عثمان ہُوا۔ یہ چھوٹا تھا۔ ۵۹۶ھ میں معزول کیا گیا۔ پھر ملک عادل سیف الدین ایوب مذکور امیر ہُوا۔ بہت ہوشیار اور مدبر اور حلیم اور صابر بادشاہ تھا۔ ملک بہت بڑھایا۔ ۶۱۵ھ میں ناصر الدین اللہ کے وقت میں فوت ہُوا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا ملک کامل محمد نام بادشاہ ہُوا۔ نہایت عقیل تھا۔ علماء کی بہت عزت کرتا تھا۔ حدیث شریف سننے کا بڑا شائق تھا۔ کسی پر بھروسہ نہیں کرتا تھا۔ سب کچھ آپ کرتا تھا۔ ۶۳۵ھ میں فوت ہُوا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا الملک العادل ابوبکر بادشاہ ہُوا۔ ۶۳۷ھ میں اُتارا گیا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد مر گیا۔ اُس کے بعد اُس کا بھائی الملک الصالح ہُوا۔ یہ عادل اور پارسا عالی ہمت رعایا پسند بادشاہ تھا۔ ۶۴۷ھ ہجری میں ایک عیسائیوں کی لڑائی میں مارا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا الملک المعظم توران شاہ بادشاہ ہُوا۔ صرف دو مہینے

تخت پر بیٹھا۔ پھر معتصم خلیفہ کے وقت میں مارا گیا۔ پھر ایک عورت شجرۃ الدر بادشاہ ہوئی۔ بہت لائقہ تھی۔ تین مہینے کے بعد خود سلطنت سے دست بردار ہو گئی۔ پھر ملک اشرف موسیٰ بن یوسف بادشاہ ہُوا۔ بہ سبب نالائقی کے ۶۵۲ھ میں تخت سے اُتارا گیا۔ اُس پر دولت ایوبیہ ختم ہوئی۔ اور دولت غلامان ایوبیہ کردیہ کی شروع ہوئی ؎

الملک المعز عزیز الدین ایبک ترکمان صالحی!

اس خاندان مصر کا پہلا بادشاہ ہے۔ اُس نے ملک کا اچھا انتظام کیا ۶۵۵ھ میں مقتول ہُوا۔ پھر اُس کا بیٹا منصور علی تخت کا وارث ہُوا۔ اچھا آدمی تھا۔ رعایا اور ارکان دولت خوشی سے اُس کی اطاعت کرتے تھے دو برس سلطنت کرکے خود ہی دست بردار ہُوا۔ اور گوشہ نشین ہو گیا۔ یہ مستنصر باللہ خلیفہ کا عہد تھا اُس کے بعد ملک مظفر قطر تخت پر بیٹھا۔ اُس کے اقبال نے بڑی ترقی کی تتاریوں نے بلاد شام پر حملہ کیا قریب تھا۔ کہ مصر پر چڑھ آویں۔ مگر اس بادشاہ نے اُن پر حملہ کیا۔ اُن کو شام میں شکست دی۔ یہ واقع اُس کے بڑے کارناموں سے ہے۔ لیکن اس کو ۶۵۸ھ میں مستنصر خلیفہ کے وقت طاہر بیبرس نے مروا ڈالا اور خود بادشاہ ہو گیا۔ طاہر بیبرس کی مؤرخوں نے بڑی تعریف لکھی ہے۔ کیونکہ اُس نے بہت فتوح کیں اور ملک کا انتظام بھی خوب کیا۔ اُس کی رائے کبھی خطا نہیں کرتی تھی ۶۷۶ھ میں فوت ہُوا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا ملک سعید برکت تخت پر بیٹھا۔ یہ بھی باپ کی طرح منتظم تھا۔ مگر سال کے اندر اُس کو لوگوں نے

۶۷۸ھ میں معزول کر دیا۔ اور اُس کے بھائی ملک عادل بدرالدین کو تخت پر
بٹھا دیا۔ چار مہینے کے بعد وہ بھی تخت سے اُتارا گیا۔ اور اس پر یہ خاندان بھی ختم
ہوا۔ اور قلاوُنیہ کی حکومت شروع ہو گئی۔ اُن سب سے پہلا بادشاہ ملک منصور قلاوُن
بادشاہ ہُوا ہے۔ اُس کے وقت میں بڑی بڑی فتحیں ہوئیں۔ رعایا بہت خوش رہی
ظاہر میں مہیب آدمی تھا۔ مگر درحقیقت نرم تھا۔ ۶۸۹ھ میں الحاکم بامراللہ خلیفہ
کے وقت میں فوت ہُوا۔ پھر اُس کا بیٹا ملک اشرف خلیل تخت پر بیٹھا۔ نہایت
درجہ نیک اور منتظم تھا۔ مگر دشمنوں کی سازش سے ۶۹۳ھ میں قتل کیا گیا۔ اُس
کے بعد اُس کا بھائی ناصر بادشاہ ہُوا۔ یہ اچھا آدمی تھا۔ عدل و انصاف اچھا کیا
رعایا خوش رہی۔ اُس نے خلیفہ عباسی المستکفی باللہ کو قوم کی جانب جلاوطن
کیا تھا۔ ملک ناصر درمیان میں کچھ مدت سلطنت کو چھوڑ بیٹھا تھا۔ اس اثنا میں
ملک عادل منصور ہُوا۔ اور وہ بھی خود ہی علیحدہ ہو گیا۔ پھر ملک منصور حسام الدین
حسین ہُوا۔ وہ قتل کیا گیا۔ پھر ملک مظفر رکن الدین بیبرس چارشینگر حاکم ہو گیا
وہ بھی قتل کیا گیا۔ پس ملک ناصر مذکور پھر اپنی جگہ ہو گیا۔ یہ شیخ ابن تیمیہؒ کی بڑی قدر
کیا کرتا تھا۔ ۷۴۱ھ فوت ہو گیا۔ پھر اُس کا بیٹا منصور ابوبکر ہُوا۔ اُس کو دو مہینے
کے بعد لوگوں نے قوص کی طرف جلاوطن کر دیا۔ پھر اُس کا بھائی ملک اشرف
کجک بادشاہ ہُوا۔ صرف آٹھ مہینے رہا۔ پھر اُس کو بھی لوگوں نے قوص کی طرف
نکال دیا۔ پھر اُس کا بھائی ناصر احمد کرک سے آکر اپنے بھائی کی جگہ بادشاہ ہُوا
چونکہ ظالم تھا۔ رعایا اُس سے پھر گئی۔ ۷۴۵ھ میں مقتول ہُوا۔ پھر اُس کا بھائی
ملک صالح اسمٰعیل بادشاہ ہُوا ۷۴۶ھ میں فوت ہو گیا۔ پھر اُس کا بھائی ملک

کامل شعبان بادشاہ ہوا۔ اُس کے اخلاق اچھے نہیں تھے۔ ارکان دولت نے اُس کو معزول کر دیا۔ ایک سال ایک مہینہ رہا پھر اُس کا بھائی ملک مظفر حاجی تخت پر بیٹھا۔ ظالم تھا۔ ۷۴۸ھ میں ذبح کیا گیا۔ پھر ملک ناصر حسن اپنے بھائی کی جا ہوا۔ ۷۶۲ھ میں قتل کیا گیا۔ پھر اُس کا بھائی ملک صالح ہوا۔ یہ لائق نہیں تھا جن لوگوں نے اُس کو تخت پر بٹھلایا تھا۔ اُنہوں نے ہی اُس کو ۷۶۵ھ میں تخت سے اُتار دیا۔ پھر ملک اشرف شعبان بن حسین بن ناصر پادشاہ ہوا۔ یہ امیر سخی شجاع مرد تھا۔ ۷۷۸ھ میں مقتول ہوا۔ پھر اُس کا بیٹا منصور علی ہوا۔ ۷۸۳ھ میں فوت ہو گیا۔ اُس کے بعد اُس کا بھائی صالح حاجی تخت پر بیٹھا۔ ۷۹۲ھ میں خود سلطنت سے متوکل خلیفہ کے عہد میں دست بردار ہوا۔ یہاں دولت خاندان قلاؤں کی ختم ہوئی۔ اُن کی اکتالیس حکومت رہی۔ پھر دولت چراکسہ کی نوبت آئی۔ یہ بھی ترک تھے۔ ملک ظاہر برقوق اُن سے اول بادشاہ ہوئے۔ اُس نے اچھی طرح سلطنت کی۔ ۸۰۱ھ میں متوکل خلیفہ کے عہد میں فوت ہو گیا۔ پھر اُس کا بیٹا ملک ناصر فرج ہوا۔ اُس نے مکہ شریف میں بجائے ایک مصلے کے چار مصلے بنا دیے۔ جیسے پہلے گزر چکا ہے۔ اُس کے عہد میں تیمور لنگ نے فتنہ برپا کیا۔ مال لوٹ لیا۔ عورتوں کو پکڑ کر لے گیا۔ ناصر فرج نے تیمور کا مقابلہ خوب کیا۔ تاہم تیمور اپنی مراد کے ساتھ واپس پھرا۔ ناصر ۸۰۵ھ میں مستعین خلیفہ کے وقت دمشق میں بڑی طرح سے مارا گیا۔ پھر اُس کا بھائی ملک منصور عبد العزیز ہوا۔ ۸۰۸ھ میں مقتول ہوا۔ پھر ملک ابو نصر شیخ پادشاہ ہوا۔ اُس نے صرف دو برس دو مہینے حکومت کی۔ پھر ملک مظفر احمد بن مؤید یہ دو برس

ما اُس وزیر تمام کام کرتا تھا۔ سات ماہ چند یوم کے بعد یہ لڑکا فوت ہو گیا۔
ت ظاہر ظفر ابو الفتح پادشاہ ہُوا۔ یہ بڑا عالی ہمت بادشاہ تھا۔ اہل علم کی قدر
اُس نے کل ترانوے دن سلطنت کی ۸۲۴ھ میں فوت ہو گیا۔ پھر اُس کا
ت محمد صالح تخت پر بیٹھا۔ چار مہینے دو دن بادشاہی کر کے خود دست بردا
پھر ملک اشرف ابو النصر برسائی حاکم ہُوا اُس نے اچھی طرح سلطنت کی۔
شریف سننے کا شائق تھا۔ قبرس کو اُس نے فتح کر لیا ۸۴۱ھ میں فوت ہُوا
ں کا بیٹا ملک عبد العزیز ابو المحاسن تخت پر بیٹھا۔ اُس کے بخت نے
مدد نہ کی تین ماہ چھ دن کے بعد اُس کو تخت چھوڑنا پڑا اور اسکندریہ
بھی گیا۔ وہیں مرا۔ پھر ملک ظاہر ابو سعید علی بن اینال بادشاہ ہُوا۔ یہ یتیموں
مسکینوں پر بہت رحم کرتا تھا۔ چودہ برس چھ مہینے حکومت کر کے ۸۵۷ھ میں
ہُوا۔ پھر اُس کا بیٹا ملک منصور عثمان پادشاہ ہُوا۔ چالیس دن کے بعد معزول ہو
اُس وقت اس سلطنت مصر میں بہت لڑائیاں ہوئیں۔ پھر ملک اشرف ابو النصر
شاہ ہُوا۔ اُس کے عہد میں فتنے بند ہو گئے۔ لوگوں کے ساتھ بڑے
سان کرتا تھا۔ مگر اُمی تھا ۸۶۵ھ میں ملک بقا کو راہی ہُوا۔ پھر اُس کا بیٹا موید
سد ہُوا یہ بھی اچھا تھا۔ مگر اُس کو کوئی عمدہ وزیر نہ ملا ۸۶۵ھ میں تخت
سے اُتار اگیا۔ پھر ملک ناصر ابو سعید خوش قدم پادشاہ ہُوا۔ سلطنت کا اچھا انتظام
یا۔ علم قرأت کا خوب عالم تھا۔ قاریوں کا حلقہ اُس کے گرد رہتا تھا ۸۹۲ھ میں
ستنجد باللہ خلیفہ کے وقت فوت ہُوا۔ پھر ملک ظاہر ابو سعید بلبائی تخت پر بیٹھا
پانچ دن رہا۔ پھر اسکندریہ کی طرف جلا وطن کیا گیا۔ اور وہاں ہی مر گیا۔ پھر

ملک ظاہر ابوسعید تمر بغا بادشاہ ہوا۔ لیکن دو مہینے رہا۔ ارکین سلطنت نے
کو اسکندریہ میں نظر بند کر دیا پھر ملک اشرف ابوالنصر قائتبائی ہوا۔ یہ نہایت اچھا
تھا۔ رعایا کو انصاف سے خوش کیا۔ مساجد کی تعمیر کرائی۔ اچھے اچھے کام کئے
برس چھ مہینے بادشاہی کی ۹۰۱ھ میں فوت ہوا پھر اس کا بیٹا ملک ناصر
ابو السادات بادشاہ ہوا۔ یہ نالائق تھا۔ بدمعاشوں کی صحبت میں رہتا
لہو ولعب میں مصروف تھا۔ دو برس چھ ماہ رہا۔ سنہ ۹۰۴ھ میں مقتول ہو گیا پھر ا
رئیسوں سے ملک اشرف قانصوہ گیارہ دن بادشاہ رہا۔ پھر گم ہو گیا۔ اس کے بعد
ظاہر ابوسعید قانصوہ ہوا۔ ایک سال آٹھ مہینے رہا۔ پھر اس سے فوج پھر گئی
جا کر چھپ گیا۔ پھر ملک اشرف جنبلاط ہوا۔ ایک سال رہا پھر جلاوطن کیا گیا۔
ملک عادل خوبان بائی بادشاہ ہوا۔ چار مہینے پندرہ دن کے بعد مارا گیا پھر
اشرف ابوالنصر قانصوہ بادشاہ ہوا۔ یہ بڑا ظالم تھا۔ خون خرابا بہت کیا کرتا تھا۔ پندرہ
برس نو مہینے رہا۔ پھر اس پر سلیم اول بادشاہ خاندان عثمانی نے حملہ کیا۔ اور اسکو شکست
سزا دی متمسک باللہ خلیفہ کا وقت تھا۔ اس وقت مصر میں اس خاندان کی دولت
کو تنزل ہوا۔ پھر ملک اشرف طومان ہوا سلیم بادشاہ عثمانی نے اس کو بھی شکست ا
سزا دی سنہ ۹۲۳ھ میں خود متولی مصر ہوا۔ اور دولت مصر چرکسیہ ختم ہو گئی اور تصرف
خاندان عثمانی رومیہ میں آگئی پہلے خیر بک سلطان سلیم کی طرف سے مصر میں نائب
بنا تھا۔ اس کے بعد پھر دولت عثمانیہ کی طرف سے مصر کے وزراء اور نائب ہو
رہے۔ ان میں سے مشہور وزراء یہ ہیں۔ ابراہیم پاشا۔ محمد پاشا۔ گرجی حسن پاشا۔
پاشا۔ محمد پاشا صوفی۔ احمد پاشا۔ دفترداریہ سنہ ۱۰۴۴ھ میں تھا۔ اس وقت میں

ثمانیہ کا نائب خاندان محمد علی پاشا تھا۔ محمد علی پاشا کے بعد اُس کا بڑا بیٹا ابراہیم پاشا
پر بیٹھا۔ یہ بھی دولت عثمانیہ کا خیر خواہ رہا۔ اُن کے بعد اُن کا بیٹا عباس پاشا
پر بیٹھا۔ نو برس حکومت کر کے فوت ہوا۔ اُس کے بعد اُس کا چچا سعید
بن محمد علی تخت پر بیٹھا۔ آٹھ برس حکومت کر کے فوت ہوا۔ اسکے بعد اسمٰعیل پاشا بن ابراہیم
علی تخت پر بیٹھا۔ اُس نے سلطان روم سے اتحاد پیدا کیا اور وفاداری دکھائی اسلیے سلطان
العزیز خاں نے اُن کو خدیو کا لقب عنایت کیا۔ اس کے معنے خداوند بادشاہ کے ہیں۔ سترہ
حکومت کی جب سلطان روم عبدالحمید خاں تخت پر بیٹھے تو انہوں نے اسمٰعیل کو
ل کر کے اسمٰعیل کے بیٹے محمد رفیق پاشا کو تخت پر بٹھایا۔ اُن کو احمد عربی پاشا
سے کچھ دقتیں پیش آئیں۔ انگریزوں نے اس بارہ میں اُن کو مدد دی۔ اسلیے
نگریزوں کے ممنون ہو گئے اور انگریزوں کی یہاں قدر ہونے لگی۔ ۷ جنوری
سنہ ۱۳ھ میں اُن کا انتقال ہوا۔ اُن کے بعد اُن کا بیٹا محمد عباس پاشا بادشاہ قرار
یا۔ سلطان عبدالحمید خاں والی دولت عثمانیہ نے بھی اُنکو خدیو مصر تسلیم فرمایا۔ یہ
شاہ اب تک موجود ہے ۔

دولت ملوک یمن

پہلے اُن سے سنہ ۲۰۳ ہجری میں محمد بن ابراہیم بن عبیداللہ بن زیاد مامون خلیفہ
طرف سے یمن کا بادشاہ ہوا۔ اُن کے بعد ابراہیم بن محمد بادشاہ ہوا۔ پھر
ن کا بیٹا زیاد بادشاہ ہوا۔ پھر اُس کا بھائی ابوالجیش اسحٰق ہوا۔ سنہ ۳۷۱ھ میں یہ
ت ہو گیا اور ایک چھوٹا سا لڑکا زیاد نام چھوڑا۔ یہ لڑکا بھی چند روز کے بعد مر گیا

اس لئے یہ سلطنت اسی خاندان سے ایک اور لڑکے ابراہیم کے نام ہو گئی۔ یہ لڑ
مارا گیا۔ خاندان ختم ہوا۔ دو سو چوسٹھ برس اُن کی حکومت رہی۔ پھر اُن کا ایک
نجاح نام بادشاہ بن گیا اپنے نام کا سکہ جاری کیا ۴۵۲ھ میں فوت
پھر اُس کا بیٹا سعید نام قائم ہوا اس سے ابوالحسن صلیحی علی بن محمد نے ملک
لیا۔ اُس کا باپ یمن کا قاضی تھا۔ بنو نجاح بھاگ گئے۔ سترہ برس حکومت
سعید مذکور نے عود کیا۔ اور ابوالحسن کا سر کاٹ لیا۔ اور زبیدہ پر احمد بکریم عا
ئی بت ۵۰۰ھ میں مر گئے۔ پھر اُن کا بیٹا فاتک نام تخت پر بیٹھا۔ پھر منصور بن
ہوا۔ پھر اُس کا بیٹا فاتک ثانی ہوا۔ پھر ابن عم بن فاتک بن محمد فاتک ہوا۔ اس
کی حکومت ختم ہو گئی۔ کچھ اوپر سو برس حاکم رہے۔ پھر علی بن مہدی حمیری غا
اور اُن کی حکومت شروع ہو گئی۔ یہ لڑ بھڑ کر حاکم ہوا۔ پھر فاتک بن محمد کو قتل کیا
بھی ایکیس دن زندہ رہ کر مر گیا۔ پھر اُس کا بیٹا مہدی ہوا۔ پھر اُس کا بیٹا عبد
پھر اُس کا بھائی عبداللہ ہوا۔ پھر اُس عبدالنبی کو دوبارہ حاکم ہو گیا۔ پھر توران شا
ایوب نے ۵۶۹ھ میں یمن کو لیلیا اور عبدالغنی کو قید کر لیا! ور اُس کا تمام ساز و
لوٹ لیا پس حمیری کی سلطنت ختم ہو گئی یہ حمیری لوگ گنہگار کو کافر جانتے تھے۔
عقیدہ کے خلاف ہوتا تھا۔ اُس کو قتل کرتے اور اس کی اولاد کو غلام بنا لیتے
شاہ کے بعد یمن میں امام مہدی احمد یحییٰ بن رسول الدین اللہ بادشاہ ہوا۔ حضر
کی اولاد سے تھا۔ اس کے بعد امام شرف الدین یحییٰ بن شمس الدین مہدی
بادشاہ ہوا۔ مجتہد ہونے کا مدعی تھا کہتا تھا۔ تقلید حق کی تقلید میت سے
تمام بلاد یمن کا بادشاہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ ۹۵۳ھ روم سے ادیس پاشا

ڑھ کر آیا - اور زبید اور ظما وغیرہ کو اُس سے لڑ کر چھین لیا - اور مدینہ تعز کا سارا مال لوٹ
لیا - پھر شریف و مطہر ولد شریف کے درمیان مخالفت ہو گئی - مطہر امیر ہو گیا - اور مطہر
۹۶۱ھ میں فوت ہُوا - اُس کے وقت میں دیار یمن پر ترکوں کا غلبہ ہو گیا - مراد پاشا
سے صنعا چھین لیا - تین دن قتل و قتال رہا - پھر مطہر سے لڑا بادشاہی غالب ہا شرف
نے خزائن لوٹ لئے - رضوان پاشا نائب صنعا معزول ہُوا - مراد پاشا آیا - اسوقت
شریف نے موقع پاکر صنعا و نواحی صنعا پر غلبہ حاصل کر لیا - زبید کا محاصرہ کر لیا -
الیس دن کے بعد عثمان پاشا آیا - لڑائی ہوئی - سنہ ۹۸۰ھ میں یمن پر ترکوں نے فتح
کی - شریف مطہر مارے گئے - اُن کی جگہ یحییٰ بن علی بن مطہر بیٹھے - پھر علی بن
سویغ نے یحییٰ کو شکست دی *

ملوک تونس وافریقہ

اُن کو دعویٰ تھا - کہ حضرت عمرؓ کی اولاد سے ہیں ۵۵۱ھ میں عبدالمومن
نے اپنے بیٹے محمد کو ولی عہد کیا - پھر عبدالواحد بن ابی حفص حاکم ہُوا - پھر ابو ذکریا
بن یحییٰ پھر محمد بن ذکریا پھر یحییٰ پھر ابو اسحٰق بن یحییٰ پھر ایک اور شخص محمد ابی عمارہ نام
نے یہ ملک لے لیا - پھر سابق خاندان میں آگیا - اور اُن سے عمر بن یحییٰ امیر ہوئے
پھر عبدالرحمٰن ہوئے وہ معزول ہو گئے - پھر ابی عصیدہ ہوئے - پھر ابو بکر بن
عبدالرحمٰن اور ابوالبقا پھر ابو یحییٰ زکریا لحیانی - پھر بلاد مغرب کو ابو بکر بن یحییٰ
لے لیا - اُس کے بعد اُس کا بیٹا ابو فارس محمد بن عبدالعزیز امیر ہُوا پھر اُس کا
بیٹا ثابت بن محمد تخت پر بیٹھا - وہ بھی مارا گیا - طرابلس کے انگریزوں نے مغرب

پر حملہ کیا۔ ابوبکر بن محمد نے انگریزوں کو شکست دی۔ پھر علی بن عمارہ قائم ہوا
پھر یحییٰ بن ابوبکر حاکم ہوگیا۔ پھر ابوفارس پھر ابوعبداللہ بن محمد امیر ہوئے۔ پھر ا
کا بھائی عثمان پھر اُن کا پوتا یحییٰ بن مسعود ہُوا۔ لیکن یہ عبدالمؤمن بن ابراہیم بن
عثمان کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اور تونس کا وہ خود حاکم ہوگیا۔ پھر اُس کا بھائی
ہُوا۔ ۹۵۵ھ میں دریا میں مر گیا۔ پھر محمد بن حسن ہُوا۔ پھر اُس کا بیٹا سلطان حسن
ہُوا۔ حسن کے پنتالیس بھائی تھے۔ اُس نے سب کو مار ڈالا۔ مگر دو بھائی
بھاگ کر بچ گئے اُس میں لواطت کا عیب بھی تھا۔ آخر اہل بلد اُس سے
مخالفت ہو گئے مارنا چاہا۔ بھاگ گیا ۹۷۸ھ میں سلطان سلیم نے تمام
ملک مع تونس و افریقہ لے لیا پھر انگریز غالب ہو گئے۔ سلطان سلیم نے
۹۸۲ھ میں انگریزوں سے لڑ کر پھر لے لیا۔

سجستان یہاں تین شخصوں نے پچاس برس حکومت کی۔ یہ بنی لیث تھے۔ پہلے لیث امیر ہُوا۔ پھر یعقوب اُس نے ۲۵۵ھ میں
خراسان و کرمان پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس وقت خلیفہ مہدی باللہ عباسی کا وقت
تھا۔ پھر فارس تورستان لے لیا۔ اور نیشاپور کو اپنا دارالملک ٹھیرایا۔ یارعب
آدمی تھا۔ پھر اُس کا بھائی عمرو بن لیث حاکم ہُوا۔ اسمٰعیل بن احمد سامانی
نے اُس کو قید کر لیا۔ خلیفہ معتضد باللہ نے بھوکا پیاسا مار دیا۔ پھر طاہر بن
عمر بن لیث حاکم ہُوا۔ پانچ برس حاکم رہا۔ ۳۰۵ھ میں اُن کی سلطنت ختم ہوئی

دولت سبکتگین ان کے دس آدمیوں ایک سو بہتر برس حکومت کی اول سبکتگین پھر اسماعیل۔ پھر سلطان محمود

لخ میں۔ پھر محمدؒ پھر مسعودؒ۔ پھر شہابؒ الدولہ مودود پھر ابو المظفر ابراہیمؒ۔ پھر ابو الفتح رسلان شاہ۔ پھر مظفر بہرام شاہ پھر ابو شجاعؒ خسرو ہُوا۔ ان پر یہ حکومت ختم ہو گئی سلجوقی غالب ہو گئے۔

دولت دیالمہ

یہ لوگ دیلم بن باسل کی اولاد سے ہیں۔ اور اُن کے بہت قبائل تھے۔ مجوسی مذہب تھے۔ ایک دو مسلمان بھی ہو گئے تھے۔ ابوالحجاج مرادویج بن زیادان کا پہلا بادشاہ ہُوا ہے۔ بلاد جیل رے پر غالب ہو گئے۔ ۳۱۵ھ میں جرجان ہمدان دینور قم کاشان اصفہان طبرستان لے لیا۔ حلوان تک لوٹ مار مچائی ۳۱۹ھ میں لشکر مقتدر باللہ کو شکست دی ۳۲۳ھ میں حمام میں مارا گیا۔ پھر اُس کا بھائی شمگیر بن زیاد بادشاہ ہوا ۳۵۶ھ میں مارا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا بیتون تخت پر بیٹھا۔ وہ ۳۶۶ھ میں مارا گیا پھر اُس کا بھائی قابوس نام ہُوا۔ وہ کچھ مدت کے بعد معزول کیا گیا پھر اُس کا بیٹا ملک المعالی منوچہر حاکم ہُوا۔ پھر اُس کا بیٹا نوشیروان شاہ بادشاہ ہُوا پھر سلطان محمود سبکتگین نے اُس سے ملک چھین لیا۔ پس دیلموں کی حکومت ختم ہوئی یہ قوم بڑی خونریز اور مفسد تھی۔

دولت بنی بویہ ملوک عراق

بویہ ایک محتاج آدمی دیلم سے تھا مچھلی کا شکار کیا کرتا تھا اُس کو گمان تھا وہ ملوک اکاسرہ کی اولاد سے ہے۔ اُس کے تین بیٹے تھے۔ ایک عماد الدولہ ابی الحسن علی بن بویہ یہ بڑا تھا۔ دوسرا رکن الدولہ ابو الحسن یہ درمیانی تھا۔ تیسرا

ابوالحسین احمد یہ چھوٹا تھا۔ سلطنت بڑے بیٹے عمادالدولہ نے پیدا کی۔ عراق
اہواز و فارس کو لے لیا۔ اُن میں پندرہ بادشاہ ہوئے ہیں انہیں ایک سو چھبیس ۱۲۶ برس
حکومت رہی۔ ۳۲۲ھ میں خلیفہ مقتدر باللہ نے اُس کو اصفہان شیراز کا
دے دیا۔ ۳۳۸ھ میں عمادالدولہ مر گیا۔ پھر اُس کا بیٹا مؤیدالدولہ ابومنصور
پھر اُس کا بھائی رکن الدولہ حسن حاکم ہوا۔ اُس کے بعد معزالدولہ احمد ہوا۔ جب
مر گیا۔ عضدالدولہ خسرو شاہ بن حسن امیر ہوا۔ اُن کے بعد ابوالفوارس شرف الدولہ
شیرزیل ہوا۔ پھر فخرالدولہ علی بن حسن بادشاہ ہوا۔ پھر اُس کا بیٹا مجدالدولہ
ہوا۔ پھر اُس محمود سبکتگین نے غلبہ پایا۔ پھر بہاءالدین خسرو بن فخر عضدالدولہ
پھر اُس کا بھائی شرف الدولہ حاکم ہوا۔ پھر عمادالملتقی مرزبان الدولہ بیٹھا۔ پھر اُ
کا بیٹا ملک رحیم حاکم ہوا۔ سلطان طغرل سلجوقی نے اُس کو قتل کر ڈالا۔ اُس کی
کیخسرو بن عمادالدولہ حاکم ہوا۔ پھر اُس کا بھائی ابومنصور فلاستون حاکم ہوا۔ خسرو
ہے۔ لڑائی ہوئی۔ مارا گیا۔ خسرو شاہ بن عمادالدولہ حاکم ہوا۔ یہ دولت خ
ہوئی۔ اور سلجوقی شروع ہو گئی۔

دولت سلجوقیہ

اس سلطنت کی بنا یہ ہے کہ ایک شخص سلجوق بن دقاق کو بادشاہ بیگوخان ترک
تتاری نے اپنے لشکر کا سپہ سالار کر دیا تھا۔ اُس کو مارنا چاہا۔ بھاگ کر دار اسلام
آگیا۔ اور معہ اپنی فوج کے مسلمان ہو گیا۔ ملوک سامانیہ کے نزدیک رسائی حا
کی۔ سمرقند اور اُس کے نواح میں ایک چھوٹی بادشاہت قائم کر لی۔ اُس کے

ذریعہ سے اُس نواح میں اسلام بھی پھیلا پہلے یہ لوگ دریا ئے نہر میں رہتے تھے۔ پھر خراسان
ن جا بسے۔ ایک تاتاری کے ہاتھ سے مارا گیا۔ سلطان محمود غزنوی کا زمانہ
تھا سلجوق کے بعد اُس کا بیٹا مکائیل نام حاکم ہوا۔ پھر اُس کا دوسرا بیٹا طغرل
بیگ محمد بادشاہ ہوا۔ تمام خراسان کا بادشاہ ہو گیا ۴۵۵ھ میں مارا گیا۔ اُسکے
بعد اُس کا بیٹا الپ[1] ارسلان بادشاہ ہوا۔ ایران کو فتح کیا۔ حلب سے کاشغر تک
ملک ہو گیا۔ خلیفہ قائم بامر اللہ کی جانب سے اُس کو اعزاز الدین کا لقب ملا۔ دس
برس حکومت کر کے ۴۶۵ھ میں فوت ہوا۔ پھر اُس کا بھائی سلیمان امیر ہوا مہم
بہت ہی سخی تھا۔ پھر اُس کا بیٹا الپ ارسلان جلال الدولہ ابو الفتح ملک شاہ
بن الپ ارسلان بہت ہوشیار بادشاہ تھا۔ پھر برکیارق بیٹھا۔ یہ بڑا شرابی تھا
لیکن بادبدبہ بادشاہ تھا۔ پھر ابو شجاع محمد بن ملک شاہ ہوا۔ پھر ابو القاسم محمود
بن محمد بن ملک شاہ پھر ابو طالب طغرل بن محمد بن ملک شاہ۔ پھر ابو الفتح مسعود بن
محمد بن ملک شاہ پھر سلطان ملک شاہ بن محمود پھر سلطان ابو شجاع بن محمد محمود پھر
سلطان رکن الدین ابو المظفر ارسلان بن طغرل بن محمد ملک شاہ ہوا ۵۷۱ھ میں مر
گیا۔ پھر سلطان طغرل بن ارسلان بن طغرل ہوا۔ اس پر یہ سلطنت ختم ہوئی۔
۵۸۹ھ میں سلطان خوارزم شاہ نے طغرل کو لڑ کر مار دیا۔ ایک سو چالیس برس
اس گھر میں حکومت رہی۔

دولت خوارزمیہ | اول اُن سے محمد بن انوشتگین بادشاہ ہوا ہے یہ ایک

[1] اس لفظ کے معنے دلاور شیر ہیں کیونکہ اُس نے کئی لڑائیاں فتح کیں۔ یونانیوں کو شکست دی سر
کش اور باغیوں کا خوب بندوبست کیا۔ ۱۲

غلام ترکی تھا۔ خوارزم شاہ اسی کا لقب تھے۔ امرار سلجوقیہ کے وقت ۴۹۰ھ میں بادشاہ
ہُوا۔ پھر ۵۹۱ھ میں سلطان التنز ہُوا۔ پچاس برس حکومت کر کے مرگیا پھر اس کا
بیٹا ارسلان شاہ بن التنز سلطان ہُوا پھر سلطان محمود ہُوا۔ ۵۹۹ھ میں مرگیا پھر علاؤالدین
تکش غالب ہوگیا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا ملک شاہ محمد بیٹھا۔ سارا ملک ماوراءالنہر
اُس کے زیر حکومت تھا۔ اپنی اولاد میں ملک بانٹ گیا۔ قطب الدین اولغ شاہ کو
ولی عہد کر دیا۔ کرمان وکیش دکران غیاث الدین کو دیا۔ اور باقی ملک رکن الدین کو
دیا۔ اس وقت جب چنگیز خاں اٹھا۔ تو اُس نے قطب الدین کو موقوف کر کے جلال الدین
کو ولی عہد کر دیا۔ ۶۲۸ھ میں حضرت چنگیز یہ لیے یہ دولت ختم ہوئی۔ ایک سو اڑتیس برس رہی۔

دولت سلجوقیہ حلب شام

ان سے پہلا بادشاہ التنز بن ابق تھا ۴۶۸ھ ہجری میں دمشق کو
محاصرہ کر کے لے لیا۔ تین برس اکیس دن رہا۔ پھر ملک شاہ سلجوقی نے حلب
لے لیا۔ قسیم الدولہ کو آق سنقر کو وہاں کا حاکم بنا دیا۔ دمشق تاج الدولہ تتش بن
الپ ارسلان کے پاس رہا۔ ملک شاہ کی موت کے بعد تاج الدولہ تتش کا حلب
وانطاکیہ و دیار بکر آذربیجان وہمدان وغیرہ پر قبضہ ہوگیا۔ پھر اصفہان کا ارادہ کیا۔
پھر برکیارق سے لڑائی ہوئی۔ تاج الدولہ مارا گیا۔ پھر برکیارق نے تاج الدولہ
کے بیٹے رضوان تام کو اس کی جگہ مقرر کیا۔ رضوان ۴۹۳ھ میں مارا گیا۔ پھر اُس کا بھائی
ارتاش بن تتش مالک ہُوا۔ تین ماہ کے بعد مرگیا۔ پھر الپ ارسلان بن دقاق حاکم
ہُوا۔ لؤلؤ نام اُس کے خادم خاص نے اُس کو مار کر اُس کے بھائی سلطان شاہ
کو حاکم کر دیا۔ اُس کا ضعف دیکھ کر اہل حلب نے غازی بن مرتق کو اپنا حاکم بنا لیا

مفلس آدمی تھا۔ ماردین کی طرف مال وسامان جمع کرنے کو گیا۔ پیچھے اپنے بیٹے حسام الدین تمرتاش کو چھوڑ گیا۔

دولت بنی ارتق ملوک ماردین

ارتق بن اکسب شاہ سلجوقی کے غلاموں سے تھا۔ حلوان وعراق کا حاکم ہو گیا تھا ۴۸۳ھ میں مرگیا۔ پھر اُس کا بیٹا ایلغازی حاکم ہُوا ۵۱۲ھ میں مرگیا۔ پھر حلب حسام الدین تمرتاش کے قبضہ میں آگیا۔ اور میار فارقین میں دوسرا بیٹا سلیمان امیر ہُوا۔ پھر حسام الدین تمرتاش کے بعد اُس کا بیٹا عز الدین بیٹھا۔ پھر محمود نورالدین ہُوا۔ پھر ماردین بن لبسی بن تمرتاش مالک ہُوا۔ پھر ایلغازی بن لبسی بن لولق پھر ارتق ارسلان بن قطب الدین ایلغازی۔ پھر اُس کا بیٹا سعید نجم الدین غازی پھر اُس کا بھائی قرۃ ارسلان پھر شمس الدین دارا پھر منصور نجم الدین پھر شمس الدین بن صالح بن منصور احمد یہ ۶۹۷ھ میں مرگیا۔ پھر صالح محمود ہُوا۔ چار ماہ کے بعد معزول ہُوا۔ پھر مجد الدین عیسے ہُوا۔ یہ آخری ملوک ماردین سے تھا۔ پھر ہلاکو نے یہ ملک لے لیا۔

دولت اتابکیہ[1]

ان کا پہلا بادشاہ قسیم الدولہ آق سنقر ملوک سلطان ملک شاہ سلجوقی سے ہے۔ سلطان ملک شاہ نے اُس کو حلب کا حاکم کر دیا تھا۔ اُس کے بھائی تاج الدولہ تتش نے اُس سے لڑائی کر کے حلب چھین لیا۔ قسیم الدولہ کا بیٹا عماد الدین زنگی سلجوقیہ والی واسطہ کا اتابک تھا اُس نے بزور شجاعت حلب وحماۃ وحمص وبعلبک وغیرہ باپ کی ریاست پر

[1] اتابک کے معنے ہیں بمعرفی اولاد پادشاہان ۱۲۔

غلبہ پالیا۔ اُس کے مرنے کے بعد اُس کی جگہ اُس کا بیٹا سیف الدین موصل پر تخت نشین ہُوا۔ اور اُس کا دوسرا بیٹا نورالدین حلب پر قائم ہُوا۔ سیف الدین مرگیا تو اُس کا بھائی قطب الدین مودود موصل کا حاکم ہُوا۔ نورالدین مذکور بڑا شجاع اور شریعت کا پابند تھا۔ اُس نے پچاس قلعے فتح کئے دمشق لے لیا۔ بیمارستان اور میں دارالحدیث بنایا۔ ٹیکس بند کر دیا۔ اٹھائیس برس حکومت کی۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا ملک صالح اسمٰعیل بیٹھا۔ حلب میں سنی و شیعہ میں جھگڑا ہُوا۔ یہ مارے گئے۔ اُدھر صلاح الدین بن ایوب نے دمشق لے لیا۔ اسمٰعیل بلا ولد مرگیا پھر اُس کا بھتیجا عزالدین مسعود قائم ہُوا۔ پھر سلطان صلاح الدین نے غلبہ پالیا۔ ۶۲۷ھ میں فتنہ تاتاریہ خوارزم شاہ کی وجہ سے یہ دولت شام اتابکیہ بالکل جاتی رہی۔

دولت طغتگین

یہ لوگ شام کے حاکم تھے۔ ابومنصور طغتگین تاج الدولہ کی اولاد سے تھا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا تاج الملوک ابوسعید بوری قائم ہُوا۔ ۵۶۲ھ میں مارا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا شمس الملوک ابوالفتح اسمٰعیل بن بوری ہُوا۔ چونکہ آخر میں ظالم ہوگیا۔ مارا گیا۔ پھر اُسکا بھائی محمود بن بوری ہُوا۔ ۵۶۳ھ میں مارا گیا۔ اس کے بعد ابوالمظفر محمد بن بوری ہُوا۔ یہ ضعیف مرد تھا۔ ۵۶۴ھ میں مرگیا۔ پھر اُس کا بھائی ابق بیٹھا۔ یہ نابالغ تھا اُس کا کاروبار معین الدین کرتا تھا۔ پھر اتابکیہ غالب ہوگئے۔ دولت سلجوقیہ بلاد شام جاتی رہی

دولت بنی مرداس

اُن سے پہلا حاکم صالح بن مرداس ہے۔ یہ ۴۱۴ھ میں امیر مصر حاکم باللہ شیعہ سے۔ یہ ملک دبا کر والی حلب ہوگیا۔ جب یہ مارا گیا۔ اُس کا بیٹا محمود بن صالح مسند نشین

ث ۴۲۹ھ میں مارا گیا۔ پھر ثمال بن صالح بن مرداس تخت پر بیٹھا۔ پھر ظاہر بن
ر بن صالح ہوا۔ پھر عطیہ بن صالح ہوا۔ پھر نصر بن محمود ہوا۔ پھر احمد بن نصر بن
الح ہوا۔ پھر ۴۷۲ھ میں شرف الدولہ مسلم بن قریش حاکم ہوا۔ مغل کا غلبہ ہوگیا
ی مرداس کی حکومت جاتی رہی۔ اٹھاون برس حکومت رہی۔

حکومت کرمان

اس سے اول براق نام بارہ برس کرمان پر خوارزم شاہ کی طرف سے حاکم رہا۔ ۶۲۲ھ میں مارا گیا پھر اس کا بیٹا رکن الدین مبارک بیٹھا۔ پھر سلطان قطب الدین اس کے چچا کا بیٹا غالب ہوگیا۔ پھر اس کا بیٹا سلطان حجاج بیٹھا۔ ۶۶۹ھ میں مر گیا۔ پھر اس کا بھائی سلطان سیورغتمش قائم ہوا۔ ۶۷۱ھ میں معزول ہوگیا۔ پھر اس کی عورت خاتون حاکمہ رہی۔ پھر سلطان مظفر الدین محمد بیٹھا۔ ۷۰۳ھ میں مر گیا۔ پھر قطب الدین شاہ جہان قائم ہوا۔ یہ ظالم تھا اس پر یہ دولت ختم ہوگئی۔ ملک پر مغل غالب ہوگئے

دولت غزنیہ غوریہ

یہ لوگ اصل میں سلجوقی ترک تھے۔ ملک خطا کے جبال غور سے ماوراءالنہر میں آ کر بسنے لگے۔ ان میں پہلے سیف الدین محمد بن الحسین داماد بہرام شاہ غزنوی حاکم ہوا۔ یہ مارا گیا اس کا بھائی سوری اس کی جگہ ہوا۔ اس کو بھی بہرام شاہ ہی نے تہ تیغ کیا۔ پھر اس کا بھائی علاؤالدین ملقب جہاں سوز ہوا۔ اس نے اپنے بھائی کا بہرام سے بدلہ لینا چاہا۔ مگر پیش نہ گئی بھاگ کر ہند میں آگیا۔ اور بہرام شاہ غزنوی پر غالب ہوگیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا خسرو شاہ تخت پر بیٹھا۔ علاؤالدین نے

ہند سے آکر خسرو سے ملک لے لیا۔ اور اپنا لقب سلطان الاعظم رکھا۔ یہ بڑا خوشنویس تھا۔ قرآن شریف اپنے ہاتھ سے لکھتا تھا۔ اُس کے بعد اُس کا بھائی شہاب الدین ابوالمظفر قائم ہوا اُس کا غلبہ ہندھ وسندھ وخراسان وغور میں ہو گیا۔ اور بڑا بہادر تھا۔ سنہ ۶۰۱ھ میں سندھ کے راستہ میں خیمہ کے اندر نماز پڑھتے کسی دشمن نے مار دیا۔ پھر اُس کا بھتیجا بہاؤالدین شاہ مقرر ہوا۔ لیکن وہ سلطنت پر بیٹھنے سے پہلے ہی مر گیا۔ اُس کے دونوں بیٹے جلال الدین اور علاؤالدین آپس میں لڑے۔ اس لئے سلطنت سے دونوں محروم رہے محمد بن غیاث الدین شاہ خوارزم نے ملک پر غلبہ پا لیا۔ اور دولت غوریہ کی ختم ہو گئی۔

ذکر چنگیز خان

دنیا میں ہمیشہ سے ترک سب سے زیادہ ہیں۔ بلاد شرق میں دشت قبچاق میں بحدود ملک خطا دین بستے تھے۔ اُن کی ولایت سے شرق سے غرب تک شمال سے جنوب تک آٹھ مہینے کا راستہ ہے۔ کوئی دین مذہب نہیں رکھتے تھے اور ایک دوسرے لعنت کرتے ہیں۔ لوٹ مار کھاتے ہیں۔ حلال وحرام کچھ نہیں جانتے کتے چوہے وغیرہ کھا لیتے ہیں۔ پتھر سورج ستاروں کو پوجتے ہیں۔ مورخ کہتے ہیں۔ یہ لوگ بقیہ یاجوج ماجوج ہیں۔ جن کے لئے سکندر ذوالقرنین نے سد یاجوج ماجوج بنائی تھی۔ چنگیز خاں بھی اسی قوم سے قبیلہ تتار سے تھا۔ اُس کی دادی الان قوا نام تھی۔ اُس سے ایک لڑکا نوذبحر بے باپ پیدا ہوا۔ باوجودیکہ اُس کا خاوند موجود تھا۔ یہ نوذبحر چنگیز خاں کا دادا تھا۔ یہ نوذبحر پہلے ملک ختا لورنگ

ماں کا خادم تھا۔ پھر سنہ ۶۰۱ھ میں بادشاہ خطا وختن پر غالب ہوگیا۔ جاہل آدمی تھا۔
نکل یچو قوانین بنائے۔ ہر گروہ کے علمار کی قدر کرتا تھا۔ دارالامارۃ قراقرم کو بنایا
پہلے خوارزم شاہ پر فتح پائی سنہ ۶۱۵ھ میں اور ممالک اسلام پر صفائی کرنی شروع کی۔
پھر ممالک نیشاپور گیا۔ وہاں فتنہ قائم کیا۔ پھر اندکان وغیرہ بلاد کو لوٹا سنہ ۶۱۷ھ میں
بخارا میں آیا۔ وہاں ملوک بنی سامان تھے اُن کو تباہ کیا۔ ایسی خرابی کی جس کی
تفصیل بیان کرتے کو دل نہیں چاہتا۔ اُس کا اجمال یہ ہے۔ کہ تمام عورتوں اور
بچوں کو قید کرلیا۔ شہر کو مسمار کیا۔ اور کتب خانے جلا دئیے صرف ایک آدمی بچ کر
خراسان میں بھاگ گیا۔ لوگوں نے اُس سے حال پوچھا۔ اُس نے کہا آمدند۔ وکندند
وسوختند۔ وکشتند۔ وبردند۔ ورفتند۔ پھر بخارا سے سمرقند میں پہنچا وہاں بھی
وہی قیامت قائم کی۔ پھر تمام عراق وعجم میں کسی ذی روح کو نہ چھوڑا۔ قصبات و زراعات
کو نابود کر دیا۔ تھوڑی ہی مدت میں یہ تمام بلا نازل کردی۔ پھر خراسان میں آکر بیمار
ہوگیا۔ اس لئے سنہ ۶۲۴ھ واپس آکر قراقرم میں مرگیا جہنم واصل ہُوا۔ تیس برس
حکومت کی۔ مرتے وقت اپنی اولاد مفسدین چغتائی اوکتائی جرجان کا کان تولی خان
کو بلا کر حکومت کے طریق سکھا کر ہر ایک کو ملک بانٹ دیا۔ تولی خاں کو تخت
پر بٹھا دیا۔ اُس نے رہے سہے بلاد اسلام برباد کئے۔ احکام شریعت بدل دئے
اُس کے بعد اُس کا بیٹا ہلاکو خاں تخت پر بیٹھا اس نے عراق وعجم وموصل جزیرہ
دیار بکر وروم وشام وغیرہ سب چھین کر تمام ملک بے چراغ کر دئے ہر ملک میں
لاکھوں آدمی مار دئے۔ کفار مغولیہ نے پہلے اُس کو مجوس دین کا قائل کیا۔ اُن کے
کہنے سے ممالک اسلام کو تباہ کیا۔ پھر یہ مسلمان ہوگیا! اسلام لانے کی وجہ یہ ہوئی

کہ اُس وقت ابوایوب اور محمد جبر دربندی برگزیدہ ولی اللہ تھے اور بڑی بڑی کرامات اُن سے ظاہر ہوتی تھیں۔ دونوں صاحب آگ میں گھس گئے۔ زہر پی گئے۔ تانبہ پگھلا ہوا چاٹ گئے۔ اُن کی ایسی کرامتیں دیکھ کر ہلاکو خاں ڈر گیا۔ اور مسلمان ہو گیا۔ پھر ۶۶۳ھ میں ساٹھ برس کی عمر پا کر مرگی کی بیماری سے مر گیا۔ ستر بیٹے چھوڑ گیا۔ اُس کا بیٹا ابغا نام بن ہلاکو خاں تخت پر بیٹھا ۶۹۵ھ میں مر گیا۔ پھر اُس کا بھائی احمد بن ہلاکو بادشاہ ہوا۔ یہ بھی مسلمان ہو گیا تھا ۶۹۶ھ میں مارا گیا۔ پھر ارغون بن ابغا ہوا۔ پھر کیختو بن ابغا ہوا ۶۹۴ھ میں مارا گیا۔ پھر بیدو بن طوغائی بن ہلاکو ہوا۔ پھر اُس کو مار کر غازان بن ارغون بن ابغا بن ہلاکو ہوا ۶۹۹ھ میں اُس نے شام پر چڑھائی کی اور اُس کو لے لیا۔ پھر مصر کے لشکر نے (جیسے پہلے گزر چکا ہے) اکثر تتار کو شکست دی یہ بادشاہ ایسا مہیب تھا اُس کے سامنے شیر کا پیشاب نکل جاتا تھا۔ آگ بجھی جاتی تھی۔ تلوار کی دھار مڑی جاتی تھی جب شام کا محاصرہ کیا۔ اُس نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کو بلایا۔ اور کہا میرے لیے دعا کرو۔ انہوں نے ہاتھ اُٹھا کر دعا کی۔ جو درحقیقت اکثر بددعا تھی۔ غازان سے کچھ نہ بنا۔ آمین آمین کہتا رہا۔ شیخ الاسلام فرمایا جو تجھ کو گمان ہے۔ کہ میں مسلمان ہوں اور تیرے ساتھ قاضی امام شیخ مؤذن ہیں۔ اور تیرے باپ دادا کافر تھے مگر انہوں نے جو عہد کیا پورا کیا اور تو نے باوجود مسلمان ہونے کے جو عہد کیا توڑ دیا پھر کھانا آیا سب نے کھایا۔ شیخ الاسلام نے نہ کھایا غازان نے کہا تم بھی کھاؤ فرمایا یہ مال لوٹ کا ہے۔ جس کا لوٹنا تم کو درست نہیں۔ یہ امام بہت ہی حق گو تھے کسی سے دبتے نہ تھے۔ حتیٰ کہ بادشاہ ظالم سے اللہ تعالیٰ اُن کی مدد کرتا تھا غازان بھی اُن کی بڑی تعظیم کرتا تھا۔ جب ابن تیمیہ اُس سے رخصت ہوئے

(ا) زان نے اُن کی حفاظت کے لئے ایک گارڈ سپاہیوں کی اُن کے ہمراہ کر دی
باکرام گھر میں پہنچ جائیں۔ قاضی القضاۃ ابن الحریری نے کہا۔ شیخ الاسلام ایسے ہی
تے ہیں۔ غازان کے بعد خدا بندہ بن ارغوان بن الغا تخت پر بیٹھا وہ ۷۱۶ھ
مر گیا پھر ابو سعید قائم ہوا جو کہ ہلاکو سے آٹھویں پشت میں تھا۔ اس پر چنگیزی
ندان کی حکومت ختم ہوئی۔ اور فساد شروع ہو گیا۔ فارس اب چھوٹے چھوٹے
اندانوں میں بٹ گیا۔ جو ہمیشہ کٹتے رہتے تھے۔ وہ خاندان جو بغداد عراق اور
ذربیجان وغیرہ پر قابض تھے ان سب شاہزادوں سے قوی تر تھے مظفر فارس
و شیراز کا حاکم تھا۔ سربداری ملک کرت وغیرہ خراسان اور اس کے گرد نواح
ں حکومت کرتے تھے۔ آوارہ گرد اور غارت گر قوم ترکمان جو حال کی فارس کی قوم
کی طرح ہیں بے مہار لڑتے پھرتے تھے۔ فارس کا اس وقت میں بھی یہی حال تھا
کہ تیمور آ پہنچا اور اس نے تمام چھوٹے موٹے کو تہ تیغ کر کے برباد کر دیا۔ اس زمانہ
میں تیمور ماوراء النہر کا حاکم تھا۔

ذکر امیر تیمور!

یہ بڑا لمبا تڑنگا آدمی تھا جیسے قوم عمالقہ کے قد تھے۔ سُرخ رنگ۔ کلان سر
عریض ا زو نیچے داڑھی سپید پا دُں لنگ تھا۔ آنکھیں ایسی تھیں جیسے دو چراغ
بھاری آواز تھا۔ موت سے ذرا نہ ڈرتا تھا۔ فوج میں آگے ہو کر سپاہیوں کی طرح
چھاتی نکال کر بہادرانہ لڑتا جب تک کامیاب نہ ہوتا تھا ہٹتا نہ تھا۔ اس لئے اُس
سے تمام بادشاہ سکہ اور خطبہ مستقل کے مارے ڈر کے ہدایا بھیجتے تھے غلاموں

کی طرح اُس کا حکم مانتے تھے۔ اُس کی وجہ یہ تھی کہ جس سلطنت پر فوج کشی کرتا تھا۔ اُس کو فتح کر لیتا تھا۔ اور ظلم اور تعدی سے اُن کا نام ونشان مٹا دیتا تھا پس اس لئے سلاطین ماتحت رہنے کو غنیمت سمجھتے تھے۔ گو ذلت کی حالت میں سہی۔

امیر تیمور ۳۶ے ھ

میں شہر خط کش میں پیدا ہوا۔ اُس کی والدہ کا نام نگینہ خاتون اور باپ کا نام امیر ترا غائی اور دادا کا نام امیر بوگل تھا۔ سگڑدادا اُس کا ہلاکو کا سپہ سالار تھا۔ اور اُس کا باپ چنگیز خاں کا سپہ سالار تھا۔ اور بعض مورخ یہ بھی لکھتے ہیں کہ یہ شخص ایک غریب آدمی کا بیٹا تھا ہاں اُس کی چنگیزیہ کی نسل سے تھی۔ لوگوں کی بکریاں چوری کیا کرتا تھا۔ کسی نے دیکھ کر ایک لاٹھی ماری لنگڑا ہو گیا۔ شمس الدین فاخوزی دین الدین خوافی نے اُس کو دعائے سلطنت دی۔ اُسی دن اُس کی ترقی ہونے لگی۔ پہلے سلطان غیاث الدین بن سلطان حسین حاکم ہرات کے اصطبل کا داروغہ ہو گیا۔ سلطان حسین حاکم ہرات نے اُس کو سولی دینا چاہا۔ مگر غیاث الدین سفارش کر کے بچا لیا۔ باپ نے کہا یہ چغتائی ہے۔ انجام اچھا نہ ہو گا۔ غیاث الدین نے کہا یہ آدھا آدمی ہے کیا کرے گا۔ غرض غیاث الدین اُس پر ایسا مہربان ہوا۔ کہ اپنی بہن بھی اُس سے بیاہ دی تیمور نے ایک دن غصہ میں آ کر اُس کی بہن یعنے اپنی بیوی کو مار ڈالا فتنہ فساد برپا کیا۔ ممالک ماوراء النہر کو لے لیا مغلوں سے ٹھیس لگائی۔ اور قمر الدین خان ملک مغل کے ہاں شادی کر لی۔ پھر سلطان غیاث الدین کو خط لکھا۔ کہ میری اطاعت کر اُس نے جواب لکھا کہ تو وہی ہے۔ جسکو میں نے سولی سے بچایا تھا۔ اور مدت تک تو میرا غلام رہا۔ جو آدمی کسی کا احسان نہ مانے وہ کتا ہے۔ آخر امیر تیمور نے ہیجوں سے اُتر

کر غیاث الدین پر چڑھائی کر ہی دی ۔ اور غیاث الدین بھی اُس کے مقابلے میں نکلا
مگر مقابلہ کی تاب نہ لا سکا ۔ اور قلعہ میں جا چھپا۔ تیمور نے اُس کو قلعہ میں حبس کر کے
بھوکا پیاسا رکھ کر قتل کر ڈالا ۔ پھر خراسان میں پہنچا اہل سجستان کو تہ تیغ کیا شہر کو فنا
کر دیا سمرقند اُس کا دار السلطنت تھا جب ترکستان تا تاریان عراق عرب اور
کچھ حصہ فتح کر لیا ۔ تو خبر سُنی کہ سلطان فیروز شاہ بلا ولد مر گیا ہے ! ور یہ بھی خبر آئی ۔ کہ احمد
حاکم سیواس ملک ظاہر برقوق حاکم مصر و شام مر گیا ۔ بڑا خوش ہُوا ۔ اور ہند پر کابل
کے راستے اُتر کر ملتان پہنچا ۔ اور پھر دہلی میں پہنچا ۔ اور لڑتا بھڑتا اور ملک فتح کرتا جموں
سے ہو کر ہند میں اپنا نائب چھوڑ کر روم میں سیواس کی طرف گیا ۔ وہاں سلیمان بن سلطان
بایزید سے جو وہاں کے حاکم تھے لڑا ۔ شہر والوں کو جیتوں کو گورستانوں اور خندقوں
میں مار ڈالا شہر ویران کر دیا پھر ممالک شامیہ میں آیا ۔ یہاں قتل قتال اور ہر جگہ آثار
اسلام کو مٹایا پھر بغداد کی طرف منہ کیا ۔ جب سلطان احمد نے سُنا اپنے نائب
کو چھوڑ کر خود روم میں سلطان بایزید کے پاس چلا گیا ۔ تیمور نے وہاں جنگ
کر کے شہر کو فتح کر کے عید الضحےٰ کے دن مسلمانوں کی قربانی کی ۔ اور ہر ایک سپاہی
کو حکم دیا کہ دو دو سر اہل بغداد کے لاویں ۔ جب سینکڑوں سر کٹ گئے اور
سپاہیوں کو نہ ملے تو وہ عورتوں بچوں کے سر کاٹ لائے جمع ہو گئے تو سر و نکے
ڈھیر کر کے اذانوں کے لئے منبر بنائے ۔ شہر کے تمام خزائن لوٹ کوٹ لئے ۔
پھر ممالک روم کی طرف ارادہ کیا ۔ راستہ میں گاؤں قصبوں میں کو لوٹتا ہُوا گیا وہاں
جا کر ۸۰۴ھ میں سلطان بایزید سے لڑائی کی صبح سے عصر تک لڑائی رہی سلطان
مذکور گرفتار ہو گیا ! ور اس کا لشکر پیاس سے مر گیا ۔ اور سلطان کو لوہے کے پنجرے میں

بند کردیا۔ وہ اسی میں مرگیا۔ اور نہائی آدمی جو بچے تھے اُن کو قتل کر ڈالا۔ پھر اپنے ملک میں واپس آیا۔ شہر تتار میں آکر نہایت ضعیف ہوگیا۔ شراب پیتا پیتا تیس دن میں ۸۰۷ھ میں مرگیا۔ چھتیس برس حکومت کی اسّی برس کی عمر ہوئی۔ بڑا دجال اور ظالم بادشاہ تھا۔ بادشاہ غلاموں کی طرح اُس کے دروازے پڑے رہتے تھے۔ کوا بے بتے کے لفظوں سے بلاتا۔ وہ ڈر کے مارے دوڑتے آتے تھے۔ گو تمام زمین کا مالک ہوگیا تھا مگر مکہ مدینہ میں اُس کا خطبہ نہ پڑھا گیا۔ اُس کے چار بیٹے تھے غیاث الدین میرزا۔ شیخ امیران شاہ۔ شاہ رخ میرزا۔ مگر اُس کے بعد اُس کے دو بیٹے زندہ رہے۔ میران شاہ اور شاہ رخ۔ جب تیمور مرا تھا۔ اُن میں سے کوئی موجود نہ تھا۔ لوگوں نے اُس کے پوتے خلیل شاہ بن امیران شاہ کو تخت ہرات پر بٹھادیا۔ اُس کے متعلق ایران۔ ترکستان و خراسان تھا۔ جب خلیل شاہ مرا شاہ رخ بادشاہ ہوا۔ انتالیس ۳۹ سال بادشاہی کی۔ اُس کے بعد تیمور کی ایک بیٹی سلطان بخت بیگم نام تخت پر بیٹھی مردوں کے لباس میں رہتی تھی۔ سلاطین تیمور ہند اسی کی اولاد سے ہیں۔ بعض نے کہا ہے۔ ہند کے سلاطین میران شاہ کی اولاد سے ہیں۔ اور تیمور کے بعد اُس کا بیٹا سلطان جلال الدین بن میران شاہ آذربیجان میں ۸۰۷ھ میں تخت نشین ہوا اور عرب و عجم و دیار بکر و شام و بعض ہندوستان کا بھی بادشاہ ہوگیا۔ قریوسف ترکمان جو تیمور سے کئی دفعہ لڑا تھا۔ اب امیران شاہ سے بھی لڑا۔ اور اُس کو شکست دی اور قتل کیا۔ شاہ رخ نے آکر بھائی کے عوض قر یوسف کو لڑائی میں قتل کیا۔ میران شاہ نے دو سال چار مہینے بادشاہی کی۔ چھ بیٹے پیچھے چھوڑے۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا سلطان محمد میرزا تخت پر بیٹھا۔

شخص دین اسلام سے پھر گیا اور بھائیوں سے لڑتا بھڑتا رہا۔ پھر سلطنت چھوڑ بیٹھا۔ چار پانچ برس حکومت کی۔ دو بیٹے چھوڑے ایک سلطان ابوسعید مرزا اور دوسرا سلطان منوچہر میرزا اُس کے بعد اُس کا بیٹا سلطان ابوسعید مرزا ۸۵۵ھ میں سمرقند کے تخت پر بیٹھا۔ تمام ترکستان اور ماوراء النہر اور بدخشاں و خراسان و قابل و قندہار و عراق اور کچھ ہندوستان پر حکمران تھا۔ سترہ برس سلطنت کی آٹھ یا نو بیٹے چھوڑے۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا سلطان عمر شیخ مرزا ۸۷۳ھ میں تخت پر بیٹھا چھبیس سال سلطنت کی۔ دو لڑکے چھوڑے۔ ظہیرالدین محمد بابر جہانگیر میرزا اور ناصر میرزا لیکن باپ کے بعد ظہیرالدین محمد بابر ۸۹۹ھ میں خطا دلکشا اندجان کے تخت پر بیٹھا۔ سمرقند۔ بدخشان۔ کابل۔ قندہار۔ ملتان۔ دہلی۔ آگرہ۔ گوالیار بہار۔ مالوہ۔ جونپور۔ سب یہ صوبے زیر حکم تھے۔ اُس سے ہندوستان میں بھی تیمور کی اولاد میں سلطنت شروع ہوئی۔ جیسے موقعہ پر اُس کا ذکر آئے گا۔ سنتیس ۳۷ سال حکومت کی۔

دولت دانشمندیہ

ملوک روم یہ لوگ ترکمان تھے۔ اُن میں اول احمد ملقب بہ دانشمند غازی ملک ہوا۔ پھر غازی محمد بن احمد مذکور ہوا۔ بڑا عالم دیندار آدمی تھا ۵۲۷ھ میں مرگیا۔ پھر نظام الدین ابوالمظفر بن غازی محمد مذکور ہوا۔ ۵۶۲ھ میں مرگیا۔ پھر اُس کا بھتیجا ملک ابراہیم مالک ہوا۔ پھر ابوالفدا اسمٰعیل بن ملک ابراہیم ہوا۔ پھر ذوالنون بن محمد قائم ہوا۔ پھر سلجوق نے غلبہ پایا۔ اُن کی دولت جاتی رہی۔

دولت آل قرمان

یہ دراصل ارمنی ہیں۔ پھر مسلمان ہو گئے۔ قرمان سے

سلطان علاؤالدین بن کیقباد سلجوقی کے پاس رسائی پیدا کی۔ سلطان نے اُس کو اپنی بہن بیاہ دی۔ اور بلاد لارندہ کا اُس کو والی کر دیا۔ اُس نے بلاد سلنکہ کو فتح کیا اور سلطان کے بعد تمام ممالک کا مالک ہو گیا۔ اور اُن بلاد کا نام اپنے نام قرمان رکھا۔ پھر اُس کا بیٹا علاؤالدین بیٹھا۔ بایزید کی لڑائی میں مارا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا محمد نام ہُوا۔ پھر اُسکا بیٹا ابراہیم بیگ ہُوا۔ سلطان مراد خاں نے اُس کو اپنی بہن بیاہ دی ۸۸۹ھ میں مر گیا۔ چالیس برس حکومت کی۔ پھر اُس کا بیٹا اسحٰق قائم ہُوا۔ پھر اُس کا بیٹا سلطان مصطفےٰ ہُوا۔ اس پر دولت ختم ہو گئی۔ اور دولت عثمانیہ یہاں بھی ہو گئی

دولت سلجوقیہ

ملک رومیہ جب [redacted]لت سلجوقیہ خراسان سے زائل ہو گئی تو یہ سب لوگ جا بجا منتشر ہو گئے قتلمش بن اسرائیل بن سلجوق بلاد روم کیطرف آیا۔ شہر قونیہ و اقسرای وغیرہ لے لئے پھر رے لینا چاہتا تھا۔ ۴۶۵ھ ہجری میں لڑائی میں مارا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا سلیمان باپ کی جگہ ہوا اور دیولہ سے انطاکیہ کو چھین لیا۔ پھر اُس کا بیٹا قلیج ارسلان بیٹھا۔ اُس نے دیار بکر و موصل وغیرہ کو لے لیا۔ پھر اُس کا بیٹا مسعود شاہ ہُوا۔ دانشمندیہ ترکمان سے لڑائیاں کیں۔ ۵۵۱ھ ہجری میں مر گیا۔ پھر اُس کا بیٹا عزالدین بیٹھا۔ اُس نے ملک اپنی اولاد میں تقسیم کیا۔ قونیہ غیاث الدین کو دیا۔ اقسرائی سیواس قطب الدین کو اور توقات رکن الدین کو انگوریہ محی الدین کو ملیطہ عزالدین کو بلابستان مغیث الدین کو قیساریہ نورالدین کو عنایت کیا۔ اور بنگسار اماسیہ بھتیجوں کو دیا۔ جب اُس نے اپنے حیات میں سب کو ملک بانٹ دیا۔ پھر قونیہ حال تھا مگر اُس کو کوئی یا بھتیجا پوچھتا نہ تھا سب پر بھاری تھا۔ آخر اسی بے عزتی میں بیمار ہو کر مر گیا۔ اس کی جگہ قونیہ بن غیاث الدین تخت

بیٹھا۔ سب بھائیوں پر غالب آیا ۶۱۶ھ ہجری میں مر گیا۔ پھر اُس کا بیٹا کیکاؤس
ت پر بیٹھا۔ اُس کو اُس کے چچا طغرل شاہ بن قلیچ ارسلان نے مار ڈالا۔ پھر اُس کی
گہ اُس کا بھائی علاؤالدین کیقباد قائم ہوا۔ اُس نے بہت ملک فتح کیے ۶۳۴ھ
ں مر گیا۔ پھر اُس کا بیٹا غیاث الدین ظالم تھا۔ اس لیے غلاموں نے ۶۵۴ھ
ں کو قتل کر ڈالا۔ اُس کے تین بیٹے رہے۔ سب کے نام پر خطبے پڑھے جاتے
تھے۔ اُن پر آفت آئی۔ کہ طولون بن چنگیز نے اکثر ملک روم لے لیا۔ سب سے
پیچھے آل سلجوق سے ۷۱۸ھ ہجری تک مسعود بن کیکاؤس حاکم دیار روم رہا۔ پھر ملک
ہو عثمان غالب ہو گئے۔ پھر اور چند آدمی بادشاہ ہوئے۔ اُن کے آخر بادشاہ
یعقوب قائم نے مغلوب ہو کر سلطان مراد خاں عثمانی کو ملک دیدیا پس دولت
عثمانیہ اس جگہ بھی قائم ہو گئی۔ اور یہی سلطنت ہے۔ جس سے دولت عثمانیہ کی جڑھ
لگی تھی۔

دولت عثمانیہ روم

اس کا اصل یہ ہے۔ کہ ایک شخص سلیمان نام آرمینیہ کے صحرا میں آکر بسا اور
اس جگہ کا مالک و رئیس ہو گیا ۶۲۱ھ میں چنگیز خاں اور علاؤالدین شاہ سلجوقی ر
خوارزم شاہ کے درمیان جب لڑائی ہوئی سلیمان مذکور علاؤالدین کی طرف ہو کر لڑا
اور خوب بہادری دکھائی۔ اُس نام دری سے اُس سپہ سالار مقرر ہو گیا پھر ۶۲۸ھ
ہجری میں عرب پر چڑھائی کی۔ قضائے الٰہی سے فرات میں ڈوب کر مر گیا۔ اور چار بیٹے
پیچھے رہے۔ سنقور اور تکین اور گھران طوغدی یہ دو تو سرکار سلجوقی سے کنارہ کش ہو گئے

اور ارطغرل اور دوندر یہ دونوں سلجوق کی خدمت میں رہتے! ور ارطغرل کے بعد اُس کا
بیٹا عثمان علاؤالدین کی نظر میں ایسا مقبول و مقرب ہو گیا۔ کہ امیر لشکر و مختار کل ہو
اور وفاداری بھی پوری پوری دکھائی۔ اور کئی ملکوں پر فتح پائی۔ اس لئے بادشاہ
اُس کو لقب عثمان غازی کا دیا! ور اپنی بیٹی اُس کے نکاح میں دی۔ اور کل اختیا
جزی و کلی عنایت کر دئے۔ جمعہ کی نماز بھی یہی پڑھانے لگے۔ ۶۹۸ھ میں علاو
تاتاریوں سے شکست کھا کر اردام میں جا کر فوت ہوا۔ چونکہ لاولد تھا! ور عثمان
رعایا خوش تھی۔ عثمان کو اردام میں ۶۹۹ھ میں تخت پر بٹھایا۔ اول اُس نے قراح
فتح کیا! ور اُس کو دارالخلافہ بنایا۔ پھر اپنے چچا دوندر بوڑھے کو قتل کیا ۷۰۷ھ
حاکم فروصہ سے لڑائی کر کے اُس کے اکثر شہر لے لئے اسی اثنا میں تاتاریوں سے
موقعہ پا کر عثمان کے ملک پر حملہ کیا۔ عثمان خان کا بیٹا ارخان اُس کے مقابلہ
نکلا۔ اور تاتاریوں کو اُس نے شکست دی پھر اپنے باپ کی خدمت میں حاضر
کر شہر فروصہ کو فتح کیا۔ اُس میں سے عیسائیوں کو نکال دیا۔ اور اُن کا حاکم تنگ
آ کر قیصر روم کے پاس بھاگ کر چلا گیا۔ عثمان اُس سے بڑا خوش ہوا ۷۲۷ھ
سلطان عثمان غازی نے انتقال کیا ستائیس برس حکومت کر کے ۷۰ برس کی
میں فوت ہوا۔ اتنا کریم اور سپاہ پرور تھا۔ کہ ایک جبہ تک اپنے پاس نہیں ر
تھا۔ جو کچھ ہوتا تھا سب سپاہ پر خرچ کر ڈالتا تھا۔ مرنے کے وقت سوا شمشیر
کوئی چیز اُسکے پاس نہیں تھی اُن کے بعد اُن کا بیٹا سلطان ارخان خاں ۷۲۶ھ میں
تخت پر بیٹھا! ور تکیہ فروصہ کو اپنا دار السلطنت مقرر کیا تھوڑے عرصہ کے بعد
سے لڑ کر چند قلعے غنکور کندرہ ایدس۔ سمنارہ کملک افرنیک۔ بیزن طباء غیرہ لے۔

ر شہر گالی بولی پر فتح پائی۔ مساجد اور مدرسے تعمیر کئے۔ اور ۷۶۱ھ میں ۳۰ برس
دشاہت کر کے ۷۵ برس کی عمر میں وفات پائی۔ بڑا شجاع اور سخی اور علم دوست بادشا
ہا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا سلطان مراد خاں تخت پر بیٹھا۔ اُس نے سپہ سالار
شاہین کو تسخیر اطراف کے لئے روانہ کیا۔ اُس نے تھوڑے ہی عرصہ میں بہت شہر
وہ بلغان تک فتح کر لئے۔ شاہ یونان نے ڈر کر صلح کر لی قیصر روم جان لاورع
وشاہ قسطنطنیہ عیسائی پوپ اور دیگر عیسائی ریاستوں سے مدد لے کر لشکر کثیر
جمع کر کے سلطان موصوف کے مقابلہ میں نکلا۔ بڑی بھاری لڑائی ہوئی لیکن بفضلہ
تعالیٰ لشکر اسلام کی فتح ہوئی۔ آخر قیصر روم صلح کر کے پیچھا چھوڑا کر قسطنطنیہ کو واپس
گیا علی ہذا القیاس اسی طرح نصاریٰ کے شہر اور بھی کئی فتح کئے۔ والی کرمیا نے اپنے
ملک کے بچاؤ کے لئے سلطان کے بیٹے بایزید کو اپنی بیٹی بیاہ دی۔ دوسرے
سپہ سالار تیمور تاش نے نصاریٰ کے شہر متعدد نیہ اور نستر فتح کر لئے ۷۸۹ھ ہجری
قزال نصرانی حاکم سرب نے اقوام نصاریٰ سے متفق ہو کر کئی لاکھ آدمی کی سپاہ لاکر
سلطان مراد خاں پر حملہ کیا۔ باوجودیکہ سلطان کی فوج نصاریٰ کے نسبت چہارم حصہ
کے قدر تھی۔ مگر تاہم سلطان بایزید ولد سلطان مراد خاں نے اللہ پہ بھروسا کر
کے اپنی تمام فوج کے ساتھ ایک دفعہ زور کا حملہ کیا۔ لشکر اسلام کو فتح ہوئی۔
نصاریٰ کچھ مارے گئے اور کچھ بھاگ گئے۔ قزال کو زندہ گرفتار کر لیا اور قتل کیا سلطان
مراد اس فتح سے نہایت خوش ہوا۔ پھر اُس کا بیٹا سلطان بایزید یلدرم بیٹھا پہلے خانگی
امور کا انتظام کیا۔ پھر سلطان نے لازار عیسائی بادشاہ سرب پر چڑھائی کی۔ ویدن
اور سکوپ کو فتح کیا۔ جب سلطان لازار عاجز ہو گیا اپنی بہن سلطان بایزید کے نکاح

خرچ کی - اور جزیہ دینا اختیار کیا - علی ہذالقیاس اس بادشاہ نے دوربھی نصاری کے ممالک تعرض کیا - اور کئی ملک اور جزیے لے لئے - پھر ۷۹۲ھ میں قسطنطنیہ لینے کا ارادہ کیا - روم سے شہر نیکو بولی میں لڑائی کی - دس ہزار نصرانی کو قید کر لیا اور وہ قتل کیے گئے - قیصر روم نے امیر تیمور سے مدد مانگی - تیمور نے مدد نہ دی قیصر روم نے آخر ناچار ہو کر سلطان سے صلح کر لی - چونکہ سلطان نے تیمور کے ایلچی کو اپنے دربار سے نکال دیا تھا - اُس خفگی میں تیمور نے سلطان پر چڑھائی کی شہر سیواس پر بڑی لڑائی ہوئی - سلطان کا ایک بیٹا اور کئی سردار بھی مارے گئے - فتح تیمور کو ہوئی - سلطان قسطنطنیہ کا محاصرہ چھوڑ کر خود تیمور کے مقابلہ میں آیا - اور قصبہ انگورہ میں سخت لڑائی ہوئی - تیمور نے فتح پائی - سلطان پکڑا گیا - لیکن تیمور نے اُس کی بڑی تنظیم کی اپنے پاس بٹھایا - اور پھر حکم کیا - کہ اس کو نظر بند رکھو - آخر سلطان اس غم سے بیمار ہوا یا کوئی سمی چیز کھا کر ۸۰۵ھ میں چودہ برس حکومت کر کے ۴۴ برس کی عمر میں فوت ہوا

سُلطان سُلیمان اوّل

جب بایزید امیر تیمور کی قید میں پھنس گیا تھا تو اُس کے تین بیٹے سلیمان محمد عیسےٰ بھاگ کر اپنے ملک میں آ گئے - اُن میں سے سلیمان ۸۰۵ھ میں بادشاہ ہوا - اپنے بھائیوں کے قتل قتال میں مصروف رہا - پھر مارا گیا - پھر اُس کے بھائی موسےٰ نے جو لڑائی میں باپ کے ساتھ تھا اُس نے آ کر اپنے بھائی کے قاتلوں سے بدلہ لیا - کسی کو قتل کیا - کسی کو آگ میں جلایا اور تخت پر بیٹھ گیا - پھر موسیٰ کو اُس کے بھائی سلطان محمد خان نے قتل کر کے اُس کا تخت لیا - ملک کا انتظام کیا - سلاطین فرنگ اور یونان سے دوستانہ کی راہ و رسم جاری کی اور مخالفوں سے کئی لڑائیاں کیں - اُس کا دارالسلطنت شہر ادرنہ تھا - جنگی جہازات اور دریا

نکر اور توپ خانہ اس خاندان میں اسی بادشاہ نے ایجاد کیا تھا۔ یہ عادل مزاج تھا۔
ہ شریف میں مساکین کو بہت روپیہ بھیجتا تھا۔ اہل اللہ سے ملتا تھا ۸۲۴ھ میں آٹھ
رس حکمرانی کرکے فوت ہوا۔ اس کے بعد سلطان مراد خاں ۸۲۴ھ میں تخت پر بیٹھا
یصر روم قسطنطنیہ پر چڑھائی کی۔ قیصر روم عاجز ہوگیا۔ اور سلطان نے قسطنطنیہ کو فتح کر
یا۔ اور قیصر روم نے جزیہ دینا اختیار کیا۔ سلطان نے ادھر سے واپس ہو کر بحر اسود کے
لنارے فتح کئے۔ پھر بلغاریہ پر چڑھائی کی۔ اور اس کو صلح پر چھوڑ دیا۔ دوسری دفعہ
پھر اس نے سر اٹھایا پھر سلطان نے اس کا مقابلہ کیا۔ آخر حاکم بلغار کو قتل کر ڈالا۔
۸۰۵ھ میں فوت ہوا۔ ۳۱ برس حکومت کی پھر اس کا بیٹا سلطان محمد خاں ثانی
تخت پر بیٹھا۔ قیصر روم نے پھر چھیڑ چھاڑ شروع کی۔ اور صلح کو توڑ ڈالا۔ سلطان مذکور
نے سامان لڑائی تیار کرکے قسطنطنیہ کی فتح کا ارادہ کیا۔ اور ادھر سے قیصر روم نے
بھی لشکر کشی کی۔ قسطنطنیہ کے قریب توپ چلنے لگی۔ پچاس دن لڑائی رہی آخر لشکر اسلام
مارتے مارتے شہر میں گھس گیا۔ اور قیصر روم ایلم پالطوس کو قتل کرکے اس کا سر نیزہ پر رکھ
پر رکھ کر تمام شہر میں پھرایا۔ اور قیصر روم کے خاندان کے تمام لوگ قتل کر دئے اور
اور شہر پر قبضہ کر لیا۔ اور گرجا گھروں کو توڑ کر وہاں مساجد بنائیں۔ یہ بادشاہ بڑا بہادر
تھا۔ بارہ ملک اور دو سو قلعے فتح کئے۔ علم و علماء کا بڑا محب تھا۔ ۸۹۶ھ میں ۳۱ برس
سلطنت کرکے پچپن برس کی عمر میں انتقال کیا۔ دو بیٹے باقی چھوڑے بایزید اور جمشید
بایزید ثانی یہ بعد اپنے باپ کے بادشاہ ہوا۔ اور استنبول کو اپنا دار السلطنت
بنایا۔ اس کا بھائی جمشید مخالف ہو کر دو دفعہ اس سے لڑا۔ مگر کامیاب نہ ہوا۔ آخر زہر
کھلا کر مارا گیا۔ اس سلطان نے بھی بہت لڑائیاں کیں اور بہت سے شہر فتح کئے۔

بلاد لبونیہ پر ایک ایسی لڑائی کی۔ کہ دس ہزار عیسائی قید کر لئے اور ملک لوٹ لیا۔ بڑا دیندار
اور پرہیزگار تھا۔ ۸۹۸ھ میں مرض سے ۶۲ برس کی عمر میں فوت ہوا۔ ۳۳ برس
سلطنت کی پھر اُس کا بیٹا سلطان سلیم خاں اول بادشاہ ہوا۔ اس سے اُس کے بھائی
بھتیجے باغی ہو گئے۔ لڑائیاں بھی ہوتی رہیں۔ آخر سب پر غالب آیا۔ حکمت عملی
سے کسی کو قید کیا۔ اور کسی کو پھانسی دیا۔ پھر تو یہ حال تھا۔ کہ تمام سلاطین اطراف سے
تخت نشینی کی مبارکبادیاں آتی تھیں۔ مگر اسمٰعیل صفوی شاہ ایران اس کی مسند نشینی
سے خوش نہ ہوا۔ اس لئے کہ سلیم بڑا پکا سُنی تھا۔ اور وہ پکا شیعہ تھا۔ سلطان سلیم
خاں جب کسی کو شیعہ معلوم کرتا تھا۔ اُس کو فوراً قتل کر ڈالتا تھا۔ اور چالیس ہزار
شیعہ اُس کے پاس قید تھے۔ اسمٰعیل نے سلطان کے اس کام سے خفا ہو کر
سلطان پر چڑھائی کی۔ اور سلطان بھی ایک لاکھ چالیس ہزار سپاہی اور سامان جنگ
کر چڑھ آیا۔ اسمٰعیل مقابلہ کی تاب نہ لا کر بھاگ گیا۔ پھر جب اُفر دوسری بار سپاہ لیکر
لڑائی میں حاضر ہوا۔ ۹۲۰ھ میں بڑی لڑائی ہوئی۔ پھر شکست کھا کر تبریز کو بھاگ
گیا۔ سلطان تمام ایرانیوں کو تہ تیغ کر کے تبریز میں پہنچا۔ شہر تبریز کو لوٹ لیا۔ اور
اسمٰعیل کا تمام اسباب لے لیا۔ اور ایک اُس کی بیوی بھی پکڑ لی۔ پس اسمٰعیل اس
رنج میں مر گیا۔ پھر سلطان نے علاؤ الدین سردار ترکمان پر چڑھائی کی۔ اُس کو قتل کیا
پھر خبر آئی۔ کہ قسطنطنیہ میں کچھ فساد ہو گیا ہے۔ اس لئے فی الفور استنبول پہنچ کر مجرموں
کو قتل کیا۔ پھر بلاد ماردین میں پہنچا۔ موصل وغیرہ کو فتح کیا۔ پھر بادشاہ مصر قانصوہ پر
خفا ہو کر اُس پر لشکر کشی کی۔ اور مصر کو بھی فتح کیا۔ بادشاہ مصر معرکہ لڑائی میں گھوڑے
سے گر کر مر گیا۔ سلطان سلیم کی فتح ہوئی۔ پھر حلب حمص دمشق اور سب شام فتح

با پھر بادشاہ مصر طومان جس کو سلیم صاحب اپنا نائب کر آیا تھا۔ اُس نے بغاوت کی سلطان سلیم نے پھر لشکر کشی کی۔ اور بڑی لڑائی کے بعد مصر پر فتح پائی۔ اور طومان پکڑ لایا۔ اور اُس کو قتل کر دیا۔ اور امیر الامرا خیر بک کو نائب کر کے قسطنطنیہ کی طرف رجوع کیا۔ سلطان سلیم خاں عربی فارسی ترکی زبان میں شعر کہا کرتا تھا۔ ۹۲۶ھ میں انتقال کیا۔ ۹ برس سلطنت کی ۵۴ برس کی عمر ہوئی خلیفہ مستمسک باللہ کا وقت تھا سلطا

سلیم کے بعد اُس کا بیٹا سلطان سلیمان خاں ثانی روم کا بادشاہ ہوا۔ سلطنت میں بہت کچھ ترقی کی۔ اول ہی اول قلعہ بلغار کو فتح کیا۔ پھر بادشاہ فرانس اور کئی عیسائی بادشاہوں سے لڑا۔ اکثر بار کامیاب ہوا۔ ابراہیم بادشاہ اُس کا بموجب حسب ارشاد نصاریٰ پر جہاد کرنے گیا۔ دو لاکھ سے زیادہ عیسائی قتل کیے! و ایک لاکھ قیدی ہمراہ لایا! و خزانہ شاہی زر و جواہر سے بھر دیا۔ دوبارہ نصاریٰ پر چڑھائی کی پچیس ہزار نصاریٰ کے سر کاٹ کر لایا۔ پھر ۹۳۱ھ میں بغداد کو فتح کیا۔ ۹۴۰ھ میں سلطان کے وزیر خیر الدین پادشاہ نے شہر ٹونس افریقہ میں فتح پائی۔ پھر وزیر نے نصاریٰ کے پچیس جزیرے اور فتح کیے۔ اور سلیمان نے خود بھی بہت بلاد اور قصبات فتح کیے پھر عجم کا ارادہ کیا ۹۵۰ھ میں علاؤالدین شاہ ہند کے وزیر کی ملاقات ہوئی۔ شاہ ایران پر حملہ کیا فتح پائی۔ پھر صلح ہو گئی۔ ایک بیٹا مصطفےٰ نام باغی ہو گیا اُس کو قتل کر ڈالا۔ ۹۷۰ھ میں افریقہ پر شاہی فوج حملہ کیا۔ اور فتح پائی سلطان سلیمان نے اڑتالیس سال بادشاہت کی۔ اور تیرہ دفعہ بذات خود جہاد میں حاضر ہوا۔ ۹۷۴ھ میں چوہتر برس کی عمر میں فوت ہوا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا سلطان سلیم ثانی بادشاہ ہوا۔ امام صنعا پر حملہ کیا۔ اور اُس پر فتح پائی۔ قبرس پر چڑھائی کی۔

اس کو بھی فتح پائی۔ شاہ ہسپانیہ پر چڑھائی۔ مگر ناکام رہا۔ بلکہ بہت نقصان اٹھایا۔ ۹۸۲ھ
بعارضہ بخار انتقال کیا۔ اس میں شراب خوری کی علت تھی۔ کاروبار سلطنت اس کا ...
سقلی کرتا تھا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا مراد خاں ثالث بن سلیم خاں ثانی تخت پر ...
اس نے تخت پر بیٹھتے ہی پانچوں بھائیوں کو بے گناہ قتل کر ڈالا۔ اور عیسائی جو قید
تھے سب کو چھوڑ دیا۔ ۹۸۴ھ میں خبر آئی۔ کہ شاہ ایران کا انتقال ہو گیا۔ اس کے
بیٹے کو اس کی سپاہ نے قتل کر ڈالا۔ سلطان مذکور نے یہ موقعہ پا کر اس کے شہر
تفلیس پر فوج روانہ کی گرجستان فتح کیا۔ ۱۰۰۳ھ میں اکیس برس حکومت کر کے
پچاس برس عمر پا کر فوت ہوا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا سلطان
محمد خاں ثالث ہوا۔ اس نے تخت پر بیٹھتے ہی انیس بھائیوں کو قتل
کر کے باپ کے پاس ان کی قبریں بنا دیں۔ اس کے باپ کی دس عورتیں
حاملہ تھیں۔ سب کو دریا میں ڈبو دیا۔ جب اس کا باپ مرا تھا۔ یہ شہر مانیسر میں تھا
اس کی ماں خفیہ سلطان نے اس کو وہاں بلا کر تخت پر بٹھا دیا۔ اس لئے اس پر
احسان کیا۔ کہ کل سلطنت کا اختیار اپنی والدہ کو دے دیا۔ اسی وقت شاہ نم...
عیسائی نے شاہی لشکر سے مقابلہ بڑے زور سے کیا۔ یہاں تک کہ خود سلطان محمد
خاں چڑھ کر وہاں آ گیا۔ کل سات دن میں شہر لولو کو فتح کیا۔ ۱۰۱۲ھ میں شاہ ایران
سے لڑائی کی اسی سنہ میں نو برس حکمرانی کر کے ۳۸ برس کی عمر میں انتقال کیا۔ شراب
کو اتنا برا جانتا تھا۔ کہ اپنی مملکت سے تمام شراب خانے ویران کر دیے لیکن خود
افیون بہت کھاتا تھا۔ پھر اس کا بیٹا سلطان احمد خان اول تیرہ برس کی عمر میں
بادشاہ ہوا۔ شاہ عباس صفوی شاہ ایران سے لڑائی کی۔ حاکم تما سے بھی لڑائی کی

مواضع اُن لوگوں نے دبا لئے تھے سب چھوڑ لئے ! ور نیز حاکم اکراد اور امیر فخر الدین حاکم لبنان سے مقابلہ کے لئے مراد پاشا کے ساتھ فوج بھیجی یہ لوگ مقابلہ نہ کر سکے۔ بلکہ بھاگ گئے۔ مراد پادشاہ بامقصود واپس آیا ۱۰۲۱ھ شاہ ایران سے پھر لڑائی ہوئی۔ شاہ ایران نے صلح کرلی۔ شاہ ایران پھر پھر گیا۔ اور لڑائی ہوئی سلطان کے لشکر کو ہزیمت ہوئی۔ پھر سلطان احمد خاں نے اُس پر چڑھائی کا ارادہ کیا۔ مگر ۱۰۲۶ھ میں موت کا قاصد آیا۔ اُس نے آپ کو بلالیا۔ اُس کی یادگار ایک مسجد استنبول میں مسجد احمدی موجود ہے۔ ۱۴ برس حاکم رہا۔ اٹھائیس برس کی عمر میں فوت ہُوا۔ اُس کے بعد اُس کی وصیت کے موافق اُس کا بھائی سلطان مصطفےٰ اول بادشاہ ہُوا۔ مگر لائق نہ نکلا۔ امرا نے اُس کو معزول کرکے سلطان عثمان ثانی ولد احمد اول کو ۱۰۲۹ھ میں بادشاہ کرلیا۔ اُس خلیل پاشا کو حاکم پولونیہ کے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ شاہ ایران نے صلح کرلی۔ یہ واپس آیا۔ سکندر پاشا کو حاکم پولونیہ کے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ بڑی لڑائی ہوئی۔ سپاہ سلطان کی فتح ہوگئی پولونیہ کے تیس ہزار آدمی مارے گئے۔ دس ہزار کو قید کرکے ساتھ لایا۔ باوجودیکہ پولونیہ کے ساتھ روس فرانس یورپ کی بھی مدد تھی۔ اُس کو عورتوں کا بڑا شوق تھا۔ اور عشرت میں مصروف رہتا تھا۔ شہر کے مفتی کی لڑکی پر عاشق ہوکر اُس سے نکاح کرلیا۔ امرا اور لشکر اس سے اس وجہ سے ناراض ہو گئے۔ کہ اُس نے غیر کفو میں نکاح کرلیا ہے۔ ۱۰۳۱ھ میں حج کا ارادہ کیا۔ مگر سپاہ اُس سے بدظن ہوئی۔ سپاہ کو یہ خیال تھا۔ کہ بادشاہ حج کے بہانہ باہر جاکر نئی فوج بھرتی کرنا چاہتا ہے۔ اس سبب سے بلوہ ہُوا۔ آخر ذلت کے ساتھ قتل کیا گیا۔ امرا نے تخت کا خالی رہنا خلاف

نہ جانا۔ اس لئے سلطان مصطفےٰ معزول کو بحال کیا۔ اس سے بھی پھر بھی کام نہ چلا پھر معزول کیا گیا۔ اور اس کی جگہ مراد رابع بن احمد مذکور کو ۱۰۳۲؁ھ میں بادشاہ مقرر کیا گیا۔ اس کے وقت میں بھی شاہ ایران سے کئی دفعہ لڑائی ہوئی ایک دفعہ ایرانی بھی بغداد پر غالب ہوگئے۔ سرداران روم میں سے کسی کو قید کیا۔ اور کسی کو پھانسی دیا۔ جب شاہ ایران شاہ عباس فوت ہوا۔ تو سلطان کی طرف سے خسرو پاشا ایک لاکھ پچاس ہزار فوج لے کر شاہ ایران پر چڑھا۔ ایک دفعہ خود سلطان سپاہانہ لباس پہن کر ایک لاکھ آدمی کی فوج کے ساتھ چڑھا۔ پچاس ہزار ایرانی کو تہ تیغ کیا۔ ایک ہزار کو قید کیا۔ اور پھر اپنے سامنے اُن کو قتل کر کے فتح کا نقارہ بجوا دیا۔ ایسے ایسے جھگڑے لڑائیاں اور بھی ہوئے ۱۰۴۹؁ھ میں اُس نے انتقال کیا۔ سترہ برس بادشاہی کی۔ یہ بادشاہ شراب خوار بھی تھا۔ اُس کے بعد اُس کا بھائی سلطان ابراہیم بادشاہ ہوا۔ یہ بادشاہ بہت سیدھا سادھا تھا۔ اور عیش اور عشرت اور عورتوں میں پھنسا رہتا تھا۔ انتظام سلطنت وزراء کے ہاتھ میں تھا۔ مگر وزراء بہت عمدگی سے کام کرتے تھے ۱۰۵۴؁ھ میں نصاریٰ نے سلطان کے جہازوں سے مزاحمت کی۔ اُن کے مقابلہ میں چار سو جنگی جہاز شاہی روانہ ہوئے سلطان کی فتح ہوئی جزیرہ مالطہ لے لیا۔ ۱۰۵۶؁ھ میں عیسائیوں سے کئی لڑائیاں ہوئیں۔ اور انتظام سلطنت بھی بخوبی چلتا رہا۔ آخر جب سرداران سپاہ نے دیکھا۔ کہ سلطان دن رات عورتوں میں عیش کرتے ہیں۔ اور ملک کی خبرگیری سے غافل ہیں۔ اور اُس کے وزیر احمد پاشا کی بھی یہ حالت ہے۔ تو چاہا سلطان اور وزیر کو قتل کر ڈالیں۔ اور کسی اور کو سلطان اور قیصر روم مقرر کر لیں۔ جب بادشاہ نے یہ خبر سُنی تو امراء کو بہت سا روپیہ

ے کر بچ گیا۔ مگر تاہم امرا نے اُس کے بیٹے سلطان محمد رابع شیر خوارہ ہفت سالہ کو برائے نام سلطان روم مقرر کر لیا مگر تاہم سلطان ابراہیم آخر ۱۰۵۹ھ میں قتل کیا گیا۔ نو برس بادشاہ رہا۔ ۳۴ برس کی عمر میں فوت ہوا۔ اُس کے بعد بھی وہی سابق مقرر کردہ سلطان روم محمد رابع بن ابراہیم مقتول بادشاہ رہا۔ چنانچہ یہ بچہ تھا۔ اُس کی جگہ کوسم نام اُس کی والدہ سلطنت کرتی تھی۔ لیکن چونکہ عورت کی حکومت رؤسا نے ناپسند کی اور بلوہ کیا۔ اس لئے اُس کو سلیمان نام خواجہ سرا نے قتل کر ڈالا۔ بعد ازاں کچھ زمانہ خانہ جنگی کا بازار گرم رہا۔ کئی بادشاہ مارے گئے۔ پھر اتفاقاً مولی محمد نامی ایک شخص وزیر ہو گیا۔ اُس نے اچھا انتظام کر لیا۔ اکثر جگہ لڑائیوں میں نصاریٰ پر بھی غالب رہا۔ جزیرہ تندرس وغیرہ فتح کئے۔ ۱۰۶۹ھ میں بلادسرب پر لشکر کشی کی۔ ایک لاکھ پچاس ہزار عیسائی قتل کئے۔ اور فتح یاب ہو کر قسطنطنیہ میں واپس آیا۔ مگر بیچارے لائق وزیر کی عمر نے وفا نہ کی۔ پانچ برس تین مہینے وزارت دھوم دھام سے کر کے پھر ۱۰۷۲ھ میں فوت ہوا۔ اُس کی وفات کے وقت بادشاہ نے حاضر ہو کر بہت افسوس کیا! اور فرمایا کچھ وصیت کیجئے۔ وزیر نے عرض کی کہ سلطنت میں عورت کی رائے کو دخل نہ کرنا۔ سپاہ کو خوش رکھنا۔ اور اُس کو کم کرنا۔ نصاریٰ سے جہاد جاری رکھنا۔ انکو مہلت نہ دینا۔ وزیر کے مرنے کے بعد سلطان محمد خود تخت پر بیٹھے احمد پاشا ابن مولی محمد وزیر مقرر کیا! اور اُس کو وزارت کا خلعت عنایت فرمایا۔ احمد پاشا نے بھی باپ کی طرح بہت حسن تدبیر اور نمک حلالی اور وفاداری سے بڑے بڑے کام سرانجام دئے۔ ۱۰۷۵ھ میں وزیر نے قلعہ کرید کر جو بائیس سال سے فتح نہ ہوتا تھا۔ ایک دم فتح کیا۔ ۱۰۷۹ھ میں کئی زلزلے پے در پے آئے بہت نقصان ہوا۔ اُس بادشاہ کے

وقت میں اورشلیم میں ایک شخص یہودی نے دعویٰ کیا۔ کہ میں مسیح ابن مریم ہوں ۔چونکہ بڑا شعبدہ باز اور چالاک اور فصیح اور حسین آدمی تھا۔ اس لئے اُس پر بہت یہود نصاری ایمان لے آئے حاکم بیت المقدس نے اُس کو قتل کرنا چاہا۔ مگر وہ بھاگ کر استنبول میں آگیا ۔ احمد وزیر نے اُس کو قید کر دیا۔ عیسائی لوگ سلطان کو رد نذرانہ دے کر قیدخانہ میں دے کر اُس کو دیکھنے جاتے تھے ۔ اور اُس کے پاؤں چومتے تھے۔ سلطان روم محمد خاں اُس کی ملاقات کو گئے اور فرمایا میں تیرا امتحان لینا چاہتا ہوں۔ اور فرمایا تو میدان میں کھڑا ہو جا میں لشکریوں کو حکم دیتا ہوں کہ تجھ پر تیر برساویں۔ پھر دیکھیں تجھ کو تیر لگتے ہیں یا نہیں یا اثر تجھ پہ ہوتا ہے یا نہیں پر مسیح کذاب سلطان کے قدموں پر گر پڑا ۔ اور عرض کی میں امتحان کی طاقت نہیں رکھتا۔ سلطان نے حکم کیا۔ کہ اس کو قتل کرو۔ یہ حکم سن کر فوراً مسلمان ہوا۔ اور دعویٰ مسیحائی سے توبہ کی۔ اُس کے عہد میں ایک شخص نے دعویٰ کیا۔ کہ میں مہدی موعود ہوں۔ وہ بھی قتل کیا گیا۔ وزیر احمد پاشا نے بیس برس چھ ماہ وزارت کر کے ۱۱۹۲ھ میں آخرت کی راہ لی ۔پھر اور کئی وزیر ہوئے اور کئی معزول ہوئے۔ مگر احمد پاشا جیسا کوئی وزیر نہ ملا۔ آخر سپاہ ینگ چری سلطان سے ناراض ہو گئی قریب تھا کہ کوئی فتنہ قائم ہو جائے ۔اس لئے سلطان سلطنت سے دست بردار ہو کر گوشہ گزیں ہو گیا۔ اور اپنے بھائی سلطان سلیمان خاں ثالث بن ابراہیم کو ۱۰۹۷ھ میں تخت نشین کیا۔ مگر سرخود سپاہ نے وزیر سیاوش پاشا کو اُس کے مکان پر جا کر قتل کر دیا۔ اور خود سپاہ اور افسران سپہ میں جنگ وجدل ہونے لگا۔ نصاریٰ ایسا موقعہ پا کر ہر طرف سے غالب آگئے والی نسا نے شہر بلغراد پہ اپنا قبضہ کر لیا۔

لطان نے اُس پر چڑھائی کی بڑی بھاری لڑائی ہوئی سلطان غالب آیا اور
یہ بلغراد کو بھی فتح کرلیا۔ پھر سلطان نے قسطنطنیہ کی طرف رجوع کیا۔ سنہ ۱۱۰۲ھ میں
ٹا برس نو مہینے سلطنت کر کے مرض استسقار سے وفات پائی۔ پھر اُس کا بھائی
لطان احمد ثانی بن ابراہیم مسند سلطنت روم بیٹھا۔ مصطفےٰ پاشا کو والی نمسا کے مقابلہ
ں بھیجا۔ وزیر شہید ہوگیا۔ مگر لشکر اسلام اُس پر غالب آیا۔ حاکم نمسا نے پھر بلغراد
قبضہ کرلیا۔ سلطان نے اُس کے مقابلے کو لشکر بھیجا۔ وہ اُس کی خبر سنتے ہی لنڈن
بھاگ گیا۔ شاہ لنڈن نے سلطان روم اور حاکم نمسا میں صلح کرادی۔ اُس کے
بعد میں کئی وزیر ہوئے اور معزول بھی ہوئے سنہ ۱۱۰۶ھ میں سلطان کا مرض
ستسقار سے انتقال ہوگیا۔ پھر مصطفےٰ خان ثانی ولد محمد خاں رابع تخت پر
بیٹھا۔ اُس نے تمام رعایا کو نصاریٰ پر جہاد کرنے کو آمادہ کیا۔ حسین پاشا کو
نصاریٰ کے مقابلے کے لئے بھیجا۔ اُس نے بحر ابیض میں جاکر جزیرہ سافس کو فتح
لیا۔ اور سلطان نے بذات خود حاکم نمسا پر چڑھائی کی۔ اور اُس کو شکست فاش
ہوئی۔ توپ خانہ چھین لیا۔ قلعے گرا دئے۔ انہیں دونوں میں روس نے قلعہ ازوف
پر محاصرہ کرلیا۔ سلطان نے اُس کی سرکوبی کے لئے بھی ایک لشکر جرار روانہ کیا۔ لشکر اسلام
نے تیس ہزار روسی کو قتل کر ڈالا۔ اور فتح کر کے لشکر واپس آیا۔ حاکم نمسا نے پھر سر
اُٹھایا۔ پھر سلطان نے بذات خود ایک لاکھ سپاہی کے ساتھ اُس پر چڑھائی
کی اور فتح پائی۔ پھر اور ایک دفعہ بادشاہ نمسا نے لڑنے کا ارادہ کیا۔ سلطان نے
پھر اُس پر فوج کشی کی۔ شاہ لنڈن نے درمیان ہو کر صلح کرادی اور سلطان
قسطنطنیہ میں تشریف لے آئے۔ مگر اُس صلح سے سپاہ سلطان سے ناراض ہوئی۔

جب سلطان یہ رنگ دیکھا ۱۱۱۰ھ میں نو برس سلطنت کر کے سلطنت سے
دست بردار ہو کر اپنے بھائی محمد کو تخت پر بٹھایا۔ اور ۱۱۱۶ھ میں سلطان نے
انتقال کیا۔ ۱۱۱۵ھ میں بھائی کے تخت سے اترنے کے بعد احمد ثالث
بن محمد تخت پر بیٹھا۔ اُس نے پورا انتظام کیا بعض مفسدین کو قتل کیا۔ اور
کو معزول کر دیا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں کئی وزیر ہوئے۔ اور نالائقی کی وجہ
سے معزول ہوئے ۱۱۱۵ھ میں یورپ کے بادشاہوں میں سخت لڑائیاں
پیطرس شاہ روس نے سویڈن پر حملہ کیا۔ اور غالب ہو گیا۔ شاہ سویڈن کا رنڈ
نے بھاگ کر اس سلطان کے پاس پناہ لی۔ اس لئے شاہ روس نے سلطان
ملک میں مزاحمت کرنی شروع کی۔ ایک دو لڑائی ہوئیں۔ بعدہٗ پچیس برس کی
صلح ہو گئی ۱۱۲۷ھ میں فوج روم نے اکثر جزائر و بلاد ہاتھ لے لئے۔ والی
نے پھر عہد شکنی کی۔ پھر اُس کے ساتھ کئی لڑائیاں ہوئیں۔ آخر صلح ہوئی۔ اس با
کے عہد میں ایک سو چالیس دفعہ قسطنطنیہ میں آگ لگی۔ اور بہت سے مکان جلکر خاک سیاہ
ہو گئے۔ اس وقت شاہ ایران نے کچھ بلاد روم دبا لئے تھے۔ لشکر روم نے اُس
پر چڑھائی کی۔ اور اُس نے سب شہر روم کے چھوڑ دئے۔ اس پر صلح ہو گئی۔ پھر
باہم بگڑ گئی۔ نادر شاہ سپہ سالار شاہ ایران تبریز میں آیا۔ اور فوج روم سے لڑ
لڑائی کی۔ فوج روم کو شکست ہوئی۔ سلطان نے اور فوج تیار کی۔ اتنے میں فوج
روم میں فساد ہو گیا۔ سپاہ نے وزیر کو قتل کر ڈالا۔ اور ۱۱۴۳ھ میں سلطان
تخت سے اتار ڈالا۔ اور محمود اول بن مصطفٰے ثانی کو تخت پر بٹھا دیا۔ سلطان
خاں چھ برس در زندہ رہ کر فوت ہوا۔ محمود اول بن مصطفٰے ثانی جب یہ تخت

پر بیٹھا۔ تب بھی فوج میں لڑائی جھگڑائی ہوتی رہی۔ چھ ہزار کے قریب سپاہ ماری گئی۔ اور کئی پادشاہ بھی مارے گئے۔ آخر ابراہیم پاشا حاکم حلب وزیر ہوا۔ اُس نے بعض سرکشوں کو قتل کیا اور بعض کو معزول کیا۔ چند روز کے بعد یہ وزیر بھی معزول ہوا۔ اُس کی جگہ عثمان پاشا وزیر مقرر ہوا۔ اور مصر کو روانہ ہوا۔ راہ میں شاہ ہسپانیہ نے اُس کے کئی جہاز درہم برہم کر دئے اور اُس کو پکڑ لیا۔ مگر ایک شخص نے سفارش کر کے اُس کو چھوڑا کر مصر میں پہنچا دیا۔ ۱۱۴۵ھ میں عثمان پاشا نے ایران پر چڑھائی کی اور شاہ ایران طہماسپ کو شکست دی۔ شاہ ایران طہماسپ چالیس ہزار فوج لے کر پھر مقابلہ میں آیا اور شکست کھا کر چلا گیا۔ اور لشکر روم کا شام میں پہنچا۔ اور اُس کو لوٹ لیا۔ اُس وقت لاچار ہو کر شاہ ایران طہماسپ نے روم سے صلح کر لی۔ نادر شاہ اُس وقت سیستان کا حاکم تھا۔ وہ اس صلح سے ناراض ہوا۔ اُس نے طہماسپ کو تخت سے اُتار کر اُس کے بیٹے عباس ثالث کو برائے نام تخت ایران پر بٹھا دیا۔ اور سلطان روم کو لکھا۔ کہ یا ایران کے شہر جو تم نے لے لئے ہیں۔ چھوڑ دو۔ ورنہ لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ابھی خط کا جواب بھی نہ آیا تھا۔ کہ لشکر لے کر بغداد کے پاس پہنچکر لشکر روم کو شکست دی۔ اور دجلہ سے پار ہو کر بغداد کو محاصرہ کر لیا۔ سلطان روم نے یہ خبر سُن کر عثمان پاشا کو اسی ہزار فوج کے ساتھ نادر شاہ کے مقابلے کو بھیجا۔ ۱۱۴۶ھ میں دجلہ پر بڑی لڑائی ہوئی رومی فوج غالب آئی۔ اور نادر شاہ بھاگ گیا۔ قسطنطنیہ میں بڑی خوشی ہوئی۔ تین ماہ کے بعد نادر شاہ بھاگ گیا۔ قسطنطنیہ میں بڑی خوشی ہوئی۔ تین ماہ کے بعد نادر شاہ نے پھر سلطانی فوج کا مقابلہ کیا۔ اور کئی لڑائیاں ہوئیں۔ دو لڑائیوں میں سلطان کا لشکر غالب آیا۔ تیسری لڑائی میں نادر شاہ غالب ہوا

پھر سلطان نے محمد پاشا نصیر کو نادر شاہ کے مقابلہ کے لئے تیار کیا۔ اتنے میں سنہ ۱۱۴۹ھ
میں روس نے سر نکالا۔ رومی فوج اُس کی طرف متوجہ ہو گئی۔ اور اُس سے لڑائی ہوئی
نادر شاہ نے موقعہ پا کر بلاد روم پر پے در پے حملہ کر کے سپاہ روم پر اپنا رعب بٹھا
اور شہر کو کوک تک شہر فتح کر لئے۔ سلطان روم نے جب دیکھا۔ کہ دشمنوں کو مو
مل سکتا ہے۔ نادر شاہ سے اس بات پر صلح کی۔ کہ سلطان مراد چہارم کے وقت
میں جو سرحد روم اور ایران مقرر تھی۔ وہی قائم کی جاوے۔ اور شاہ روس سے اس
بات پر صلح ہوئی۔ کہ جتنے شہر اُس نے روم کے دبائے ہیں۔ وہ سب چھوڑ د
اور اُن کو تجارت سے بند نہ کیا جاوے گا۔ سنہ ۱۱۶۷ھ میں سلطان نے پچیس بر
سلطنت کر کے وفات پائی۔ اُس کے بعد اُس کا بھائی عثمان ثالث بادشا
ہوا۔ یہ چونکہ چون۵۴ برس قید میں رہا۔ اور محمود اول کے بعد قید خانے سے نکال کر
کو تخت پر بٹھایا گیا۔ اس لئے سلطنت کا کام اچھا نہ کر سکا۔ وزیر سعید افندی تمام
انتظام ملکی کرتا تھا۔ مخالفین خاندان کو قتل کر ڈالا۔ سنہ ۱۱۷۰ھ میں وزیر سعید کو موقو
کر کے محمد راغب پاشا کو وزیر مقرر کیا۔ شراب نوشی کی اُس نے یک قلم اپنی قلمرو سے
بند کر دی۔ چار برس حکومت کی۔ سنہ ۱۱۷۱ھ میں انتقال کیا۔ اُس کے بعد سلطان
مصطفےٰ خاں ثالث بن احمد ثالث بادشاہ ہوا۔ اور وزیر وہی راغب پاشا رہا۔ یہ
ہو گیا تو اُس کے بعد کئی وزیر بدلے گئے۔ سنہ ۱۱۸۳ھ میں کئی دفعہ شاہ روس سے لڑائی ہو
سلطان کی فوج ہمیشہ غالب رہی۔ سنہ ۱۱۸۷ھ میں سلطان اپنی موت سے فوت ہوا
اُس کے بعد سلطان عبد المجید خاں بن احمد ثالث بھائی کے بعد بادشاہ ہوا۔ اس
کے عہد میں مصر میں علی بیگ اُس کا نائب تھا۔ چونکہ ہمیشہ کی خانہ جنگیوں اور

مرخود ہونے سے سلطنت میں ضعف پیدا ہوگیا تھا۔ اور یہ مزاج کا نرم تھا۔
ں کو حتی الامکان پسند نہیں کرتا تھا۔ اِس لئے اُس نے عیسائی سلطنتوں سے
لح کر لی تھی۔ مگر روس اور والی نمسا نے پھر چاہا۔ کہ جنگ کا بازار گرم کریں۔ اِس
ئے یوسف پاشا اور علی پاشا کو اُن کے مقابلہ میں روانہ کیا۔ یوسف پاشا نے والی
ماکو شکست دے کر قلعہ شیش وغیرہ فتح کر لیا۔ اور دوسرے پاشا نے روس
خبر لی۔ چونسٹھ برس کی عمر میں سولہ برس حکومت کر کے ۱۲۰۳ھ میں سلطان
م راہی ملک بقا ہوا۔ اور اُس کے بعد سلطان سلیم ثالث بن سلطان مصطفےٰ
ث پادشاہ ہوا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں ایک لاکھ پچاس ہزار فوج آراستہ
کے شاہ نمسا اور روس سے دو ماہ تک خوب زور سے لڑائی کی ۱۲۰۵ھ میں
وس کے سپہ سالار سے صلح ہو گئی۔ مگر کیتھرائن ملکہ روس (جو اُس وقت خاوند
و زہر دے کر تخت پر بیٹھ گئی تھی) اُس نے اُس صلح کو ناپسند کیا۔ اور قلعہ اسمٰعیل
پر نہایت بڑی فوج سلطان روم کے مقابلہ کے لئے بھیجی۔ اُس قلعہ پر بہت لڑائی
ہوئی۔ خون کی نالیاں جاری ہو گئیں۔ دونوں طرف سے بے انتہا آدمی مارے
گئے۔ قلعے کے اندر سے صرف ایک آدمی بچکر قسطنطنیہ میں آیا۔ اس خبر کے
سننے سے لشکر روم کو نہایت غصہ آیا۔ اور سلطان سے اجازت طلب کی۔
مگر اُس وقت بھی شاہ لنڈن اور پروشیہ نے بیچ میں آکر صلح کرا دی۔ بعد ازاں
بوناپارٹ شاہ فرانسیس نے جس نے انگریزوں کو تنگ کر رکھا تھا۔ شاہ روم
سے محبت کا رشتہ گانٹھا۔ سلطان نے اُس کے پاس سپہ کو قواعد سیکھنے کے
لئے بھیجنا چاہا۔ یہ ینگ چری فوج سلطان کی سلطان سے مخالف ہو گئی اور

فساد کئے۔ سلطان نے سپاہ کی ایسی حالت دیکھ کر سپاہ کو دلاسا دینا شروع کیا
اتنے میں ایک شخص بونا پارٹ کا بھیجا ہوا آیا۔ اُس نے سلطان کی خدمت میں عرض
کی۔ کہ میں فوجی قواعد خوب جانتا ہوں۔ آپ کی فوج کو ایسی قواعد سکھاؤں گا کہ وہ
اور انگریزوں کا خوب مقابلہ کر سکے گی۔ اور اُن کی آمدورفت بند ہو جائے گی۔
خبر روس نے سُنی۔ تو اُس نے روم پر چڑھائی کی۔ اور انگریزوں نے سلطان
کو لکھا۔ کہ شاہ بونا پارٹ کی دوستی چھوڑ دو۔ سلطان نے انگریزوں کا کہنا نہ
سامان لڑائی خوب درست کیا۔ اور انگریزوں سے اسکندریہ چھوڑا لیا۔ انگریزوں
نے سلطان کی پھر خوشامد شروع کی۔ اس لئے روس کی شاہ روم سے صلح کرا دی
پھر دو گروہ فوج یعنے ینگ چری اور فوج نظام (نوع ینگچری سلطان کی باغی فوج تھی
اور فوج نظام مطیع تھی) کا باہم فساد شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ قسطنطنیہ میں لڑائی
شروع ہو گئی۔ باغیوں نے رؤسا، امراء کو قتل کرنا شروع کیا۔ کوئی مقتول ہوا
کوئی یہود و نصاریٰ کے گھروں میں جا چھپا۔ کوئی زندہ باغیوں کے ہاتھ آیا
اسی طرح تین دن اور رات یہ ہنگامہ برپا رہا۔ سلطان حیران و پریشان ہو گیا
کہ کیا کرے۔ سرداروں کی لاشوں کا میدان میں ڈھیر لگ گیا۔ پھر سپاہ نے
بادشاہ قاضی عطاء اللہ صاحب کے فتوے سے تخت سے اتار دیا۔ اور کہا اے
بادشاہ یہ اس بات کا نتیجہ ہے۔ کہ جو تو نے فوج کو نصاریٰ کا لباس پہنایا اور ان کو
سکھایا ہے۔ اور مصطفےٰ رابع بن عبد المجید کو تخت پر بٹھا دیا۔ اسی وقت
مصطفےٰ رابع ۱۲۲۲ھ تخت پر بیٹھا۔ کہ سلامی کی توپیں چلیں۔ نذریں پیش ہوئیں طیار
پاشا کی مفتی عطاء اللہ سے مخالفت ہو گئی وہ شہر کو شیمک کو چلا گیا۔ وہاں سے

حاکم مصطفےٰ بیرقدار سے ملا۔ اور یہاں مفتی مختار بن گیا۔ بیرقدار سازش کے ساتھ استنبول پہنچا۔ اُس کا ارادہ تھا۔ کہ سلطان مصطفےٰ کو تخت سے اُتار کر سلیم کو پھر تخت پر بٹھا دے۔ مگر سلطان مصطفےٰ نے سلیم کو قتل کر ڈالا۔ بیرقدار نے جب یہ دیکھا تو محمود خاں کو تخت پر بٹھایا۔ اور سلطان مصطفےٰ خاں کو گرفتار کر کے قید خانے میں بھیج دیا۔ اور پھر وہاں ہی قتل کیا گیا۔ محمود خاں ثانی بن عبدالمجید ۱۲۲۲ھ میں تخت پر بیٹھا۔ اُس نے تخت پر بیٹھتے ہی بیرقدار اپنا وزیر مقرر کر لیا اور دشمنوں کو قتل کیا۔ ۱۲۲۳ھ میں سپاہ کے سابق فتنہ کی آگ پھر بھڑکی۔ اور خانہ جنگی ایسی شروع ہوئی۔ کہ الامان بیرقدار اور کئی سردار اور عوام اور ایک حصہ سپاہ کا فنا اور نابود ہو گیا۔ سلطان نے حیران ہو کر فوج کو پیار اور دلاسا دے کر فتنہ سرد کیا۔ قاضی مفتی پاشاؤں نے خلاف مرضی سلطان کے خلیفہ سابق مصطفےٰ کو جو قید میں تھا قتل کر ڈالا۔ ۱۲۲۴ھ میں سلطان محمود نے اور لشکر بھرتی کیا۔ اور جنگی سامان تیار کئے۔ اسی سال میں شاہ روس نے روم پر چڑھائی کی۔ اور کئی شہر اور قلعے لے لئے۔ ۱۲۲۶ھ میں بغداد کا حاکم باغی ہو گیا۔ سلطان نے اُس کی تنبیہ کے واسطے خالد آفندی کو بھیجا۔ اُس نے سلیمان کو قتل کیا۔ اسی طرح اور بھی بہت سا خون و فساد برپا ہوا۔ احمد پاشا کو روس کے مقابلہ میں بھیجا۔ اُس نے بہت سے روسیوں کو ہلاک کیا۔ ۱۲۲۷ھ میں روم اور روس میں صلح ہو گئی۔ ۱۲۳۱ھ میں والی سرب بگڑ گیا۔ ورحیب پاشا نے جا کر اُس کی خوب خبر لی۔ اور پر فتح پائی۔ شاہ ایران محمد علی میرزا نے پھر موقعہ پا کر روم پر دست اندازی کرنی شروع کی۔ کچھ شہر لوٹ لئے لیکن پھر مر گیا۔ لڑائی بند ہو گئی۔ ۱۲۳۲ھ سلطان کے مخالفین اور بھی اُٹھے۔ مگر

سلطان کو فتح نصیب رہی ۱۲۳۵ھ میں قوم اروام نے شہر امورامیں اہل اسلام پر عروج کیا بہت سے مسلمان مار ڈالے۔ شاہی فوج ینگ چری نے قوم اروام کے لوگوں کو جو استنبول میں رہتے تھے۔ اُن کو اور اُن کے پادری کو قتل کر ڈالا سلطان روم نے اپنے نائب حاکم مصر محمد علی پاشا کو لکھا۔ اور آپ قوم اروام کا مقابلہ کریں۔ انہوں نے اپنے بیٹے ابراہیم پاشا کو باسپاہ اُن کے مقابلہ میں بھیجا ابراہیم فتحیاب ہُوا۔ اور قوم اروام مغلوب ہوگئی۔ کچھ عرصہ کے بعد قدیم فوج ینگ چری پھر باغی ہوگئی۔ اور خونریزی شروع کی۔ وزیروں اور رؤسا شہر کے گھروں میں گھس آئے۔ صدر اعظم محمد سلیم پاشا نے کمال دلاوری کے ساتھ پچاس ہزار مطیع فوج کے ہمراہ باغی فوج ینگ چری پر حملہ۔ اور تمام باغی فوج کو تہ تیغ کیا۔ اور سلطان روم نے حکم کیا۔ کہ باغی فوج ینگچری کا جہاں کوئی سپاہی پایا جاوے وہاں ہی مارا جاوے۔ چناں چہ ایسا ہی ہُوا۔ کہ اُس میں کوئی بھی زندہ نہ رہا۔ اس لئے یہ واقعات دیکھ کر روس نے روم پر چڑھائی۔ سلطان روم نے اُس کے مقابلے میں محمد سلیم پاشا اور آغا حسین پاشا کو بھیجا۔ یہ لشکر روم روس پر غالب آگیا آخر کئی جنگوں کے بعد روس سے صلح ہو گئی۔ جو جو شہر اُس نے لے لئے چھوڑ دئے بعد ازاں سلطان روم نے والی مصر محمد علی پاشا سے خراج طلب کیا اُس نے انکار کیا۔ بلکہ کچھ عرصہ کے بعد اُس نے اپنے بیٹے ابراہیم پاشا کو تیس ہزار فوج کے ساتھ سلطان کے مقابلہ پر بھیجا۔ سلطان نے یہ خبر سُن کر حسین پاشا کو بھیجا ابراہیم نے بلاد عکہ اور عبیدہ اور بیروت اور دمشق و حمص وغیرہ لے لئے لیکن کہیں شکست کھائی اور کہیں فتح پائی۔ اخیر میں حافظ پاشا کو روانہ کیا۔ حافظ پاشا نے

پہلے ابراہیم کو شکست دی۔ اور پھر ابراہیم نے حافظ کو شکست دی۔ ابھی یہ قصہ طے نہ ہوا تھا سلطان محمود خان کی اجل آگئی۔ اور ۱۲۵۵ھ میں انتقال کیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا سلطان عبد المجید خان تخت پر بیٹھا۔ اس نے تخت پر بیٹھتے ہی ابراہیم پاشا اور اس کے باپ محمد علی کے مقابلہ پر لشکر کثیر روانہ کیا۔ اس لئے حاکم مصر نے صلح کر کے سلطان روم کی اطاعت اختیار کی۔ اس سلطان روم نے تمام شاہان نصاریٰ سے صلح کر لی۔ اور فوج کی آراستگی میں مصروف ہو گیا۔ اور رعایا میں انتظام اور امن و امان قائم کیا۔ لیکن یہ بادشاہ بڑا عیاش تھا۔ چھ سو عورتیں خوبصورت محل سرائے میں داخل تھی۔ رات و دن عیش و عشرت میں مشغول تھا۔ انگریزوں کا تقرب اس کے وقت میں بہت بڑھ گیا تھا۔ عرب سے مصر تک تمام بندرگاہوں میں انگریزوں کا ہی اجارہ تھا۔ اس کے تمام ملک میں گرجاؤں کی تعمیر جا بجا ہو گئی۔ غلام دگنیز کا بکنا بند ہو گیا۔ جدے پر انگریزوں کا قبضہ ہو گیا۔ سلطان کے پاس شاکی ہوئے سلطان نے ان کی کچھ نہ سنی بلکہ شاکیوں کو قید کر لیا۔ ۱۲۷۲ھ میں روس نے پھر ملک روم پر چڑھائی کی۔ سلطان کی طرف سے عمر پاشا گیا۔ انگریزوں اور فرانسیسوں نے بھی سلطان کو مدد دی۔ تین برس لڑائی ہوتی رہی۔ آخر سلطان کی فتح ہوئی ۱۲۷۸ھ میں انتقال ہوا۔ اس کے بعد اس کا بھائی سلطان عبد العزیز تخت پر رونق افروز ہوا۔ اس نے تخت پر بیٹھتے ہی جسقدر لوگ عرب روم کے قیدخانے میں تھے۔ سب کو چھوڑ دیا۔ اور جو ملازم خائن مفسد تھے ان کو معزول کر دیا۔ اور انگریزوں کو بندرگاہوں کا اجارہ دینا بند کر دیا۔ اور مالی و ملکی انتظام کی طرف خوب توجہ دی اور نہایت عمدگی سے

سرانجام دیا۔ اور ما تحاج بحری اور بری جنگی کی اصلاح وتہذیب میں بدل معروف ہوًا تار برقی اور آہنی سڑک اپنے ملک میں جاری کی۔ اور شاہ ایران سے رسم اتحاد قائم کی۔ اپنے ملک میں سیر وسفر کرنا پسند کیا۔ چنانچہ مصر اور اسکندریہ کی سیر کی بخلاف پہلے سلاطین کے کہ وہ سفر کرنے پسند نہیں کرتے تھے۔ سلطان عبد المجید کی عورتیں جتنی بیوہ بیٹھی تھیں۔ سب کو اختیار دے دیا۔ کہ جس کا جی چاہے نکاح کرلے۔ اور خود اپنی ایک عورت منکوحہ کے سوا کسی کی طرف رغبت نہیں رکھتا تھا۔ یہ بادشاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ تمام سلاطین گذشتہ روم سے بہتر تھا۔ اور نہایت پارسا اور عقیل بادشاہ تھا۔ ماہ جمادی الاول ۱۲۹۳ھ میں سلطان عبد العزیز معزول کیا گیا۔ اور پانچ دن معزول ہونے کے بعد وفات پاگیا۔ اُس وقت اس کی عمر ۴۸ برس کی تھی۔ یہ بات مشہور ہو گئی۔ کہ اُس نے خودکشی کرلی ہے۔ سلطان عبد العزیز کی معزولی کئی فتنوں اور حادثوں کا باعث ہوئی۔ معزولی کا ساعی حسین عونی پاشا تھا۔ سلطان عبد العزیز نے ہی اُسے اعلیٰ مرتبہ پر پہنچایا تھا۔ اور اُس کی اس قدر عزت کی تھی کہ اپنے تمام لشکر کا رئیس بنا دیا۔ بلکہ سب اراکین سلطنت پر اعلیٰ کر دیا تھا۔ حسین عونی پاشا نے امراء وزراء سے یہ کہا کہ سلطان روسیوں سے مل گیا ہے۔ اور دار الخلافہ اُنہیں دے دینا چاہتا ہے۔ حسین عونی پاشا اسی کوشش میں لگے رہے۔ حتیٰ کہ سلطان کو معزول کر دیا۔ ایک شخص حسین چرکس نامی نے جس کی بہن سلطان عبد العزیز کے نکاح میں تھی حسین عونی پاشا کو قتل کرنا چاہا۔ اُس نے جب سلطان کا معزول ہونا سنا تو غیرت کی آگ اُٹھی اور حسین عونی پاشا کے قتل کرنے کا مصمم ارادہ کیا۔ ایک دن حسن چرکس صدر اعظم محمد رشدی پاشا کے گھر میں چلا گیا۔ وہاں حسین عونی پاشا

سلطنت میں کچھ مشورہ کر رہے تھے۔ پاشا مذکور مع چند آدمیوں کے قتل کر دیا پاشا
بھی اپنی مراد نہ پائی۔ واللہ غالب علی امرہ۔ بشیر حسن چرکس بھی گرفتار ہو کر مقتول ہو گیا
سلطان مراد خامس اُس کے بعد سلطان مراد خامس بن سلطان عبدالمجید مقرر
ہُوئے۔ اور ۴ شعبان ۱۲۹۳ھ کو تین ماہ تین دن سلطنت کرنے کے بعد معزول کیا
۔ اُس کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ اُس کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے چند دن بعد معلوم ہُوا کہ
اس کی عقل میں خلل واقع ہو گیا تحقیق کرنے کے بعد شیخ الاسلام خیر اللہ آفندی
سے فتویٰ طلب کیا گیا۔ اُنہوں نے کہا کہ خلیفہ کا صحیح العقل ہونا شرط ہے۔ اِس
لئے اُس کو تخت سے اُتار دیا۔ اور اُس کے بھائی سلطان عبدالحمید خاں ثانی
کے ہاتھ پر بیعت کی گئی۔

سُلطان عبدالحمید خاں ثانی

خادم حرمین شریفین عبدالحمید خاں ثانی تین شعبان ۱۲۹۳ھ کو اپنے بھائی کی
معزولی کے بعد تخت نشین ہوئے۔ سلطان المعظم کے عہد کا پہلا واقعہ پلونہ کی لڑائی
ہے۔ اس کی کیفیت یہ ہے کہ طائفہ ہرسک کے عیسائیوں نے جو شہر ایلی میں رہتے
تھے۔ بغاوت اختیار کی۔ سلطان المعظم نے اُن کی تنبیہ کے لئے لشکر کشی کی۔ یہ
کوئی ایسا زبردست گروہ نہ تھا۔ کہ اُن کے لئے لمبی چوڑی تیاری کی ضرورت ہوئی۔
لیکن روس کے ساتھ مل جانے کے سبب اُن کی طاقت بڑھ گئی۔ نیز قرب و
جوار کے عیسائیوں نے بھی مدد کی حتیٰ کہ سلطان المعظم کا جنگ روس کے ساتھ
شروع ہو گیا۔ بہت سی چڑھائیں کی گئیں۔ بہت سے خزانے خرچ ہو گئے لیکن

اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں مسلمانوں کے لشکر کی شکست لکھی تھی۔ پلونہ کے میدان میں ۴۰ ہزار
سے مسلمان قید ہو گئے۔ کیونکہ روسی لشکر نے اُن کا سب طرف سے محاصرہ کر لیا تھا۔ رسد
پہنچ نہ سکی۔ نیز سردی اور برف کی بھی شدت تھی۔ لشکر اسلام کا سپہ سالار وزیر عثمان
پاشا بھی اُس جنگ میں قید ہو گیا۔ اور صلح کے بعد یہ اور قیدیوں کے رہا ہو گیا
گیا ہے۔ گر اس جنگ میں ترکی لشکر برابر فتح کرتا چلا جاتا تھا۔ لیکن بعض مسلم
افسروں پر دنیا کی محبت غالب آگئی۔ وہ روس کے ساتھ مل گئے وزیر عثمان
جو جنگ میں ثابت قدم رہا قید ہو گیا۔ اس جنگ کے بعد دولت عثمانیہ کا
سا حصہ سلطنت روس میں شامل ہو گیا۔ حتّٰے کہ ادرنہ کے قریب تک اُن کے
قبضہ میں آگیا۔ ۱۲۹۵ھ میں اس شرط پر صلح ہوئی کہ جو ملک روسیوں کے پاس آ
گئے اُنہیں کے پاس رہیں۔ اور سلطان المعظم خرچہ جنگ ادا کریں یہ خرچہ بہت
بڑا تھا۔ ۱۲۹۶ھ میں جزیرہ قبرس انگریزوں کو اس شرط پر دیا۔ کہ مقررہ خراج جو اس
سے وصول ہوتا تھا۔ ادا کرتے رہیں اور مدت مقررہ تک یہ جزیرہ اُن کے پاس
رہے۔ اس کے بعد ۱۸۹۷ء میں تھسلی کا علاقہ لینے کی بنیاد پر یونان سے جنگ
ہوئی۔ باوجودیکہ یورپ سے یونان کو اخلاقی و مالی و فوجی مدد برابر ملتی رہی۔ ترکوں
بزور توپ و تفنگ آٹھ روز کے اندر دارالخلافہ یونان تک فتح کے پھریرے اڑا
دیئے مگر یورپ نے ترکوں کو اس فتح سے ملکی فائدہ نہ اُٹھانے دیا۔ صرف تاوان
جنگ پر صلح ہوئی۔ پھر ۱۹۰۸ء میں نوجوان ترکوں نے فوج کی حمایت سے لے کر
سلطان المعظم سے پارلیمنٹ کا مطالبہ کیا۔ جس کو اُنہوں نے بطیب خاطر منظور
کر لیا۔ مگر ناگہاں ۱۹۰۹ء میں فوج میں کچھ فساد برپا ہو گیا۔ جس کا بانی آزادی خواہ

نے سلطان عبدالحمید خاں کو قرار دیکر سے علیحدہ کر دیا۔ اب وہ یہ سالونیکا کے علاقہ میں مقدونیہ میں نظر بند ہیں۔ سلطان عبدالحمید خاں کی ذات بہت سی خوبیوں اور حقیقی دردِ اسلام کی جامع تھیں انہوں نے اکتیس سال کی مدت میں جو کام کیا اپنی طرف سے نیک نیتی اور اسلامی لگن سے کیا۔ اُن کے بعد اُن کے بھائی رشاد آفندی سلطان محمد خامس کے لقب سے مملکت پر جلوہ افروز ہوئے اُن کے اختیارات بہت محدود ہیں۔ یورپ کی سلطنتوں کے اصول پر سب انتظام وزارت اور پارلیمنٹ کے ہاتھ ہے۔ خدا پاک اندرونی بیرونی مصائب سے بچا کر اس سلطنت کو حقیقی معنوں میں اسلامی خلافت کا رتبہ عطا کرے آمین ثم آمین

عرابی پاشا اور انگریزوں کا مصر میں دخل

عرابی پاشا محمد توفیق پاشا خدیو مصر کے لشکر کا ایک افسر تھا۔ توفیق پاشا کا اس سے بگاڑ ہو گیا۔ یہاں تک بات بڑھ گئی۔ کہ جنگ تک نوبت پہنچی۔ انگریز بھی اپنی بحری فوج لیکر توفیق پاشا کی مدد کو آموجود ہوئے۔ اور اسکندریہ پر مورچے لگا دئے۔ اس طرح اسکندریہ انگریزوں کے قبضہ میں آگیا۔ پھر انگریز مصر میں داخل ہو گئے یہانتک عرابی پادشاہ کو معہ بہت سے ہمراہیوں کے قید کر لیا۔ اُن میں سے بعض کو قتل کر دیا بعض کو کچھ مدت کے لئے اور باقی کو ہمیشہ کے لئے جلاوطن کر دیا عرابی پاشا کی جان بخشی ہو گئی اور سیلون میں جو ہندوستان کا ایک جزیرہ ہے قید کیا گیا وہاں پر اُس کا معہ رفیقوں کے گزارہ مقرر کیا گیا۔ اسی طرح انگریز مصر کے بعض حصہ پر قابض ہو گئے اس وقت تک انگریز بھی کہتے تھے کہ ہم پر قبضہ نہیں کرتے۔ ہمارا ارادہ صرف ملک کا انتظام ہے اور توفیق پاشا کی اعانت ہے جب ملک کا انتظام

ٹھیک ٹھاک ہو جائے گا۔ تب ہم اپنی فوج کو لے جائیں گے۔ آج کل مصر پہ عباس حلمی پاشا خدیو ہے۔ یہ بہت روشن خیال اور زمانہ شناس حکمران ہیں خدا اُن کو بھی سچا خادم دین بنا دے۔ مہدی سوڈان ۱۲۹۷ھ میں ایک شخص محمد احمد نامی سوڈان میں ظاہر ہوئے مہدی اس لئے کہتے ہیں کہ یہ شخص اظہار حق کا طالب ہے۔ اس نے خود مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا کہتے ہیں۔ کہ یہ شخص شریف حسنی ہے۔ اور ظاہر ہونے سے پہلے صلاحیت میں مشہور تھا۔ اکثر کا تو یہی خیال تھا کہ وہ صالح شخص ہے بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کے لشکر میں فساد واقع ہوا ہے اُسکی غرض صرف لوٹ مار ہے چنانچہ جب اُس کا لشکر شہر کردفان خرطوم وغیرہ پر قابض ہوا تو وہاں سے بہت سے مسلمانوں کو قتل کیا جن میں علماء صلحاء بھی پہنچے تھے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ کام بعض مفسدوں کا تھا۔ محمد احمد رح اس بات پر خوش نہ تھے اور اُس نے کسی اس بات کا حکم دیا ہے۔ لیکن اُس کا اپنا تو یہی بیان ہے کہ میری غرض صرف حق کا اظہار شریعت کی مدد انگریزوں کو مصر سے نکالنا ہے واللہ اعلم اُس کی پہل اسی طرح پر ہوئی تھی کہ جب اُن کے اتباع اور مرید بڑھ گئے تو حاکم سوڈان کے ساتھ جو توفیق پاشا خدیو مصر کی طرف سے مقرر تھا۔ کچھ تکرار ہو پڑا بڑھتے بڑھتے بات یہاں تک بڑھ گئی۔ کہ جنگ کی نوبت پہنچی۔ کئی دفعہ لڑائیاں ہوئیں۔ جن میں غلبہ محمد احمد ہی کو رہا۔ حتیٰ کہ سوڈان کے کئی ایک شہروں پر قبضہ ہو گیا اور مخالفوں کو وہاں سے نکال دیا۔ جب انگریز مصر میں آئے تو اُن کے ساتھ لڑتا رہا۔ انگریزوں کے ساتھ مصری فوجیں بھی شامل تھیں کئی دفعہ جنگ ہوئی ان سب میں غلبہ محمد احمد ہی کو رہا۔ بلکہ کئی ایک شہر مثلاً کردفان کسلہ خرطوم۔ بربر۔ نقلیح وغیرہ فتح کر لئے اور بیشمار دشمنوں کو تہ تیغ کر دیا۔ حیرت انگیز اور عجیب بات

ہے کہ انگریز اُس کے مقابلے پر بڑی بڑی توپیں بہت سازوسامان لے کر جاتے
ہ جس کے مقابلہ کی اس سے ہرگز امید نہ کی جاتی تھی۔ یہ اپنے سوڈانی لشکر
ے کر جنکے پاس صرف نیزے تلوار۔ برچھی وغیرہ ہوتی تھیں اُن کے مقابلہ پر
یک توپوں وغیرہ سامان جنگ کی پروا نہ کر کے اُن پر آپڑتے جب اُن میں
جاتے تو تلواروں نیزوں وغیرہ سے جو اُن کے پاس موجود ہوتے اُن کو
اور اُن کی جماعت کو تتر بتر کر دیتے۔ آخر اُس مہدی کی وفات پر ایک
ص عبداللہ نامی خلیفہ ہوا۔ مگر یہ شخص ویسا لائق نہ تھا۔ انگریزوں نے اُنکی
وسوں کے ذریعہ نگرانی شروع کی اور جب یہ سب گروہ خلیفہ کے ہمراہ نماز
میں مشغول اور رکوع میں جھکا ہوا تھا۔ توپوں سے نابود کر دیا۔ اور سابق
ی کی قبر کھدوا کر اُس کی ہڈیاں نکال کر روندیں اور اس طرح دل کا غصہ نکال
پنی اصلی تہذیب و شرافت اور روحانی حالت کا نمونہ دکھایا۔ اب سوڈان
نگریزی قبضہ ہے۔

سلطنت فارس[1] حضرت عمرؓ کے عہد میں بوساطت سعد بن ابی قاصؓ جب سے اہل اسلام نے ملک عراق فارس کو فتح
ا۔ تو ہمیشہ یہ ملک عہد خلفائے بنی امیہ اور عباسیہ میں زیر حکومت اسلام رہا جب
فائے بنی امیہ اور عباسیہ میں فساد شروع ہو گیا۔ اور دولت اسلام میں ضعف

---

[1] اس میں کئی ولایتیں ہیں۔ مکران۔ سجستان مذابلستان خراسان۔ استرآباد۔ کرمان۔ خوزستان
راق عجم۔ طبرستان۔ آذربیجان شیروان۔ گرجستان جیلان داغستان۔ سابق اسلام کا حال
پہلے گزر چکا ہے۔ دور اسلام کے بعد کے بادشاہان کا حال اس صفحہ سے شروع ہوتا ہے۔ ۱۲۔

نمودار ہوا۔ اور بعض اسلام کے صوبوں میں خودسری کا خیال ہوگیا۔ تو یہ صوبہ فارس
سرخود ہوگیا یعنے ۲۹۰ھ میں یعقوب بن الیاس (جو اُس وقت یہاں کا نائب
خلفاء کی نیابت سے موقع پاکر علیحدہ ہوگیا۔ اور تمام فارس کا دارالسلطنت
مقرر کیا۔ اس کے بعد اُس کا بھائی مسمّی عمر تخت نشین ہوا۔ مگر اُس پر خاندان
تتار غالب ہو گئے لیکن کچھ عرصہ کے بعد فارس کا مغربی حصہ پھر خلفاء عباسیہ
کے ماتحت ہوگیا۔ اُس کے بعد اُس مغربی حصہ کو بویہ کے تین بیٹوں مسمّی احمد
رکن الدولہ۔ معز الدولہ نے غالب ہو کر خلفاء سے ملک دبا لیا۔ اور پھر اُس
آپس میں تقسیم کر لیا معز الدولہ نے تمام بغداد کو زیر حکومت کر لیا اور خلیفہ عباسیہ
مستکفی باللہ برائے نام خلیفہ رہ گیا اور اپنا لقب امیر الامراء رکھا اور باقی ملک احمد
کے پاس رہا۔ اُس کے بعد عضد الدولہ تخت پر بیٹھا۔ اُس نے ۳۴ برس حکومت
کی اور یہ عظیم الشان سلطان تھا لیکن اخیر میں پھر خاندان بویہ میں آپس میں خو
جنگیاں شروع ہوئیں۔ اور کئی چھوٹی چھوٹی ریاستیں بن گئیں لیکن بغداد اور خلفاء
عباسیہ پر اُن کا غلبہ باقی رہا جس کو چاہتے خلیفہ کرتے اور جس کو چاہتے معزول
کر دیتے تھے اور مشرقی حصہ فارس پر اُس وقت خاندان غزنوی حکمران تھا۔
شاہان خاندان سلجوقی شاہان غزنی کے تابع تھے ۴۳۱ھ میں خود مختار بن بیٹھے
مسعود بن محمود شاہِ غزنی کو شکست دی۔ اور اپنے بادشاہ طغرل بیگ کو فا
پر قابض کر دیا۔ اُس نے بعد عراق کو بھی اپنی بادشاہت میں ملا لیا اور خلفاء کی
حفاظت کی طغرل کے بعد اُس کا بیٹا الپ ارسلان تخت پر بیٹھا۔ اُس نے حکومت
خوب روشن کی اُس کے بعد اُس کا بیٹا جلال الدین ملک شاہ تخت پر بیٹھا اُس

اُس کا بیٹا شاہ سنجر بن ملک شاہ ۵۱۲ھ میں تخت پر بیٹھا - مگر صرف شرقی حصہ
ں پر قابض رہا - اس کے مرنے بعد نزاع اور جھگڑے شروع ہو گئے - بغداد عراق
لفائے عباسیہ کے قبضہ میں آ گیا - اور کچھ ردو بدل کے بعد ۶۰۵ھ میں یہ ملک
ے خوارزمیہ کے ماتحت ہو گیا - اور محمد کو جو تکش شاہ خوارزم کا جانشین تھا - اُس
۶۱۶ھ میں چنگیز خاں ساتھ لاکھ فوج کے ساتھ چڑھ آیا - اور اُس کو بھگا دیا -
اُس کے بیٹے جلال الدین نام نے کچھ مقابلہ کیا - مگر آخر وہ گیا - اور چنگیز خاں
سلطنت ہو گئی اُن لوگوں کا ذکر ہم اوپر لکھ آئے ہیں اس خاندان سے ابو سعید جو
سے آٹھویں پشت تھا اُس پر یہ سلطنت ختم ہوئی - اور اب چھوٹی چھوٹی ریاستیں
ہو گئیں پھر تیمور کا وقت آیا اُس نے سب چھوٹے چھوٹے خاندان تہ تیغ
ڈالے - اور جو مطیع ہو گئے اُن کو زندہ رہنے دیا - اُس کا ذکر بھی ہم مفصل لکھ آئے
کے خاندان نے یہاں ۹۱۹ھ تک حکومت کی پھر اُن کا خاتمہ ہو گیا - اس
ندان کے بعد اس ملک اور خراسان میں ایک سلسلہ بزرگ مسمی شاہ صفی کی حکومت ہو
ی - رعایا اُن کی بڑی معتقد تھی - اس خاندان سے اول شاہ اسمٰعیل اور پھر شاہ طہماسپ
شاہ عباس غازی بڑے اولو العزم بادشاہ ہوئے ہیں - آخر اس خاندان کے
۱۱۳۰ھ میں غلجی اور ابدالی افغان مخالف اور دشمن بن گئے حتیٰ کہ ۱۱۴۸ھ میں نادرشاہ
نے سر اُٹھایا - اور خاندان صفویہ کے نام کو نیست و نابود کر دیا - اور خود تخت نشین ہو
یا - ۱۱۶۰ھ میں یہ مقتول ہوا - اور اُس کے بعد کریم خاں زند سپہ سالار نے تخت
سنبھال لیا بتیس برس اُس نے حکومت کی اُس کے بعد ۱۲۱۲ھ میں آغا محمد قبلہ
چاہ نے کئی لڑائیاں کر کے سلطنت ایران پر قبضہ کر لیا - اُس نے شاہ روس سے

کئی لڑائیاں کیں۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا فتح علی قاچار تخت ایران پر بیٹھا اُس نے بھی شاہ روس سے کئی لڑائیاں کیں۔ سنہ ۱۲۵۰ھ میں مر گیا۔ ستاون لڑکے اور چھیالیس لڑکیاں اُس کی اولاد رہی۔ اُس کے بعد محمد شاہ قاچار تخت پر بیٹھا چونکہ یہ شیعہ مذہب ہیں افغانوں نے اُن پر جہاد کی مدد کی سے حملہ کیا۔ اُس کے عہد میں سنہ ۱۲۶۱ھ میں نجیب پاشا حاکم بغداد شیعوں کا بہت بڑا دشمن تھا۔ کربلا پر چڑھائی کی نو ہزار آدمیوں کو تہ تیغ کیا۔ اور مال وزر جو ہاتھ لگا لوٹ کر لے گیا۔ محمد شاہ قاچار یہ خبر سن کر غضبناک ہوا۔ اور شاہ روم سے لڑائی کرنی چاہی۔ انگریزوں اور روس نے بیچ بچاؤ کرا دیا۔ ایک شخص اس کے عہد میں مسمّٰی مرزا علی محمد نے ایک نیا مذہب نکالا۔ اور دعویٰ کیا کہ میں موعود مہدی ہوں۔ اور کہتا تھا اَنَا بَابُ اللّٰهِ فَادْخُلُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا یعنے میں خدا کا دروازہ ہوں کربلا میں جاکر کئی لوگوں کو اپنے مذہب میں داخل کر لیا۔ اور اذان و اقامت میں اپنا نام جاری کرا دیا۔ اور کہا یہ مجھ کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہُوا ہے جب علمائے وقت نے اُس پر مواخذ کیا۔ اور اُس کے کلام میں بہت سی غلطیاں نکالیں تو کہنے لگا۔ کہ نحو کے قواعد غلط ہیں۔ اسلام کے احکام کو بدل دیا۔ عورتوں سے ستر اٹھا کر مردوں کی مجلس میں اُن کے آنے کی پروانگی دے دی۔ شراب کو حلال کیا۔ کہتا تھا۔ کہ محمد نبی اور علی رضا دونوں میرے پر ایمان لائے ہیں۔ اور اپنے کو افضل سمجھتا تھا۔ رمضان کے روزے انیس ۱۹ کر دیئے۔ عورتوں کو کئی شوہر کرنے اجازت دی اور ایک کتاب بنا کر اُس کا نام قرآن رکھا۔ کہ اب محمدی قرآن کی جگہ یہ بابی قرآن ہے۔ حسین حاکم فارس بھی اوائل میں اُس کے ایک دو کرشمے دیکھ کر اُس کا معتقد

تھا۔ مگر جب اُس نے علمار کو جمع کر کے۔ اُس سے مباحثہ کرایا۔ تو مباحثہ میں مغلوب ہُوا۔ اردو دو تین سطر عبارت بھی صحیح نہ لکھ سکا۔ اور نہ کوئی اپنے مذہب کا مسئلہ ثابت کر سکا نہایت ذلیل ہُوا۔ پس حسین خاں اُس سے بداعتقاد ہو گیا اور شرمندہ کر کے کہا کہ اسی لیاقت پر تو نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ اور اُس کے ہاتھ پاؤں مضبوط باندھ کر اُس کو خوب مارنا پیٹنا شروع کیا۔ پس نالائق رونے لگا اور اپنی نادانی کا اظہار کر کے۔ توبہ تائب ہُوا۔ اور اُس نے اپنے عقیدہ پر لعنت کی۔ حسین خاں نے اُس پر بھی اُس کو نہ چھوڑا۔ بلکہ اُس کو قید کر لیا۔ ۱۲۶۴؁ھ میں سلطان محمد شاہ قاچار نے وفات پائی اُس کے بعد اُس کا بیٹا ناصر الدین قاچار تخت پر بیٹھا۔ یہ بادشاہ ایک بابی کے ہاتھ سے مارا گیا اُس کے بعد ۱۸۹۶؁ء مطابق ۱۳۱۴؁ھ میں اُس کا بیٹا مظفر الدین قاچار سریر آرائے مملکت ہُوا۔ اُس کے آخری زمانہ میں رعیت نے پارلیمنٹ کا مطالبہ کیا تو اُس نے بطیب خاطر منظور کیا مگر کچھ روز بعد وفات پا گیا اُس کے بعد ۱۹۰۷؁ء مطابق ۱۳۲۵؁ھ میں اُس کا بیٹا میرزا محمد علی قاچار تخت نشین ہُوا اس نے پہلے تو پارلیمنٹ کو بحال رکھنے کا حلفی اقرار کیا مگر بعد میں تلوار کے زور سے پارلیمنٹ کو توڑ دیا۔ دو تین سال اس میں اور اہل حریت میں سخت تلوار چلتی رہی۔ آخر ۱۹۰۹؁ء میں معزول ہو کر شاہ روس کا پناہ گزین ہُوا اب اُس کا دس سالہ بیٹا احمد میرزا قاچار تخت سلطنت پر متمکن ہے سب انتظام وزارت اور پارلیمنٹ کے ہاتھ ہے۔ مگر ایران اس وقت بہت سی اندرونی اور بیرونی مشکلات میں اسیر ہے۔ سب قوم نے مل کر ہمت نہ کی تو آزادی چند روزہ مہمان ہے۔ جیسے سلطنت ایران میں شیعہ مذہب کی رونق ہے ایسی کسی ملک میں نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس سلطنت مذکور کے سلاطین خود شیعہ مذہب ہیں

فرانس غربی یورپ کی قدیم سلطنتوں سے ایک بڑی وسیع سلطنت ہے انکو ردمن کے زمانہ میں گال یا گیلیا کہتے تھے۔ ایک طرف تو یہ پیرنیز سے کر دریائے رائن تک پھیلی ہوئی ہے۔ اور اٹلی کی طرف ایلپس پہاڑ تک یہاں کے باشندگان اصلی کو گال کہتے تھے۔ اور وہ کیلٹ خاندان کی ایک شاخ تھے۔ یہ معلوم نہیں کہ وہ فرانس میں پہلے پہل کب آئے۔ کیونکہ وہ بہت مدت سے وہاں آباد تھے سیزر بیان کرتا ہے کہ تمام کیلٹ قومیں جنگ جو ہیں اور ہمیشہ مسلح اور لڑائی کے لئے تیار رہتی ہیں۔ اور تلوار سے کاموں میں فیصلہ کرتی ہیں۔ لیکن وہ بڑے زندہ دل شستی سے متنفر فیاض اور قابل اعتبار ہیں اُنکے پادریوں کو ڈرولڈر کہتے ہیں۔ پہلے پہل اس ملک کو جولیس سیزر نے دس برس کے جنگ وجدل کے بعد فتح کیا۔ اور یہ ملک چار سو برس تک اُس کی اولاد کے قبضہ میں رہا۔ لیکن شاہ ہونریس کے زمانے میں جب کہ رومن والوں کی سلطنت کو ضعف آرہا تھا۔ تو اُس ملک کو جرمنی کی ایک قوم نے جس کو فرینکس کہتے تھے۔ فرامنڈ کے ماتحت اس ملک کو فتح کیا۔ یہ قوم تین حصوں میں منقسم تھی تینوں فرقوں کے بادشاہوں نے اس پر باری باری سے حکومت کی پہلے فرقہ کا نام میروونجن ہے۔ اُنہوں نے ۴۸۰ سے لیکر ۶۵۱ تک سلطنت کی۔ اس خاندان کا پہلا بادشاہ مروسیس اور آخری بادشاہ چلڈرک سیلوم تھا۔ دوسرے فرقہ کا نام کارلونجن تھا۔ اُس نے ۹۵۲ تک سلطنت کی۔ اُس کا پہلا بادشاہ پلیپن اور آخری لوئی پنجم تھا۔ تیسرے فرقہ کا نام کیپٹیا تھا۔ اُس نے ۹۵۷ سے ۱۷۹۲ تک سلطنت کی اُس کا پہلا بادشاہ

و کیپٹ اور آخری لوئی شانزدہم تھا جو کہ ۱۷۹۳ء میں قتل ہؤا۔ اُس کے بعد سلطنت ۱۸۰۴ء تک شخصی حکومت میں رہی اور پھر اُس کے بعد یعنی ۱۸۰۴ء کے بعد بونا پارٹ بادشاہ ہؤا۔ بعد ازاں نپولین سے سلطنت چھین لی گئی۔ اور پھر اُس سے پہلے خاندان میں سے ایک بادشاہ بہ لقب لوئی ہشتم یا چارلس ہؤا۔ وہ ۱۸۱۴ء میں مر گیا۔ اور چارلس دہم اُس کا بھائی تخت پر بیٹھا اس بادشاہ کو فرانس والوں نے ۱۸۳۰ء میں تخت سے اُتار دیا اور اُس خاندان کو اپنے ملک سے نکال دیا۔ پھر لوئی فلپس تخت پر بیٹھا۔ اُس نے ۱۸۴۶ء تک سلطنت کی اُس کے بعد سلطنت غیر شخصی ہو گئی۔ اور ۱۸۴۸ء میں لوئی نپولین اُس کا پہلا پریذیڈنٹ مقرر ہو گیا۔

پرشیا و جرمن!

جرمن پہلے پہل چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم تھی! ور اُن میں سے بعض بادشاہ تو خود مختار تھے اور بعضوں کی طاقتیں محدود تھیں اُن کے پیچھے ننگا پھرا کرتے تھے! ور آدمی چمڑا پہنا کرتے تھے! جو سب سے زیادہ دولت مند ہوتا تھا۔ وہ اونی لباس پہنتا تھا۔ وہ زمین پر سویا کرتے تھے اور گھاس اور پھل اور دیگر نباتات و میوہ جات پر گزارہ کیا کرتے تھے لیکن نہایت عمدہ خلقوں والے تھے! ور اپنے مذہبی فرائض کے بہت پابند تھے۔ تناسخ کے مسئلے نے اُن میں بڑا رواج پایا تھا! ور اسی اعتقاد سے بعض دفعہ غلاموں کی جگہ اپنے آپ کو دیوتاؤں وغیرہ پر قربان کر دیتے تھے پہلے پہل اُس قوم فرینکس نے چارلس ڈی

کڈلیب گریٹ (اکبر) کے ماتحت ہو کر اس ملک کو فتح کیا اور چونکہ اُس نے
اور اٹلی کو بھی اُس کے ساتھ فتح کیا تھا۔ وہ روم میں بادشاہی کا تاج پہنایا گیا
(بادشاہ بنایا گیا) اور یہ کام پوپ لیو ثالث نے سنت پیٹر کے گرجے میں
کے دن ۸۰۰ء میں کیا تھا۔ جرمن والے اپنے مغلوب ہونے سے
ایک انگریز آدمی موسوم بہ دن فرڈ کے ذریعہ سے عیسائی ہو چکے تھے اور
اُنہیں ستر بانے اور دیگر تہذیب کے خیالات اختیار کرنے کی ترغیب دی
چارلس اکبر کے بعد اُس کا بیٹا تخت پر بیٹھا اور اُس کی موت کے بعد لوئی
کا پادشاہ ہوا۔ اور اُس کے بعد کونٹر ڈ لوئی کا داماد تخت پر بیٹھا۔ کونٹر ڈ
ہنری کونٹر ڈ کی وصیت کے موافق تخت پر بیٹھا۔ اس شاخ کا آخری با
ہنری دوم تھا اور اُس شاخ نے ۱۱۲۴ء تک سلطنت کی اور ہنری ثانی کے
کونٹر ڈ ثانی بادشاہ ہوا اس کے بعد اُس کا بیٹا ہنری سوم تخت پر بیٹھا اور
جرمن کے بادشاہوں سے زیادہ طاقتور اور زبردست تھا اُس کے بعد ہنری
چہارم بادشاہ ہوا اور اُس کی وفات کے بعد ہنری پنجم تخت پر بیٹھا اور
پادشاہ پر فرنیک لائن (شاخ) ختم ہو گئی۔ اُس کے بعد ہیریس ڈیوک آف
علمی لڑائی کے بعد بادشاہ مقرر ہوا۔ اُس کے بعد ۱۱۵۲ء میں فریڈرک
پادشاہ ہوا اور اُس کے بعد ہنری ششم فلپس ثالث اور اُنہوں نے اور انہوں
باری سلطنت کی۔ انکو پوپ نے تخت سے اتار دیا۔ اور فریڈرک ثانی بادشاہ ہوا۔ اور اسنے پوپ کی بہت سخت مخالفت کی
یہاں تک کہ سلطنت میں فریق گویلفس گھیبلز ہو گئے پہلے تو پوپ کی طرف اور دوسرے بادشاہ کی طرف اس کے بعد سلطنت
ریاستوں میں تقسیم ہو گئی۔ اور بہت مدت تک یہی حالت رہی۔ آخر کار چارلس چہارم کے عہد

ایک بڑا فرمان موسوم براکو ڈوبل ہنری فرمان جاری ہوا۔ کہ جو حقدار شخص ہوں اُن
کو ریاستیں دی جائیں گی۔ چارلس کے بعد تین اور شہزادے تخت پر بیٹھے اور سنہ ۱۴۱۱ء
میں سیجیمینڈ بادشاہ مقرر ہوا۔ اُس کے بعد فریڈرک ڈیوک اوف اسٹریا سیجیمینڈ کا
کا داماد سنہ ۱۴۳۸ء میں بادشاہ ہوا اور اُس نے ترپن سال سلطنت کی اور اُس کے
بعد اسکا بیٹا مکسیلین بادشاہ ہوا اور اسکے بعد چارلس پنجم مکسیلین کا پوتا تخت نشین ہوا اُسنے لوتھر کو اصلاح
کرنے کی وجہ سے مجرم قرار دیا اور اُس کے مرید پروٹسٹنٹ کے نام سے مشہور
کئے گئے اور اڑتیس برس کی حکومت کے بعد اُس نے اپنی سلطنت اپنے بھائی فردی
ننڈ کو دی اور آپ سنٹ جسٹ کی قبر پر جو سپین میں ہے چلا گیا۔ فردینند اول کے بعد
میکس میلین ثانی اور روڈلف بادشاہ ہوئے۔ روڈلف کے عہد میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کی لڑائی سے سلطنت
میں بڑی بدانتظامی پیدا ہو گئی۔ روڈلف سنہ ۱۶۱۲ء میں مرگیا اور اس کے بعد میتھیاس بادشاہ
ہوا سنہ ۱۶۱۹ء میں میتھیاس بھی مرگیا۔ اور اسکے بعد فردی نینڈ بادشاہ منتخب کیا گیا۔ فردینینڈ ثانی کی وفات کے
بعد فردی ننڈ ثالث اسکا بیٹا بادشاہ مقرر ہوا۔ اور اسکے بعد لیوپولڈ فردی نینڈ ثالث کا بیٹا بادشاہ ہوا
نینڈ ثالث کا بیٹا بادشاہ ہوا لیوپولڈ سنہ ۱۷۰۵ء میں ہی مرگیا۔ اُس کے بعد جوزف اول
بادشاہ ہوا سنہ ۱۷۱۱ء میں مرگیا اور اُس کا بھائی چارلس ششم بادشاہ ہوا۔ چارلس
ششم سنہ ۱۷۴۰ء میں مرگیا۔ اور چارلس ہفتم بادشاہ ہوا۔ اور وہ سنہ ۱۷۴۵ء میں مرگیا۔ اور
فرانسس اول اُس کا جانشین ہوا اور وہ سنہ ۱۷۶۵ء میں مرگیا اور اس کا بڑا بیٹا جوزف
ثانی اس کا جانشین ہوا۔ جوزف ثانی سنہ ۱۷۹۰ء میں مرگیا۔ اور اُس کا بھائی لیوپولڈ
ثانی تخت نشین ہوا۔ اور وہ سنہ ۱۷۹۲ء میں مرگیا۔ اس کے بعد فرانسس بادشاہ ہوا
لیکن نپولین بوناپارٹ کی فتوحات کی وجہ سے تمام ملک فرانس کے قبضے میں

آگیا تھا۔ فرانیس حکومت سے دست بردار ہو گیا! ور جرمن تیرہ سلطنتیں آپس میں اتفاق کر کے فرانس کی زیر حمایت ہو گئے۔ لیکن یورپ کے بادشاہ نے فرانس والوں کو ۱۸۱۳ء میں لسپرک کی لڑائی میں بہت بڑی شکست دی! ور فرانس کی حکومت میں اس سے ضعف آگیا۔ آخر کار جرمن والوں نے اپنی آزادی حاصل کی اور سلطنتیں علیحدہ ہو گئیں اور کسی کو ایک دوسرے سے سروکار نہ رہا۔ لیکن لڑائی کے لئے ہمیشہ اکٹھے رہتے تھے اور انہوں نے ایک بڑی کمیٹی منعقد کی! اُس کا نام ڈیمیٹ رکھا۔ اُس کے بعد وہ کمیٹی ۱۸۴۱ء میں برخاست کی گئی ملک میں بہت فساد مچ گیا۔ ڈیوک آف پرشیا کو انہوں نے اپنا بادشاہ کرنا چاہا۔ لیکن اُس نے انکار کیا۔ آخر بہت فساد اور جھگڑوں اور تنازع کے بعد پھر وہی کمیٹی منعقد ہو گئی۔

سلطنت روس

یہ نہائیت وسیع سلطنت ہے۔ چنانچہ تمام شمالی ایشیا چین سے لے کر پولینڈ۔ سویڈن۔ ٹرکی تک! ور قریباً نصف حصہ براعظم یورپ اُس میں شامل ہے۔ اصلی باشندے اس ملک کے اغلباً ان خانہ بدوش قوموں میں سے تھے جن کو سریٹی یا سکائیتس کہتے ہیں ان شمالی قوموں نے نہائیت قدیم زمانہ میں پہلے پہل روما کی سرحد پر فساد کرنا شروع کیا! ور سائیرس کے زمانہ سے پہلے مہذب دنیا کے اس حصہ پر جو شمالی ایشیا میں تھا حملہ کیا اُن مختلف قبیلوں میں سے بڑو کمن جو کہ بعد ازاں روس کے نام سے مشہور ہوا۔ بڑا زور آور اور بہادر قبیلہ تھا۔

نانی بھی اس ملک میں جاکر آباد ہوئے تھے۔ اور دوسری صدی مسیحی میں کاتھ لوگ
ٹی کی طرف سے آکر ڈان میں آباد ہوئے۔ اور دریائے ڈینیوب تک پھیل گئے
نچویں صدی مسیحی میں ایلن ہنز اور دوسرے قبیلوں نے بہت ممالک شمال
جانب جا کر فتح کیا چھٹی صدی مسیحی میں قبیلہ خزاری نے وہ ملک جو دریائے
نگا اور ڈان کے درمیان تھا فتح کر لیا۔ اور اسی طرح سلطنت بیرن ثانی سے
لے متذکرہ بالا اور دوسرے قبیلوں نے رفتہ رفتہ اس ملک پر بھی قبضہ کر لیا۔
ران اور ریاسٹینا کے درمیان واقع ہے۔ یہ لوگ شکار اور مویشی چرا کر گزارہ
تے تھے۔ ان میں وحشی اور خانہ بدوش لوگوں کی عادات بخوبی پائی جاتی تھیں۔

قبیلہ سیوو دینیں

جو شمالی ڈینیوب کی طرف سے ڈینپر تک پھیل آئے تھے۔ پانچویں اور چھٹی
صدی مسیحی میں اُن لوگوں سے جو اُن کے جنوب میں رہتے تھے بذریعہ تجارت
داب معاشرت سیکھے۔ اور دین مسیحی اختیار کیا۔ اُنہیں لوگوں نے اس ملک
و آباد کیا تھا۔ جو کہ بعد ازاں روس کے نام سے مشہور ہوا۔ اُس وقت یہ دو
شہر یعنی لوو وکرد و اور کی آف تجارت کے باعث اعلیٰ درجہ کی ترقی پر تھے
مگر اُن کی دولت مندی اور تمول میں جلدی جلدی ترقی کرتے ہی نے قبیلہ
زری کو اُن سے لڑنے پر آمادہ کیا چنانچہ وہ ہمیشہ اس قبیلہ سے لڑتے
جھگڑتے رہتے۔ لیکن اُن کے سوا اُن لوگوں کو ایک اور دشمن سے بھی جو
بہت سخت اور زور آور تھا۔ مقابلہ کرنا پڑا۔ یہ لوگ دریتھین کہلاتے تھے۔

اور اُن بحری ڈاکوؤں کی بیباک قوم سے تھے۔ جو بحیرہ بالٹک کے کناروں پر رہتے تھے اور جنہوں نے پہلے کولینڈرس وغیرہ وغیرہ قبیلوں کو مطیع کیا تھا۔ بڑے بڑے مشہور مصنفوں کی یہی رائے تھی۔ کہ اہل روس انہیں بہادر حملہ آوروں کا نام ہے۔ درحقیقت یہ قبیلے زمانہ قدیم میں ایک دوسرے سے لڑتے رہتے اور بڑی بے رحمی سے ایک دوسرے سے پیش آتے تھے۔ چنانچہ جب قبیلہ سکوٹیڈ نے دیکھا کہ یہ بحری ڈیری اُن کی اس ترقی کرنے والی ریاست کے درپے بربادی ہیں۔ تو اُن سے خود اپنے ملک کی حکومت اُن کے ہاتھ میں دے دی چنانچہ ۸۶۲ء میں قبیلہ دیرینجین کا مشہور سردار درک نامی معہ اپنی قوم کے جھیل لڈوگا کے قریب دجوار میں پہنچا۔ تو اُس نے اپنی قوم اور اُس قوم کے بدولت جو پہلے اُس ملک پر قابض تھے۔ حال کی سلطنت روس کی بنیاد ڈالی ۸۷۹ء میں مر گیا۔ اور اُس کا بیٹا الفور اُس کا جانشین ہُوا۔ الفور کے بعد اُس کی بیوہ اُس کی جانشین ہوئی اور ۹۵۵ء میں قسطنطنیہ میں جاکر علانیہ دین مسیحی قبول کرلیا۔ اُس کے بعد اُس دوسرا لڑکا سوسٹالف جانشین ہُوا ۹۷۲ء میں ڈینیپر کے قریب لڑائی میں مارا گیا۔ اُس کے بعد ولدمیر ۹۷۶ء میں تخت نشین ہُوا۔ اور اُس نے شہنشاہ یونان کی بہن سے شادی کی۔ روسی مورخوں کے مطابق جس دن اس بادشاہ نے دین اختیار کیا۔ اُس کے ساتھ اور بیس ہزار آدمیوں نے دین مسیحی قبول کیا۔ ۱۰۱۵ء میں اُس کا انتقال ہُوا۔ اور اپنی سلطنت کو اپنے بارہ بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔ ولدمیر کی وفات کے بعد اُس کے بیٹوں میں خانہ جنگیاں شروع ہوئیں۔ مگر اُس کے لڑکے جیلرسلن نامی نے ۱۰۱۱ء سے ۱۰۵۵ء تک سلطنت کی۔ سرحدی حالت

اکی

کراہل پولینڈ متواتر حملے کرتے رہے اور یہ ملک ۱۲۳۷ء تک بڑی سخت
ری کی حالت میں رہا اسی سنہ میں تاتاریوں نے اُس کو فتح کیا۔ اسوقت دلد میر ثانی
ان تھا اور یہی پہلا بادشاہ تھا۔ جس کے سر پر روس کا شہنشاہی تاج رکھا گیا۔
یسلن کے بعد اُس کا پہلا لڑکا جارج سواڈار ۱۲۳۷ء میں جانشین ہوا۔ اور
اس کے مرنے کے بعد کل ملک سوانودگرد کے منگولوں نے فتح کر لیا تھا جارج
لڈاز کے بعد اُس کا بیٹا الگزنڈر ۱۲۴۱ء میں جانشین ہوا۔ اُس کے بعد انیال
۱۲۶۳ء میں اُس کے بعد اُس کا جارج ۱۳۰۰ء میں جانشین ہوا۔ کچھ عرصہ تک
ملک پولینڈ والوں کے قبضہ میں رہا اور پھر ومتریس نے پولوں کو شکست دی
اس کے خود روس کا بادشاہ بن گیا۔ اُس کے بعد بسیلین اُس کا بادشاہ ہوا۔
یسلین کے بعد اُس کا بھائی گریگری اور اُس کے بعد اُس کا بھتیجا بلیس ولد
بلیسن بادشاہ ہوا۔ اُس کے بعد آئی دن (پہلا آئیون) بادشاہ ہوا اور اُس
کے بعد دوسرا آئیون بادشاہ ہوا۔ اُس کے وقت میں اس ملک میں بہت سی
ترقی ہوئی۔ یہ بادشاہ ۱۵۸۴ء میں مرگیا۔ فی ادوُر آخری بادشاہ روس کی نسل
کا مرگیا۔ اور اُس کے بعد حکومت خاندان ردم ناف میں آگئی۔ ردم ناف کے
بعد الیکسیس اور اُس کے بعد تھی۔ ادڈورا اور اُس کے بعد پیٹر زار روس مقرر ہوا۔
اُس بادشاہ نے تجارت اور ہنر کو بڑی ترقی دی اور روس کے ساتھ امیرزادے مختلف
بلاد یورپ میں تحصیل علم اور جہاز بنانا وغیرہ سیکھنے کے لئے بھیجے اور خود بھی بھیس بدل
کر یورپ کے مختلف ملکوں میں پھرتا رہا۔ چنانچہ انڈیا کمپنی۔ ترکھانوں کی فہرست
میں کا نام درج ہے۔ یہاں وہ اپنے معمولی کام کرنے کے بعد ریاضی میں محاصرہ

اور جہازرانی اور نقشہ نویسی کا کام سیکھتا رہا۔ اُس کے وقت میں ملک کو بڑی ترقی ہوئی
۱۷۲۵ء میں مر گیا۔ اور اُس کے بعد اُس کی بیوی کیتھیرائن ۱۷۲۷ء میں پہلے جانشین
ہوئی۔ اُس کے بعد پیٹر دوسرا اعظم کا پوتا ۱۷۳۰ء میں اُس کے بعد ایلس ۱۷۴۰ء
میں ایلس کے بعد تیسرا جان تخت سے اُتارا گیا۔ اور اُس کے بعد ایلزبیتھ ۱۷۶۱ء
میں اُس کے بعد چارلس اُس کے بعد اُس کی عورت کیتھیرائن دوسری جانشین ہوئی
اُس کے بعد پیٹر تیسرا اُس کے بعد کیتھیرائن ۱۷۶۲ء میں اُس نے سلطنت روس
کو اپنے زمانہ میں بڑی وسعت دی۔ چنانچہ بہ نسبت سابق ۸۶۰۰۰ میل مربع بڑھ
گئی۔ یہ شہزادی ۱۷۹۰ء میں مر گئی۔ اور پال پہلا جانشین ہوا ۱۸۰۱ء میں کسی امیر نے
چوری سے قتل کر ڈالا۔ اُس کے بعد اُس کا بڑا بیٹا الگزنڈر تخت نشین جولائی
۱۸۰۱ء میں ہوا۔ اور ۱۸۲۵ء میں مر گیا۔ اور نکلسن تخت پر بیٹھا۔ اُس کے وقت
میں شاہ عباس میرزا شاہ ایران سے لڑائی ہوئی جس میں آخرکار اس شرط پر صلح
ہوئی کہ شاہ ایران کچھ ملک اور خرچہ جنگ ادا کرے۔ اس جنگ کے افتتاح
پر شاہ روم سے لڑائی شروع ہوئی جس میں شاہ روم کو بڑی سخت شکست ہوئی
اور آخرکار اس پر صلح قرار پائی۔ کہ زار روس کو الشیا اور مالدیوتا اور تمام شہر جرمنی
تو سیلیا بلگیریا کے کئی شہر واپس دئے۔ اور شاہ روم باشندگان بلگیریا اور الشیا وغیرہ
کو پوری پوری مذہبی آزادی عنایت کرے۔ اور نیز روم روسی سوداگروں کو بغیر
محصول کے اپنے ملک میں تجارت کی اجازت دے اور اٹھارہ لاکھ ڈپوکٹ
اٹھارہ ماہ کے عرصہ میں ادا کرے۔

ذکر انگلستان

بحر اوقیانوس کے دو جزیروں کو جو براعظم یورپ کے شمال مغرب

ہیں واقع ہیں۔ جزائر برطانیہ کہتے ہیں۔ اور انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ اور ویلز تین ملک اس میں شامل ہیں۔ اہل انگلستان ابتدا میں جہلا و وحشی لوگ تھے بن بانسوں کی طرح بنوں میں رہتے تھے۔ کاشتکاری سے ناآشنا تھے بعض گوشت اور دودھ پر ہی زندگی بسر کرتے تھے اور کسی جاندار کے گوشت میں تمیز نہیں کرتے تھے۔ بعض گھاس پتی ہی سے پیٹ بھر کر اپنڈا کرتے تھے۔ جانوروں کی کھالیں پہنا کرتے پاؤں اور ٹانگیں ننگی رکھتے تھے اور ان کو گود کر نیلا رنگ کر لیتے تھے لیکن بہادر تھے۔ مذہب کا یہ حال تھا۔ کہ خداوند کو ایک مانتے تھے مگر سانپ اور چاند وغیرہ کو پوجتے تھے۔ جیسے ہندو پیپل وغیرہ کی پوجا کرتے ہیں درخت بلوط کی پوجا کرتے تھے۔ دیوتاؤں کے نام مرد عورت کی قربانی کر دیتے تھے جولئس قیصر نام ایک شخص روما کی سلطنت کا بڑا نامور جرنیل تھا۔ اس نے کئی ملک فتح کئے تھے از انجملہ اس نے ملک فرانس کو فتح کیا۔ اور پھر جزائر برطانیہ کے فتح کرنے کا ارادہ کیا چنانچہ سنہ پچپن برس عیسوی تک سے پہلے بارہ ہزار سپاہ کو لے کر اہل برطانیہ کے مقابلے کے واسطے گیا۔ اور لڑائی میں فتحیاب ہو کر واپس آیا دوبارہ پھر گیا۔ مگر اس وقت اہل برطانیہ نے ایک شخص کو اپنا پادشاہ بنا کر مقابلہ کیا۔ مگر جولئس اس وقت بھی فتح کے ساتھ فرانس میں چلا گیا۔ ۴۳ء میں کلاڈیس قیصر روما کے دو جرنیل پلاشس اور دس پیشن برطانیہ پر گئے اور کئی لڑائیاں کیں اور غالب آگئے جب سے اہل برطانیہ پر روما کے جرنیل آ کر لڑائیاں کر کے حکومت کرتے تھے اہل روما کی آمد و رفت سے اہل برطانیہ میں کچھ لیاقت اور اصلاح ہو گئی۔ اور پادشاہت کرنے کا خیال بھی ہو گیا۔ اور پہلی صدی مسیحی کے اخیر میں یہاں عیسٰی

علیہ السلام کے حواری تیرس اور پولوس مقدس کے ذریعہ سے مذہب عیسوی کی اشاعت ہو گئی اور بہت بت پرستی کی جڑ اکھڑنے لگی۔ آخر ۱۳۵۷ء میں جب اہل روما کے مخالفوں نے اُس پر تاخت کرنا شروع کیا۔ اور سلطنت روما ضعیف ہونے لگی تو اُنہوں نے برطانیہ سے اپنا تسلط اُٹھالیا اور اپنی سلطنت کی حفاظت کے فکر میں ہو گئے۔ اب اہل برطانیہ کے دو گروہ ہو گئے ایک گروہ کا اہل روما بر دختیس نام حاکم ہو گیا اور ایک گروہ کا حاکم برطانیہ کا شہزادہ دورٹی جرن ہو گیا لیکن پھر اہل برطانیہ نے اُس پر بھی فوج کشی کی اس کشمکش میں برطانیہ میں سات سلطنتیں علیحدہ علیحدہ قائم ہو گئیں۔ اور آپس میں لڑتی رہتی تھیں۔ آخر یہ سات ریاستیں تین بن گئیں۔ اور پھر تین کی ایک بن گئی جس کا نام وس سکس تھا اور لڑائی جھگڑوں میں اُس وقت یعنی ۸۲۷ء میں اجبرٹ نام ایک شخص جو اس ریاست کا اصل وارث تھا۔ ۱۴ برس سے فرانس کے بادشاہ شارل کے دربار میں رہتا تھا۔ آخر تخت پر بیٹھ گیا اور مخالفوں کو زک دیں اُس کے بعد اُس کا بیٹا اتل دلف راہب تخت نشین ہوا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا اتل بالڈ تخت پر بیٹھا اس بادشاہ نے اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کر لیا مگر چھوڑ دی۔ اُس کے بعد اُس کا بھائی اتل برٹ تخت پر بیٹھا اس کے بعد اُس کا بھائی اتل ارڈ اول بادشاہ ہوا اس بادشاہ کو قوم ڈین کو بہت تنگ کیا تھا۔ اُس کے بعد اُس کا بھائی ۸۷۱ء میں الیفرڈ تخت پر بیٹھا۔ اُس کے ساتھ ڈین والوں نے بڑی لڑائیاں کیں مگر چونکہ ہوشیار اور مدبر بادشاہ تھا آخر اُن پر غالب آیا اہل علم کا نہایت قدر دان تھا۔ لقمان حکیم کی حکایات میں ایک کتاب لکھی اپنے اوقات سے تیسرا

صہ عبادت اور مطالعہ کتب کے لئے مقرر کیا ہُوا تھا۔ قوانین بنائے ۹۰۱ء میں
ت ہُوا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا اڈورڈ کلان تخت پر بیٹھا۔ اس کے بعد اُس کا حرامی بیٹا آیتھل
ٹین تخت پر بیٹھا۔ اُسنے مخالفوں کو شکست دی بائیبل کا ترجمہ کرایا انجیل و تورات و زبور وغیرہ
مجموعہ بائیبل نام ہے سوداگری میں ترقی دی اُسکے بعد اُس کا بھائی اڈسنڈ تخت پر بیٹھا اُس
نے ڈین کو جو ہمیشہ سے اس سلطنت کے دشمن تھے۔ در لڑتے بھڑتے خوب
شکست دی ۹۴۶ء میں مارا گیا۔ اُس کے بعد اُس کا بھائی اڈورڈ تخت پر بیٹھا
یہ کمزور آدمی تھا۔ نو برس سلطنت کر کے فوت ہو گیا۔ اس کے بعد اُس کا بھائی
اڈمنڈ کا لڑکا اڈوی تخت پر بیٹھا اُس کی عادات خراب تھیں رعایا نے اُس سے
بگڑ کر اُس کے بھائی اڈگار کو بادشاہ بنالیا۔ اُس کے عہد میں ملک امن میں رہا
اور مخالف دبے رہے اور کئی بادشاہ خادم ہو گئے اُس کے بعد اُس کا بیٹا
اڈورڈ تخت پر بیٹھا۔ مگر مخالفوں نے چار برس میں اس کا کام تمام کر دیا۔ اُس کے
بعد اُس کا سوتیلا بھائی اتل رڈ دوم تخت پر بیٹھا۔ چونکہ یہ کم ہمت آدمی تھا۔ اُس
کے وقت میں مخالفوں نے سر اٹھائے خصوصاً ڈین والوں نے حتیٰ کہ اتل رڈ کو بھاگ
پڑا۔ اور لنڈن میں ڈنمارک کے بادشاہ سین کا غلبہ ہو گیا۔ سین لنڈن میں تین ہفتے
بادشاہت کر کے فوت ہو گیا۔ اور اپنے بیٹے کینیوٹ کو اپنی جگہ کر گیا۔ مگر لنڈن
والوں نے اتل رڈ کو پھر مدد دے کر بلا لیا۔ اور اب کینیوٹ کو بھاگنا پڑا۔ اور اتل رڈ
پھر تخت پر بیٹھکر حکومت کرنے لگا۔ اور قوم ڈین کو قتل کرنا شروع کیا۔ اتل رڈ
مر گیا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا اڈمنڈ تخت پر بیٹھا۔ اڈمنڈ نے ڈین قوم سے
سات مہینے مقابلہ کیا۔ آخر انگلستان دو حصوں پر تقسیم کیا گیا۔ دریائے ٹیمز کے

جنوبی حصہ اضلاع پر سکسن بنے اور شمالی اضلاع پر ڈین غالب آگئے اس اثناء میں
چونکہ اڈمنڈ مرگیا اس لئے کینوٹ کل انگلستان کا مالک ہوگیا پس اس وقت
سنہ ۱۰۱۷ء میں ڈین کا عہد شروع ہوا۔ اور کینوٹ نے اتھلرڈ کے بیٹے اڈوی
کو قتل کیا۔ اور اس کے دو بیٹے اڈورڈ اور الیفرڈ بھاگ کر نورمنڈی میں چلے گئے
اور ان کی ماں آما نے کینوٹ سے نکاح کر لیا۔ اس بادشاہ نے آخری عمر میں
پارسائی اختیار کی اور جن لوگوں پر ظلم کیا تھا۔ ان کے ساتھ احسان کئے۔ اور
ڈنمارک میں بھی جاری کیا۔ سنہ ۱۰۳۵ء میں اس کے بعد اس کا بیٹا ہیرلڈ تخت پر بیٹھا اس کے بعد اس
کا سوتیلا بھائی ہارڈی کینیوٹ تخت پر بیٹھا۔ اس کے بعد اس کا سوتیلا بھائی اتھلرڈ کا بیٹا
اڈورڈ تخت پر بیٹھا اس وقت سے پھر سکسن کا زمانہ آیا اس کے بعد اس کا سالہ گوڈون کا بیٹا
ہیرلڈ بزور بادشاہ بن گیا۔ مگر اس کو دشمنوں نے چین نہ لینے دیا۔ اور نورمنڈی کا ایک رئیس ولیم نام جو رابرٹ
بادشاہ کا دوست اور مددگار تھا۔ اور کہتا تھا۔ کہ مجھ کو اڈورڈ ولیعہد کر گیا
ہے۔ چڑھ آیا اور کئی لڑائیوں کے بعد ولیم منصور ہیرلڈ کو قتل کر کے سنہ ۱۰۶۶ء
میں انگلستان کا بادشاہ ہوگیا۔ اور خاندان نورمنڈی کا دور شروع ہوا۔ اس
بادشاہ کو بڑی دقتیں پیش آئیں کئی لڑائیاں ہوئیں۔ انگریزوں نے اس کو بہت
تنگ کیا۔ بیٹے بھی مخالف ہو گئے۔ مگر تاہم سلطنت کرتا رہا۔ اور ملک
انگلستان کو بڑھایا۔ فرانس سے لڑائی کی۔ شہر فیلٹیر کو آگ لگائی مگر یہاں گرم راکھ
میں خود اس کا گھوڑا بھی جا پڑا۔ اور ولیم منصور اس سے گر پڑا۔ کچھ زخم ہو گئے
اس صدمہ سے مر گیا۔ رفیق مال گیری میں مصروف ہو گئے۔ اور اس کی لاش
تین گھنٹہ زمین پر پڑی رہی اس کے بعد اس کا بیٹا ولیم دوم روفس تیسرا بیٹا سنہ ۱۰۸۷ء

میں تخت انگلستان پر بیٹھا اور نورمنڈی کے تخت پر ولیم کا بڑا بیٹا روبرٹ قائم ہوا۔ ولیم دوم کے مقابلہ میں جو لوگ اُٹھے اُن کو شکست دی۔ ولیم نے نورمنڈی کے حاکم یعنے اپنے بھائی پر چڑھائی کی۔ اور اُس کا کچھ ملک فتح کر لیا۔ اور سکوٹ لینڈ پر بھی فتح پائی۔ اُس کے عہد ۱۰۹۶ء میں پوپ اربن دوم اور ایک درلیش کی ترغیب سے کل اہل یورپ ترکوں کے ساتھ لڑائی کرنے کو تیار ہو گئے کہ بیت المقدس کو ترکوں سے چھوڑا لیں۔ اور بڑی لڑائیاں ہوئیں۔ ولیم شکار کھیلنے کو گیا۔ وہاں آپ کا موت کا شکار ہو گیا۔ اُس کے بعد اُس کا چھوٹا بھائی ہنری اول لقب بوکلارک ۱۱۰۰ء میں تخت پر بیٹھا۔ اُس بادشاہ سکوٹ لینڈ کے بادشاہ ملکم کی بیٹی اور شہزادہ اڈگار ین اوڈورڈ کی بھانجی مٹلڈا کے ساتھ نکاح کیا۔ اس وجہ سے سکسن اور نورمن کے خاندان میں اتحاد ہو گیا! اور دونوں ایک قوم ہو کر انگریز نام ہوا۔ اس کا ایک ہی بیٹا تھا۔ جو جہاز میں ڈوب کر مر گیا۔ یہ بادشاہ بھی روفس کی طرح اوباش اور بے رحم تھا۔ لقمان حکیم کی حکایات کا اُس نے بھی ترجمہ کیا تھا۔ اس لئے اُس کا لقب بوکلارک یعنے فاضل مشہور ہو گیا۔ چونکہ خود عالم تھا اس لئے اہل علم کی بڑی قدر کرتا تھا۔ اس لئے انگلستان کے طالب علم ہسپانیہ میں جا کر مسلمانوں سے علم طب اور ریاضی پڑھا کرتے تھے۔ یہ بادشاہ ۱۱۳۸ء میں مر گیا۔ چوں کہ اس بادشاہ کا نرینہ لڑکا کوئی نہ تھا اس لئے اُس کے خاندان سے سٹیون نام شاہزادہ جو قریبی تھا۔ یعنے ولیم منصور کا دوہتا تھا۔ پادریوں کی مدد سے تخت پر بیٹھا۔ اُس کے مقابلہ میں ہنری کی بیٹی ماڈ نے دعوے سلطنت کا کیا۔ اور کئی لڑائیاں ہوئیں حتیٰ کہ ایک دفعہ تخت پر

بیٹھی۔ مگر آخر کار پھر دوبارہ سیٹون تخت پر بیٹھ گیا پھر مالڈ کا بیٹا ہنری جوان ہو کر اُس
کے مقابلہ میں نکلا۔ آخر کار دونوں میں عہد و پیمان ہُوا۔ سیٹون کے بعد ہنری
تخت پر بیٹھا۔ لیکن وہ ملک کا انتظام نہ کر سکا۔ اور ملک میں لڑائیوں سے
ویرانی ہو گئی۔ اور سیٹون ۱۱۵۴ء میں مر گیا۔ اُس کے بعد ہنری تخت پر بیٹھا
اُس کا باپ جفری نام خاندان پلنٹجنٹ سے تھا۔ اس لئے پلنٹجنٹ کہتے
ہیں۔ اُس نے ملک کی آبادی خوب طرح کی۔ اور ملک کو بڑھایا۔ ۱۱۸۹ء
میں مر گیا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا رچرڈ اول ملقب بہ شیر دل بادشاہ ہُوا۔ اُس
عہد میں یہود پر بڑا ظلم ہُوا۔ فرانس اور انگلستان والوں نے اُن سے کسی کو
کیا۔ اور کسی کو آگ میں جلا دیا۔ مال اسباب لوٹ لیا۔ رچرڈ معہ شاہ فرانس
اسلام کے بادشاہ صلاح الدین سے لڑنے لگا۔ اور بیت المقدس تک
مگر اُس کی سپاہ اور لشکر بھوک اور بیماری سے مرنے لگی۔ اس لئے واپس
آیا۔ اور راستہ میں مخالفوں کے پنجہ میں پھنس کر قید ہو گیا۔ لیکن بہت زر
دے کر چھوٹ گیا۔ ان لڑائیوں کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ انگلستان آئے دن لڑ
کے ہر جانے سے مفلس ہو گیا۔ ۱۱۹۹ء میں مر گیا۔ چونکہ بادشاہ لاولد
اُس کے بعد اُس کا بھائی جان تخت پر بیٹھا۔ اُس نے پادریوں کی وجہ معا
میں قصور کیا۔ پادری شاہ فرانس کو چڑھا لائے۔ لڑائیاں کروائیں۔ پس جب تک
اُس نے پادریوں کا گزارہ معقول کر دیا۔ اُس کا پیچھا نہ چھوڑا۔ بادشاہ کئی عیب
سے معیوب تھا۔ ۱۲۱۶ء میں ایک مصیبت کے صدمہ سے مر گیا۔ اُس
بعد اُس کا بیٹا ہنری سوم رؤسا کی مدد سے تخت پر بیٹھا۔ شاہ فرانس سے

تین دفعہ لڑا۔ فرانس غالب رہا اور پھر رعایا بھی بگڑ گئی۔ معزول ہوا لیکن حریفوں کے مرنے کے بعد پھر تخت پر بیٹھ گیا۔ ملک کے انتظام کے واسطے کمیٹی پارلیمنٹ بیٹھی۔ یہ اول وقت ہے جس سے پارلیمنٹ کی ابتدا ہوئی تھی۔ یہ بادشاہ ۱۲۷۲ء میں فوت ہوا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا اڈورڈ اول جو کنعان کی لڑائی میں گیا ہوا تھا۔ آکر تخت پر بیٹھا یہ بھی تمام عمر لڑائیوں میں گھسا رہا۔ ایک لڑائی میں اور راستہ میں بیمار ہوکر ۱۳۰۷ء میں مرگیا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا اڈورڈ دوم تخت پر بیٹھا۔ یہ متلون مزاج تھا۔ دن شکار میں رات شراب نوشی میں بسر کرتا تھا اور سلطنت کا کام وزرار پر چھوڑ رکھتا تھا آخر اسی لیے معزول ہوکر ۱۳۲۷ء میں مرگیا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا اڈورڈ سوم وزرار کی صلاح سے تخت پر بیٹھا رعایا کی اچھی خاطر کی۔ فرانس کے بادشاہ جان کو قید کرلیا۔ اُس کے عہد میں توپ ایجاد ہوئی ۱۳۷۷ء میں مرگیا اُس کے عہد میں دبار اور قحط سخت واقع ہوا اُس کے بعد اُس کا پوتا رچرڈ دوم تخت پر بیٹھا۔ اُس کے عہد میں چونکہ ہر بالغ پر آٹھ آنہ ٹیکس لگایا گیا تھا رعایا فتنہ پر آمادہ ہوگئی اور لڑائیاں بھی ہوئیں۔ یہ بادشاہ چونکہ پارلیمنٹ کا مخالف ہوگیا تھا۔ اس لیے ۱۳۹۹ء میں معزول ہوکر ۱۴۰۰ء میں مرگیا۔ چونکہ یہ لاولد تھا۔ اس کے بعد ایک رئیس ہنری چہارم کے لقب سے بادشاہ قرار پایا۔ اُس بادشاہ کے بعض امرار مخالف ہوگئے اور لڑے۔ کوئی مقتول ہوا اور کوئی زخمی اور کسی نے شکست کھائی۔ اور امان چاہی اُس نے بادشاہ فرانس کے ملک اور سکوٹ لینڈ کو فتح کیا ۱۴۱۳ء میں فوت ہوا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا ہنری پنجم بادشاہ ہوا اُس کے عہد میں فرانس کا ملک

بگڑ گیا۔ اُس نے اُس پر چڑھائی کی۔ اور ملک فتح کر لیا۔ اور ۱۴۲۲ء میں فوت ہو گیا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا ہنری ششم بادشاہ ہوا۔ چونکہ یہ اُس وقت نو مہینے کا تھا۔ اس لئے سلطنت کا کام پارلیمنٹ کے ہاتھ تھا۔ یہ بادشاہ نرم مزاج تھا۔ آخر کار کچھ خانگی اختلاف دستور کی وجہ سے پارلیمنٹ نے اُس کو معزول کر دیا۔ چھاپے کی کل اُس کے عہد میں ایجاد ہوئی۔ اُس کے عہد میں بھی لڑائیاں بدستور سابق ہوتی رہیں۔ اُس کی معزولی کے بعد ایک رئیس زادہ اڈورڈ چہارم تخت پر بیٹھا۔ اُس کے ساتھ لڑائی ہنگامہ ہوتا رہا۔ پھر ہنری معزول ششم بھی اُس کے مقابلہ میں اُٹھا۔ مگر اخیر شکست کھا کر قید ہو گیا۔ اور اُس پر بس نہ کیا بلکہ قید خانے میں بڑی بے رحمی سے قتل کیا گیا۔ یہ بادشاہ بھی فرانس سے لڑتا رہا۔ اُس کے عہد میں چھاپے کے کام میں ترقی ہوئی۔ ڈاک کا انتظام پہلے اسی بادشاہ نے کیا ہے۔ یہ خوبصورت عیاش بادشاہ تھا۔ ۱۴۸۳ء بعارضہ مرض فوت ہو گیا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا اڈورڈ پنجم تخت پر بیٹھا۔ یہ بادشاہ کل گیارہ ہفتے تخت پر رہا۔ پھر اُس کے چچا رچرڈ سوم نے اُس کو تخت سے اُتار کر قید کر دیا۔ اور پھر قتل کیا گیا۔ اور نیز اُس کے خواہاں وُسا کو فنا کر دیا۔ اور پھر اطمینان سے تخت پر مو بیٹھا۔ مگر اس غاصب نے بھی اُس کے مخالفوں نے چین نہ لینے دیا۔ نہایت مشکل اور غم میں شب و روز بسر کرتا تھا۔ اور نیز ہنری ہفتم ایک رئیس زادہ ٹیوڈر جو اڈورڈ چہارم کا داماد تھا۔ وہ اُس پر فوج لیکر چڑھ آیا۔ اور آخر لڑائی کے بعد رچرڈ کو ۱۴۸۵ء میں قتل کر ڈالا۔ اُس کا تاج اپنے سر پر رکھ لیا۔ پس اُس سے ٹیوڈر کا خاندان شروع ہوا۔ اُس کے ساتھ بھی دقتیں پیش آئیں۔ مگر یہ ثابت قدم رہا۔ آخر

جب اُس نے اپنی دو تین لڑکیاں مخالف بادشاہوں کو دیں۔ تو فتنے فرو ہو گئے۔ اور باہمی اتحاد ہو گیا۔ عارضہ مرض سے ۱۵۰۹ء میں مر گیا۔ اور اُس کے بعد اُس کا بیٹا ہنری ہشتم تخت پر بیٹھا۔ اُس کے عہد میں لڑائیاں رہیں۔ اُس کی چھ بیویاں تھیں۔ خود پسند آدمی تھا علم موسیقی کا ماہر تھا دین کی پرواہ نہیں کرتا تھا ۱۵۴۷ء میں مر گیا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا ایڈورڈ ششم بادشاہ ہوا۔ چونکہ یہ بادشاہ دس برس کا تھا۔ اس لئے سلطنت کا کام امراء و پادریوں کے اولاد کے ہاتھ میں تھا۔ اس کے عہد میں بھی ملک میں لڑائیاں اور کچھ بغاوت رہی۔ سولہ برس کی عمر میں ایک مرض سے ۱۵۵۳ء میں مر گیا۔ اُس کے بعد لیڈی جین گری میری ٹیڈر کی نواسی ایک امیر کی مہربانی سے ملکہ ہوئی۔ صاحب علم تھی۔ نو دن حکومت کے بعد تخت سے اُتار کر ٹوڈر میں مع اپنے خاوند کے قید کی گئی۔ اور بعد اُس کے ہنری ہشتم کی بیٹی ملکہ لیڈی تخت پر بیٹھی اُس کے عہد میں لڑائیاں ہوئیں۔ مذہبی مخالفت بھی ہوئی۔ بعض پادری منبروں سے اتارے گئے۔ اور بعض آگ میں جلائے گئے اور جو ملکہ کے مذہب کے موافق تھے۔ اُنکی عزت زیادہ ہوئی۔ اُس نے ہسپانیہ کے بادشاہ سے شادی کر لی ۱۵۵۸ء میں مر گئی۔ اُس کے بعد اُس کی بہن سوتیلی الزبت جو ہنری ہشتم کی بیٹی تھی۔ ملکہ ہوئی یہ ملکہ قائم مزاج تھی رعایا کو خوش رکھتی تھی۔ ایک میری نام ملکہ دعوی دار تخت انگلستان ہوئی۔ مگر ناکام رہی ہندوستان میں اہل یورپ کی آمد و رفت اس کے عہد میں شروع ہوئی ہے اور اُس نے تاجروں کی کمپنی بنا کر ہند میں بھیجا۔ اور امریکہ کا پتہ بھی اُس کے عہد میں لگا ہے۔ فلسفہ جدید کی بنیاد پڑی۔ اور اخبار کا جاری ہونا بھی اُس کے عہد میں شروع ہوا ہے ۱۵۳۶ء میں اہل وینشیا نے ترکوں سے جنگ کیا جرمن کی بادشاہوں

سے یہ ملکہ ہوشیار تھی۔ پینتالیس برس بادشاہت کر کے ۱۶۰۳ء میں فوت ہوئی۔ ہند میں اکبر اُس وقت بادشاہ تھا۔ چونکہ ملکہ مذکورہ بالا لاولد تھی۔ اس لئے اُس کے بعد جیمس سادس بن ملکہ میری جو ہنری ہشتم کی نسل سے تھا تخت پر بیٹھا اور ۱۶۲۵ء میں مر گیا۔ ہند میں اُس وقت جہانگیر بادشاہ تھا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا چارلس اوّل بادشاہ ہُوا۔ خانہ جنگی رہی امراء پادریان بادشاہ کے بدخواہ تھے اور سوداگر سلطنت کے خیر خواہ بنے لڑائیاں ہوئیں آخر مجرم قرار دے کر ۱۶۴۹ء میں قتل کیا گیا۔ اور انتظام جمہوری شروع ہُوا۔ مؤرخوں نے اُس کو مکار فریبی لکھا ہے۔ ہند میں اُس وقت شاہ جہان تخت نشین تھا۔ گیارہ برس تک ملک کے انتظام کے لئے محافظ دو تین آدمی یکے بعد دیگرے ہوئے ۱۶۶۰ء میں بادشاہ مذکور کا بیٹا چارلس دوم تخت پر بیٹھا اُس نے تخت پر بیٹھتے ہی باپ کے قاتلوں کو قتل کیا۔ ایک پوپ بادشاہ کا مخالف ہوگیا۔ اُس کو قتل کیا۔ یہ بادشاہ بے عزت اوباش خوش دل تھا ۱۶۸۵ء میں مر گیا چونکہ لاولد تھا۔ اُس کے بعد اُس کا بھائی جیمس ثانی بادشاہ ہُوا۔ جیمس چونکہ مذہب رومن کیتھلک میں متعصب تھا بعض مخالفوں نے اُس کا مقابلہ کیا اور اُس کے داماد ولیم کو چڑھا لائے۔ جب جیمس نے دیکھا مجھ کو مقابلہ کی طاقت نہیں ۱۶۸۸ء میں فرانس کو بھاگ گیا نالائق تھا۔ اُس وقت ہند میں اورنگزیب کا دور تھا۔ اُس کے بعد ولیم سوم بادشاہی تخت کا مالک ہُوا۔ سوا دامادی کے خاندان سلطنت سے میری کی نسل سے بھی اُس کا رشتہ تھا۔ جیمس کے حمائتیوں نے لڑائیاں جھگڑے اُٹھائے ولیم کا اسپ ۱۷۰۲ء میں گھوڑے سے گر کر مر گیا لاولد تھا اُس کے بعد جیمس کی دوسری لڑکی این ملکہ ہوئی ۱۷۱۴ء میں سکتے کی موت سے مر گئی اُس نے علم کو ترقی دی۔ ہند میں بہادر شاہ اور جہاندار شاہ تھا لاولد مر گئی اُس کے بعد جارج اوّل جو ملکہ الزبت کے رشتہ

ان سے تھا۔ تخت پر بیٹھا۔ اُس سے خاندان برنزوک کی سلطنت شروع ہوئی۔ لوگ
مخالف ہو گئے۔ مگر بادشاہ ہو گیا۔ جفاکش آدمی تھا۔ ۱۷۲۷ء میں مر گیا۔ ہند میں فرخ سیر
رفیع الدولہ رفیع الدرجات محمد شاہ تھے۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا جارج ثانی بادشاہ ہوا۔
۱۷۶۰ء میں مر گیا۔ ہند میں اُس وقت محمد شاہ عالم شاہ عالمگیر دوم یکے بعد دیگرے
بادشاہ تھے اُس کے بعد اُس کا پوتا جارج ثالث بادشاہ ہوا۔ اُس کے عہد میں فرانس
مل انگلستان کے حریف ملک فرانس امریکہ وغیرہ سے نزاع رہی۔ ہندوستان میں انگریزوں کی ترقی
ہوتی رہی تھی سنہ ۱۸۲۰ء میں مر گیا اُس کے بعد اُس کا بیٹا جارج رابع بادشاہ ہوا اُسکے عہد میں فرانس
اور روس اور انگریز سلطنت عثمانیہ ترکی سے مخالف ہو گئے سلطنت عثمانی کے ہاتھ
سے یونان کا ملک نکل گیا۔ یہ بادشاہ سنہ ۱۸۳۰ء میں لاولد مر گیا۔ اُس کے بعد اُس کا بھائی ولیم
رابع بادشاہ ہوا۔ اُس نے بردہ فروشی کو بند کر دیا۔ جن لوگوں کے پاس غلام تھے اُن
کو عوض دے کر اُن غلاموں کو آزاد کر دیا۔ اس کے عہد میں ریل ایجاد ہوئی سنہ ۱۸۳۷ء
میں لاولد مر گیا۔ اُس کے بعد سنہ ۱۸۳۷ء اڈورڈ ڈکنٹ کے ڈیوک کی لڑکی اُس کی بھتیجی
ملکہ وکٹوریہ انگلستان کی بادشاہ ہوئی سنہ ۱۸۴۰ء میں سیکسن کوبرگ اور گوتھا کے بادشاہ
البرٹ سے ملکہ کا نکاح ہوا۔ روس نے ترکوں کے ساتھ بحیرۂ اسود سے جا کر سباسٹوپول
وغیرہ میں جنگ کیا آخر عہد نامہ پر جنگ کا خاتمہ ہوا اس جنگ میں انگریزوں اور فرانس نے
سلطان روم کو مدد دی۔ ملکہ وکٹوریہ کا سنہ ۱۹۰۱ء میں انتقال ہوا اُس کے بعد اُس کے
صاحبزادے اڈورڈ ہفتم جلوہ افروز مملکت ہوئے اُن کا ۶ مئی سنہ ۱۹۱۰ء میں انتقال ہوا
اُن کے بعد جناب پرنس جارج پنجم سریر آرائے مملکت ہوئے خدائے پاک اُنکو اعمال صالحہ کی توفیق دے

سلطنت آسٹریلیا اس کو نمسہ بھی کہتے ہیں یورپ کے عین وسط میں واقع ہے شمالی جانب

جانب اٹلی سے ملتی ہے مشرقی جانب سلطان روم کی حد سے ملتی ہے اور غربی جانب
مملکت بویریا سے ملتی ہے ۔ ۳۰۳ء میں سلطنت روم کے متعلق تھی ۔ پھر امراء اور
اور سلاطین مختلف آکر قابض ہوتے رہے حتے کہ ۹۸۲ء ایک خاندان گروہ مارخرانہ
کی سلطنت قائم ہو گئی ۔ اور اس خاندان کی سلطنت ۱۱۳۶ء تک رہی پھر گروہ ڈیوک
آسٹریا کی حکومت پر مامور ہوا ۔ اور ۱۲۴۷ء تک رہا ۔ پھر خاندان آسٹریا ہاسپوبرغ کا
شروع ہوا ۔ اور ۱۷۴۰ء تک اس کی حکومت رہی پھر گروہ آرشیڈیوک کی حکومت شروع
ہوئی ۔ اور ۱۷۹۲ء تک رہی ۔ اس وقت سے سلطنت شہنشاہی ہو گئی ۔ اور شہنشاہ
فرانسس تخت پر بیٹھا ۔ چنانچہ اب تک یہ سلطنت اسی خاندان میں ہے ۔

سلطنت اٹلی کا

یہ بھی یورپ میں ایک قدیم مملکت ہے ۔ عرصہ تیرہ سو برس پہلے حضرت عیسیٰ
کے اس ملک میں اس کی بعض قومیں اور کئی قومیں غیر ملکوں کی حکومت کرتی رہیں اور
سنہ ء سے پانسو ستاسی برس پہلے رومیوں نے اس پر قبضہ کر لیا ۔ انہوں نے اس
کو ایسی عمدہ سلطنت بنایا ۔ کہ دنیا میں کوئی اس کا نظیر نہ تھا ۔ حتیٰ کہ تیس برس قبل سنہ
کے رومیوں کے بادشاہ اکتاویس نے اپنا لقب ایمپرر رکھا یعنے سلطان اور شخصی سلطنت
بنائی اور اس وقت سے ان سلاطین کا لقب قیصر پڑ گیا ۔ ۳۹۵ء میں یہ سلطنت دو
حصوں پر منقسم ہو گئی ۔ ایک شرقی اور ایک غربی غربی حصہ کے دار السلطنت کا شہر روم
رہا ۔ اور شرقی کا شہر قسطنطنیہ مقرر ہوا ۔ ۷۲۶ء میں یہ جمہوری سلطنت ہو کر سلطنت
پاپا یعنی پوپ کی سرداری میں قائم ہو گئی ۔ اس پر تغیر و تبدل ہوا ۔ پوپ کمزور ا

تحت ہو گئے اطراف سے سلاطین نے اُنپر حملے کئے۔ اٹلی کا حصہ دبا لیا لیکن ۱۷۹۸ء
ں پوپ عزیقو پولس سابع بھی تبعیت سے نکلکر مستقل حالت میں ہو گیا۔ پھر کچھ
رصہ کے بعد یہ سلطنت جمہوری ہو گئی۔ مگر ما تحت پوپ ۱۸۰۹ء میں اس ملک کا
بہت سا حصہ فرانس نے دبالیا۔ اور پوپ کے پاس صرف ایک حصہ مشرقی جانب
کا رہ گیا۔ غرض اس ملک کے بادشاہ پوپ اور بعض خاندان رہتے۔ ۱۸۱۲ء سے
لے کر ۱۸۳۹ء تک یہی خاندان بادشاہ رہے۔ اور ۱۸۶۱ء سے لیکر آج تک
اٹلی کا بادشاہ ڈیلرامانوئل سے ہے۔ اور پوپوں کو بھی کچھ ملتا ہے۔

مُلکِ اسپین

سنہ سے پہلے یہ مملکت یونان کے تابع تھی۔ پھر ایک سوتیس برس ۱۳۰ء
سے پہلے رومیوں کے ما تحت ہو گئی۔ پھر اُس قوم پر ایک قوم جو فیرلقیوت
کہلاتے تھے۔ غالب ہو گئے اور ۷۱۰ء تک قابض رہے۔ پھر اُس کو اہل اسلام
عرب نے فتح کر لیا اور اُن کے زمانے میں اس سلطنت میں کمال استحکام ہو گیا
اور نہایت درجہ کی ترقی ہوئی۔ اور وسعت میں بڑھ گئی۔ حتیٰ کہ یورپ کی تمام سلطنتیں
اُس سے دبنے لگیں۔ اور علوم و فنون میں بڑی ترقی ہوئی۔ جیسے ہم پہلے مفصلاً بیان
کر آئے ہیں ۱۴۹۲ء تک اسلام کی سلطنت رہی۔ پھر فردیننڈ نامی ایک عیسائی
بادشاہ اُس پر حاکم ہو گیا۔ اور ۱۷۰۰ء تک اُس کا خاندان اُس پر قابض رہا۔ پھر الیسڈر
فلپ خامس بادشاہ ملک فرانس کا اُس پر غالب ہو گیا۔ اور ۱۸۰۸ء تک یہ ملک
اُس کی اولاد میں رہا۔ پھر نپولین اول اُس پر قابض ہو گیا۔ پھر ۱۸۱۲ء تک اس کے

تابع رہا۔ پھر فلیپ خامس کی اولاد میں یہ سلطنت عود کر آگئی۔ اور اب تک خاندانہ وہاں اس پر حکمران ہے۔

سلطنت سویڈن اور ناروے یہ ملک پہلے چند چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم تھا سنہ ۱۰۰۰ء میں یہ سب دو سلطنتیں بن گئیں سنہ ۱۲۰۰ء میں ایک ملک ہو گیا سنہ ۱۳۸۹ء میں ان لوگوں نے ڈنمارک کی حکمران کو اپنا بادشاہ بنا لیا اُس وقت سلطنت میں ترقی بھی اچھی رہی سنہ ۱۸۱۳ء میں یہ ملک فرانس کے ماتحت ہو گیا۔

مملکت ہالینڈ یہ ملک بھی پہلے کئی ریاستوں میں تقسیم تھا۔ یہ ملک سنہ ۱۴۳۳ء میں ایک ہو گیا۔ اور فرانس کے ساتھ شامل ہو گیا سنہ ۱۵۵۸ء میں بطور وراثت کے اسپین کے ساتھ مل گیا سنہ ۱۷۹۴ء میں فرانس اُس پر قابض ہو گیا۔ اب یہ سلطنت خاندان غیلوم اول کی حکمرانی میں ہے۔ اور مستقبل ہو گئی ہے۔

مملکت ڈنمارک یہ بھی یورپ کی ایک سلطنت ہے سنہ ۹۳۰ء میں خاندان اسکولڈ بحینہ غالب ہو گیا۔ اور خاندان انگلستان کے بہت سے حصہ پر قابض ہو گیا تھا سنہ ۱۰۴۷ء میں خاندان مغلوب ہو گیا۔ اور خاندان استر سیڈی غالب ہو گیا سنہ ۱۳۹۶ء تک رہا سنہ ۱۴۴۸ء میں ایسٹر کریستان اول تخت پر بیٹھا۔ اس وقت یہ سلطنت کریسٹین کے خاندان میں ہے۔

سلطنت بوریا یہ بھی یورپ کی قدیم سلطنت ہے اس سلطنت کے سلاطین

ڈیوک سے ملقب ہیں۔ آسٹریا و فرانس کے حدود سے ملی ہوئی ہے۔ یہاں صنعتیں کمال کو پہنچی ہوئی ہیں۔

سلطنت بلجیئم یہ سلطنت یورپ کی فرانس کے قریب ہے کپڑا اور کاغذ وغیرہ کے بنانے میں اور چھاپنے میں یہ سلطنت نامور ہے

سلطنت پرتگال یہ بھی یورپ کی ایک مستقل اور بڑی ریاست ہے ۱۱۷ء میں اُس پر اہل اسلام غالب ہو گئے اور انہوں نے اُس کو بھی اپنی مملکت اندلس میں ملا لیا تھا۔ اور ۱۰۹۵ء تک اُن کے قبضے میں رہا۔ پھر ہنری بور عونی نے اُس کو اہل اسلام سے چھین لیا۔ اور اُس وقت یعنی ۱۸۹۲ء میں اُس کے قبضہ میں ہے لیکن ۱۹۱۰ء میں عوام نے غلبہ کر کے بادشاہ کو معزول کر کے پارلیمنٹ قائم کر لی۔

سلطنت سولیسیز یعنی سوئٹزرلینڈ سن عیسوی کے اٹھاون برس پہلے یہ سلطنت روم کے تابع تھی پھر جرمن کے تابع ہو گئی پھر فرانس کے اور المانیہ کے قبضہ میں رہی ۱۶۴۸ء میں مستقل ریاست مانی گئی۔ یہاں تجارت کو بڑی ترقی ہے! ور یہ بائیس ریاستوں کی منقسم ہے

مملکت پاپا یعنی پوپ یہ کیتھلک مذہب کا سردار ہے۔ جو عیسائی مذہب رکھتا ہے۔ اس پر اُس کی دینی حکومت ہے۔ خواہ وہ کیسا ہی ہو! ور جو زمین اُس کے ماتحت ہے۔ اُس پر اُس کی دینی بادشاہی ہے۔ اور ۱۷۵۱ء سے اُس کی ابتدا ہوتی ہے اور کئی سلطنتوں نے اُس کو زمین عطیہ میں دیں اور مفت میں خاصی مملکت بن گئی لیکن پوپ نے شم

کلیمانن کے وقت میں تمام یورش کی وجہ سے پوپ کے ہاتھ سے اُس کے اکثر ملک نکل گئے حتیٰ کہ ۱۸۶۰ء میں پوپ کے پاس بحر تھوڑے سے ملک کے کچھ دریا یعنی مرو اُس کے پاس شہر رو ما دارالسلطنت اور اطراف کے علاقہ رہ گئے۔

سلطنت فورتیزرع یہ یورپ کی چھوٹی سی سلطنت ہے ابتدا ۱۸۵۹ء تک کونٹوں کے ماتحت تھی۔ پھر ابرار و ادل کے خاندان میں شروع ہوئی اور اب تک اسی خاندان میں ہے۔

ریاست باون کبیر یہ ریاست ہمیشہ ہر دو ریاستوں کے ماتحت رہی۔

سلطنت یونان اُس کا ذکر پہلے ہم مفصل لکھ چکے ہیں۔ اب یورپ کی سلطنتوں میں اس کا ذکر اسی قدر کافی ہے۔ کہ ۱۴۶ء میں یونانی رومیوں کی سلطنت شرقیہ کے تابع ہو گئے۔ پھر ۱۴۵۶ء سے ۱۸۲۳ء تک یہ ملک دولت عثمانیہ کے تابع ہو گیا۔ اور ۱۸۲۱ء تک انہیں کے قبضہ میں رہا۔ مگر اس کے بعد یونانیوں نے فساد مچایا۔ جو برابر نو برس تک رہا جس کا آخر نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ سلطنت عثمانیہ کی حکومت سے نکل کر یورپ کی اور سلطنتوں کی برکت سے خود ایک مستقل سلطنت بن گئی بعد ازاں انہوں نے ۱۸۳۱ء میں شاہ بویرنا کے بیٹے اوتون کو اپنا بادشاہ بنالیا۔ ۱۸۶۲ء میں وہاں پھر ایک شورش ہوئی۔ جس کا آخر نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مجلس کلار نے اس بادشاہ کو معزول کر کے شاہ ڈنمارک کے چھوٹے بیٹے کو اس شرط سے اپنا بادشاہ بنالیا کہ سب جزیرے انگریزوں کے جو یونان کے لئے ہوئے ہیں وہ پھر یونان کے متعلق کئے جاویں چنانچہ ۱۸۶۴ء میں وہ سب جزیرے یونان میں شامل کئے گئے۔ اس بادشاہ کا نام

راجیوس دثالث تھا۔ اور یونان اب تک اسی کے خاندان میں ہے! اور یونان کے شرقی جزیرے اب تک دولت عثمانیہ کے قبضہ میں ہیں۔ اور یہ ملک ۱۴ ریاستوں میں منقسم ہے۔

امریکہ پہلے زمانے میں زمین صرف تین حصے خیال کی جاتی تھی ایشیا۔ یورپ اور افریقہ مگر ۸۹۰ھ مطابق ۱۴۸۹ء کپتان کرسٹوفر کولمبس نے جو جینوہ کا رہنے والا اور اسپین کی سلطنت میں ملازم تھا اُس نے امریکہ کے ایک حصہ کو دریافت کیا۔ پھر اُس کے اور لوگوں کے ذریعہ سے تمام امریکہ معلوم ہوگئی اور چوتھائی حصہ دنیا کا معلوم ہوگیا۔ اُس میں بڑے بڑے پرانے شہر ہیں۔ ۱۸ سلطنتیں اُس میں مستقل ہیں۔ اور باقی ملک اُس کا یورپ کی سلطنتوں سے علاقہ رکھتا ہے

ذکر سلاطین اسلام ہندوستان بعد ظہور اسلام!

حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہند میں راجہ بھوج اوجین میں تخت نشین تھا! ور دہلی میں راجہ اننگپال حکمران تھا۔ سنہ ۱۳ ہجری میں حضرت عمرؓ کے ارشاد سے حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ صحابی سندھ تک آئے اور اس ملک کو فتح کر کے واپس گئے اور سنہ ۱۵ھ میں حضرت عمر کے عہد میں حضرت ابوالعاصؓ عامل یمن نے بمبئی کے قریب مقام تھانہ تک لشکر کشی کی۔ اور فتح پائی۔ اور لوٹ غنیمت کا مال لے کر واپس چلے گئے سنہ ۴۵ھ میں حضرت معاویہ کے عہد میں مہلب بن ابی صفرہ ملتان تک پہنچے اور بہت سے ہندو قید کر کے لے گئے سنہ ۷۷ھ میں حضرت عبدالرحمن بن اشعث نے عبدالملک کے عہد میں کابل کو فتح کیا اور ہند کی طرف متوجہ ہوئے سنہ ۹۳ھ میں محمد بن قاسم ثقفی حجاج

بن یوسف کی طرف سے ہند میں آیا۔ اور ہندوستان کے بہت سے شہروں اور دیبل اور حیدر آباد اور بھکر وغیرہ کو فتح کیا۔ محمد بن قاسم کی گو اُس وقت ۱۷ برس کی عمر تھی مگر کمال عقیل اور مدبر و شجاع تھا جو راجہ جزیہ دینا قبول کرتا تھا اُس کا ملک بدستور رہنے دیتا تھا۔ اور انکار کرتا تھا اُس کا نام و نشان مٹا دیتا تھا۔ اسی طرح ہند کو فتح کرتا ہوا قنوج تک پہنچا اور پاپور کو فتح کر کے خلیفہ کے حکم سے واپس چلا گیا۔ راستے میں فوت ہو گیا! وراُس کی جگہ تمیم انصاری حاکم ہو کر آیا۔ ۳۶ برس تک بلاد مفتوحہ پر تعین رہا پھر اُس کی اولاد قابض رہی اور ہمیشہ خلافت بنی امیہ و خلفا عباسیہ میں مجاہدوں اور غازیوں کے حملے اُس ملک میں رہے اور ۱۰۷ھ میں ہشام بن عبدالملک کے عہد میں قشیری نے خراسان غور سجستان و ملک نیمروز و کابل پر فتح پائی۔ جب خلافت عباسیہ میں ضعف آگیا۔ تو ایک شخص الپتگین نام جو خاندان سامانی کے ایک بادشاہ کا ترکی غلام تھا اپنی ہوشیاری سے ترقی کرتا کرتا۔ خراسان۔ غزنی۔ و کابل و قندہار پر متصرف ہو جب اُس بادشاہ سامانی کا انتقال ہو گیا۔ تو پھر اُس ملک پر مستقل بادشاہ بن بیٹھا جب یہ مر گیا۔ تو اُس کا بیٹا اسحٰق نام تخت پر بیٹھا۔ دو برس کے بعد وہ بھی فوت ہو گیا اُسکے بعد ناصر الدین سبکتگین تخت پر بیٹھا۔ یہ شخص شاہ فارس یزدجرد کی اولاد سے تھا۔ جو غزنے پھرتا تھا۔ الپتگین کے پاس ایک سردار کے ذریعہ سے پہنچ گیا۔ الپتگین نے اُسکو ہونہار دیکھ کر خرید لیا۔ اور سپہ سالاری کے مرتبہ تک پہنچایا۔ الپتگین کے بیٹے اسحاق کے بعد یہ تخت کا مالک بن گیا۔ اس بادشاہ نے کئی دفعہ غزنی سے آکر ہند پر چڑھائی کی۔ ہند کے راجہ جے پال سے لڑائیاں ہوئیں ۳۷۱ھ میں بھی ہندوستان پر حملہ کیا راجہ جے پال اور جو جو راجے اس کی مدد کو دہلی قنوج و اجمیر وغیرہ سے اکٹھے ہوئے

تھے سب کو شکست دی اور اکثر بلادِ ہند فتح کر لئے ۔ جا بجا مسجدیں بنوائیں ۔ اور اسلام کو رواج دیا ۔ اور ہندوستان میں اپنا سکہ جاری کیا ۔ اور عید اور جمعہ میں اُس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا ۔ اور بہت سے تمام مال و متاع غنیمت لے کر غزنی کو واپس تشریف لے گیا ۔ اُس کی وفات کے بعد غزنی کے تخت پر اُس کے بیٹے سلطان محمود نے جلوس فرمایا ۔ چونکہ یہ بادشاہ بہت لائق اور غازی تھا ۔ خلیفہ عباسی نے اُس کو ایک بہت بڑا قیمتی خلعت بھیجا اور امین الملک یمین الدولہ کا خطاب دیا ۔ اور سلطان محمود نے عہد کیا کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ہند پر ہر سال حملہ کروں گا ۔ اور یہ جہاد اللہ کے واسطے کروں گا ۔ چنانچہ سلطان محمود نے ہندوستان پر سترہ حملے کئے مگر مشہور بارہ حملے ہیں ۔ پہلا حملہ ۳۹۱ھ میں راجہ جے پال والی لاہور پر ہُوا اور راجہ کو شکست دیکر غزنی واپس چلا گیا ۔ راجہ مذکور اسی افسوس میں مر گیا ۔ اور اُس کے بعد اُس کا بیٹا راجہ انند پال تخت پر بیٹھا ۔ سلطنت غزنی کا باج گزار رہا ۔ دوسرا حملہ راجہ بہرہ پر ہُوا ۔ تیسرا حملہ ابو الفتح لودھی صوبہ ملتان پر کیا ۔ اور اُس کو مطیع بنایا ۔ چوتھا حملہ لاہور کے راجہ انند پال پر کیا ۔ اُس وقت اُس کے ساتھ تمام راجے اجین گوالیار کالنجر دہلی اجمیر وغیرہ شریک او معاون تھے ۔ اور تمام ہندو عورتیں حتی الوسع لڑائی میں مدد دیتے تھے اور محمود کو چاروں طرف گھیر لیا تھا ۔ اور محمود کا اس دفعہ بہت کچھ نقصان بھی ہُوا مگر تاہم اُس بہادر بادشاہ کی بہادری میں ذرہ فرق نہ آیا ۔ اور اٹک کے نزدیک محمود نے راجہ مذکور کو شکست فاش دی ۔ اور لوٹ لاٹ کر غزنی کو واپس چلا گیا ۔

پانچواں حملہ ابو الفتح مذکور صوبہ ملتان پر دوبارہ کیا ۔ اور اُس کو قید کر کے غزنی لے گیا ۔ گو ابو الفتح مسلمان تھا ۔ مگر چونکہ راجاؤں کے ساتھ مل جاتا تھا اس لئے

محمود نے اُس پر حملے کئے۔ چھٹا حملہ بھیرہ پر کیا۔ یہاں کے تیرتھ کو لوٹا اور بے شمار ہندوؤں کو پکڑ کر غزنی لے گیا۔ ساتواں حملہ کشمیر پر کیا۔ مگر سردی کا موسم تھا سلطان کے بہت سے آدمی اُس میں ہلاک ہوئے آٹھواں حملہ قنوج کے راجہ ادہراج پر کیا۔ ایک لاکھ بیس ہزار فوج ساتھ تھی راجہ مذکور نے سلطان کی کر و فر دیکھ کر بغیر لڑائی کے اطاعت کر لی۔ محمود اس سے بہت خوش ہوا اور تین دن اقامت کے قنوج سے واپس ہو کر متھرا پر آیا اور اُس کو فتح کیا متھرا چونکہ کشن چند کی ولادت کی جگہ ہے۔ اس لئے ہندو اُس کو اپنا بڑا تیرتھ جانتے ہیں اس لئے یہاں بڑی دولت تھی اُس کو محمود کی سپاہ بیس دن لوٹتی رہی اور محمود بہت ہنود کو قید کر کے غزنی کو لے گیا اور غزنی میں اُن کی ایسی ارزانی ہوئی کہ دو روپیہ پر ہندو غلام بکا نواں حملہ راجہ کالنجر پر ہوا اُس کو اور اُس کے معاون راجہ جے پال دوم والئے لاہور کو شکست دی۔ اور لاہور میں اپنا دخل کر کے اپنا نائب بٹھا گیا۔ دسواں حملہ پھر کشمیر پر ہوا مگر اس دفعہ سلطان کامیاب نہ ہوا۔ گیارہواں حملہ گوالیار اور کالنجر کے راجاؤں پر کیا۔ یہ راجے بھی سلطان محمود کے مطیع و منقاد ہو گئے اور سلطان کے ہاتھ بہت سے جواہرات اور ہاتھی غنیمت میں آئے بارھواں حملہ جو آخری حملہ تھا ۱۰۲۴ء میں سومنات پر کیا یہ مشہور و معروف مندر اور تیرتھ ہنود کا ہے اس لئے اس کی حفاظت کے لئے تمام راجے جمع ہو گئے۔ مگر سلطان محمود کی سپاہ کے آگے اُن کی کچھ پیش نہ چلی۔ تیسری لڑائی میں تمام کو شکست فاش دی اور بے انتہا دولت اور غنیمت حاصل کی۔ سومنات کے پوجاریوں نے کروڑوں اشرفیاں سلطان محمود کی خدمت میں پیش کر کے عرض کی کہ آپ سومنات کی مورت کو نہ

توڑیں۔ اور اُس کے عوض میں یہ اشرفیاں قبول فرمادیں۔ سلطان نے اُن کی اس التجا کی طرف توجہ نہ کی۔ اور فرمایا میں قیامت کے دن اپنا نام بت فروش رکھوانا نہیں چاہتا۔ بلکہ بت شکن چاہتا ہوں۔ جب سلطان نے اس بت کو اپنے ہاتھ سے توڑا۔ تو اُس میں سے اس کثرت سے جواہرات نکلے۔ کہ پوجاریوں کی اشرفیوں کی قیمت سے کئی حصہ زیادہ تھے۔ جو شخص دین کے واسطے دنیا کو چھوڑتا ہے دنیا اُس کے پیچھے خواہ مخواہ دوڑتی ہے۔ سلطان محمود نے چونتیس برس حکومت کی سلطان محمود کے بعد ملک پنجاب ایکسو چالیس برس تک اُس کی اولاد کے قبضہ میں رہا۔ پھر اُس کے نبیرہ سلطان ابوسعید نے دو دفعہ ہند پر چڑھائی کی۔ اور ابوسعید کے بھائی بہرام شاہ نے بھی چند شہر ہند کے لے لئے تھے بہرام کے بعد پھر اُس کا بیٹا خسرو شاہ ہند میں آیا۔ اور اُس نے لاہور لے لیا اور آخر عمر تک پنجاب میں حکمران رہا۔ اور اُس پر سلطنت غزنیہ ختم ہوگئی۔ سلطان ناصر الدین سبکتگین سے خسرو شاہ تک دو سو برس سال تک اُن کی سلطنت رہی اور اُس خاندان سے سات بادشاہ ہوئے۔ بعد ازاں غور کے بادشاہوں نے خاندان غزنی کو مغلوب کر لیا۔ اس خاندان غوریہ سے شہاب الدین غوری نے خسرو شاہ سے غزنی چھین لیا۔ جب شہاب الدین بادشاہ نے غزنی کا بندوبست کر لیا۔ تو اُس نے ہندوستان لینے کا ارادہ کیا۔ اول تو ملتان کو آکر فتح کیا دوسرے سال راجہ انہلواڑہ پر چڑھائی کی۔ پھر لاہور میں آکر بادشاہ خسرو شاہ مذکور سے لاہور بھی چھین لیا۔ اور خسرو شاہ کو قید کر لیا۔ پھر لاہور سے ستلج اُتر کر قلعہ سرہند کو فتح کیا۔ پھر دہلی اور اجمیر کے راجہ رائے پتھورا ئے سے جا مقابل ہوا۔ یہ راجہ بھی بڑی کرو فر

سے اپنی اور اپنے مددگاروں کی فوج کے ساتھ نکلا۔ مقام تھانیسر کے قریب موضع
ترا ودڑی کے پاس ایک سخت لڑائی ہوئی۔ سلطان محمد غوری نے پہلے ایک سردار
گوبند رائے نامی کے ہاتھی حملہ کیا۔ اور اُس کو ایک ایسا بھالا مارا کہ اُس کے دو
دانت ٹوٹ کر حلق میں جا لگے۔ پھر گوبند نے بھی حملہ کیا۔ سلطان کے بازو پہ سخت
زخم پہنچا۔ سلطان زخم کھا کر گھوڑے کی باگ موڑ کر ایک طرف چلا گیا۔ یہ واقعہ دیکھ
کر سلطان کی سپاہ کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور راجہ مذکور کی فتح ہوئی اور سلطان
شہاب الدین غوری اپنے وطن غزنی کو واپس چلا گیا۔ دوسرے سال فوج
کو چست و چالاک کر کے ایک لاکھ بیس ہزار سوار جرار اور چالیس ہزار سوار زرہ پوش
مزدور کے تھے اُن کو ہمراہ لے کر پھر دہلی کی طرف متوجہ ہوا۔ اور ادھر سے بھی
لاکھوں راجپوت سورمے اُس کے مقابلے کو نکلے۔ تھانیسر کے میدان میں ایک
بڑا بھاری مقابلہ ہوا۔ اور دونوں فریق دل کھول کر لڑے خاص کر ہندو۔ مگر
سلطان شہاب الدین بہادر کے سامنے راجاؤں اور اُن کی سپاہ کی کچھ پیش نہ گئی
میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا۔ سردار رائے گوبند کو سلطان نے خود قتل کیا۔ سابق
زخم کا کافی عوض لیا۔ اور راجہ رائے پتھورا کو قید کر کے قتل کیا۔ اور سلطنت اسلام مستحکم
ہو گئی۔ یہ واقعہ ۵۸۸ھ میں ہوا تھا اور ۵۹۱ھ میں راجہ جے چند والی قنوج کو شکست
دی۔ سلطان شہاب الدین غوری نے ہندوستان پر نو حملے کئے۔ نویں حملے
میں ہندوستان کی حکومت پر کامل طور پر متصرف ہو گیا۔ اور اپنے ایک خاص
مصاحب کو جس کا نام قطب الدین ایبک تھا اور اس کا غلام تھا۔ ہندوستان کا
نائب بنا کر کے غزنی چلا گیا۔ قطب الدین نے بہ نسبت سابق اور ملک بڑھایا۔ اور

کے تخت پر بیٹھا۔ اور دہلی کو دارالسلطنت قرار دیا۔ شہاب الدین نے ہندوستان
پر ۱۵ برس حکمرانی کی۔ جب شہاب الدین غزنی میں جا کر ۶۰۳ھ میں فوت ہو گیا۔
تو قطب الدین ہندوستان کا مستقل بادشاہ بن گیا۔ اور چونکہ یہ غلام تھا۔ اس
لئے یہ خاندان غلاموں کے نام سے مشہور ہوا۔ یہ شخص سخاوت میں اور فیاضی میں
نامی تھا۔ یہاں تک کہ لوگ اُس کو لکھ داتا کہتے تھے! اور سپاہ گری میں بے مثل
آدمی تھا۔ ۶۰۷ھ میں لاہور میں گھوڑے سے گر کر فوت ہو گیا۔ اُس کے بعد اُسکا
بیٹا آرام شاہ تخت لاہور پر بیٹھ گیا۔ ایک سال حکومت کی اُس کے بعد قطب الدین
کا زر خرید غلام داماد شمس الدین التمش نام آرام شاہ کو قتل کر کے آپ تخت پر بیٹھ گیا
یہ اس خاندان میں بڑا قوی بادشاہ ہوا ہے۔ اس نے سندھ کے بادشاہ کو بھی اپنا
مطیع بنا لیا۔ اور سردار خلجی بادشاہ بنگالہ کو جو محمد بختیار خلجی کے تخت پر بیٹھا تھا مطیع کر لیا تھا
غرض تمام ہندوستان تمام مسلمان صوبوں پر اُس کی حکومت تھی۔ اور ہندو کی
حکومت منقطع ہو گئی۔ اور جو جو کہیں رہے تھے وہ سب مطیع بن گئے تھے۔ مالوہ پر
بھی چڑھائی کی وہاں بھی فتح پائی چھبیس ۲۶ برس حکومت کر کے فوت ہوا۔ اُسکے
بعد اُس کا بیٹا سلطان رکن الدین تخت پر بیٹھا۔ نو ماہ ۸ یوم حکومت کی۔ پھر اُس
کی بیٹی رضیہ نام سلطان بیگم اپنے بھائی رکن الدین کو تخت سے اتار کر مردانہ لباس پہن
کر تخت پر بیٹھ گئی۔ یہ نیک اور باہمت عورت تھی اور سلطان کے لقب سے مشہور
تھی۔ مگر آخر میں غلام حبشی کی زیادہ خاطر کرنے لگی۔ اس لئے امراء اُس سے ناراض
ہو گئے۔ آخر کار اُس کو معزول کر کے ۶۳۷ھ میں قتل کر ڈالا۔ ۳ سال چھ ماہ حکومت
کی۔ اُس کے بعد اُس کے بھائی رکن الدین کا بیٹا بہرام شاہ معز الدین تخت پر بیٹھا

۷۳۹ھ میں مقتول ہوا۔ دو سال دو ایک ماہ حکومت کی۔ اُس کے بعد علاؤالدین مسعود شاہ بن شمس الدین تخت پر بیٹھا ۶۴۲ھ ہجری میں فوت ہوا۔ ہم سلا کچھ ماہ سلطنت کی۔ اُس کے بعد اُس کا بھائی ناصرالدین محمد شاہ بادشاہ ہوا ۷ برس حکومت کی۔ چونکہ یہ لاولد مرا۔ اس لئے اُس کا وزیر غیاث الدین بلبن جو التمش کا غلام اور داماد بھی تھا ۶۶۶ھ میں تخت نشین ہوا۔ اور اکیس برس حکومت کی یہ بادشاہ بڑا ہیبت آدمی تھا سپاہ کو چست و چالاک رکھتا تھا۔ بنگالہ میں سردار طغرل خاں سرکش ہو گیا۔ اُس کو سیدھا کر کے قتل کیا۔ اور اُس کی جگہ اپنے بیٹے بغرا خاں کو مقرر کر دیا۔ نظام الدین اولیا اور امیر خسرو اور شیخ سعدی اُس کے عہد میں ہوئے ہیں۔ جب غیاث الدین مر گیا۔ تخت کا مالک اُس کا پوتا بغرا خاں کا بیٹا معزالدین کیقباد ۶۵۸ھ میں پادشاہ ہوا۔ اُس کے اور اُس کے باپ بغرا خاں کے درمیان وزیر نظام الدین نام نے عداوت ڈلوا دی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دو طرف سے لشکر کشی ہوئی۔ مگر آخر نزاع فرو ہو گئی کہ بغرا خاں اپنے بیٹے کیقباد کا مطیع ہوا اور وزیر کو بادشاہ کے خاصوں کی معرفت زہر دے کر مار ڈالا۔ اور جلال الدین فیروز خلجی سامانا کے حاکم کو اُس کا وزیر کر دیا۔ مگر وزیر جلال الدین وفادار نہ نکلا اُسنے کیقباد سے جنگ کر کے قتل کر ڈالا۔ پانچ برس حکومت کی۔ اُس وقت غلامان کی حکومت ۶۸۹ھ میں ختم ہوئی ایک سو اکتیس برس اُن کی حکومت رہی اُن کے بعد خاندان خلجی شروع ہوا۔ یہ لوگ سلاطین دہلی کے مددگار تھے افغانستان میں رہنے سہنے سے پٹھان کہلاتے ہیں جلال الدین فیروز پہلے وزیر بنا جیسے اوپر مذکور ہوا۔ پھر بادشاہ کو قتل کر کے دہلی میں تمام ہند کا خود بادشاہ بن بیٹھا

ں نے دکن کے علاقہ پر فتح پائی اور اُس کو دہلی کے ساتھ شامل کر دیا۔ سات سال
مت کی اُس کے بعد اُس کا بھتیجا داماد علاؤالدین ۶۹۵ھ میں اُس کو قتل کر کے
ت دہلی پر بیٹھ گیا۔ اُس ۶۹۷ھ میں گجرات کو فتح کیا ۷۰۳ھ میں قلعہ چتوڑ گڑھ
یواڑ کا پایہ تخت تھا فتح کیا چوبیس سال حکومت کی اُس کے بعد اُس کا بیٹا
ب الدین تخت پر بیٹھا۔ یہ ہفت سال کا تھا کہ اُس نے غلام کافور نے
ت پر بٹھایا۔ اور اُس کے بڑے بھائی سلطان قطب الدین کو قید کر دیا سلطان
ب الدین مبارک بن علاؤالدین خلجی نے قید خانہ سے رہائی پا کر کافور کو قتل
پھر بھائی کو مکحول و معزول کر کے ۷۱۶ھ میں خود تخت پر بیٹھ گیا۔ چار ماہ
برس حکومت کی۔ ناصر الدین خسرو شاہ غلام اُس کا معشوق تھا اصل میں یہ خسرو ہندو
تھا پھر مسلمان ہو گیا۔ اس سے نالائق حرکت ہوئی کہ بادشاہ مذکور اور اُسکے
اندان کو غارت کر کے ۷۲۱ھ میں تخت دہلی پر بیٹھ گیا۔ ہندو مسلمان
سب اُس سے بیزار تھے اس لئے ایک سردار غازی بیگ تغلق نام نے اُس کو
یدان جنگ میں شکست دے کر قتل کر دیا۔ اور اڑھائی ماہ غیاث الدین تغلق
مذکور تخت دہلی کا مالک بن گیا۔ پس خسرو پر خاندان خلجی شاہان دہلی کا خاتمہ ہوا۔
یس برس اُن کی حکومت رہی پھر خاندان تغلق شروع ہوا اُن میں اول بادشاہ
غیاث الدین تغلق تھے۔ ۴ سال دو ماہ سلطنت کی ۷۲۵ھ میں اس پر سقف
گر پڑی مر گیا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا سلطان محمد تغلق تخت پر بیٹھا اُس کے
عہد میں دکن کا بہت سا ملک اُس کی سلطنت سے علیحدہ ہو گیا۔ ایک بہمنی
خاندان کی حکومت ہو گئی ۷۳۳ھ میں نگر کوٹ کو فتح کیا [illegible]ھ میں عمارت

ہزار دستون وقلعہ خرم آباد کو تعمیر کیا۔ تین لاکھ اور پانچ ہزار سوار ملازم رکھے
میں فوت ہُوا۔ ستائیس برس حکمرانی کی۔ اُس کے بعد اُس کا برادر سلطان
شاہ تغلق تخت پر بیٹھا۔ اُس کے عہد بنگالے میں ایک خاندان افغانی
اُس وقت اُس کی عمر پچاس برس کی تھی۔ اُس نے بہت سی عمارات بنوائیں
سال نو ماہ حکومت کی ۷۹۰ھ میں نوے برس کی عمر میں وفات پائی۔ اُس
بعد فیروز شاہ کا پوتا غیاث الدین بن فتح خان بادشاہ ہُوا۔ چار سال دو
کی پھر مقتول ہُوا۔ اُس کے بعد ابوبکر بن خضر خان بن فیروز تخت پر بیٹھا
سال نو ماہ حکومت کی پھر چچا کے ہاتھ سے مقتول ہُوا۔ اُس کے بعد فیروز
کا بیٹا ناصر الدین محمد شاہ مذکور لودھی دہلی کے تخت پر بیٹھا تین سال
ماہ حکمرانی کی ۷۹۶ھ میں نوت ہُوا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا سلطان ہمایوں
ثانی تخت پر بیٹھا پینتالیس دن حکومت کر کے فوت ہو گیا۔ اُس کے بعد
بھائی سلطان ناصر الدین محمود ۷۹۵ھ میں تخت پر بیٹھا۔ اُس وقت اُس کی
دس سال کی تھی۔ اُس کے عہد میں جونپور گجرات اور مالوہ میں مسلمانوں کی
ریاستیں قائم ہو گئیں۔ اس وقت بڑا حادثہ اس خاندان پر یہ ہُوا۔ کہ امیر تیمور
شروع ہو گئی۔ تیمور درمیانی ملک طے کر کے دہلی کے قریب پہنچا۔
فصیل کے قریب محمود نے اُس کا مقابلہ کیا۔ مگر شکست فاش کھائی۔ اور
کی طرف بھاگ گیا۔ تیمور مظفر ہو کر دہلی میں داخل ہُوا۔ اور رعایا کو امن دیا۔ مگر
میں تھوڑا سا فساد شروع ہو گیا۔ تیمور نے قتل عام کا حکم دیا۔ اُس کی فوج
قتل کرتی اور لوٹتی رہی۔ پھر جو لوگ بچ رہے اُنہیں سے ہزاروں کو غلام کر

نے ساتھ لے گئے اور پھر تیمور ہند سے واپس چلا گیا ایک ایک سپاہی کے صہ میں ڈیڑھ ڈیڑھ سو غلام آیا اور لوٹ کے مال واسباب کا تو کچھ حد و حساب س تھا ۔ خاندان تغلق کی حکومت قریباً سو برس رہی ۔ مگر سلطنت میں دن بدن عف بڑھتا گیا اور کئی مستقل ریاستیں ہو کر علیحدہ ہو گئیں ۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس ندان کے لوگ بہادر اور شجاع نہیں تھے ۔ جب تیمور واپس آیا تو اُس کے د دہلی کے تخت پر نصرت شاہ بن فتح خاں جو ناصر الدین محمود سے لڑتا بھڑتا تا تھا ۸۰۱ھ میں متصرف ہو گیا ۔ ۱۱ ماہ سلطنت کی ۔ پھر اقبال سے شکست ھا کر میوات کو بھاگ گیا ۔ وہاں فوت ہوا ۔ پھر اقبال خاں بن مظفر خاں بن فیروز اہ ۸۰۲ھ میں تخت پر بیٹھا ۔ ۶ سال حکومت کی ۔ خضر خاں حاکم ملتان نے لڑائی ں ۸۰۸ھ ہجری میں اُس کو قتل کیا ۔ اب ناصر الدین محمود شاہ گجرات و قنوج سے ا کر پھر دہلی کے تخت پر بیٹھ گیا اور ۸۱۵ھ میں فوت ہوا ۔ اُس کے بعد دولت خاں بن محمود شاہ مذکور تخت پر بیٹھا ایک سال تین ماہ کی حکومت کی ۔ ۸۱۷ھ میں اُس کو خضر خاں حاکم ملتان نے شکست دے کر قید کر لیا ۔ اور اُس سے تخت چھین لیا اور قلعہ فیروز آباد میں اُس کو قید کر دیا اور قید میں ہی فوت ہوا ۔

یہاں سے خاندان سادات خضر خاں شروع ہوا

خاندان سادات سے دہلی کا پہلا بادشاہ سید خضر خاں ہوا ہے ۔ سلطان سید خضر خاں بن ملک سلیمان قوم سادات فیروز شاہ سلطان دہلی کی طرف سے ملتان کا حاکم تھا ۔ جب امیر تیمور دہلی فتح کر کے واپس ہوا تو وہ بھی اپنی طرف سے سید

خضر خان کو ملتان میں اپنا نائب کر گیا تھا۔ یہ دولت خان کو مغلوب کر کے
سنہ ۸۱۷ھ میں تخت دہلی پر بیٹھ گیا۔ اور ظاہر کیا کہ میں امیر تیمور کی طرف سے نائب
ہوں۔ اور کچھ عرصہ کے بعد مستقل ہو گیا۔ سات سال دو مہینے حکومت کی سنہ
میں فوت ہوا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا معز الدین ابو الفتح سلطان مبارک شاہ تخت
پر بیٹھا سترہ سال تین ماہ حکومت کی امراء نے اُس کو قتل کر کے اُس کے برادر زادہ
سلطان محمد شاہ بن فرید خاں بن خضر خاں کو تخت دہلی پر بٹھا دیا۔ بارہ برس دو
حکومت کی سنہ ۸۴۹ھ میں فوت ہوا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا سید سلطان علاؤ الدین
بادشاہ ہوا۔ سات سال دو مہینے حکومت کی یہ اس خاندان کا اخیری بادشاہ
اور بڑا سست تھا۔ بہلول لودھی سے جو اُس کے نائبوں سے تھا۔ شکست
کھا کر بدایون کو بھاگ گیا۔ اور وہیں رہا۔ اور وہیں سنہ ۸۸۳ھ میں فوت ہوا۔ اس
خاندان کی حکومت دہلی کے قریب قریب رہی۔ اُن کی سلطنت سنہ ۸۱۵ھ میں
شروع ہوئی اور سنہ ۸۵۵ھ میں ختم ہوئی۔

خاندان لودھی

اس خاندان کا پہلا بادشاہ سلطان بہلول لودھی ہے یہ شخص زبردست
افغان بادشاہ مذکور دہلی کی طرف سے ملتان کا حاکم تھا اس
نے علاؤ الدین مذکور کو اور اُس کے وزیر حسام خاں کو شکست دے کر سلطنت
چھین لی۔ اور دہلی کے تخت کا مالک ہو گیا۔ اور بااقبال بادشاہ ہوا۔ اور اڑتیس
سال دو ماہ حکومت کی سنہ ۸۹۴ھ میں فوت ہوا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا
سلطان علاؤ الدین سکندر شاہ لودھی بادشاہ ہوا۔ بڑا دیندار بادشاہ تھا شاہ
جونپور سے بائیس برس لڑ کر آخر فتحیاب ہو کر اُن کے ملک کو دہلی کی حکومت میں

ن کر دیا - اور صوبہ بہار اور کل شمالی ہند پر اپنا تسلط جما لیا۔ صرف ایک بنگالے کا علاقہ
سے خارج رہا۔ ورنہ تمام ہند کا ملک اُس کے قبضہ میں آگیا - اور بجائے دہلی کے آگرہ
ار السلطنت بنا لیا ۔ اور شاہجہان کے وقت تک آگرہ ہی دار السلطنت رہا۔ اکیس
کچھ مہینے سلطنت کی ۹۱۵ھ میں فوت ہُوا ۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا سلطان ابراہیم
۹۱۵ھ میں تخت پر بیٹھا۔ مگر اُس نے رعایا پر ظلم شروع کر دیا ۔ اور امراء سے
ڑلی ۔ اس لئے دن بدن سلطنت میں تنزل ہوتا گیا - اور بعض امراء کی سازش سے
ں سے امیر ظہیر الدین بابر جو امیر تیمور کی چھٹی پشت سے تھا - ہند پر چڑھ آیا پہلے
۹۲ھ میں لاہور کو فتح کیا ۔ اور ۹۳۳ھ میں پانی پت کے میدان میں ایک بڑی
ئی کے بعد ابراہیم لودھی کو شکست دی ۔ سلطان ابراہیم نے سات سال کچھ مہینے
لطنت کی ۔ اور امیر بابر کے مقابلہ سے جنگ مذکور میں مقتول ہُوا ۔ یہ سلاطین افغانیہ جو
ہاب الدین محمد غوری کے وقت سے چلے آتے تھے - اب اُن کا سلطان ابراہیم
خاتمہ ہُوا ۔ اور سلاطین مغلیہ کا عہد شروع ہُوا ۔

خاندان سلاطین مغلیہ ہندوستان

ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ بن سلطان عمر بخش میرزا اُس نے چار دفعہ ہندوستان
کے فتح کرنے کا ارادہ کیا ۔ اور دریائے سندھ و ملتان وغیرہ تک آ کر واپس چلا گیا ۔ آخر
۹۲۳ھ میں ابراہیم لودھی کو پانی پت میں بہت بڑی بھاری لڑائی کر کے شکست
ی اور قتل کیا ۔ اور دہلی و آگرہ میں اُس کا تسلط ہو گیا ۔ کیونکہ ابراہیم کی بھی اسی قدر سلطنت
رہ گئی ۔ بابر کے ساتھ بارہ ہزار سپاہی تھا ۔ اور سلطان ابراہیم کے ساتھ ایک لاکھ فوج

تھی بابر نے ابراہیم کو اور اُس کی سات ہزار فوج کو قتل کر دیا۔ اور بابر کا بیٹا ہمایوں
کی جانب بڑھا۔ اور جونپور تک تمام فتح کر لیا۔ میواڑ وغیرہ کے راجاؤں اور راجپوتوں
بہتیرا چاہا۔ کہ سب اکٹھے ہو کر مغلوں کو ہندوستان سے نکال دیں۔ مگر بابر نے
فتحپور سیکری کے قریب سخت لڑائی کے بعد سب کو شکست دی۔ اُس میں محمود
سکندر شاہ اور رانا سانگا پر جو لاکھ فوج کے ساتھ آیا۔ فتح پائی اور سب کو نابود کیا
اس لڑائی میں لڑائی مغلیہ سلطنت مستحکم ہو گئی۔ اور اسی سال میں بابر کا بنگالے اور صوبہ
بہار پر بھی تسلط ہو گیا۔ غرض بابر بڑا بہادر بادشاہ تھا۔ جدھر رخ کرتا تھا اکثر فتح پاتا
اور اگر کہیں کسی مشکل میں پھنس جاتا۔ تو بھی اُس کے دل میں کبھی حیرانی و اضطرابی اور گھبراہٹ
واقع نہ ہوتی تھی۔ اور بڑی صفت اُس میں یہ تھی کہ جب لڑائی فتح کرتا تو اللہ تعالےٰ کی
طرف متوجہ ہو کر یہ کہتا تھا۔ اے عزوجل یہ فتح میں نے نہیں کی مجھ میں اتنی طاقت
لیاقت نہیں تھی۔ بلکہ محض تیری مہربانی اور عنایت سے ہوئی ہے۔ اور ۹۳۷ھ میں
انتقال کیا۔ اور اُس کی لاش کو کابل لے جا دفن کیا گیا۔ ۲۷ سال حکومت کی۔ ۵ سال
ہندوستان میں اور ۲۲ سال ولایت میں ۴۹ سال عمر ہوئی۔ یہ اولاد رہی۔ ہمایوں
کامران میرزا عسکری میرزا۔ ہندال میرزا۔ گلرنگ بیگم۔ گلچہرہ بیگم۔ گلبدن بیگم۔ نصیر الدین
محمد ہمایوں بن محمد بابر بادشاہ کے بعد ۹۳۷ھ میں آگرہ کے تخت پر بیٹھا اُس نے
تخت پر بیٹھتے ہی عمدہ علاقے اپنے بھائیوں کو دے دئیے۔ اور جو اُس کے باپ
کے نئے علاقے فتح کئے تھے۔ وہی اپنے پاس رکھے ہمایوں نے اول قلعہ کالنجر
فتح کیا۔ پھر جونپور سلطان محمود لودھی سے لے لیا۔ پھر بہادر شاہ والی گجرات سے
لڑائی پیش آئی۔ اور بڑی بہادری سے اُس پر فتح پائی اور چتوڑ مالوہ قلعہ تاتار خان غیرہ

یا اُس کے بعد شیر شاہ سوری افغان سے جو چند روز سے بنگالہ کا ملک دبا بیٹھا
لڑائی ہوئی۔ پہلے تو بادشاہ مذکور نے فتح پائی۔ اور شہر گور جو بنگالہ کا دارالسلطنت
لے لیا۔ مگر شیر شاہ نے بادشاہ سے عہد و پیمان کر کے صلح کر لی۔ لیکن پھر بدل
اور شہر گور کو آکر دبا لیا۔ بادشاہ کو وہاں سے سوائے بھاگنے کے کوئی چارہ نہ رہا
طرح ہو سکا صحیح سلامت آگرہ میں آپہنچا۔ اُس وقت ہمایوں کی یہ حالت دیکھ
اُس کے بھائی مخالف تھے وہ بھی اُس سے متفق اور خیر خواہ ہو گئے اور سب نے
ایک بڑی فوج تیار کی۔ اور قنوج کے پاس لڑائی ہوئی۔ مگر ہمایوں کو یہاں
شکست فاش ہوئی۔ اور اُس کو ہند سے بھاگنا پڑا۔ چنانچہ بعد مشکل سندھ کی
سے وہ ایران میں پہنچا۔ اور طہماسپ شاہ صفوی سے مدد مانگی۔ اور تحائف اُس
کئے۔ شاہ ایران نے بھی اُس کی بڑی تواضع و مہمان داری و تعظیم کی چونکہ
اسپ اور اُس کی رعایا تمام شیعہ تھے۔ اور ہمایوں سُنی تھا اُس نے چاہا کہ شیعہ
ہب قبول کر لے تو مدد دے مگر اُس نے شیعہ ہونا قبول نہ کیا۔ آخر رحم کھا کر اُسنے
ہزار سوار معہ سپہ سالار خود ہمایوں کے ہمراہ کر دیا۔ ہمایوں نے اُس فوج سے پہلے
ہار کو ششش ماہ محاصرہ کر کے اپنے بھائی میرزا عسکری سے لے لیا۔ پھر کابل کو
اپنے بھائی میرزا کامران سے لیا۔ پھر اپنے تمام ملک کو سر کر لیا۔ اور دہلی اور آگرہ
میں بحال ہوا۔ اور شیر شاہ شکست کھا کر بدخشاں کو بھاگ گیا۔ یہ شیر شاہ مذکور قنوج
کی لڑائی میں ہمایوں کو شکست دے کر تمام ہندوستان کا بادشاہ ہو گیا تھا۔ شیر شاہ
کی اولاد اگر لائق ہوتی تو ہمایوں کو یہ ملک دوبارہ کہاں نصیب ہوتا۔ مگر اُس کی اولاد
میں خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ اور شیر شاہ جیسے بہادر نہ نکلے۔ اس لئے ہمایوں کی لڑائی

فوج کے ساتھ دہلی اور آگرہ وغیرہ ہندوستان کا پھر بادشاہ بن گیا۔ اور اپنے بھائی کو اندھا کر دیا۔ اور دیگر بھائیوں کو قتل کر ڈالا۔ مگر عمر نے وفا نہ کی۔ کہ چھ ماہ ایک مکان سے گر کر پچیس برس چھبیس سلطنت کر کے ۹۶۴ھ میں فوت ہوا اولاد رہی۔ محمد حکیم میرزا۔ محمد اکبر میرزا۔ نجیب النساء بیگم۔

ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بن ہمایوں

باپ کے بعد بادشاہ اُس وقت یہ موضع کلا

صوبہ لاہور میں باپ کی موت کی خبر سُن کر بادشاہ بن گیا۔ پھر دہلی میں آیا۔ اُس کی عمر تیرہ برس کی تھی۔ پہلے محمد اکبر اور اُس کے وزیر بیرم خاں کا (جو اکبر کے باپ ہمایوں کا خاص دوست اور سپاہی وفادار تھا۔ اور ہمایوں دہلی کا مالک اسی کی طفیل ہوا تھا) سکندر شاہ اور عادل شاہ کی افواج سے مقابلہ ہوا۔ اور اُس پر فتح پائی۔ اس محمد اکبر بادشاہ سے بیرم خاں کو بابا کا خطاب عنایت ہوا۔ اور فوج کا سپہ سالار کر دیا۔ پھر ہیموں بقال جو عادل شاہ کی افواج کا افسر تھا۔ ایک لاکھ فوج پیدل تیس ہزار سوار زرہ پوش اور ڈیڑھ ہزار فیل جنگی کے ساتھ دہلی کی طرف بڑھا۔ بیرم خاں نے تردی بیگ کو فوج کا افسر کر کے اُس کے مقابلہ میں بھیجا۔ لیکن تردی بیگ کو شکست ہوئی۔ بیرم خاں نے اس قصور پر تردی بیگ کو مروا ڈالا۔ اس تردی بیگ کی قوم چغتائی تمام بیرم خاں سے ناراض ہو گئی اور بیرم خاں مع فوج ہیموں سے لڑنے لگا۔ اور ہیموں کی فوج کو پانی پت میں شکست دی۔ اور ہیموں کو قید کر لیا۔ پھر اُس کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔ اُس وقت سلطنت مغلیہ ہندوستان میں مستقل ہو گئی۔ اور چند روز کے بعد سکندر سوری نے بھی اطاعت قبول کر

چونکہ بیرم خاں لوگوں پر سختی کرتا تھا۔ اُمرا اُس سے ناراض ہو گئے۔ اور بادشاہ سے عرض کی کہ آپ خود سلطنت کی عنان اپنے ہاتھ میں لیں۔ جب بیرم خاں نے دیکھا کہ سلطنت ہاتھ سے جاتی ہے تو بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا۔ مگر پھر نادم ہو کر بادشاہ کے پاؤں پر گر پڑا۔ بادشاہ نرمی سے پیش آیا۔ اس کے بعد بیرم خاں دنیا سے کنارہ کش ہو کر حج کے لئے مکہ شریف کو روانہ ہوا۔ مگر راستہ میں مبارک خاں کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اُس کے بعد بادشاہ نے تمام سلطنت کا انتظام اپنے ہاتھ میں رکھا اور اچھی طرح انتظام کیا۔ اور تمام ہندوستان اور کشمیر اور قندھار اور ایک حصہ دکن وغیرہ پر اپنا تسلّط جما لیا۔ اور بڑے دبدبہ کے ساتھ سلطنت کی اور جس میر یا راجہ پر فتح پاتا تھا۔ اُس کے ساتھ سلوک کرتا۔ اور اپنے فوج کے افسروں یا درباریوں میں داخل کر لیا کرتا تھا۔ کسی ملک کا صوبہ کر دیا کرتا تھا۔ جیسے راجگان جیپور۔ جودھپور۔ اور اودے پور اور بعض جگہ امراؤں کو بھیج کر ملک کو فتح کیا۔ اور بعض مقامات خود فتح کئے۔ اور نیز مالوہ اور جونپور اور جیپور اور قلعہ کالنجر و گجرات و مانڈو۔ بہار و جوناگڈھ مظفر نگر و علاقہ برابر وغیرہ مقامات پر فتح پائی۔ بنگالہ اور احمد نگر وغیرہ ریاستوں کو مفتوح کیا۔ اکبر قوی اور جید آدمی تھا۔ ریاضت جسمانی اور شکار کا بھی شوق رکھتا تھا۔ اکثر ایک دن میں تیس چالیس میل پیادہ پا چلا جاتا تھا اور علم کا قدردان تھا۔ اور نیز رعایا مسلمان و ہندو وغیرہ کو ایک نظر سے دیکھتا تھا۔ جزیہ ٹیکس وغیرہ جو پہلے بادشاہوں کے وقت جاری تھا وہ یک سمت موقوف کر دیا۔ اور فوج کے انتظام میں بڑی بڑی اصلاحیں کیں غرض یہ بادشاہ سب طرح سے اچھا اور ہوشیار اور رحمدل تھا۔ مگر اُس میں یہ بڑا عیب تھا کہ دیندار

نہ تھا۔ دین اسلام کو چھوڑ کر ایک اور مذہب ایجاد کر کے اُس کا نام دین الٰہی رکھا اور اپنے آپ کو اُس دین کا ہادی ٹھہرایا۔ اُس کے مذہب و دین کی بنیاد صرف عقل پہ تھی کہتا تھا کہ عقل سب دینوں میں موجود ہے۔ مذہب اسلام کو حق جاننا اور دوسرے دینوں کو باطل جاننا کیا ضرور ہے اسلامی اعتقادات حشر و نشر وغیرہ اعمال صوم و صلوٰۃ وغیرہ کو عقلی دلائل اور تاویلات ناجائز سے رد و بدل کر دیا۔ اور مذہب ہنود کی بہت باتوں تناسخ و آفتاب و ستارہ پرستی وغیرہ کو پسند کیا اور اپنے آپ کو سجدہ کرایا۔ اور مذہب مجوسی کو آتش پرستی میں اچھا سمجھا۔ اور بعض مسائل تثلیث وغیرہ میں مذہب عیسوی کو ترجیح دی۔ اور حلال کو حرام اور حرام کو حلال کیا۔ علماء و حکماء طمعی سے اُس وقت اکبر کی تائید کے لئے دلائل پیش کئے اور بادشاہ کو خطوط لکھتے تھے کہ ہم دین مجازی اسلام سے آپ کے حقیقی دین میں داخل ہو گئے خاص کر ابوالفضل جو بادشاہ کا بڑا دوست اور وزیر تھا۔ اور اُس کا بھائی فیضی جو بہت بڑا متبحر عالم اور شاعر تھا۔ یہ دونوں بھی اکبر کی خوشامد سے اُس کے مذہب کے بڑے معاون تھے۔ اور اُس کی تعریف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے بھی زیادہ کرتے تھے اس بیان کو اگر ہم طول دیں تو اُس کے واسطے ایک اور کتاب لکھنی پڑے مگر خالص اور دیندار علماء اور مسلمان اپنے دین پہ اُس وقت بھی قائم رہے۔ اور اپنے دین اسلام کو اُس تکلیف میں تھام رکھا۔ جیسے کوئی ہاتھ میں انگار رکھتا ہے۔ غرض مسلمانوں کے لئے یہ بھی ایک ایسا فتنہ تھا۔ کہ پہلے اُس کے اُس کی نظیر کم گزری ہے۔ بادشاہ سنہ ۹۶۳ھ میں تخت پر بیٹھا۔ اور سنہ ۱۰۱۴ھ میں فوت ہوا۔ پچاس برس سلطنت کی۔ محمد مرزا۔

محمد سلیم میرزا۔ دانیال میرزا۔ شرف النساء بیگم۔ آرام بانو بیگم اولاد رہی۔

نورالدین محمد جہانگیر ابوالمظفر بن محمد اکبر!

باپ کے بعد بادشاہ ہوکر آگرہ میں تخت نشین ہوا۔ اور باپ کا ملک قندہار و کابل و سندھ و دریائے عمان سے بنگالہ و گجرات و دکن تک تمام ہندوستان اس کی قلمرو میں تھا۔ اور بڑے شکوہ اور دبدبے کے بادشاہی کی۔ دنیا میں کوئی اسوقت اُس کے برابر زبردست بادشاہ نہیں تھا۔ اس بادشاہ کے عہد میں اوّل اوّل ہندوستان کا وزیر سر طامس رو بڑے شان و شوکت سے جہانگیر کے دربار میں آیا بادشاہ نے اُس کی خوب خاطر و تواضع کی۔ اس سفیر کی کوشش سے انگریزی تجارت نے رونق و ترقی پائی۔ لوگ اس بادشاہ کو سجدہ کرتے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی نے اُس کو سجدہ نہ کیا۔ اس لئے اُن کو قلعہ گوالیار میں تین برس قید میں رکھا۔ یہ بادشاہ اگرچہ شراب خوار اور عیاش تھا مگر عدل و انصاف اچھا کرتا تھا۔ اُس کا بھانجا سیف الدین جو اُس کا نہایت محبوب تھا اور بچپن سے اُس کو پالا تھا۔ ایک غریب بچے کے عوض میں جو اُس کے ہاتھی کے نیچے دب کر مرگیا تھا۔ قصاص دلا دیا تھا۔ کہ سیف الدین کو فیل کے نیچے ڈال کر مروا ڈالا۔ بائیس برس حکومت کی۔ ۶۹ سال کی عمر میں مرض ضیق النفس سے ۱۰۳۷ھ میں انتقال ہوا! اور لاہور میں نور جہان کے باغ میں جو اُس کی بیگم کے نام سے مشہور ہے دفن کیا گیا۔ سلطان پرویز اور سلطان خرم سلطان شہریار۔ اور سلطان جہاندار اور سلطان النساء بیگم اور بہار بیگم بانو اولاد چھوڑی۔ شہاب الدین شاہجہان ابوالمظفر

بن نورالدین جہانگیر۔ باپ کی وفات کے بعد بادشاہ ہوا۔ اُس نے بیٹھتے ہی سجدے کی رسم موقوف کر دی بعض ملک شاہزادگی کے زمانہ میں فتح کئے اور بعض عہد تخت نشینی میں فتح کئے۔ جن کی تفصیل یہ ہے قلعہ گوالیار و پشاور و قلعہ منصور گڈھ و دہار اوراوندصر اور قلعہ قندہار فتح کیا سنہ ۱۰۵۴ھ میں قلعہ چاندور گانچہ پانچھ کو فتح کیا سنہ ۱۰۵۰ھ میں چوڑ بھوج فتح ہوا۔ حالبان قلعہ فرسد فتح ہوا اور قلعہ مادیا و قلعہ ستوندہ و قلعہ دولت آباد و جوکتا و قلعہ سنگم نیز گلشن آباد و قلعہ سانہہ جوبند و پلاعون و بالاگھاٹ و بندر ہگلی و قلعہ تھانہ کھرے قلعہ کالنا دبست بکلانہ و کانگڑہ و کنبور و بلخ و بدخشاں و قلعہ کہمرود و رتمدری۔ وسعیری نگر ولایت تلات و کشمیر و تبت و دکن وغیرہ فتح کئے سنہ ۱۰۵۷ھ میں عمارت دہلی ختم ہوئی۔ ساٹھ لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ سنہ ۱۰۶۶ھ میں جامع مسجد دہلی بن چکی۔ دس لاکھ روپے کی لاگت آئی۔ دو کروڑ پچاس لاکھ روپے سے عمارت روضہ تاج گنج آگرہ و قلعہ شاہجہان آباد و باغات و عمارات و کابل و قندہار و کشمیر وغیرہ تیار کئے مدت سلطنت میں چودہ کروڑ پچاس لاکھ روپیہ بخشش کیا۔ چار لاکھ بیگہ زمین ایک سو آٹھ گاؤں دل سال جلوس تخت کے مستحقوں کو دئے۔ ایک قندیل اڑھائی لاکھ کی مکہ شریف میں بھیجی۔ بڑا عادل تھا۔ سلطنت کے انتظام سے کبھی غافل نہ ہوتا تھا اور تجربہ کار لوگوں کو نوکر رکھتا تھا۔ اسی وجہ سے اس کے عہد میں ہمیشہ امن و امان رہا۔ اُس کے چار بیٹے تھے۔ اورنگ زیب دارا شکوہ۔ محمد شجاع۔ محمد مراد بخش اور چار بیٹیاں تھیں۔ انجمن آرا بیگم۔ گیتی آرا بیگم و جہان آرا بیگم۔ دہر آرا بیگم۔ تیس برس اور تین مہینے سلطنت کی۔ ۷۶ برس کی عمر میں سنہ ۱۰۷۶ھ میں فوت ہو کر آگرہ میں مدفون ہوا۔

ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بہادر بادشاہ

اس بادشاہ نے شاہزادگی کے زمانہ میں بارہ برس کی عمر میں مست ہاتھی کا مقابلہ کیا۔ اور ولایت بخارا اور بلخ کو فتح کیا۔ اور اپنے ایام سلطنت میں ولایت کامروپ و آسام و کوچ بہار و تعلہ پور و حیدر آباد و قلعہ گول کنڈا۔ اور سکھر اور ملک سنتا اور قلعہ ظاہری جو بسنت گڈھ دستارہ۔ دیرتا نالہ دوردان گڈھ۔ دکھنا راجگڈھ دلوبنہ وڈاکن گیری وغیرہ فتح کئے۔ اور آگرہ کی شہر پناہ و قلعہ دہلی شاہجہان کی تی مسجد بنائی۔ جب شاہجہان ۱۰۶۸ھ میں بیمار ہوا۔ تو دارا شکوہ دہلی سے جاکر آگرہ میں بادشاہ بن کر سلطنت کے انتظام میں مصروف ہوگیا۔ اور دوسرے بھائی جو اطراف ملک میں تھے۔ اُن کو کچھ خبر نہ دی۔ اور اُن کے وکلار کو قید کردیا۔ اسلئے محمد شجاع چونکہ بنگالہ میں تھا۔ باپ کی موت کی خبر سُن کر وہاں بادشاہ بن گیا۔ اور مرادبخش گجرات میں بادشاہ بنگیا۔ اورنگزیب کو جب باپ کی بیماری کی خبر پہنچی۔ تو اورنگ آباد دیر بان پور میں آیا۔ اور باپ کی بیمار پرسی کی عرضی لکھی۔ دارا شکوہ نے شاہجہان کو اس عرضی کا جواب نہ لکھنے دیا۔ اور بھائیوں کے مقابلہ اور جنگ کے لئے فوج شاہی روانہ کردی۔ اول اوجین کے قریب پر تاب گڈھ میں شاہی فوج نے اورنگ زیب کی فوج سے سخت مقابلے کے بعد شکست کھائی۔ پھر دارا شکوہ نے اورنگ زیب سے اکبر آباد کے قریب ایک بڑی بھاری لڑائی کی دارا شکوہ نے شکست کھا کر دہلی کا راستہ لیا پس اورنگ زیب نے آگرہ کا تخت سنبھال لیا۔ اور اپنے باپ شاہجہان کو قید کرلیا۔ اور اپنے بھائی مرادبخش کو بھی قید کرکے دارا شکوہ کا تعاقب کیا لیکن دارا شکوہ دہلی سے لاہور اور پھر لاہور سے ملتان گیا اور وہاں سے قندھار

کے نواح میں حیران و پریشان پھرتا رہا۔ پھر محمد شجاع نے بنگالہ کے ملک میں سر اٹھایا۔ اورنگ زیب اُدھر متوجہ ہو گیا۔ محمد شجاع نے بھی شکست کھائی اور اسی نواح میں حیرانی سے مر گیا۔ دارا شکوہ اب پھر آسودہ ہو کر کچھ لشکر فراہم کر کے گجرات کی طرف آیا۔ اجمیر میں آ کر اورنگ زیب سے مقابلہ کیا۔ آخر اُس وقت بھی شکست کھا کر گجرات کی طرف بھاگ گیا۔ وہاں سے پکڑا آیا۔ اور دہلی میں مقتول ہوا۔ پس اورنگ زیب عالمگیر اب اطمینان سے سلطنت کرنے لگے۔ سنہ ۱۰۵۷ھ میں شیوراج تبت برنگ فتح ہوا۔ سنہ ۱۰۸۸ھ میں افاغنہ کی فتح ہوئی۔ سنہ ۱۰۹۷ھ میں بیجاپور لے لیا۔ سنہ ۱۰۹۸ھ میں کلنڈہ سکنڈہ فتح ہوا۔ دہائے ہفت سالہ شروع ہوئی۔ سنہ ۱۱۱۱ھ میں قلعہ ستارہ لے لیا۔ سنہ ۱۱۱۹ھ میں سکھوں نے سر اٹھایا۔ اور اُن کو دبایا۔ سوا اس کے اور بھی قلعے فتح کیے۔ لاہور کی بادشاہی مسجد بنوائی۔ اکبرآباد میں اور سرائیں مسجدیں بنوائیں۔ مذہب اسلام کا بہت پابند تھا۔ اور متقی تھا۔ ہندوؤں اور مسلمانوں پر نرمی کا برتاؤ کرتا تھا۔ راجپوتوں سے اکثر لڑائی رہی۔ دکن میں کئی لڑائیاں کیں۔ محمد اکبر اُن کا بیٹا پہلے راجپوتوں کے بہکانے سے مقابلے کو کھڑا ہو گیا۔ پھر شکست کھا کر مطیع ہو گیا۔ اور ایران میں جا کر مر گیا۔ اورنگ زیب دشمن کی خوب خبر لیتا۔ ہندوؤں سے جزیہ لینا شروع کیا اس لیے کہ وہ مرہٹوں سے ملنے لگے اور سلطنت میں ضعف آنا شروع ہوا پچاس برس کچھ دن اوپر سلطنت کی۔ اکانوے سال کی عمر میں سنہ ۱۱۸۱ھ میں انتقال فرمایا۔ اولاد محمد سلطان بہ سبب موافقت محمد شجاع مقید ہوا۔ اور قید میں باپ کی موجودگی میں مر گیا۔ محمد اعظم شاہ اُن کو گجرات دکن کا صوبہ دیدیا۔ محمد اکبر عالمگیر اُن کا ذکر گزر چکا ہے۔ محمد کام بخش اُن کو مالوہ کا ملک دے دیا۔ محمد شاہ اعظم اُس کو کابل د

لاہور دے دیا۔ ایک لڑکی کا نام زیب النساء بیگم تھا۔ یہ عالم حافظہ شاعرہ تھی۔ دوسری کا نام نواب زینت النساء بیگم تیسری نواب زبدۃ النساء بیگم تھی۔ چوتھی مہر النساء بیگم تھی۔ سلطان محمد اعظم شاہ بن اورنگ زیب احمد نگر دکن میں باپ کی جگہ اُس کی موت کی خبر سُن کر بادشاہ ہوا۔ محمد معظم نے جب کابل میں باپ کے مرنے کی اور محمد اعظم کے تخت پر بیٹھنے کی خبر سُنی تو کابل لشکر کشی کی اور بھائی کو خط لکھا کہ باپ کی تقسیم پر قناعت کرنا چاہیئے۔ اور بھائیوں کی آپس میں لڑائی فساد اچھا نہیں محمد اعظم نے غصّے ہو کر جواب لکھا۔ کہ دو پادشاہ دراقلیمے نگنجند۔ یہ کہکر مع لشکر کثیر گجرات سے کوچ کیا! اور معظم شاہ نے بھی مع فوج خود کوچ کیا۔ دھولپور کے میدان میں سنہ ۱۱۱۹ھ میں سخت لڑائی ہوئی اعظم شاہ شکست کھا کر مقتول ہوا۔ معظم شاہ کی فتح ہوئی۔ چھ ہزار سوار و پیادہ سپاہ اور پچاس امیر ہاتھی نشین مقتول ہوئے اعظم شاہ تین ماہ ۲۰ روز سلطنت کر کے پچیس برس کی عمر میں مقتول ہوئے۔ اور دو بیٹے بھی ہاتھی سے گر کر مر گئے۔

ابو نصر قطب الدین معظم شاہ عالم بہادر شاہ بھائی کے قتل کے بعد آگرہ کے تخت پر بیٹھا۔ اُس نے کوئی نیا ملک فتح نہیں کیا۔ مگر سنہ ۱۱۲۰ھ میں اُس کو خبر پہنچی کہ محمد کام بخش اُس کے بھائی نے بیجا پور میں جو باپ کے وقت میں اُس کے تصرف میں تھا۔ اپنے نام کا سکہ وخطبہ جاری کر دیا۔ اس لئے یہ بادشاہ بڑے لشکر کے ساتھ اُس کے دبانے کو گیا۔ حیدر آباد کے قریب ایک بڑی لڑائی ہوئی محمد کام بخش کو شکست ہوئی اور آخر قتل کیا گیا۔ نزع کے وقت بہادر شاہ کے پاس لایا گیا۔ بہادر شاہ کے ایک لڑکے نے محمد کام بخش کو پوچھا کہ تم نے باوجود قلیل فوج کے بادشاہ کا کیوں مقابلہ کیا۔ کہا میں سلطان ماضیہ کی سنت بجا

لایا۔ تم باپ کے پیچھے اتفاق سے سب برادر ملک تقسیم کر لینا۔ اور یہ سنت پیدا کرنی۔ بہادر شاہ نے پھر دکن کا انتظام کر کے لاہور کی طرف توجہ کی سکھوں کی خبر لی۔ بڑا عالم فاضل عابد صالح بزرگ و شجاع بادشاہ تھا۔ جملہ ملازم و حکام و زمیندار اُس سے خوش تھے کثیر اولاد تھا۔ سترہ شاہزادے اُس کے دائیں بائیں بیٹھتے تھے۔ محمد جہاندار شاہ۔ محمد عظیم الشان۔ رفیع الشان۔ خجستہ اختر جہاں۔ اور اولاد کے آگے بہت اولاد تھی۔ دو لڑکیاں تھیں۔ دہر فیروز بانو بیگم۔ دولت افروز بانو بیگم ستر سال کی عمر میں ایک ماہ پانچ سال سلطنت کر کے ۱۱۲۴ھ ہجری میں فوت ہوئے۔ اور کہنہ دہلی میں خواجہ قطب الدین قدس سرہٗ کے قریب مدفون ہوئے۔

ابوالفتح معز الدین محمد جہاندار شاہ بن بہادر شاہ

باپ کے بعد تخت نشین ہُوا اُس بادشاہ نے بھی کوئی نیا ملک فتح نہیں کیا۔ جب بہادر شاہ فوت ہو گیا۔ بھائیوں کا سلطنت کے لینے میں بڑا کشت و خون ہُوا۔ جہاندار شاہ موصوف اور رفیع الشان اور جہاں شاہ باتفاق میر الامرا ذوالفقار وزیر ایک طرف ہو گئے اور عظیم الشان مدعی سلطنت ہو کر ایک طرف ہُوا۔ آخر کار عظیم الشان شکست کھا کر مقتول ہُوا۔ پھر جہاندار شاہ کی دوسرے بھائیوں سے بگڑ گئی۔ اور اُن سے جنگ ہوئے۔ آخر وہ بھی یعنی رفیع الشان و جہان شاہ مع پسر فرخندہ اختر مقتول ہوئے۔ اور عرصہ کے بعد سلطان محمد کریم پسر عظیم الشان کو بھی وزیر مذکور کی صلاح سے قتل کر دیا۔ اور فارغ البالی سے

سلطنت کی۔ لیکن چونکہ یہ بادشاہ بڑا عیش دوست تھا۔ تخت نشینی کے نو ماہ بعد فرخ سیر پسر عظیم الشان حسین علیخاں اور عبد اللہ خاں سادات کی سازش سے بنگالہ سے باپ اور بھائی کا عوض لینے کے لئے جہاندار شاہ پر چڑھ آیا۔ جہاندار شاہ نے بھی اسی مقابلہ کے لئے اپنے بیٹے اعز الدین کو بڑی فوج کے ساتھ روانہ کیا۔ الہ آباد کے قریب موضع کچھوہ میں فریقین کی سپاہ جمع ہو گئی۔ اور لڑائی ہوئی اعز الدین فرخ سیر سے شکست کھا کر آگرہ میں پہنچا۔ پھر کچھ ایام کے بعد فرخ سیر آگرہ میں آیا جہاندار شاہ خود اس کے مقابلہ میں نکلا۔ مگر شکست کھا کر دہلی میں آگیا۔ اور فرخ سیر آگرہ کے تخت پر بیٹھ گیا۔ دہلی کے قریب آکر جہاندار شاہ اور ذوالفقار کو قتل کر کے دونوں کا سر نیزہ پر لٹکا کر دہلی میں داخل ہوا اور مستقل بادشاہ بن گیا۔ جہاندار شاہ نے ۹ ماہ کچھ دن بادشاہت کی۔ ۵ برس ۲ ماہ ۲۸ دن کی عمر میں جنگ مذکور میں مقتول ہو کر سنہ ۱۱۲۴ھ میں مقبرہ ہمایوں میں مدفون ہوئے اُن کے دو بیٹے تھے۔ ایک اعز الدین جو باپ کے سامنے مقتول ہوا۔ اور دوسرے عزیز الدین معین۔ محمد فرخ سیر بن عظیم الشان بن بہادر شاہ سنہ ۱۱۲۴ھ میں جہاندار شاہ کو قتل کر کے تخت شاہجہان پر بادشاہ ہوا۔ سید عبد اللہ کو قطب الملک یار وفادار ظفر جنگ خطاب دیا۔ اور وزارت کا خلعت عنایت کیا۔ اور سید حسین علی خاں کو امام الملک و امیر الامراء کا خطاب مقرر کیا۔ ایسے ہی اور مقرب امراء کو خطاب دیئے اس سے بھی سوا موروثی ملک کے کوئی جدید ملک فتح نہیں کیا سنہ ۱۱۲۵ھ میں حسین علی خاں نے جیت سنگھ پسر جسونت سنگھ کی شورش سن کر جودھپور میں اس کی جا کر خبر لی۔ اور فتح پائی۔ اور جیت سنگھ کی لڑکی فرخ سیر کی شادی کے لئے لایا۔ پھر سکھوں کی قوم کے سردار گوبند نے نوے ہزار فوج پیادہ اور سوار کے

ساتھ پنجاب میں شورش کی۔ اور اہل اسلام پنجاب کو ایذا دینی شروع کی۔ عبدالصمد خاں اُس کے مقابلے میں بھیجا۔ وہ اُس کو دہلی میں گرفتار کر کے لائے۔ اور قتل کیا۔ فرخ سیر چونکہ سیدوں کا آوردہ تھا۔ سیدوں کے اقبال سے بادشاہت کرتا رہا۔ اور خود کمزور تھا۔ مگر اُس نے سیدوں سے بگاڑ لی۔ سنہ ۱۱۳۱ھ میں عبداللہ خاں و حسین علی خاں نے بڑی بے عزتی سے اُس کو اندھا کر کے قید خانہ میں ڈال دیا اور پھر دو ماہ کے بعد اُس کو قتل کر ڈالا۔ اُس پر میرزا بیدل نے کہا ہے۔

دیدی کہ چہ بادشاہ گرامی کردند — صد جور و جفا زراہ خامے کردند
تاریخ چو از خرد بجستم فرمود — سادات بوے نمک حرامی کردند

۶ برس ۳ ماہ ۱۵ دن بادشاہت کر کے سنہ ۱۱۳۱ ہجری میں ۵۳ سال ۸ ماہ ۱۲ روز کی عمر میں مقتول ہو کر مقبرہ ہمایوں میں مدفون ہوا۔ شمس الدین ابو البرکات رفیع الدرجات بن رفیع الشان بن بہادر بادشاہ سنہ ۱۱۳۱ھ میں تخت دہلی پر بیٹھا جہاندار شاہ نے اُس کو قلعہ سلیم گڑھ میں قید کر رکھا تھا۔ عبداللہ خاں حسین علی خاں نے جب فرخ سیر کو اسیر اور مکحول کیا۔ تو اُس وقت انہوں نے قید سے نکالکر بادشاہ بنایا۔ اس لئے یہ مصیبت زدہ بہت ہی لاغر و ضعیف تھا۔ اور ملک لینے کی توفیق کہاں تھی۔ اپنی خیر منانی غنیمت سمجھتا تھا۔ ۳ ماہ گیارہ دن حکومت کر کے تپ دق کی بیماری سے لاولد فوت ہوا۔ اور مقبرہ ہمایوں ہی میں مدفون ہوا۔ ۲۰ سال چار مہینے چند دن کی عمر تھی۔

رفیع الدولہ شاہجہان

ثانی رفیع الدرجات سنہ ۱۱۳۱ھ میں تخت دہلی پر بیٹھا جب رفیع الدرجات فوت ہوئے یہ قید میں

تھے۔ اُس وقت سادات مذکورین نے اُس کو قید خانے سے نکال کر بادشاہ بنایا۔ چونکہ قید خانے میں رہے تھے۔ یہ بھی نہایت نحیف البدن تھے ۳ مہینے ۲۸ دن بادشاہت کی سنہ ۱۱۳۱ھ میں اسہال کی مرض سے لاولد فوت ہو کر مقبرہ ہمایوں میں مدفون ہوئے۔ فرخ سیر و رفیع الدرجات و رفیع الدولہ تینوں بادشاہ ۸ ماہ میں فوت ہو گئے۔ اور تینوں کے وقت بادشاہی سادات کے ہاتھ میں تھی۔ اُنکے سامنے اور کسی کی پیش نہیں جاتی تھی۔ اُس کے عہد میں ایک یہ معاملہ پیش آیا کہ سلطان نیکو سیر بن محمد اکبر بن عالمگیر اورنگ زیب میر حسین بازاری اور صفی خاں کی مدد سے اکبر آباد میں تخت شاہی پر بیٹھ گیا تھا۔ سید حسین علی خاں اور رفیع الدرجات نے اُس کو پکڑ کر قید کر دیا۔

ابوالفتح ناصرالدین

ابوالفتح ناصرالدین محمد شاہ روشن اختر بن جہان شاہ بن بہادر شاہ سنہ ۱۱۳۱ھ میں اکبر آباد میں تخت پر بیٹھا پہلے یہ بھی قید تھا اُس کو بھی سیدوں نے ہی قید سے نکال کر تخت پر بٹھایا تھا مگر اُس وقت اور امراء نے بادشاہ کو سیدوں سے بدظن کر دیا۔ اور جانبین سے دل میں کینہ بیٹھ گیا۔ اس اثناء میں نظام الملک کا صوبہ دکن پر تصرف ہو گیا چونکہ یہ صوبہ حسن علی خاں کا تھا۔ اس لئے حسن علی خاں مع بادشاہ نظام الملک کی تنبیہ کے لئے دکن کو روانہ ہوئے۔ جب فتح پور کے قریب پہنچے تو میر حیدر خاں ژانی بتقریب سے قریب ہو کر حسن علیخاں کو خنجر سے قتل کر دیا۔ یہ خبر سن کر پیچھے سے سلطان ابراہیم خاں پسر رفیع القدر دہلی کے تخت پر بیٹھ گیا۔ یہ خبر سن کر محمد شاہ نے جرار فوج کے ساتھ آگر ابراہیم کا مقابلہ کیا اور فتحیابی اور اُس کو قید کر دیا اور قطب الملک جس کو محمد شاہ نائب کر گیا تھا اور جس نے ابراہیم کو تخت پر بٹھایا تھا اُس کو قید

کر دیا۔ چونکہ یہ بادشاہ عیاش اور امور سلطنت سے غافل تھا۔ سلطنت میں ضعف آ گیا اور بادشاہ کا حکم جیسے چاہیئے تھا۔ ویسا نہ رہا۔ اُس کے عہد میں سکھوں نے اور بھی زور پکڑا۔ بلکہ ہر ایک جگہ کے حاکم جو بادشاہ کیطرف سے نائب تھے مستقل حاکم اور بادشاہ بن بیٹھے۔ صوبہ بنگالہ بھی سرخود ہو گیا۔ جب نادر شاہ نے سنا کہ بادشاہ کمزور اور غافل ہے۔ تو اُس نے ہندوستان کا ارادہ کیا۔ اور دہلی پر چڑھ آیا۔ چونکہ راستہ میں کوئی اس کا مزاحم نہ ہو سکا۔ شاہی فوج نے کرنال پر اُس کا مقابلہ کیا۔ مگر شکست کھائی۔ اور لاچار محمد شاہ نے اپنے آپ کو نادر شاہ کے حوالہ کیا۔ اور نادر شاہ کے ساتھ دہلی میں داخل ہوا۔ نادر شاہ نے محمد شاہ کی دار مدار کی۔ اور اہل دہلی کو کچھ نہ ستایا۔ مگر بدقسمتی سے دہلی میں یہ خبر مشہور ہوئی۔ کہ محمد شاہ نے نادر شاہ کو مار ڈالا اس لئے دہلی میں کچھ فساد شروع ہو گیا۔ لہٰذا نادر شاہ نے غضبناک ہو کر قتل عام کا حکم دیا۔ اور ایک دن رات قیامت قائم رہی۔ ۲۰ ہزار آدمی مارا گیا۔ العیاذ باللہ۔ اُس کے بعد اُس نے اپنا تسلط جما لیا۔ بے حساب لوٹ لیکر نادر شاہ دہلی سے اپنے وطن ایران کو روانہ ہوا۔ اور محمد شاہ کو پھر تخت پر بٹھا گیا۔ اور جو صوبہ محمد شاہ سے پھر گئے تھے۔ اُن کو لکھا کہ اگر تم محمد شاہ کی اطاعت نہ کرو گے تو تمہاری خوب خبر لوں گا۔ محمد شاہ نے ۲۹ سال اور ۶ ماہ اور دس دن سلطنت کی ۴۷ سال ایک مہینہ ۳ دن عمر ہوئی۔ سنہ ۱۱۶۱ھ میں بعارضہ مرض فوت ہوا۔ ابو المظفر مجاہد الدین احمد شاہ بن محمد شاہ بادشاہ سنہ ۱۱۶۱ھ میں تخت پر بیٹھا۔ اول اُس کا نواب صفدر جنگ وزیر تھا۔ پھر کچھ تبدیل تغیر ہوا۔ اور نظام الدین پسر قمر الدین خان وزیر ہوا۔ اُس بادشاہ نے کوئی نیا ملک فتح نہیں کیا۔ البتہ شاہزادگی کے عہد میں

نادر شاہ کے بعد جب احمد شاہ درانی نے ہندوستان کا قصد کیا۔ تو احمد شاہ نے باپ کے حکم سے احمد شاہ درانی کا سرہند پر جا کر مقابلہ کیا۔ اور بڑی سخت لڑائی کی اور فتح پائی۔ اور وزیر قمر الدین بھی جنگ میں مرگیا۔ اور احمد شاہ ولایت کو واپس گیا۔ اب خبر سنی کہ محمد شاہ بادشاہ فوت ہوگیا۔ احمد شاہ آتے ہی باپ کے تخت دہلی پر بیٹھ گیا۔ اس کے عہد کے دوسرے سال پھر احمد شاہ درانی نے ہندوستان پر حملہ کیا۔ اس دفعہ فتحیاب ہوا۔ اور پنجاب کا ملک دبالیا۔ اور اس وقت اور بھی کچھ ملک موروثی ہاتھ سے نکل گیا۔ ملک دکن کو مرہٹوں اور نظام الملک کی اولاد نے دبالیا۔ اور عظیم آباد اور بنگالہ کو جہابت خاں نے دبالیا۔ اور الہ آباد اور اودھ پور پر صفدر جنگ نے قبضہ کرلیا۔ اور دہلی و مراد آباد کو محمد علی خان روہیلہ نے اور فرخ آباد کو قائم خاں نے اور اجمیر وغیرہ کو راجپوتوں نے اور آگرہ و نواح کو سورج مل نے اور لاہور کو معین الملک نے دبالیا۔ غرض بادشاہان مغلیہ کی طرف سے جہاں جہاں کوئی حاکم تھا۔ وہ اس وقت سلطنت کا ضعف دیکھ کر خود قابض و مالک ہو بیٹھا اور اور بادشاہ کے پاس سوائے نواح دہلی و پنجاب کی جانب سرہند تک اور دوسری جانب سے گنگا تک کچھ نہ رہا۔ سنہ ۱۱۶۶ھ میں صفدر جنگ جو سابق وزیر تھا۔ اور پھر مراد آباد دہلی کا حاکم ہوگیا تھا۔ اس نے بادشاہ سے عاقی ہو کر لڑائی کی۔ بادشاہ نے نجیب الدولہ کو بلا کر اس کے مقابلہ کو بھیجا۔ بڑی لڑائی ہوئی اور دہلی میں بڑی خرابی ہوئی۔ آخر صفدر جنگ صلح کر کے صوبہ اودھ کو واپس گیا۔ اور عماد الملک غازی الدین خاں بالاستقلال وزیر ہوگیا۔ لیکن آخر میں وزیر عماد الملک غازی الدین میں سوء مزاجی پیدا ہوگئی۔ وزیر مذکور نے بادشاہ احمد شاہ کی

آنکھوں میں گرم سلائی ڈال کر اندھا کر دیا۔ اور اُس کی والدہ کو بھی مذکور اندھا کر کے دونوں کو قید کر دیا۔ اس بادشاہ نے چھ برس اور چند مہینے بادشاہی کی۔ ۵۳ برس چھ مہینے ۱۱ دن کی عمر ہوئی بسنہ ۱۱۶۷ھ میں فوت ہو کر مقبرہ مریم مکانی بیرون دہلی مدفون ہوئے۔ ایک بیٹا بیدار بخت پیچھے چھوڑا۔

عزالدین عالمگیر ثانی

عزالدین عالمگیر ثانی بن جہاندار شاہ بن بہادر شاہ ۱۱۶۷ھ میں تخت دہلی پر بیٹھا۔ اُس کی تخت نشینی کا بانی عماد الملک غازی الدین وزیر تھا۔ اُس نے احمد شاہ کو اندھا کر کے اُس کو قید سے نکال کر ۵۷ برس کی عمر میں تخت پر بٹھا دیا۔ عماد الملک غازی الدین خان نے پنجاب کو دہلی سے ملانے کا قصد کیا اس لئے احمد شاہ درانی نے پھر تیسری بار لڑائی کے لئے دہلی داخل ہو کر دہلی میں لوٹ مار شروع کی۔ اور نجیب الدولہ روہیلہ کو سلطنت کا وزیر مقرر کر کے قندہار کو واپس چلا گیا اور عماد الملک کو موقوف کر دیا اسکے بعد عماد الملک امرا اور مرہٹوں کو ہمراہ لیکر دہلی پر چڑھ آیا اور دہلی کی وزارت پر مسلط ہو گیا۔ نجیب الدولہ وغیرہ نے احمد شاہ ابدالی کو پھر بلایا۔ اور احمد شاہ مذکور پھر آیا۔ جب عماد الملک نے اُس کے آنے کی خبر سنی۔ تو اُس نے بادشاہ عالمگیر ثانی کو قتل کر کے اُسی خاندان سے شاہجہان ثانی محی السنہ بن کام بخش بن اورنگ زیب کو برائے نام تخت پر بٹھا کر بھاگ کر بھرت پور میں جا چھپا۔ اور مرہٹوں کو ورغلایا۔ احمد شاہ درانی مع نجیب الدولہ و نواب شجاع الدولہ وغیرہ بھی مرہٹوں کے مقابلہ کے لئے ادھر گئے۔ راجہ دتا سندیا راجہ گوالیار احمد شاہ کے مقابلہ نکلا۔ جنگ عظیم کر کے مقتول ہوا۔ فوج بھاگ گئی۔ اور احمد شاہ با فتح و ظفر ولایت کو واپس چلا گیا۔ اور عالمگیر ثانی کو قائم رہنے دیا۔ اور اُس سے رشتہ گانٹھ لیا

جب یہ خبر دتا کی دکن میں پہنچی۔ تو بھاؤ یادور زادہ بالاجی بہت کثیر فوج کے ساتھ ہندوستان پر چڑھ آیا۔ اور دہلی کو فتح کر لیا اور لوٹ لیا شاہ جہان ثانی کو معزول کر کے جوان بخت پسر عالی گوہر پسر شاہ جہان ثانی کو تخت پر بٹھا دیا۔ احمد شاہ درانی یہ خبر سُن کر پھر ہندوستان پر آیا۔ اور ادھر سے راجہ بھاؤ پیشوا اُس کے مقابلہ کو تیار ہوا۔ اور پانی پت کے میدان میں فریقین کا جنگ عظیم ہُوا۔ بھاؤ مع ہزارہا سواروں کے خود مقتول ہُوا۔ مقتولوں کا خون پانی کی طرح بہا پھرتا تھا۔ احمد شاہ نے اُس فتح کے بعد عالی گوہر بن شاہجہان ثانی کو بادشاہ کر دیا۔ مرزا جوان بخت کو اُس کا نائب کر دیا۔ اور شجاع الدولہ کو اُس کا وزیر اور نجیب الدولہ کو امیر الامرا کر دیا۔ اس بادشاہ نے چھ سال سات ماہ ۸ دن سلطنت کی۔ ۴۷ سال کی عمر پائی سنہ ۱۱۷۳ھ میں فوت ہو گئے ہمایوں کے مقبرہ میں مدفون ہو گئے۔ برائے نام ہی سلطنت باقی رہ گئی تھی۔ اولاد یہ تھی شہزادہ عالی گوہر۔ میرزا جیعت۔ میرزا منگو۔ میرزا طالعہ۔ میرزا حسنتو۔ خیر النسا بیگم۔ دولت افسار بیگم۔ کرامت النسا بیگم۔

ابو العدل رفیع الدین محمد شاہ عالم عالی گوہر بن عالمگیر ثانی

سنہ ۱۱۷۳ھ میں تخت پر بیٹھا۔ باپ کی حیات میں عماد الملک غازی الدین کے جور و جفا سے دہلی سے خارج ہو گئے تھے۔ پھر نواب محمد علی خاں کے ہمراہ بنگالہ کی تسخیر کے درپے ہو گئے۔ جب باپ کی موت سُنی تو بادشاہ بن گئے۔ اُن کے عہد میں بہت سے وارداتیں پیش آئیں۔ قاسم علی خاں نے انگریزوں سے شکست کھائی۔ شجاع الدولہ نے بھی بکسر کی لڑائی میں شکست پائی۔ سنہ ۱۱۷۸ھ میں

بادشاہ نے انگریزوں سے صلح کرلی۔ شجاع الدولہ نے پھر دوبارہ انگریزوں سے لڑائی کی۔ شکست پائی چند روز دہلی میں پٹھانوں کا فریق غالب ہوگیا۔ اور شاہ کو اپنے قبضہ میں کرلیا۔ اُس وقت روہیلوں کے سردار ضابطہ خاں کے بیٹے غلام قادر نے بیجا حرکت کی کہ شاہ عالم کے بیٹوں اور پوتوں کو شاہ عالم کے سامنے بڑی بڑی ذلتیں پہنچائیں۔ اور شاہ عالم کی آنکھیں خنجروں سے نکالیں۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ میں مرہٹے آپہنچے۔ اور اُنہوں نے بادشاہ کو اس ظلم سے بچایا مگر تاہم بادشاہ تنگ تھا۔ آخر ۱۲۱۸ھ میں لارڈ لیک نے مرہٹوں کی دوسری لڑائی میں شاہ عالم گیر کو مرہٹوں کے پنجے سے چھوڑایا۔ اور شاہ عالم کی پنشن مقرر کردی اور غلام قادر مذکور کو سندھیا نے پکڑ کر سخت اذیت دی اور اُس کا سر کاٹ کر شاہ عالم کے قدموں پر ڈال دیا۔ غرض اُس کے عہد میں ایسے مصائب اور حوادث پیش آئے۔ کہ دولت شاہ عالم کا خاتمہ ہی ہوگیا۔ اور برائے نام بلکہ فرضی بادشاہی رہ گئی اٹھتالیس سال اور ۶ ماہ پادشاہی کی۔ اُن کے تین لڑکے تھے اور پانچ لڑکیاں ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی غازی بن شاہ عالم ۱۲۲۱ھ میں دہلی کا بادشاہ ہوا۔ سوائے قلعہ دہلی کے اور چند باغات کے کچھ ملکیت نہ رہی۔ اور اپنے باپ کی طرح انگریزوں کا پنشن خوار رہا۔ ایک لاکھ روپیہ ماہوار ملتا تھا لیکن بادشاہ فیاض اور عابد زاہد تھا۔ قریباً تیس سال بادشاہ رہا۔ ۱۱۵۳ھ میں ۷۰ سال کی عمر میں فوت ہوا۔ خواجہ قطب الدین کے پاس مدفون ہوا۔ اُن کے عہد میں ۱۲۳۹ھ میں شاہ عبدالعزیز کا انتقال ہوا۔ ۱۲۴۱ھ میں سید احمد صاحب بریلوی اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سکھوں کی لڑائی میں شہید ہوئے۔ سنہ ۱۲۵ ھ میں سید حسن قنوجی

والد سید محمد صدیق حسن خاں نواب بھوپال کے فوت ہوئے۔ یہ اُن کی اولاد تھی میرزا ابوظفر ولیعہد۔ و میرزا بلند بخت۔ و میرزا جہاں خسرو۔ و میرزا جہانگیر۔ و میرزا سلیم وغیرہ تھے! ور اُن کے امرار نواب نوازش خاں و دبیر الدولہ وغیرہ تھے؛

سراج الدین ابوالمظفر محمد بہادر شاہ

سراج الدین ابوالمظفر محمد بہادر شاہ بادشاہ ثانی بن محمد اکبر شاہ

۱۲۵۳ھ میں تخت پر بیٹھا۔ جو باپ کی حالت تھی وہی اس کی بھی تھی وہی جاگیر دہی پنشن ۱۲۷۳ھ میں غدر میں بعذر بغاوت انگریزوں نے قید کر کے رنگون میں جلاوطن کر دیا۔ اور وہیں فالج کی مرض سے فوت ہو گیا۔ اُن کے بھی ۱۲ یا زیادہ لڑکے لڑکیاں تھے پس خاندان تیموریہ کا اسپر خاتمہ ہوا۔ غدر کے زمانہ تک دہلی میں اسلام کی نہایت عمدہ رونق تھی۔ ہر گلی کوچے اور مساجد میں علما رو فضلا ر مدرس تدریس اور وعظ میں مصروف ہوتے تھے اور بادشاہوں کی طرف سے اُن کو ماہوار تنخواہیں جاری تھیں۔ ہر ملک کے لوگ اور طلبا ریہاں سے دین دنیا کما حقہٗ لیکر جاتے تھے۔ سخاوت کی وہ کثرت تھی۔ کہ کوئی ناآشنا رستا فر غریب معذور آدمی بھوکا نہیں رہتا تھا۔ کئی جگہ لنگر جاری تھے غدر کے ہونے کی دیر تھی۔ کہ معاملہ برعکس ہو گیا۔ علما ر و فضلا ر و سخاوت و فیاضی کا نام و نشان جاتا رہا۔ کوئی دار البقا جا بسے اور کوئی وطن چھوڑ کر مکہ مدینہ میں مسکن گزیں ہو گئے اور سخی اور فیاض بھی علی ہذا القیاس کوئی دیرہ زمین جا کر سو گئے! اور کوئی بیتابی کے جہازوں مفلس ہو گئے! اب کچھ دہلی میں بقیہ دہلی سے مولانا سید نذیر حسین رحمت اللہ علیہ کا دم رہ گیا ہے۔ جو دہلی کی غنیمت و فضیلت و فیاضی کی لکیر لئے

ملے یہ بھی بزرگ فوت ہو گئے ہیں۔ ۱۲

جانتے تھے۔ اور چار دانگ ہندوستان اور بلخ اور بخارا اور عرب تک اُن کا فیض
جاری رہا۔ اور ہر فرقے کے طالب العلم حنفی ہوں یا شافعی مقلد ہوں یا غیر مقلد ہوں
فائدہ اٹھاتے تھے۔ ہزاروں علماء حدیث و تفسیر کی آپ سے سند لیکر اپنے اپنے
وطنوں میں دین کی اشاعت کرتے تھے۔ حتٰی کہ قدرتی طور پر آپ ہر ایک ملک
میں شیخ الکل ملقب کیے جاتے تھے۔ اور اُس وقت ۱۳۲۰ھ تک آپ کی عمر
برس کے لگ بھگ پہنچ گئی تھی۔ مگر تاہم تعلیم و تدریس جاری تھا۔ یہ تمام آپ
کے اخلاص و قبولیت کی برکت اور کرامت تھی۔ مسلمان آپ کا جسقدر عزت کریں
آپ کی خدمت اسلام کے مقابل میں تھوڑا ہے۔ اس خاکسار کو بھی آپ سے نیاز
سند تفسیر و حدیث وغیرہ حاصل ہے۔ غرض دہلی کا نام علم کی مد میں انہیں کی والا ہمتی
سے تھا۔ ابن ابراہیم نے تاریخ الوافی میں لکھا ہے۔ کہ دنیا میں کوئی ملک
شرق و غرب جنوب و شمال میں ایسا نہیں ہے۔ جہاں اسلام نہ پہنچا ہو۔ اور اس ہماری
تاریخ کے بیان سے بھی ثابت ہوگیا ہے۔ کہ دنیا میں اسلام کے ظہور کے وقت
دو سلطنتیں مشہور و معتبر تھیں سلطنت فارس اور روم اور باقی جو ملک تھے اُنکے
ماتحت تھے۔ روم کے بادشاہ قیصر کہلاتے تھے اور فارس کے بادشاہ کسریٰ کہلاتے
تھے۔ اسلام نے پہلے عرب کو اپنا بنایا۔ پھر روم کے مشرقی حصہ کو جسکو یورپ بھی
کہتے ہیں۔ اپنا ماتحت کیا۔ پھر فارس وغیرہ اور ہندوستان کو لے لیا۔ البتہ روم
یعنے یورپ کا مغربی حصہ کسی قدر چھوٹا رہا تھا۔ سو اس میں سے بھی ملک اندلس
اسپین پرتگال وغیرہ کو فتح کر لیا۔ اور سلطنت فرانس و جرمنی و اٹلی و روس وغیرہ میں
بھی اسلام کا ڈنکا بجا۔ جیسا یورپ کی سلطنتوں کے بیان میں واضح ہو چکا ہے۔ اگر کوئی

شخص یہ سوال کرے کہ جب انگلستان وغیرہ میں اسلام نہیں پہنچا۔ تو پھر اسلام کا تمام دنیا میں پھیل جانا کب تک مسلم ہوسکتا ہے۔ تو اُس کا جواب یہ ہے۔ کہ اُس وقت اُن کی یہ شہرت اور ترقی اور ناموری کہاں تھی۔ اہل اسلام نے اُن کو کالعدم سمجھکر چھوڑ دیا تھا۔ ہاں اگر یہ بھی کوئی چیز ہوتے تو جب لشکر اسلام نے قیصر اور کسریٰ کا ناک میں دم بند کر دیا تھا۔ تو یہ چھوٹی چھوٹی سلطنتیں اور صوبے اہل اسلام کی قوت اور زور کے سامنے کیا چیز تھے۔ لیکن یہ ترقی دولت اسلام تب تک تھی۔ جب تک اہل اسلام اپنے دین توحید اور اتباع سنت نبوی کے متبع تھے! اور اُن کا اہم مقصود دین کی اشاعت اور اتباع تھا۔ اور عیاشی اور غفلت و سستی اور بے اتفاقی اور خودغرضی اور نفسی نفسی اور خانہ جنگی نہ تھی۔ جب یہ منکرات شرعیہ ظاہر ہونے لگے۔ اور بادشاہ اور امراء شہوات نفسانی و لہو و لعب ہوا کے پیچھے پڑ گئے اور علماء دنیاداروں کی خاطر امر معروف کرنے اور حق کا کلمہ کہنے سے خاموش ہوگئے تو یہ آفتیں آنی شروع ہوئیں۔ جنکو ہم دیکھ رہے ہیں اور جو علماء حق گو ہوتے رہتے وہ گویا آٹے میں نمک تھا۔ اُن کی کون سنتا تھا۔ بلکہ کئی بیچارے ناحق سزا یاب ہوئے۔ پس پہلے خلفاء عباسیہ کی سلطنت بغداد سے گئی پھر اندلس وغیرہ سے گئی۔ پھر تیرہویں صدی ہجری کے اخیر میں ہندوستان سے گئی۔ تخت دہلی سے تہی دست ہوئے۔ غرض جو کچھ تغیر ہوا۔ ہمارے ہاتھ کی کرنی تھی۔ یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ کہ انگریزوں نے ہم سے یہ ملک چھین لیا۔ نہیں ہم نے اُن کو اپنی نامردی سے خود دیدیا جب۔ انگریز دکن کی اطراف میں پھرتے تھے تو دہلی کے شاہان اپنی خانہ جنگی اور نفسی نفسی اور عزتی عزتی میں فنا ہو چکے تھے۔ سوائے دہلی کے اور

کسی قدر نواح دہلی کے اُن کے پاس کیا رہ گیا تھا۔ اور انگریز نہ آتے تو مرہٹوں کا پورا قبضہ ہونے والا تھا۔ وہ نہ لیتے تو راجپوت وقت تاڑ رہے تھے وہ نہ لیتے تو سکھ پنجاب سے دہلی کی طرف بڑھے جاتے تھے۔ انگریزوں پر طعن غلط ہے۔ اُن کے آنے سے امن ہو گیا۔ اگر مرہٹے وغیرہ غالب ہو جاتے تو مسلمانوں پر بڑے ظلم ہوتے۔ بلکہ اس ہماری بے عزتی کی یہی وجہ ہے۔ جو ہم بیان کر چکے ہیں اور اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ۔ ترجمہ تحقیق اللہ تعالٰے نہیں بدلتا نعمت کسی قوم کی جو اس کے ساتھ ہے۔ یہاں تک کہ وہ اُس نعمت کو خود بدلیں یعنی نعمت کی ناشکری کریں اور نافرمانیاں کریں۔ اور حدیث شریف میں ہے۔ قال رسول اللہ صلعم اذا مشت امتی المطیطاء وخدمتھم ابناء الملوک ابناء فارس والروم سلط اللہ شرارھا علی خیارھا۔ یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب میری امت تکبر کے ساتھ چلے گی فارس اور روم کے بادشاہوں کی اولاد اُن کی خدمت کرے گی۔ اُس وقت اللہ تعالٰی اُس امت کے شریروں کو نیکوں پر غالب کر دے گا۔

انگریزوں کی ہندوستان میں ابتدائی آمد

ممالک شرقی میں چونکہ ہندوستان کا ملک آفتاب کی طرح چمک رہا تھا۔ اور روم کے بازاروں میں ہندوستان کی عمدہ عمدہ چیزیں بکتی تھیں اور ملک کی خوبی سُنی جاتی تھی۔ اس لئے اہل یورپ کے دلوں میں اُس کے لینے کا خیال ہوتا

بحر بہ سبب دشواری راہ کے مجبور تھے۔ حتیٰ کہ آٹھویں صدی عیسوی سے یورپ
اُن قوموں نے (جو بحیرۂ روم کے ساحل پر آباد تھیں) ہندوستان میں تجارت
لیئے آنا جانا شروع کیا۔ جب تجارت کا اُن کو مزہ پڑھ گیا۔ اور دن بدن فائدہ
دولت بڑھنے لگی تو اُن کو ہندوستان کی سیدھی راہ تلاش کرنے خیال ہُوا۔
پ کے کنارے پر جو ایک چھوٹا سا ملک پرتگال ہے۔ وہ مدتوں تک اہل
لام کا مطیع رہا ہے۔ یہاں کے بادشاہ جان اول نے اور پھر جان دوم نے
آدمی جہاز کے ذریعہ بھیجکر ہندوستان کا سیدھا راستہ معلوم کر لیا۔ اور ۹۰۴ھ
مطابق ۱۴۹۸ء میں اُن کے جہاز تجارتی ساحل ملیبار پر کلی کوٹ میں جا لگے
مقصود حاصل ہُوا۔ اس وقت ہندوستان میں اہل اسلام سے سکندر لودھی دہلی
بادشاہی کرتا تھا۔ مگر دکن میں ایک حصہ ایسا تھا کہ وہاں اہل اسلام کا دخل نہ
تھا۔ وہاں زمورن نام ایک راجہ حکومت کرتا تھا۔ واسکوڈی گاما صاحب انگریز
انگریزی قافلہ تجار کا افسر تھا اُس نے اُس راجہ سے راہ رسم پیدا کر کے واقفیت
پیدا کر لی۔ حتیٰ کہ راجہ مذکور نے انگریز پرتگیزوں کو کلی کوٹ میں کوٹھی بنا لینے اور تجارت
کرنے کی اجازت لکھدی۔ پھر کچھ مدت کے بعد بعض اسباب زمانہ سے اُن کی راجہ
مذکور سے بگڑ گئی۔ اور راجہ کوچین سے دوستی ہو گئی۔ اور اُس نے اُن کو خوب مدد
دی۔ اور اُس وجہ سے اُن دونوں راجاؤں کی باہم لڑائیاں بھی کسی قدر ہوئیں۔ اور
واسکوڈی گاما اُس قافلہ راجہ کوچین کے معاون تھے۔ پاشی کو نام انگریز نے راجہ
کلی کوٹ کے لشکر کو شکست دی اس سے راجہ کوچین بڑا خوش ہُوا۔ اور پاشی کا تمام
یورپ میں نام ہو گیا۔ اور پرتگیزوں کے ہندوستان میں پاؤں جمنے لگے اور اہل

یورپ کو ترقی کرنے کا ایک قاعدہ مل گیا۔ کہ ہندوستانی رئیسوں میں دخل دینے
اور ایک دوسرے کو لڑا دینے سے خوب کام نکلتا ہے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد شاہ
پرتگال نے المیدہ نام کو گورنر کر کے بھیج دیا۔ اور پھر دوسرا گورنر البوکرک بھیجدیا
اس پچھلے گورنر نے کچھ ترقی زیادہ کی اُس نے پہلے یوسف عادل شاہ بادشاہ بیجا پور
کی دارلحکومت گوا پر حملہ کیا۔ اور ایک لڑائی میں اُس کو فتح کر لیا۔ اور پھر ادھر اُدھر
فتوح کا بھی ارادہ کیا مگر شاہ پرتگال نے اُس کو موقوف کر دیا۔ اور اُس کی جگہ اُس کے
جانی دشمن لوپ سواریز کو گورنر کر دیا۔ البوکرک کو اس امر کا ایسا رنج ہُوا۔ کہ اسی غم میں
مرگیا لیکن بادشاہ کی حکم عدولی نہ کی اور لوپ سواریز نے رفتہ رفتہ ترقی کر کے چین
کے ملک میکوا میں پھر سیلون میں پھر ہنگلی میں پہنچکر پاؤں جما لئے۔ اور تجارت کو
ترقی دی۔ اور مقامات مذکورہ پر اُن کی سلطنت قائم ہو گئی۔ قاسم خاں حاکم بنگالہ
نے شاہجہان کے عہد میں اُن کو ہنگلی سے نکال دیا۔ اور تین ہزار مرد اور بچوں کو گرفتار
کر کے بادشاہ کے پاس بھیج دیا۔ مگر اُس وقت پرتگیز بھی مسلمانوں پر بڑے لوٹ مار
ظلم کرتے تھے۔ پھر تو نو دا کونہا گورنر جنرل ہو کر آیا۔ کچھ اُس نے ترقی کی اور پھر جان
ڈی کیسٹر گورنر ہو کر آیا۔ یہ جرنیل لائق تھے اُن کی حکومت میں تنزل شروع
ہو گیا۔ اور سیواجی وغیرہ مرہٹوں کے باجگزار ہو گئے اور دوسری طرف سے شاہجہان
کے صوبوں سے اُن کا نام و نشان مٹا دیا۔ اور سوا گوا کے اُن کے ہاتھ کچھ نہ رہا
یہ واقعات ۱۶۵۶ء تک تھے اس زمانہ میں ولندیز اور ڈنمارک والوں نے جو
ہسپانیہ سے ہیں۔ ہندوستان میں آنے کا قصد کیا اور آپہنچے اور اُس زمانہ
میں ہالینڈ میں بھی ہندوستان کی تجارت کا شوق ہُوا۔ اور اُس کام کے لئے د

کمپنیاں قائم ہوئیں۔ اور انہوں نے ہندوستان میں آکر ترقی کی۔ اور پرتگیزوں کو نکالنا چاہا۔ اور ان کا نکالنا کچھ مشکل نہ تھا کیونکہ ان کی رعایا پرتگیزوں کے ظلم سے تنگ تھی۔ کیونکہ یہ مسلمانوں کو جبراً عیسائی کرتے تھے لہٰذا انہوں نے اس میں کچھ کامیابی حاصل کی پس جب انگلستان نے دیکھا۔ کہ ہم وطن اہل یورپ ہندوستان میں جاکر خوب ہاتھ رنگ کر آئے ہیں۔ تو ہم کیوں پیچھے رہیں۔ انہوں نے بھی ہندوستان میں آنے کا ارادہ کیا۔ اور کچھ تاجر ان کے بھی یہاں پہنچے۔ اور انگلستان کے سوداگروں اور ساہوکاروں کے گروہ کا نام ایسٹ انڈیا کمپنی رکھا گیا۔ یعنے جماعت تاجران ہند اور ملکہ الزبیت انگلستان نے ان کو سند اور اجازت تجارت کی دی۔ اور بہت کچھ ان کو رعایت کی اور بعض شرائط بھی لکھ دئے ازانجملہ یہ شرط بھی تھی۔ کہ ملک کے مخالفوں کی جگہ تجارت نہ کریں۔ کسی کے استحقاق میں خلل انداز نہ ہوں۔ اور تیس لاکھ روپیہ نقدی تک تجارت کیا کریں۔ اور پندرہ برس کے لئے سند لکھ دی پس ۱۶۰۲ء سے لیکر ۱۶۱۳ء تک آٹھ مرتبہ یہ کمپنی تجارت کر کے باقاعدہ چلی گئی۔ اور ہوتے ہوتے جہانگیر بادشاہ کے پاس برطانیہ کی سفارت سے کچھ رسائی پیدا کی۔ اس نے اپنے ملک میں ان کو تجارت کے لئے چار کوٹھیاں ڈالنے کی اجازت دی۔ اور سورت میں مدت تک ان کی تجارت رہی۔ ۱۰۴۸ھ ۱۶۳۸ء میں جہانگیر کی ایک لڑکی بیمار ہو گئی۔ اس نے ایک انگریزی ڈاکٹر جسکا نام بیاٹن تھا۔ سورت سے بلاکر علاج کرایا۔ وہ لڑکی صحت یاب ہو گئی۔ اس کے صلے میں شاہ جہانگیر نے انگریزوں کی کمپنی تجارت کو بڑے بڑے حقوق عنایت کئے اسی طرح اور راجاؤں سے بھی ان کو ایسی

ایسی خدمتوں کے صلے میں ترقی کے وسائل نصیب ہوئے۔ جب مچھلی بندر اور ہگلی وغیرہ میں اُنہوں نے کچھ دست اندازی کرنی شروع کی۔ تو اورنگ زیب نے اُن کو ہگلی اور سورت وغیرہ مکانات سے نکال دیا۔ انہوں نے پھر اورنگ زیب کے پوتے عظیم الشان کے عہد میں اُس کی اجازت سے چنانچہ کلکتہ گوبند پور وغیرہ خرید لئے اور اُس کی اجازت یہاں اُنہوں نے ایک قلعہ بنایا پھر فرانسیسوں نے چاہا کہ انگریزوں کو نکال کر خود حاکم ہو جاویں۔ اسی وجہ سے یورپ میں ان دونوں قوموں کی لڑائی شروع ہوئی اور آٹھ برس رہی اور ہند میں بھی فرانسیسوں اور انگریزوں کی ملک کرناٹک پر لڑائیاں ہوتی رہیں۔ اول اول فرانسیس غالب رہتے تھے۔ حتیٰ کہ انگریزوں کے صدر مقام مدراس کو بھی فتح کر لیا۔ کچھ عرصہ کے بعد انگریزوں نے فرانسیسوں پر چڑھائی کی۔ اور اُن سے مدراس چھین لیا بلکہ اُن کے صدر مقام پانڈیچری کو چھین کر فرانسیسوں کو نکال دیا۔ اُس کے بعد انگریزوں اور فرانسیسوں میں صلح ہو گئی۔ اور دونوں نے جو جو مقام ایک دوسرے کے لئے تھے واپس کر دئیے اُس کے بعد انگریزوں کا حال خراب وخستہ ہو گیا۔ اور فرانسیس امرائے حیدرآباد کی سازش سے غالب ہو گئے مگر انگریزوں میں ایک شخص رابرٹ کلائیو نام بہادر پیدا ہو گیا۔ اُس نے فرانسیسوں اور مرہٹوں سے کئی لڑائیاں کر کے ان کے دانت کھٹے کر دئیے۔ اور فرانسیسوں نے عاجز ہو کر اُس کے ہتھیار ڈال دئیے۔ اُس کے بعد فرانسیسوں نے پھر کچھ سر اٹھایا لیکن انگریزوں کی اور کمک آپہنچی۔ جس کا سپہ سالار کرنیل اٹرکوٹ تھا۔ اُس نے بہی سہی فوج فرانسیسی کو وندہ واش پر شکست دی۔ اور تمام شہروں کو جو فرانسیسوں

اریہ قبضے میں تھے۔ بسبب کے سب لے لئے اور فرانسیسی سلطنت کی ہند سے جڑ علد منقطع کردی
ہائی کے بعد کرنیل کلایو اور امیر البحر واٹسن نے جو نہایت جری تھی۔ بنگالہ کے حاکم
راج الدولہ پر چڑھائی کی۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ اس نے انگریزوں کو کلکتہ سے با
نکال دیا اور کئی انگریزوں کو مار ڈالا تھا۔ پہلے تو انہوں نے تو بج بج کو فتح کیا۔
کلکتہ پھر ہگلی کو فتح کیا پھر اُس کے بعد خود سراج الدولہ کے مقابل ہوگئے اور
ین سے تلوار چلی۔ آخر سراج الدولہ مرشدآباد کو بھاگ گیا اُس کی وجہ یہ تھی
ں کے وزیر جعفر کو انگریزوں نے طمع دے کر اپنی طرف ملالیا تھا۔ چنانچہ
یزوں نے امیر جعفر کو بنگالہ کا نواب مقرر کردیا اور سراج الدولہ کو ایک ہندو
لایا اور امیر جعفر کے بیٹے نے سراج الدولہ کو قتل کر ڈالا مگر امیر برائے نام
ب تھا۔ اور درحقیقت کلایو نوابی کرتا تھا۔ جب امیر جعفر کا انتقال ہوگیا۔ تو
ریزوں نے اُس کے بیٹے ناظم الدولہ کو مسند پر بٹھایا۔ جب یہ مرگیا۔ تو
ر جعفر کے بھتیجے امیر قاسم کو نواب مقرر کردیا مگر اُس وقت بادشاہ شاہ عالم
نی شاہ دہلی نے انگریزوں کو بنگالہ کی حکومت دیدی۔ میر قاسم پہلے تو انگریزوں
ے موافق رہا۔ پھر اُس نے اُن سے چھیڑ چھاڑ شروع کی۔ انگریزوں نے بھی
ں پر چڑھائی کی۔ اس وقت امیر قاسم پٹنہ کے قلعہ میں پناہ گزین ہوا انگریزوں
نے حملہ کرکے پٹنہ کو فتح کرلیا میر قاسم وہاں سے اودھ کی طرف بھاگا۔ اور
اب وزیر والی اودھ اور شاہ عالم شاہ ثانی کے پاس جاکر پناہ لی ان دونوں
لے میر قاسم کی مدد کے لئے کمر باندھی اور تینوں اکٹھے ہوکر پٹنہ کی طرف آئے
ادھر انگریزی فوج بھی آگئی۔ انگریزی فوج نے ان کو شکست دی۔ یہ واقعہ

سنہ ۱۷۶۴ء میں ہوا۔ اس لڑائی کے بعد نواب وزیر مذکور نے اجوادھ کے ملک
بادشاہ دہلی کا نائب تھا، انگریزوں کا دامن پکڑا اور بادشاہ بھی انگریزوں کے
لشکر میں آگیا اور یہ چاہا کہ انگریزوں کی مدد سے دہلی کی سلطنت میں اس
استحکام ہو جائے اور باہم عہد و پیمان ہوا۔ اور بادشاہ عالم نے ۲۶ لاکھ روپیہ
سال کے عوض میں صوبہ بنگال دے دیا۔ گو انگریز پہلے بھی ان صوبوں کے مالک
ہی تھے لیکن اب اُن کو سند شاہی بھی مل گئی پس اب یہ ہوا۔ کہ انگریز وسط
میں قابض ہو گئے اور بادشاہ کی حکومت اضلاع کانگڑہ والہ آباد تک
سنہ ۱۷۷۵ء میں انگریزوں نے بنارس کو نواب وزیر والی اودھ سے چھین لیا
میں انگریزوں اور سلطان حیدر علی والی ریاست میسور میں لڑائیاں ہوئیں۔ بادھو
پیشوا مرہٹہ اور نظام حیدر آباد بھی اُس وقت انگریزوں کی جانب تھے۔ مگر
سلطان حیدر علی مذکور نے دونوں کو روپیہ کا لالچ دے کر توڑ لیا۔ یہاں تک
پھر نظام حیدر آباد اُس کے ساتھ ہو کر انگریزوں سے لڑنے لگا۔ دو برس تک
لڑائی رہی۔ آخر سابق حدود کے قائم رہنے پر صلح ہو گئی۔ بعد ازاں سلطان
حیدر علی مذکور پر مرہٹوں نے یورش کی اور اُس کو شکست دی اور کچھ اُس کا ملک
بھی لے لیا۔ مگر اُس وقت مرہٹوں میں پھوٹ پڑ گئی اور اُن کے حاکم مادھو
پیشوا کا انتقال ہو گیا۔ حیدر علی نے پھر اُن پر چڑھائی کی اور جسقدر مرہٹوں نے اُس کا
ملک دبا لیا تھا۔ اُس سے بھی زیادہ اُن سے لیا۔ سنہ ۱۷۸۰ء میں سلطان حیدر
کی انگریزوں سے دوسری لڑائی ہوئی۔ اول کئی بار سلطان نے انگریزوں کو
شکست دی پھر کبھی انگریز غالب رہتے تھے اور کبھی سلطان غالب ہو جاتا

حتی کہ ۱۷۸۲ء ۱۱۹۷ھ میں سلطان کا یکایک انتقال ہو گیا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا ٹیپو نام سلطان میسور ہُوا۔ یہ بھی بڑا لائق آدمی تھا۔ یہ بھی ایک برس انگریزوں سے لڑتا رہا۔ آخر دوسری لڑائی میں اُس پر صلح ہو گئی کہ جو جو جس کا کسی نے ملک لیا ہے وہ واپس کر دے۔ کچھ عرصہ کے بعد پھر باہم مخالفت ہو گئی۔ چنانچہ دو لڑائیاں ہوئیں۔ اس میں انگریزوں نے میسور کی ریاست کو ۱۷۹۹ء ۱۲۱۴ھ میں فتح کر لیا اور سلطان شہید ہو گیا۔ اس فتح سے انگریزوں کا دکن میں استحکام ہو گیا اور چونکہ نظام حیدر آباد اس لڑائی میں انگریزوں کا حامی تھا۔ اس مفتوح ملک سے کچھ اُس کو بھی حصہ ملا۔ ۱۸۰۱ء ۱۲۱۶ھ میں محمد علی نواب کرناٹک کے بیٹے نے اپنا ملک ۱۸۰۱ء ۱۲۱۶ھ میں انگریزوں کے حوالہ کر دیا۔ اور پنشن منظور کر لی۔ انگریز مرہٹوں کے پہلے بھی گرد تھے۔ میسور کی ریاست فتح کرنے کے بعد اور بھی زیادہ مرہٹوں کی طرف متوجہ ہو گئے۔

مرہٹوں کی سلطنت

کا بانی سیوا جی نام راجپوت ہے جو شاہجہان کے عہد میں تھا۔ اُس کا باپ بھی شاہ جی احمد نگر کی سلطنت میں افسر تھا پھر شاہ بیجا پور کے ہاں ملازم ہو کر شاہجہان سے لڑتا رہا۔ کبھی باغی اور کبھی مطیع ہو گیا۔ اور کبھی دھوکہ سے بچ گیا اور کبھی جیتا ان کارروائیوں میں چونکہ نامور اور باوجاہت ہو گیا اور استقلال کا دم مارنے لگا۔ اور کئی قلعے فتح کر لئے۔ اور اپنا لقب راجہ مقرر کیا۔ اور رائے گڈھ کو سلطنت گاہ بنا لیا۔ اور لوٹ مار فساد سے بہت مال جمع کر لئے۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا

سنبھاجی تخت پر بیٹھا۔ اُس کی بھی کچھ عمر مسلمانوں کی لڑائی میں گزری آخراورنگزیب نے اُس کو قید کر کے قتل کر دیا۔ اور سیواجی کے پوتے ساہو کو قید کر رکھا اورنگزیب کی وفات کے بعد ساہو اسنبھاجی کا بیٹا بادشاہ دہلی کی اطاعت منظور کر کے پھر اپنی گدی پر جا بیٹھا۔ اور سلطنت کا کام دربار بالاجی وشوناتھ برہمن کے سپرد کر دیا اُسکے عہد میں اس خاندان میں بعہدہ ہار پیشوائی وزیر ہوتے تھے۔ اور سیواجی کی اولاد برائے نام راجہ تھی۔ اُس وزیر کے بعد اُس کا بڑا بیٹا باجی رائے پیشوا مہوا اُس وقت مرہٹوں میں نفاق پیدا ہوا۔ اور اُن کے کئی جھتے بن گئے اور بعض خودسر بھی ہو گئے۔ اُس وقت اُن کے مشہور سردار یہ تھے اول ساہو راجہ ستارا جو سیواجی کی گدی پر بیٹھا تھا۔ دوم سنبھاجی راجہ کولہاپور سوم سندھیا والی گوالیار چہارم ملہار راؤ ملکر والی اندور پنجم راگھوجی بھونسلا والی برار ششم داماجی گائکوڑ راجہ بڑودہ متعلق صوبہ گجرات اور پیشواؤں کا دارالسلطنت پونا تھا۔ پیشوا ثانی باجی راؤ کے بعد اُس کا بیٹا بالاجی بن باجی راؤ پیشوا سوم ہوا۔ اُس نے سلطنت مغلیہ کے سردار نظام حیدرآباد سے لڑائی کی۔ احمد شاہ ابدالی نے اُس کو شکست دی اور سوائے اُس کے اہل اسلام اور مرہٹوں میں اور بھی لڑائیاں ہوئیں اُس کے بعد اُس کا بیٹا مادھو راؤ پیشوا چہارم ہوا۔ اُس کے بعد اُس کا بھائی نرائن راؤ پیشوا پنجم ہوا۔ اور اُس کے عہد میں مرہٹوں نے دہلی پر قبضہ کر لیا۔ اور شاہ عالم ثانی بادشاہ دہلی کو اپنے ڈھنگ پر لگایا۔ اُس کے بعد اُس کا چچا رگھوناتھ راؤ پیشوا ششم ہوا۔ رگھوناتھ سے مرہٹے مخالف ہو گئے رگھوناتھ نے انگریزوں سے مدد لی۔ اس لئے انگریزوں کا مرہٹوں سے لڑنے کا یہ اول موقع ہے اس لڑائی سے نتیجہ یہ ہوا۔ کہ رگھوناتھ کو مرہٹوں نے پیشوائی سے علیحدہ کر دیا۔

اور نرائن راؤ پیشوا عزیمم کا بیٹا مادھو راؤ نرائن پیشوا مقرر کیا۔ جب مادھو راؤ پیشوا کا انتقال ہوا۔ اس کی جگہ رگھوناتھ کا بیٹا باجی راؤ مسند پر بیٹھا۔ اس سے راجہ سندھیا دولت راؤ راجہ گوالیار مخالف ہو کر لڑنے پر مستعد ہوا۔ یہ جھٹ، پٹ انگریزوں کے پاس پناہ گیر ہوا۔ اور مدد لینے کو گیا۔ اس لیئے انگریزوں کی راجہ سندھیا اور راجہ برار سے لڑائی ہوئی۔ یہ انگریزوں کی مرہٹوں سے دوسری لڑائی ہے۔ اس میں انگریزوں کی فتح ہوئی۔ اور شاہ عالم بادشاہ دہلی جو راجہ سندھیا سے دبا ہوا تھا۔ اور دہلی پر راجہ قابض تھا۔ انگریزوں نے مرہٹوں سے لڑائی کر کے بادشاہ کو مرہٹوں کے نیچے سے چھوڑا کر آزاد کر دیا۔ پس راجہ سندھیا اور راجہ برار نے انگریزوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اس لڑائی کے بعد راجہ اندور نے سر اٹھایا۔ انگریزوں نے اس کو بھی شکست دی۔ اور وہ پنجاب میں بھاگ آیا۔ اور پھر اس نے انگریزوں سے صلح کر لی۔ پس اس وقت سے مرہٹے انگریزوں سے مغلوب ہو گئے۔ اسی زمانہ میں انگریزوں نے ملک اڑیسہ بھی مرہٹوں سے لے لیا۔ اور تمام ہند غالب ہو گئے سنہ ۱۸۰۹ء ۱۲۲۴ھ میں رنجیت سنگھ چونکہ پٹیالہ اور جیند کے سرداروں کو ایذا دیتا تھا۔ اس لئے یہ انگریزوں کے پاس فریادی ہوئے۔ انگریزوں نے لارڈ مٹکاف کو وکیل کر کے لاہور میں بھیجا رنجیت سنگھ نے عہد لکھ دیا۔ کہ میں اب ستلج سے آگے نہ بڑھوں گا۔ ادھر تو یہ کارروائی ہوئی۔ اور ادھر سنہ ۱۸۱۴ء میں راجہ نیپال نے انگریزوں سے چھیڑ چھاڑ شروع کی اور لڑائیاں شروع ہو گئیں۔ آخر انگریزوں نے اس پر بھی فتح پائی اور اور عاجز آ کر راجہ نے اپنا ملک جو انگریزوں نے فتح کیا تھا۔ دیگر ان سے صلح

کرلی۔ امیر خاں والی ٹونک جو قوم پنڈاروں کا سب سے بڑا امیر تھا۔ اور مرہٹوں سے لڑتا تھا۔ اور لوٹتا تھا۔ پہلے تو یہ انگریزوں سے مزاحم ہوا۔ مگر آخر انگریزوں کے وہ بھی تابع ہو گیا۔ اس لئے آجتک اُس کی اولاد میں یہ ریاست باقی ہے راجہ ناگپور بھی انگریزوں کا مطیع ہو گیا۔ اور ہتھیار ڈال دیئے مگر باجی راو مراجہ پیشوا جو پونا میں حاکم تھا۔ اور مرہٹوں کا سرغنہ تھا۔ وہ انگریزوں کا مقابل ہو گیا۔ اور کئی مقام پر لڑائی لڑا۔ مگر تاب کے آخر انگریزوں کی فوج کے مقابلہ سے بھاگ نکلا۔ اور گدی سے اُتارا گیا۔ اور انگریزوں نے اُس کا بھی ملک لے لیا۔ صرف ستارا کے پاس (جو سیواجی کی اولاد سے تھا) تھوڑا سا ملک رہنے دیا۔ اُس کے بعد شاہ ہد جالے (جو اپنی حد سے آگے بڑھتا تھا) انگریزوں کو فکر میں ڈالا۔ چنانچہ انگریزوں نے اُس کی طرف بھی رُخ کیا۔ اور کئی لڑائیوں کے بعد اُس کے پایہ تخت تک پہنچ گئے۔ آخر لاچار ہو کر اُس نے کئی ضلع ارکان وغیرہ۔ اور ایک کروڑ روپیہ نقد دے کر اُن سے پیچھا چھوڑایا۔ اور بات کو رفع دفع کیا ۱۸۲۶ء میں انگریزوں نے بلّا کر کے قلعہ بھرت پور کو (جو بہت مستحکم تھا) فتح کر لیا۔ ۱۸۳۴ء ۱۲۴۹ھ میں راجہ کورگ جو میسور کے متصل ایک چھوٹی سی ریاست ہے شکست دی۔ اور اُس سے ملک لے لیا۔ انہیں ایام میں انگریزوں نے ہنود کی اس رسم کو قانوناً بند کر دیا۔ کہ جو عورتیں خاوند کے مرنے کے بعد ستی ہوتی ہیں۔ ایسا نہ ہوا کرے۔ اُس کے بعد کابل کی لڑائی پیش آئی۔ اُس کی وجہ یہ تھی۔ کہ ملک افغانستان میں احمد شاہ درانی کا خاندان حکمران تھا۔ جب احمد شاہ کے پوتے شاہ شجاع کا عہد ہوا۔ تو اُس کے بھائی محمود نے اُس سے تخت چھین کر

ن کو افغانستان سے نکال دیا۔ پھر بارک زئی پٹھانوں نے محمود کو قتل کر ڈالا۔
شاہ شجاع افغانستان سے نکل کر ہند میں انگریزوں کے پاس آگیا۔ اور انہوں
نے اُس کی خوب خاطر کی اور پنشن مقرر کر دی۔ انگریزوں نے شاہ شجاع کو اپنا
موافق جان کر یہ ارادہ کیا کہ اُس کو قابل کے تخت پر بٹھا دیں۔ چنانچہ اُنہوں نے
شاہ شجاع کے ساتھ فوج بھیجکر اُس قندہار میں پہنچا کر اُس کو تخت پر بٹھایا اور قلعہ
غزنی کو حلہ کر کے لے لیا۔ پھر غزنی سے بڑھ کر قابل پر (جو پایہ تخت افغانستان
ہے) جا پہنچے اور تسلط کر لیا۔ اور دوست محمد خاں بارک زئی پٹھانوں کا سردار
(جو شجاع کے بعد کابل کے تخت پر بیٹھ گیا تھا) کابل سے بھاگ کر جنگلوں میں
چلا گیا۔ پس اُس وقت انگریزی فوج کچھ تو واپس چلی آئی اور کچھ ملک کی حفاظت
کے واسطے کابل میں رہی۔ لیکن جو باقی رہی افغانستان اُس کے مقابلہ میں اُٹھ
کھڑے ہوئے اور اُس کو ایسا تنگ کیا جس کا بیان نہیں ہو سکتا اس لئے یہ انگریزی
فوج افغانوں کی منت سماجت کر کے پیچھا چھڑا کر مرتے جیتے ہند کو چلے مگر
کہاں جا سکتے تھے۔ آخر تمام کے تمام سپاہی راستے میں تباہ ہوگئے۔ اور
سوائے ایک آدمی کے (جس کی وجہ سے اس واقعہ کی خبر جلال آباد میں پہنچی کہ
کوئی نہ بچا اور انگریزوں کے دلوں میں یہ واقعہ نہایت پرغم ہوا یہ واقعہ ۱۸۴۱ء ۱۲۵۷ھ
میں واقع ہوا اور اس حادثہ کا موجب یہ تھا۔ کہ افغانستان والے دوست محمد خاں
کی حکومت کو دوست رکھتے تھے۔ اور شاہ شجاع کو نہیں چاہتے تھے۔ چنانچہ آخر
ایسا ہی ہوا۔ کہ اُنہوں نے شاہ شجاع کو قتل کر ڈالا۔ اور اُس کی جگہ دوست
محمد خاں کو اپنا امیر مقرر کر کے تخت پر بٹھا دیا افغانوں کو یہ بڑا غصہ تھا کہ شاہ شجاع

انگریزوں کا یلدر غار ہے ۔ یہ حادثہ چونکہ انگریزوں کے دلوں میں جوش زن تھا
اس لئے اُنہوں نے اُس کے انتقام کیلئے بڑے جوش وخروش سے ۱۸۴۲ء / ۱۲۵۸ھ میں کابل پر
چڑھائی کی اور ہندوستان سے بہت سی فوج روانہ کی ۔ اور جو تھوڑی سی فوج جلال آباد
میں اکبر خاں بن دوست محمد خاں کے مقابلہ کے لئے رکھی تھی ۔ اور ایک دستہ فوج
انگریزی کا قندہار میں بھی افغانوں کے ساتھ چمٹا ہُوا تھا ۔ وہ بھی اس نئی فوج کے
ساتھ شامل ہو کر جلال آباد کے قلعے سے نکل کر لڑتے مرتے مارتے آگے بڑھی
اور ہندوستان سے ایک گروہ انگریزی فوج قندھار میں پہنچا ۔ یہ تمام اکٹھے ہو
کر پہلے غزنی پہنچے ۔ اور غزنی کو لے لیا ۔ پھر کابل کی طرف آئے ۔ اور کابل کو بھی
فتح کر لیا ۔ اور دوست محمد خاں کو قید کر کے ہندوستان میں لے آئے ۔ کابل
کی لڑائیوں میں چونکہ سردار ملک سندھ انگریزوں کو تنگ کرتے تھے ۔ اسلئے
اب انگریز اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور دو لڑائی کر کے ایک دریانی پر اور ایک
حیدر آباد میں لڑائی ہُوئی سرداران سندھ کو تابع کیا ادھر تو انگریز کابل کی مہم
میں تھے ۔ دوسری طرف ہندوستان میں گوالیار کے مرہٹوں نے پھر فساد برپا کیا ۔
جس میں راجہ گوالیار بھی شامل تھا ۔ اس لئے انگریزوں کو اُن سے بھی لڑائی کرنی پڑی
انگریزی فوج نے دو لڑائیوں کے بعد اُن کو بھی شکست دی ۔ اور راجہ نے باجگزار
ہونا منظور کیا ۔ اور جان بچائی ۔

انگریزوں کی پنجاب میں آمد

جب انگریز شاہ شجاع کی مدد کو جا رہے تھے اُس والی پنجاب رنجیت سنگھ کا

انتقال ہوگیا تھا۔ اور اُس کی اولاد اور ارکان سلطنت میں باہمی تنازع جھگڑے فساد شروع ہوگئے تھے لیکن آخرکار رنجیت سنگھ کا بیٹا دلیپ سنگھ گدی پر بیٹھا۔ اور انتظام سلطنت کے لئے سکھ سرداراں کی ایک کونسل مقرر ہوئی۔ اور اُس کا نام خالصہ مقرر ہوا۔ اور رانی چنداں والدہ دلیپ سنگھ اور سرداراں سنگھ نے اس بات کی کوشش کی تھی۔ کہ تمام ملک پر پورا تصرف ہوجائے۔ مگر چونکہ اُن کی فوج پورے طور پر اُن کی اطاعت نہیں کرتی تھی۔ اس لئے سکھوں کی کونسل نے اُس کو ستلج دریا سے عبور کرنے کا حکم دیا۔ کہ فوج کا جوش دوسری طرف رُک جائے اور انگریز یہ جانتے تھے کہ ستلج کے پار ہمارا علاقہ ہے اس لئے انگریزوں کو بھی فکر دامن گیر ہوا۔ لڑائی کے لئے آمادہ ہوگئے۔ اور دونوں فریق کی فوجیں شہر فیروزپور کے قریب موضع (مدکے) اور پھیروشہر کے میدانوں میں مستعد جنگ ہوئیں۔ اور دو لڑائیوں کے بعد انگریزوں نے دو ہفتہ کے اندر سکھوں کو ستلج کے پار ہٹا دیا۔ سکھوں نے پھر ایک جمعیت لشکر اور ستر توپوں کے ساتھ ستلج سے اتر کر انگریزوں سے مقابلہ کیا۔ اور بدی وال پر سخت لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی میں سکھ غالب رہے۔ مگر پھر انگریزوں کی بہت سی فوج مدد کیلئے پہنچ گئی۔ اور سنہ ۱۸۴۶ء میں علی وال پر لڑائی ہوئی۔ اور انگریز وقتاً فوقتاً آگے بڑھنے لگے اور سکھ پیچھے ہٹتے گئے۔ حتیٰ کہ ہٹتے ہٹتے ستلج پر آٹھہرے اور شکست کھا کر کچھ تو بھاگ گئے اور کچھ دریا میں ڈوب گئے۔ اور انگریزوں نے اُن کی توپیں اور بہت سا گولا بارود چھین لیا۔ اُس کے بعد انگریزوں نے سکھوں کی فوج پر جو فیروزپور سے اوپر کی طرف سوبراؤں کے فاصلہ پر ستلج کے دونوں طرف مورچہ باندھے ہوئی تھی حملہ کیا تین گھنٹہ تک دونوں طرف سے خوب گولہ برسا۔ پھر انگریزی فوج نے سکھوں

پر حملہ کر دیا۔ دونوں فوجیں رو برو سینہ بسینہ دو گھنٹے کامل لڑتی رہیں۔ اس لڑائی میں بہت سے سکھوں کے سرداروں نے جانیں دیں۔ مگر لڑائی سے منہ نہ پھیرا لیکن جب سکھوں کے کچھ خستہ حال سپاہی باقی رہ گئے اور شام سنگھ اٹاری والا بھی مارا گیا اور تیجا سنگھ بھاگ گیا۔ تو رہے سہے سپاہی بھی گھبرا کر بھاگ گئے اور میدان انگریزوں کے ہاتھ آیا پھر تین دن کے بعد انگریزی فوج ستلج سے پار اتر کر لاہور کی طرف روانہ ہوئی اور مقام قصور پر گورنر جنرل سے سکھوں کی طرف ڈکیل سردار گلاب سنگھ وغیرہ آملے اور پھر خود دلیپ سنگھ بھی آگیا اور انگریزوں کی اطاعت قبول کر لی اور گورنر جنرل کی ساری شرطیں منظور کر لیں۔ اس کے بعد انگریزی فوج لاہور کے قلعہ میں آکر داخل ہو گئی اور ہزارہ کا علاقہ اور کشمیر بھی انگریزوں نے لے لیا۔ پھر کشمیر گلاب سنگھ والی جموں کو دے دیا اور اُس سے ایک کرور روپیہ بابت خرچ لڑائی کے لئے لے لیا۔ اُس کے بعد امن ہو گیا لیکن ۱۸۴۸ء ۱۲۶۵ھ میں پنجاب میں پھر کچھ فساد کی بنیاد قائم ہوئی۔ کہ سکھوں نے ملتان میں فساد مچایا اور انگریزوں کے دو افسر قتل کر کے قلعہ میں لڑائی کی تیاریاں کر دیں۔ انگریز یہ خبر سن کر پھر چوکس ہو گئے۔ اور جلد فوج لا کر ملتان پر حملہ کر کے ملتان لے لیا اور پھر چیلیانوالی پر انگریزوں اور سکھوں کی ایک بہت لڑائی ہوئی ۱۸۴۹ء ۱۲۶۶ھ میں گجرات میں ایک بڑی لڑائی ہوئی۔ اور دو دن تک گولہ برستا رہا۔ اس میں بھی انگریزوں کی فتح ہوئی۔ اور شیر سنگھ جو سکھوں کا بڑا سردار تھا۔ انگریزوں سے آملا۔ اور باقی رہی سہی فوج سکھوں کی بھاگ گئی۔ اور انگریزوں نے پنجاب کو انگریزی علاقہ میں شامل کر لیا۔ اور دلیپ سنگھ کی پنشن مقرر کر دی۔ وہ اب تک انگلستان میں موجود تھا

ہو گیا ہے۔ ۱۸۵۲ء (۱۲۶۶ھ) میں برہما میں پھر کچھ مخالفت ہوئی۔ انگریزوں نے پھر اُس کو فتح
۔ یہ برہما میں انگریزوں کی دوسری لڑائی ہوئی ہے۔ ۱۸۵۴ء (۱۲۶۷ھ) میں ناگپور کا علاقہ
ریزی عملداری میں شامل کیا گیا۔ ۱۸۵۶ء (۱۲۷۰ھ) میں انگریزوں نے ملک اودھ کو اپنی
داری کا ملحق کر دیا۔ اور والی اودھ کو پنشن دے کر کلکتہ میں مقیم کیا۔ اُس پر عذر یہ لکھا
وہ اپنے ملک کا انتظام نہیں کر سکتا تھا۔ ۱۸۵۶ء (۱۲۷۱ھ) میں غدر کا واقعہ شروع ہوا۔ یہ
و بنگال احاطہ کی فوج ہندوستانی سے شروع ہوا۔ اور اُس کا موجد ایک
ص ہندو نہتہ نام ملقب بہ نانا اُس کا بانی تھا۔ یہ شخص مرہٹوں کے اخیر پیشوا کا
لے پالک تھا۔ اُس کا خیال تھا کہ میں انگریزوں کی عملداری کو غارت کر کے مرہٹوں کو
لطنت پر بحال کر دوں گا۔ اور کانپور میں بہت انگریزوں کو بھی قتل کر دیا اور نیز اُس
نے اور اُس کے ہم خیال لوگوں نے انگریزی سپاہیوں میں بعض غلط خبریں مشہور کر دیں
ازانجملہ یہ خبر مشہور کر دی کہ انگریزوں کا خیال یہ ہے کہ ہندو اور مسلمانوں کے مذہب
کو بگاڑ دیں۔ اور اُن کو زبردستی عیسائی کریں۔ دانا لوگوں نے تو اس خبر کو جھوٹ سمجھا۔
مگر کم اندیش لوگوں نے اُس کو صحیح سمجھ لیا۔ اور چونکہ ۱۸۵۷ء (۱۲۷۴ھ) کے شروع میں ہند کی
فوج کو نئی قسم کے رفل بندوقیں ملی تھیں۔ اُن کے کارتوسوں کو بندوقوں میں بھرنے
سے پہلے چربی وغیرہ سے چکنا کرنا ضروری ہوتا تھا۔ پس مفسدوں نے مشہور کر دیا
کہ ان کارتوسوں میں سور اور گائے کی چربی لگائی جاتی ہے۔ اس سے ہندو اور مسلمان
کا ایمان جاتا رہتا ہے۔ غرض ایسے واقعات خلاف الاصل مشہور ہو کر موجب تفرقہ
فوج اور ملک کا ہو گئے۔ اور میرٹھ اور دہلی اور کانپور وغیرہ میں ماہ مئی و جون و جولائی
۱۸۵۷ء (۱۲۷۴ھ) میں غدر شروع ہو کر سپاہیوں کے ہاتھ سے انگریزوں کا قتل ہونا شروع ہوا

اور سپاہ نے دہلی کا محاصرہ کر لیا۔ اور بے انتہا مخالف فوج جمع ہو گئی۔ اور دہلی کے قلعہ سے سب سامان لڑائی گولہ بارود بھی اُن کے ہاتھ آ گیا۔ اور جہاں کہیں انگریز مرد و عورت چھوٹے بڑے ہاتھ لگے۔ قتل کر دیئے یہی حالت تھی کہ ناگاہ پنجاب سے انگریزی فوج کچھ گورے اور کچھ کالے میدان جنگ میں آ نکلے۔ اور پھر لڑائی شروع ہو گئی۔ آخر انگریزوں نے دہلی کو فتح کر لیا۔ اور دہلی کے بادشاہ بہادر شاہ کو پکڑ کر کالے پانی میں جلا وطن کیا۔ اور اُس کے دو بیٹے اور ایک پوتے کو گولی سے مار دیا۔ اس عذر سے کہ انہوں نے مخالفوں کو مدد دی ہے۔ اور دیگر امرا اور سپاہیوں کو جو ہاتھ آئے۔ گولی مار دیا۔ اور بعض کو پھانسی ہوا یہاں تک کہ فتنہ فرد ہو گیا۔ اور اس فتنہ کی انسداد کے لئے ملکہ وکٹوریہ کی طرف سے ۱۸۵۸ء ۱۲۷۴ھ میں ہندوستان میں اس مضمون کا اشتہار جاری ہوا۔ کہ آئندہ کمپنی کی حکومت موقوف کی گئی ہے۔ اور ملکہ وکٹوریہ کی حکومت ہو گئی ہے۔ اور ہر ایک کے مذہب ہندو مسلمان عیسائی یہودی وغیرہ کو سرکار انگریزی ایک آنکھ سے دیکھے گی۔ مگر تاہنوز اس کی پوری تعمیل نہیں ہوئی۔ اُس کے بعد لکھنؤ میں لڑائی ہوئی کہ وہاں کے انگریز بھی مخالفوں سے تنگ آ گئے۔ اور لڑ بھڑ رہے تھے اُن کی مدد کے لئے کانپور سے کچھ انگریزی فوج آ گئی۔ اور مشکل سے مخالفت کی آگ بجھی۔ اور پھر رفتہ رفتہ سب جگہ لڑائی فساد کم ہو گیا۔ اور انگریز بصد مشکل پھر ہندوستان کی سلطنت پر قادر ہوئے اُن کی فتح کی وجہ یہ تھی۔ کہ انگریز جہاں کہیں تھے لڑ رہے تھے۔ انہوں نے لڑائی سے دل نہ چرائے تھے۔ اور انہوں نے یہ بھی جان لیا ہو گا کہ بھاگ کر کہیں جا کر نہیں سکتے ہیں۔ اس سے لڑ کر مرنا ہی بہتر ہے۔ اور اکثر ریاستیں بھی اُن کی مددگار رہیں۔ اور بعض نے فوج بھی دی۔ اور بعد امن امان کے ملکہ وکٹوریہ کی

[وق]ت سے یہ قانون جاری ہو گیا۔ کہ وائیسرائے یعنی نائبُ السلطنت ہند میں انتظام کرے
[او]ر ایک وزیر انگلستان میں ہند کی طرف سے وکیل رہے۔ چنانچہ اس تجویز کے موافق
[لا]رڈ کیننگ ہند میں وائیسرائے مقرر ہو کر آیا۔ اور اُس وقت سے ہر گورنر جنرل کا
[لقب] وائیسرائے ہو گیا ۱۸۶۲ء ۱۲۷۹ھ میں یہ چلا گیا۔ اور اس کی جگہ لارڈ ایلگن وائیسرائے
[ہو ک]ر آیا اُس کے بعد ۱۸۶۴ء ۱۲۸۱ھ میں سر جان لارنس آیا ۱۸۶۹ء ۱۲۸۶ھ میں لارڈ میو وائیسرائے
[ہو ک]ر آیا۔ اُس کو ایک شخص شیر علی خاں افغان نے موقعہ پا کر قتل کر ڈالا۔ پھر کچھ عرصہ
[تک] یہ عہدہ خالی رہا۔ بطور نیابت کے کام چلتا رہا۔ آخرکار ۱۸۷۲ء ۱۲۹۱ھ میں لارڈ
[نار]تھ بُرک مستقل وائیسرائے ہند میں آیا۔ اُس کے بعد لارڈ لٹن ۱۸۷۶ء ۱۲۹۴ھ میں وائیسرائے
[ہو]کر آیا۔ لارڈ لٹن کے عہد میں انگریزوں نے امیر شیر علی خاں کو کہا۔ کہ اپنا علاقہ ہمارے
[ہا]تھ تقسیم کر اُس نے انکار کیا۔ اسی واسطے باہم لڑائی ہوئی۔ انگریزی فوج بڑی
[ج]لدی تین دستے ہو کر افغانستان میں داخل ہوئی۔ شیر علی خاں ترکستان کو بھاگ
[گ]یا۔ ایک مزار میں جا کر مر گیا۔ اُس کے بعد اُس کے بیٹے یعقوب خاں سے ۱۸۷۹ء ۱۲۹۷ھ
[م]یں مقام گندامک میں عہد نامہ قرار پایا۔ اور یہ شرط قرار پائی۔ کہ یعقوب خاں کابل امیر
قرار دیا جائے۔ اور ایک انگریز ریزیڈنٹ مستقل طور پر اُس کے دارالخلافہ میں رہا
کرے۔ اُس وقت لارڈ لٹن گورنر جنرل تھا۔ آخرکار افغانوں نے ریزیڈنٹ مسمی
سر لواس گوگنری کو قتل کر ڈالا۔ اُس کے بعد افغانوں کو سزا دینے کے لیے ایک
فوج بسرپرستی سر فریڈرک رابرٹس کے افغانستان میں بھیجی گئی۔ اس جرنیل نے
یعقوب خاں کو قید کر کے ہندوستان میں بھیج دیا۔ مارکس آف لارڈ لٹن
نے ۱۸۸۰ء ۱۲۹۸ھ میں امیر عبدالرحمٰن خاں کو کابل کے تخت پر بٹھایا۔ اور انگریزی فوج

کو افغانستان سے بلالیا۔ لارڈ لٹن کے بعد ۱۸۸۰ء لارڈ رپن آیا اور اس کے
۱۸۸۴ء ۱۳۰۲ھ میں لارڈ ڈفرن آیا اس کے عہد میں لارڈ رلوالپنڈی ایک بڑا در
جلسہ ہوا امیر عبدالرحمن خاں بلائے گئے۔ بڑی خاطر ہوئی۔ اور برہما کی تسخیر
ہوئی۔ وہاں کا تھیبہ نام بادشاہ قید کیا گیا۔ ملکہ وکٹوریہ کی جوبلی کے جا بجا
اس ۱۸۸۶ء میں لارڈ لین سڈون وائسرائے ہو کر آیا۔ اس کے بعد لارڈ الگن
ہوئے۔ اُن کے بعد لارڈ کرزن ہوئے۔ اُن کے بعد لارڈ منٹو اور اُن کے
میں لارڈ ہارڈنج ہوئے یہ اس وقت موجود ہیں۔ ۱۸۹۲ء میں شاہزادہ وکٹر
مر گیا۔ ماتم ہوا بازار بند ہوئے سرکار انگریزی کی حکومت میں گو جرائم اتفاقی
افترا فریب سرقہ زنا کبے مروتی نااتفاقی خود رائی وغیرہ بہ نسبت سابقہ بکثرت
اور علی العموم ہر چیز گراں اور قحط کی صورت رہتی ہے مگر انگریزی عملداری میں
بھی بہت ہیں امن اور حفظ ملک و رعایا کا ایسا انتظام ہے۔ کہ دوسری کسی
میں موجود نہیں اور ہر ایک ملت و مذہب کو جیسے اُن کی حکومت میں آزا
ہے اور کسی سلطنت میں نہیں۔ مدراس اور تعلیم کا ملک میں بہت کچھ خیال
بجا بجا شفاخانے خیراتی بنائے گئے ہیں۔ دوا اور معالجہ سرکار سے مفت ملتے
سڑکوں اور راستوں اور درختوں کا بڑا انتظام ہے۔ اس سے سرکار اور رعایا
بڑا فائدہ پہنچ رہا ہے۔ خاصکر ریل کا بہت ہی فائدہ ہے۔ بہر حال بے
بادشاہت تو ایک عزوجل کی بادشاہت ہے اور باقی جس قدر بادشاہتیں
وہ سب کسی وجہ سے اچھی اور کسی وجہ سے بری ہیں۔ مگر جس حکومت کے ہم ما
ہیں اور جس کا ذکر ہم کر رہے ہیں یہ بھی بہت ہی غنیمت ہے۔ ہمارے اجداد

خیال میں دیگر بیرونی حکومتوں سے یہ حکومت بہتر اور منتظم ہے۔ اس ہمارے عہد میں ۱۸۹۲ء ۱۳۱۰ھ میں ملتان اور لاہور کے راستے میں دو ریلوں نے ٹکر کھائی سینکڑوں انسانوں کی جانیں ضائع ہوئیں اور دریائے چناب اور اٹک میں ایک طوفان آیا۔ اس سے ہزاروں انسان اور مویشی فنا ہوئے۔ کثرت بارش سے بھی اکثر شہروں میں بہت سے مکانات گرے۔ مگر تاہم قحط سالی موجود ہے۔ اس ۱۸۹۲ء ۱۳۱۰ھ میں ایک شخص میرزا غلام احمد قادیاں ضلع گورداسپور نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ میں عیسیٰ مسیح موعود ہوں احادیث نبوی میں جہاں مسیح بن مریم کے آنے کی پیشینگوئی ہے وہ میرے حق میں ہے۔ اور سوا اس کے اور بھی بہت سے اعتقادات مسائل اپنی کتب میں درج کر کے شائع کئے جو نصوص قرآن و حدیث کے مخالف ہیں۔ گو کسی قدر لوگ اس کے معتقد بھی ہو گئے ہیں۔ مگر علی العموم علمار وقت کے دعوے کے مخالف ہیں علمائے نامی علمار وقت سیدنا نذیر حسین صاحب دہلوی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی محی الدین صاحب بن مولوی صاحب مؤلف تفسیر محمدی وغیرہ نے اس پر کفر کا فتویٰ دیا ہے ایک شخص نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ میں مہدی رسول اللہ ہوں در شہروں اور گاؤں میں منادی کرتا ہے۔ مگر چوں کہ بے علم ہے۔ اس کے خیال اور دعوے کی اشاعت نہیں ہوئی۔ اور جہاں جاتا ہے مار کھاتا ہے مگر دعوے سے باز نہیں آتا۔[۱]

افغانستان | یہ ایک بڑا وسیع ملک ہے۔ مغربی جانب سے بلخ و ایران

---

[۱] اس کتاب کی تصنیف کا آخری زمانہ ۱۸۹۲ء ۱۳۱۰ھ ہے اس کے بعد مصنف علامہ نے ۱۲ جولائی ۱۸۹۴ء کو دار البقا کو انتقال فرمایا ۱۸۹۲ء کے بعد کے کل واقعات اس عاجز کے ایزاد کردہ ہیں ۱۲ عبدالرحیم ... حبیب

تک اور مشرقی جانب سے دریائے سندھ اور حسن ابدال تک ہے۔ اور جانب شمال سے کوہ ہندوکش اور ترکستان تک ہے اور جانب جنوب سے بحر ہند اور بلوچستان تک ہے چھ سو میل لمبا اور پانچ سو میل چوڑا ہے۔ اس ملک میں میوے بہت عمدہ اور کثرت سے ہوتے ہیں۔ آب و ہوا اچھی ہے۔ لوگ شجاع ہیں۔ سب مسلمان ہیں۔ اس ملک کا نام ہندوؤں کی پرانی کتابوں میں باہیک لکھا ہے۔ جب ایرانیوں کے قبضہ میں آیا تو انہوں نے زابلستان اور کابلستان مشہور کیا۔ جب سکندر اعظم نے اس کو فتح کیا۔ تب اس کا نام یونانی زبان میں میکٹریا پڑا۔ جب مسلمانوں کے قبضہ میں آیا۔ کابل قندھار سے لیکر ایران تک خراسان نام ہوا۔ اور مشرقی طرف پہاڑی ملک کا نام روہ یعنے پہاڑی ملک مشہور ہوا۔ محمد اکبر بادشاہ نے صوبجات کی تقسیم کے وقت اس صوبہ کا نام کابل رکھا۔ جب نادر شاہ کی تباہی کے بعد ۱۷۴۷ء میں تخت قندھار پر احمد شاہ ابدالی بیٹھا اس وقت سے اس ملک کا نام افغانستان مشہور ہوا لیکن مغربی حصہ کو اب بھی لوگ خراسان کہتے ہیں۔ محمد شاہ بادشاہ دہلی کے وقت جب سلطنت ہندوستان میں ضعف آیا تو نادر شاہ ہندوستان کو لینے کا قصد کیا۔ اور دہلی کو فتح کر کے واپس چلا گیا۔ لیکن لوگوں نے جو ایرانیوں کے ظلم سے تنگ ہوئے ہوئے تھے۔ انہوں نے موقع پا کر اس کو قتل کر دیا۔ احمد شاہ ابدالی سدوزئی جو فوج ابدالی کا افسر تھا۔ اس نے نادر تمام مال لے لیا۔ اور تخت کا خود مالک ہو گیا اور اپنی فوج کا نام ابدالی سے بدل کر درانی رکھا۔ اور اپنا دوران لقب مقرر کیا۔ افغانوں میں سے یہ پہلا شخص ہے۔ جس دولت افغانیہ کی بنیاد ڈالی ہے۔ افغانستان کے انتظام کے بعد ہندوستان پر چھ حملے کئے۔ پہلے حملے میں انبالہ پر دہلی کے بادشاہ کی فوج سے لڑائی ہوئی۔ ناکام ہو کر واپس گیا۔ ثانی حملہ میں لاہور اور

تان کو فتح کر کے میر منور کو پنجاب کا حاکم مقرر کر کے چلا گیا۔ تیسرے حملہ میں دہلی پر
قیاب ہُوا۔ متھرا کو فتح کیا۔ اور لوٹ میں بہت سا مال لیا۔ عالمگیر ثانی سے مل جل
کر محمد شاہ کی لڑکی کو اپنے نکاح میں لایا۔ اور عالمگیر کی لڑکی کو اپنے لڑکے تیمور کی زوجہ
بنایا۔ خاندان تیموریہ سے یہ رشتہ قائم کر کے اپنے ملک کو واپس چلا گیا۔ چوتھے
حملہ میں مرہٹوں کو پانی پت کے میدان میں شکست دی۔ اُنہوں نے پنجاب تک
ملک دبا لیا تھا۔ پانچواں اور چھٹا حملہ سکھوں پر کیا۔ اور اُن کو پامال کر کے واپس
آیا۔ آخر چوبیس برس سلطنت کر کے فوت ہو گیا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا تیمور قندہار
میں باپ کی جگہ بیٹھا۔ اُس کے ساتھ اُس کے بھائی سلیمان شاہ نے مزاحمت کی
مگر اُس کی کچھ پیش نہ گئی۔ اُس نے تیس برس سلطنت کی۔ احمد شاہ کے چار بیٹے
تھے۔ تیمور۔ سلیمان۔ سکندر۔ پرویز۔
تیمور کے بعد اُس کا تیسرا بیٹا شاہ زمان تخت پر بیٹھا۔ تیمور کے بیٹوں کے نام
یہ ہیں۔ ہمایوں۔ محمود۔ شاہ زمان۔ عباس۔ شجاع الملک۔ شاہپور۔ حاجی فیروز الدین
ہمایوں کا بڑا بیٹا قندہار کا حاکم تھا! ور محمود ہرات کا۔ اور شاہ زمان روسا۔ اور
پائندہ خاں بارک زئی دالد دوست محمد خاں کی مدد سے تخت قندہار پر بیٹھا آپس
میں بھائیوں کی لڑائی رہی اس لئے اُن کی سلطنت میں بھی ضعف آنا شروع ہو گیا
لیکن پائندہ خاں کا قدر زیادہ ہو گیا! ور سرفراز خاں کا لقب ملا۔ امراء نے شاہ زمان
کو پائندہ وغیرہ سے بدظن کرا کے پائندہ اور کئی سرداران کو قتل کر ڈالا۔ اس لئے
پائندہ خاں کے بیٹے فتح خاں نے شاہ محمود سے متفق ہو کر شاہ زمان پر لشکر کشی کی۔
پس محمود نے قندہار اور غزنی اور کابل کو فتح کر لیا۔ شاہ زمان کو شکست ہوئی پسے گئے

اُس کو اندھا کر دیا۔

اور محمود شاہ اسی وقت سے تخت کا مالک ہو گیا! ور فتح خاں بارک زئی مذکور کو صلہ امداد میں اپنا وزیر کر لیا! ور فتح خاں کو شاہ دولت کا لقب دیا۔ فتح خاں نے دور اندیشی کی اپنے چھوٹے بھائی دوست محمد خاں کو امور ریاست سکھانے شروع کر دئے شاہ شجاع الملک جو تیمور کے پانچویں لڑکے تھے اور شاہ زمان کے حقیقی بھائی تھے۔ باعانت حافظ شیر محمد خاں بن شاہ ولی خاں وزیر احمد شاہ نواح خیبر سے بہت فوج جمع کر کے شاہ محمود پر غالب آیا۔ شجاع الملک نے اُس کو اندھا کرنا چاہا۔ شاہ زمان نے اُس کو اس کام سے منع کیا پس شجاع الملک تخت پر بیٹھ گیا اور شاہ محمود کو قید کر دیا۔ شاہ شجاع نے چند ماہ بالاستقلال سلطنت کی پھر عطاء اللہ صوبہ کشمیر اُس سے باغی ہو گیا۔ شاہ شجاع نے اُس پر چڑھائی کی مگر مغلوب ہو کر پکڑا گیا۔ یہ موقع پا کر محمود قید سے رہائی پا کر تخت پر بیٹھ کر حکمران ہو گیا۔ ادھر سے شاہ شجاع صاحب بھی کشمیر سے رہائی پا کر چلے آئے پس افغانستان کے اب دو بادشاہ بن بیٹھے۔ آخر شاہ شجاع نے محمود کو آوارہ کر دیا۔ پھر بارک زیوں کی ایذا دہی سے جو شاہ محمود کے ہوا خواہ تھے۔ شاہ شجاع بھی اپنی اصلی جگہ سے بے دخل ہو گیا۔ اور جہاں موقع ہوا۔ وہیں حکومت کرنے لگا۔ وزیر فتح خاں نے عطاء اللہ خاں صوبہ کشمیر پر چڑھائی کی۔ تاکہ شاہ محمود کو خوش کرے پس عطاء اللہ خاں کو شکست دیکر قید کر لیا۔ سکھوں نے عطاء اللہ خاں کی مدد کرنی چاہی۔ فتح خاں اور دوست محمد خاں دونوں بھائیوں نے سکھوں پر چڑھائی کی۔ رنجیت سنگھ کی جانب سے بھی تیس ہزار فوج لڑنے کو نکلی۔ مگر سکھوں کی فتح ہوئی! ور فتح خاں مع دوست

محمد خاں مع فوج درانی واپس گئے۔ادھر سے دوسری مصیبت یہ پیش آئی کہ شاہ ایران نے ہرات لینے کے لئے فوج بھیجی۔ یہ خبر سن کر فتح خاں و دوست محمد خاں مع فوج اس کے مقابلے کے لئے گئے۔اور فوج ایرانی کو شکست دی۔ مگر ایک عداوت کی وجہ سے کامران شاہزادہ بن شاہ محمود نے فتح خاں کو اندھا کر دیا۔ شاہ محمود کو اس سے بظاہر رنج گزرا۔اور قوم بارک زئی خصوصاً پائندہ خاں کے بیٹے جو ۲۷ آدمی تھے۔ اُن کو اُس سے بہت بڑا رنج گزرا۔اور ارادہ کیا کہ خاندان درانی کو نیست و نابود کردیں۔ اس شور فساد سے شاہ شجاع سے لوگ بگڑ گئے۔اور آخر شاہ شجاع بے دخل ہو کر پنجاب کو آیا۔ ادھر کامران نے فتح خاں کو آگے نابینا تو کر ہی دیا تھا۔ پھر قتل بھی کر ڈالا۔ اس سے افغان اور بھی زیادہ میں غیظ میں آگئے۔اور بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا۔ ناچار ہو کر محمود اور کامران قندھار ہرات کو چلے گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد محمود نے وفات پائی۔اور کامران ہرات کا مالک رہا۔ چونکہ اب کابل و ہرات قندھار درانی بادشاہوں سے خالی ہو گیا۔ پائندہ خان کے بیٹوں نے کابل غزنی قندھار پشاور کو آپس میں تقسیم کر لیا۔امیر دوست محمد خاں نے کابل اور غزنی لے لی۔ باقی افغانستان پر دوسرے بھائی قابض رہے۔ پھر ہرات کامران کے پاس رہا۔ کشمیر اور اٹک تک ملک رنجیت نے دبا لیا۔سندھ کے امیر بھی مستقل ہو گئے۔ شاہ شجاع لودھیانہ کی چھاؤنی میں انگریزوں کے پاس آیا۔ انگریزوں نے چار ہزار روپیہ ماہوار پنشن مقرر کردی۔ لیکن شاہ شجاع کے دل میں یہ خیال تھا۔ کہ افغانستان میں بادشاہی کروں گا۔ اس خیال سے وہ رنجیت سنگھ سے مشورہ سے ۱۸۳۳ء میں سندھ کے راستے سے سندھ کے امراء کو زیر کرتا ہوا قندھار پہنچ گیا۔ادھر سے امیر دوست محمد بھی کچھ فوج لیکر مقابلہ

کو پہنچا۔ شاہ شجاع بعد مقابلہ کے شکست کھا کر ہرات کو گیا۔ وہاں سے پھر ہندوستان کو آیا۔ یار محمد خاں نام پشاور کا حاکم تھا اُس کے ساتھ سکھوں کی لڑائی ہوئی رنجیت سنگھ یار محمد خاں کو شکست دے کر پشاور پر قابض ہو گیا۔ جب رنجیت سنگھ وہاں سے واپس آیا تو یار محمد خاں پھر اُس پر قابض ہو گیا ۱۸۳۹ء کو انگریزوں نے پھر دوبارہ شاہ شجاع کو اُنیس ہزار تین سو پچاس سپاہی دے کر پھر افغانستان کو بھیجا۔ اور چھ سو آدمی شاہ شجاع کے ساتھ اپنے تھے۔ یہ مدد بدیں خیال تھی۔ کہ امیر دوست محمد خاں سے انگریز بدظن تھے اور شاہ شجاع سے نیک ظن پس شاہ شجاع صاحب اپنی فوج اور کمک سے راستے کے امراء سے لڑتے اور فتحیاب ہوتے ہوئے قندہار کے تخت پر جا مسلط ہوئے اور انگریزی فوج نے غزنی کو بھی فتح کر لیا۔ اب دوست محمد حیران تھا کہ کیا کرے صلح وغیرہ پیش کی۔ مگر بسبب سختی انگریزی شرائط کے قبول نہ کر سکا اور ترکستان کی طرف بھاگ گیا۔ انگریزی فوج کابل میں جا داخل ہوئی پھر انگریزی فوج کچھ تو واپس ہوئی۔ اور کچھ شاہ شجاع کی حفاظت کے واسطے کابل میں رہی دوست محمد خاں نے شاہ بخارا سے مدد مانگی۔ اس نے بجائے مدد دینے اُس کو قید کر لیا ۱۸۴۰ء میں دوست محمد خاں وہاں سے چھوٹ کر کچھ فوج جمع کر کے انگریزی فوج سے آکر مقابل ہوا۔ لڑائی کی مگر شکست کھائی۔ آخر خود بخود کابل میں انگریزوں کے پاس آگیا۔ اور وہاں سے ہندوستان بھیجا گیا۔ اور دو لاکھ روپیہ سالانہ وظیفہ مقرر کر دیا۔ اس کے بعد افغانستان میں کچھ چھوٹے چھوٹے فساد ہوتے رہے۔ جس کا آخر نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کابل میں ایسا فساد شروع ہوا۔ کہ ۱۸۴۱ء میں سر ولیم میکناٹن صاحب اور برنس صاحب کابل میں مارے گئے۔ اور جو فوج انگریزی بارہ ہزار کی بھیڑ کابل

سے جلال آباد کے بند راستہ کے کھولنے کے لئے آتی تھی۔ وہ افغانوں نے تمام مار دی۔ صرف ایک ڈاکٹر زندہ آیا جس نے خبر دی۔ اور غزنی اور قندھار میں فساد ہؤا۔ شاہ شجاع جس کی انگریز حفاظت کرتے تھے اُس کے بیٹے صدر جنگ نے جرنیل ناٹ سے قندہار میں لڑائی کی۔ محمد اکبر خاں بن دوست محمد خاں نے بھی انگریزوں کے ساتھ جو کچھ بن آئی کی۔ شاہ شجاع کچھ انتظام کے لئے کابل سے باہر نکلے اُن کو دوست محمد خاں کے خاص ہوا خواہوں نے کمیں میں بیٹھ کر چند بندوقوں کا باڑ مار دیا۔ اب سرکار انگریزی کو یہ خیال ہؤا۔ کہ آئندہ افغانستان کے معاملہ میں دخل نہ دے جس کو وہ چاہیں وہ اپنا بادشاہ بنالیں۔ مگر اُس وقت جہاں تک ہو سکے فوج انگریزی جو کابل میں پھنسی ہوئی تھی اُس کو وہاں سے نکال لیا جائے اور محمد اکبر خاں کو بھی کابل سے نکال دیا جائے۔ اور دوست محمد خاں کو رہا کیا جائے۔ چنانچہ کئی لڑائیوں کے بعد افغانستان سے خدا خدا کر کے خلاصی ہوئی اور دوست محمد خاں کو چھوڑ دیا گیا۔ وہ اپنی جگہ تخت پر بیٹھ کر بدستور سابق حکمرانی کرنے لگا۔ اس کے بعد امیر دوست محمد خاں نے ہرات کو فتح کرنے کا ارادہ کیا۔ کیونکہ وہاں کا حاکم سلطان خاں جو امیر دوست خاں کا داماد بھی تھا نافرمان ہو گیا تھا۔ امیر دوست محمد خاں نے بہت زور آور حملہ سے قلعہ کو فتح کر لیا۔ لیکن سلطان خاں اور اُس کی بی بی دوست محمد خاں کی بیٹی اس سے پہلے قضا الٰہی سے فوت ہو گئی تھی۔ لیکن امیر دوست محمد خاں کی اجل نے بھی جلدی کی کہ ۱۲۸۰ھ ۱۸۶۳ء میں ہرات میں وفات پائی۔ اس کے بعد اُس کا بیٹا شیر علی خاں تخت پر بیٹھا۔ لیکن اُس سے اُس کے اور بھائی محمد اعظم خاں اور محمد افضل خاں مخالف بھی ہو گئے۔ مگر کسی کی دال نہ گلی بھائی مغلوب ہو

کر دب گئے اور شیر علی خاں نے محمد افضل خاں حاکم بلخ کو لڑائی کے بعد خوب دبایا
اُس کو قید کر لیا ۱۸۷۹ء لٹن وائسرائے کے عہد میں کیونگری افغانستان میں سفیر ہو
گیا۔ افغانوں نے اُس کو مار دیا۔ اس لئے انگریزوں نے افغانستان پر چڑھائی
اسی اثناء میں امیر شیر علیخاں عارضہ مرض سے فوت ہو گیا۔ اور اُن کے بیٹے یعقوب خاں
مسند پر بیٹھے۔ اور کچھ لڑے مگر انگریزوں کے ساتھ لڑائی میں پورے نہ اتر سکے گرفتار
ہو کر ہندوستان آ گئے اور سرکار انگریزی نے تخت کابل پر امیر عبد الرحمن خاں
محمد افضل خاں برادر شیر علی خاں کے بیٹے ہیں۔ بٹھا دیا انہوں نے نہائت لیاقت
و تدبیر سے حکومت کی ملک میں ہر طرح کی حربی و صنعتی سامان مہیا کئے ۱۹۰۱ء میں
وفات پائی۔ اب جناب امیر حبیب اللہ خاں صاحب تخت سلطنت پر جلوہ افروز
بجائے ہائینس کے خود مختاری اور مجسٹی کا خطاب پا چکے ہیں۔ یعنے بجائے امیر
سلطان ہو گئے ہیں۔

حکومت سکھاں

یہ گروہ پنجاب میں گرونانک کے مرید ہیں جو بابر بادشاہ کے
عہد میں ہوا ہے۔ گرونانک لوگوں کو توحید کے مسائل
تعلیم کرتا تھا۔ کچھ مسئلے اُس کے اہل اسلام کے مطابق ہیں اور کچھ ہندوؤں کے
جب کبھی یہ گروہ زور پکڑنے لگتا۔ تو بادشاہ دہلی کے اُن کو دبا دیتے تھے
انہوں نے زور پکڑا۔ تو اورنگ زیب نے دبایا۔ پھر دور اُن کا ہوا۔ تو بہادر نے پھر جہاندار
نے۔ پھر فرخ سیر نے اُن کو نابود کر دیا۔ اُس کے بعد اُن کا پھر کچھ ظہور ہوا۔ اس فرقے
جو نامور شخص ہوا ہے۔ اور جس کی بدولت یہ گروہ کسی گنتی میں آیا ہے وہ رنجیت سنگھ
بن مہا سنگھ تھا۔ ۱۷۸۰ء میں پیدا ہوا۔ جب چھوٹا تھا کہ اس قدر چیچک نکلی کہ ایک

کی امید نہ رہی آخر بچ گیا۔ مگر اس عارضہ سے ایک آنکھ جاتی رہی ۱۷۹۸ء میں جب شاہ زمان نے پنجاب پر حملہ کیا۔ تو اس کی کچھ توپیں دریائے جہلم میں گر پڑیں۔ رنجیت سنگھ نے اُس کی توپیں نکلوا دیں۔ اس خدمت کے عوض شاہ زمان نے اُس کو اجازت دی کہ لاہور پر قبضہ کر لو اُس وقت لاہور پر چیت سنگھ قابض تھا۔ پس رنجیت سنگھ نے (اپنے ساتھیوں کے ہمراہی سے جو اُس کے ساتھ رہتے تھے) لاہور پر قبضہ کر لیا۔ اور پھر دن بدن بزور شمشیر ترقی کرتا گیا۔ اٹک کا قلعہ افغانوں سے مول لے لیا۔ پھر یار محمد خاں برادر دوست محمد خاں حاکم پشاور سے جا مقابل ہُوا۔ پشاور لے لیا۔ جب رنجیت سنگھ واپس آیا تو پھر یار محمد خاں پشاور پر قابض ہو گیا۔ غرض اسی طرح اُس نے اپنی حدود ملک بڑھا لیں۔ اور کل پنجاب کا مالک ہو گیا۔ اور ایسا ہی استحکام ہو گیا۔ کہ کون جانتا تھا یہ قوم کبھی جائے گی۔ مگر اللہ کی شان دیکھئے اب اُن کی سلطنت کہاں۔ اور اُس کے آثار کہاں۔ رنجیت سنگھ ۱۸۳۹ء میں مر گیا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا کھڑک سنگھ سنہ مذکور میں تخت پر بیٹھا۔ اور یہ بیٹا اُس کا صحیح النسب تھا۔ سنہ ۱۸۴۰ء میں مر گیا۔ شیر سنگھ اور تارا سنگھ فرضی بیٹے تھے رنجیت کی رانی مہتاب کور نے راجہ کو خوش کرنے کے لئے یہ بات بنائی۔ کہ مجھے دو لڑکے اکٹھے پیدا ہوئے ہیں۔ تارا سنگھ سلمان کا لڑکا تھا۔ یہ دونوں بچے اُس نے اُن کے والدین سے خرید ملائے تھے۔ رنجیت سنگھ نے اُن کو اپنے بیٹے تسلیم کیا تارا سنگھ نے بھی ۱۸۳۹ء میں قضا کی اور کھڑک سنگھ کے بعد ۱۸۴۱ء میں شیر سنگھ تخت پر بیٹھا اور ۱۸۴۳ء میں سردار چیت سنگھ سندیانوالی کے ہاتھ سے مارا گیا اُس کے بعد ۱۸۴۳ء میں دلیپ سنگھ تخت پر بیٹھا اور دوسری لڑائی پنجاب میں

معزول ہو کر ولایت یعنی انگلستان میں بھیجا گیا۔ اب مر چکا ہے اور دین مسیحی رکھتا تھا
رنجیت سنگھ کے دو بیٹے اور پشورا سنگھ و کشمیرا سنگھ تھے اُن کو رنجیت سنگھ نے
جاگیریں دے دی تھیں۔ یہ بھی اُس کے فرضی بیٹے تھے۔ اور اُس کا ایک بیٹا اپشرا سنگھ
جو وہ بھی فرضی تھا۔ چھوٹی عمر میں مر گیا تھا۔

ذکر حضرت سید احمد صاحب بریلوی

یہ صاحب قرآن و حدیث کے مطابق صوفی اور کامل ولی اللہ تھے۔ اُنہوں نے
جب سُنا کہ قوم سکھ اہلِ اسلام پنجاب کو بڑی ایذا دیتے ہیں۔ اور اذان دینے اور
مذہبی فرائض کے ادا کرنے سے مانع ہوتے ہیں۔ تو آپ کے دل میں حمایت اسلام نصرت
و غمخواری برادران اسلام نے جوش مارا۔ پس اس لئے آپ نے ۱۲۴۱ھ میں سکھوں سے
جہاد کرنے کا ارادہ کیا۔ اور دس بارہ ہزار آدمی آپ کے مرید خادم اللہ کی راہ میں
آپ کے ساتھ جان و مال نثار کرنے کو تیار ہوئے۔ اور تھانیسر۔ مالیر کوٹلہ۔ ممدوٹ
بہاولپور۔ حیدر آباد سندھ۔ شکارپور۔ جاگن۔ خان گڑھ۔ درہ ڈھاڈر۔ درہ بولن
پیشین۔ قندہار۔ کابل سے ہوتے ہوئے درہ خیبر کے راستہ پنجاب میں داخل ہو کر
پشاور آئے۔ اور پشاور سے ہشت نگر واقع ملک یوسف زئی میں پہنچ کر عرصہ تک موضع
خویشگی پر ٹھیرے۔ پھر نوشہرہ کی طرف تشریف لائے۔ جہاں آپ جاتے تھے ہزاروں
مرد اور عورتیں آپ پر فدا ہونے لگتے تھے اور آپ بیعت کرتے تھے سردار محمد یار خان
والی پشاور مع برادر خود دوست محمد خاں نے بھی آپ کے ساتھ بیعت کی جب سکھوں کو
اس تیاری کی خبر پہنچی۔ تو بدھ سنگھ دس ہزار لشکر کے ساتھ مقام اکوڑہ پر جو نوشہرہ

سے آٹھ کوس پرے چلا گیا۔ سید صاحب نے بھی جنگ سے پہلے سکھوں کو اعلان حسب قاعدہ شریعت لاہور میں بھیجا۔ کہ اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو پھر ہم تم کو کچھ نہیں کہتے۔ جدھر سے آئے ہیں ادھر واپس چلے جائیں گے۔ اور تمہارے مددگار اور برادر ہو دیں گے اور اگر یہ بات اختیار نہیں تو ہمارے تابع ہو جاؤ۔ اور جزیہ ادا کرو۔ اس میں بھی ہم تم سے جہاد نہیں کریں گے۔ اور اگر یہ امر بھی منظور نہیں۔ تو لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور اور مسلمانان ہندوستان اور افغانستان اللہ کی راہ میں سر دینے کو تیار ہیں سکھوں نے اس اعلان کا کچھ جواب نہ دیا۔ پس صاحب موصوف نے جہاد کی تیاری کر دی۔ اور سردار امیر خاں رئیس اکوڑہ نے بھی آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی آپ کی آٹھ پلٹنیں تھیں۔ مولینا مولوی اسمٰعیل رحمت اللہ علیہ فاضل فنائی لااسلام ان کے مقدمۃ الجیش تھے۔ سید صاحب الہ بخش نامی ایک شخص کے ہمراہ ۹۰۰ چیدہ آدمی کو بدھ سنگھ کی فوج کے مقابلہ میں جو اُس سے دس گنا زیادہ تھی راہ اللہ میں روانہ کر دیا۔ اُس نے ۱۲۴۱ھ ۲ جمادی الاولیٰ میں اللہ اکبر کہہ کر رات کو دشمن پر حملہ کیا۔ غازیوں نے حملہ پر حملہ کر کے سکھوں کو شکست دی اور خون کی ندیاں بہا دیں۔ اور سکھوں کا توپ خانہ بھی چھین لیا اور خود سردار بدھ سنگھ بھی بھاگ نکلا۔ مگر اُس وقت چونکہ ملکی لوگوں نے کفار کا مال لوٹنا شروع کیا۔ اس لئے جنگ کی حالت بگڑ گئی اور بدھ سنگھ نے نقارہ بجا کر پھر فوج سکھ کو جمع کیا۔ اور دوبارہ پھر حملے شروع ہوئے۔ اس میں اکثر شجاع مجاہدین شہید ہوئے اور خود جمعدار صاحب بھی شہید ہوئے۔ نماز صبح کے واسطے مجاہدین لڑائی بند کر کے اذان تکبیر کہہ کر نماز میں مصروف ہوگئے۔ اُدھر بدھ سنگھ مارے خوف کے میدان لڑائی چھوڑ کر تین کوس پیچھے ہٹ گیا۔ اور سید و نام

بستی میں جا اترا۔ مجاہدین نماز سے فارغ ہو کر سجدۂ شکر بجالائے اور سید صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر سرگزشت سے اطلاع دی۔ اور عرض کی کہ ہمارے بتیس آدمی شہید ہوئے اور ۳۵ مجروح ہوئے اور دشمن کے ۷۰۰ آدمی جان سے مارے۔ اور ۷۰۰ زخمی ہوئے۔ سید صاحب نے شہداء کے لئے دعا کی اور زخمیوں کی مرہم پٹی کی۔ اس لڑائی کے فتح ہونے سے تمام افغانستان و پنجاب میں شہرت ہو گئی۔ مسلمانوں کے دل دو مانے اور کفار کے شکست ہو گئے۔ اور ملکی لوگ کثرت سے جماعت سید صاحب کو مبارک باد دینے آنے لگے۔ خادیخاں سردار قلعہ ہنڈ نے بھی آکر آپ سے بیعت کی اور سید صاحب کو مع لشکر اپنے قلعہ لے گیا۔ اور قلعہ مجاہدین کا قیام گاہ بنگیا۔ اس کے بعد خادیخاں وغیرہ سرداران ملک نے عرض کی۔ کہ خضرو نام ایک بازار سکھوں کا ہے۔ وہاں اُن کا بڑا مال متاع موجود رہتا ہے۔ آپ دعا کریں کہ وہ فتح ہو جائے۔ آپ نے دعا کی مگر سید صاحب کے لشکر کے سوا چند قندھاریوں کے خادیخاں کے ساتھ شریک نہ ہوئے خادیخاں وغیرہ حضرو پر شبخون میں کامیاب ہوئے۔ اور لوٹ اور غنیمت کا مال لیکر واپس آئے مگر دشمن کے کچھ آدمی اُن کے پیچھے لگ گئے۔ اور بڑھتے گئے۔ حتیٰ کہ پانسو کے قریب اکٹھے ہو گئے جب سید صاحب نے یہ حال دیکھا۔ تو آپ نے اپنے لشکر کے پچاس ہندوستانی کو مدد کیلئے بھیجا۔ اور تھوڑی ہی دیر میں ان پچاس آدمیوں نے دشمن کے پانسو آدمی کو شکست دی لیکن دو آدمی ہندوستانی شہید ہوئے۔ اب سید صاحب کو تجربہ سے معلوم ہو گیا۔ کہ اس ملک کے لوگ بڑے طمعی ہیں۔ فتح بعد لوٹ کے گرد ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے گھروں کو وہ مال لیجاتے ہیں۔ حالانکہ لوٹ کا مال

حسب قاعدہ شریعت تمام مجاہدین میں تقسیم ہونا چاہیئے۔ جب خادیخاں نے یہ سُنا۔ تو چاہا کہ دونوں لڑائیوں کی غنیمت جمع کر کے حسب قاعدہ شریعت تقسیم کیا جائے جب لوگوں سے مال طلب کیا گیا۔ تو وہ لڑنے کو تیار ہوئے۔ اس لئے باتفاق جملہ علماء ورؤسا ہندوستانی وولایتی یہ امر قرار پایا۔ کہ سید صاحب سے بیعت امامت کر کے امام اور خلیفہ حق مانا جائے اور حدود شرعی قائم کی جائیں۔ تاکہ لوگ اطاعت کریں چنانچہ اس بات کا پورا عمل ہو گیا۔ اور یار محمد خاں سردار پشاور نے بھی اس بات کو پسند کیا۔ اور سید صاحب کی امامت کو بذریعہ خطوط مان لیا اس بات سے سکھوں کے دلوں میں بڑا فکر پیدا ہوا۔ اور حضرو کی لڑائی کے بعد سکھوں کی دو تین ہزار فوج اباسین دریا پر قلعہ ہنڈ کے قریب جمع ہو گئی۔ اس حملہ کے روکنے کے لئے ملکی لوگ اور چند مجاہدین ہندوستانی بارشاد سید صاحب گئے۔ ملکی لوگوں نے جب سکھوں کی توپ کی آواز سنی۔ اور گولہ باری دیکھی۔ تو کافور ہو گئے۔ صرف ہندوستانی فوج نے دریائے مذکور سے عبور کر کے مقابلہ کرنا چاہا۔ مگر سکھوں کے دلوں میں ان غازیوں کی ہیبت بیٹھ گئی اور بغیر لڑائی کے بھاگ گئے۔ اس وقوع کے بعد سرداران یار محمد خاں اور پیر خاں سید صاحب کی ملاقات کے لئے توتھہنڈہ کے قریب دریائے لنڈہ کے پاس تمیس ہزار فوج اور آٹھ توپ کے ساتھ اُترے۔ سید صاحب بھی اُن کی ملاقات کے لئے دریائے لنڈہ سے عبور کر کے مع لشکر مجاہدین تشریف لے گئے۔ سید صاحب کی اُن سرداروں نے بڑی تعظیم کی۔ اور اطاعت بجا لائے۔ اور سید صاحب کے ہمراہ سکھوں سے لڑنے کو تیار ہوئے۔ پس اُس وقت مع افواج سرداران پشاور

و ملک سمہ اور مجاہدین سید صاحب کے زیر حکم ایک لاکھ فوج تھی مسلمانوں کے دل
میں اُس وقت بڑا جوش تھا۔ اور سکھوں کی چھاتیاں کانپ رہی تھیں۔ اور صبح کو ایک
عظیم واقعہ ہونے والا تھا۔ لیکن اس رات میں ایک شخص نذر محمد نام اور ولی محمد کشمیری جو
جو یار محمد خاں کے نوکر تھے اور ہمیشہ سید صاحب کے لئے کھانا لایا کرتے تھے وہ
اس شب میں کھانے میں سید صاحب کو زہر کھلا گئے۔ زہر اگرچہ قاتل تھا۔ مگر اللہ
تعالیٰ نے اس زہر کی تاثیر سے سید صاحب کو محفوظ رکھا۔ مگر آپ بیمار ہو گئے
اور قے پر قے آنے لگی۔ علی الصباح دو لشکر صف آرائی کر کے سیدو کے میدان
میں مقابل ہوئے۔ سردار یار محمد خاں نے سید صاحب کے لئے ایک لنگڑا ہاتھی
بھیجا۔ مولوی محمد اسماعیل علیہ الرحمتہ آپ کی خدمت شریف میں حاضر ہوئے
اور دیکھا۔ کہ آپ بے ہوش پڑے ہیں۔ اور قے جاری ہے مولانا موصوف نے
عرض کی کہ آپ کی یہ حالت ہے اور لڑائی شروع ہے۔ اور آپ کے وردولت
پر سواری کے لئے ہاتھی کھڑا ہے۔ آپ نے باوجود اس تنگ حالت کے فرمایا کہ
مجھ کو ہاتھی پر سوار کر کے میدان جنگ میں لے چلو۔ چند آدمیوں نے آپ کو ہاتھی پر
اُٹھا کر سوار کر کے میدان جنگ میں پہنچا دیا۔ جب آپ کو مجاہدوں نے دیکھا تو
اُن کی ہمتیں بڑھ گئیں۔ اور حملہ کرنے لگے۔ مگر سید صاحب کی مذکورہ حالت سے
سوائے چند آدمیوں کے باقی کو کوئی خبر نہ تھی۔ اور لڑائی نہایت گرم ہو رہی تھی
اور ہر طرف سے فتح کے آثار نمایاں تھے۔ مگر اسی وقت سرداران پشاور کے دو
سپاہی سکھوں کے سپہ سالار ملکر واپس چلے آئے۔ اور پھر سرداران پشاور سے
ملے۔ پس اُس کے بعد سرداران مع افواج واتواپ خود میدان جنگ سے نکل کر

چلے گئے۔ جب سرداران سمہ نے خانان درانیوں کا یہ حال دیکھا۔ تو اُن کے بھی زور ٹوٹ گئے۔ اور بھاگنے لگے۔ اب تمام جنگ کی بوچھاڑ بیچارے ہندوستانیوں پر آپڑی۔ اور حتی الامکان دل توڑ کر لڑے سید صاحب کے ہاتھی پر صدہا گولی شیں شیں کرتی ہوئی آتی تھیں۔ مگر بفضل الٰہی ادھر اُدھر گرتی اور مہاوت فیل بھی چونکہ دغا بازی میں شریک تھا۔ ہاتھی ادھر اُدھر نہیں کرتا تھا۔ ہندوستانی مجاہدوں نے سید صاحب کو ہاتھی سے اُتار کر گھوڑے پر بٹھایا۔ اس دغا بازی کی وجہ سے لشکر اسلام تتر بتر ہو گیا۔ اور میدان سکھوں کے ہاتھ میں رہا۔ سردار فتح خاں سید صاحب کو چیدڑی میں لے۔ زہر کھانے کے وقت سے آٹھ دن آپ بیہوش رہے جب آپ کو ہوش آئی۔ تو آپ نے مولانا مولوی محمد اسمٰعیلؒ سے حال دریافت کیا مولینا مولوی محمد اسماعیلؒ صاحب نے حال زہر دینے اور دغا بازی یار محمد خاں اور فراری اُن کی بیان کی۔ تب آپ نے فرمایا۔ اب تمام مجاہدوں کو جمع کر کے اور فرمایا پیچھے جو گزرا ہے۔ وہ سبب مواخذہ بعض میری خطاؤں کے تھا۔ اس سے اللہ نے میرے خطا معاف کر دئے۔ اور مجھ کو زہر کا ملنا بھی حکمت سے خالی نہیں تھا اللہ تعالیٰ نے اس سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت میرے پر جاری کرا دی۔ اور اللہ تعالےٰ تم کو عزت دے گا۔ ولی محمد اور نذر محمد کشمیری جنہوں نے آپ کو زہر دیا تھا۔ پکڑے آئے۔ اپنے براہ حلم و رحم اُن سے کچھ مواخذہ نہ کیا۔ اور جنہوں نے دغا بازی کی تھی۔ اُن پر علماء ہندوستان اور ولائیت کا فتویٰ نفاق پر لگ گیا۔ اُس کے بعد آپ نے ملک بنیر اور سوات کا دورہ کیا۔ یہ لوگ بہت سے آپ کی بیعت میں داخل ہو گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد ہندوستان سے بہت سے

قافلہ آپہنچے۔ جن سے ایک قافلہ مولوی عبدالحی صاحب داماد شاہ عبدالعزیز صاحب کا تھا۔ سید صاحب نے ۱۲۴۲ھ میں پنجتار کو اپنا قیام گاہ لشکر بنایا۔ اس اثناء میں حبیب اللہ خاں رئیس پکھلی کا ایک وکیل مع عرضی کے پہنچا۔ جس میں لکھا تھا کہ سکھوں نے ایک کوٹھی پر حملہ کر کے میرے بیٹے کو محصور کر لیا ہے۔ آپ مہربانی سے کچھ مجاہدین مدد کے لئے بھیجئے۔ اس لئے آپ نے اُن مسلمانوں کے لئے ایک چھوٹا سا لشکر بامارت مولٰنا محمد اسمٰعیل صاحب بھیجا۔ جب مولٰنا صاحب وہاں تشریف لے گئے اور یہ لشکر ایک سو آدمی کا تھا۔ اور ڈیڑھ ہزار آدمی ملکی حبیب اللہ نے دیا تھا۔ اور سکھوں کی فوج قریباً تین ہزار موضع دمگلہ میں آ گئے تھے۔ پس مولٰنا نے اپنے لشکر کے سو آدمی سے پچاس آدمیوں کو بھیجا۔ اور میاں محمد مقیم کے زیر حکم بھیجا۔ اور حکم دیا کہ رات کو سکھوں پر حملہ کرو۔ پس حبیب اللہ کے آدمیوں سے صرف تین سو آدمی باقی رہ گئے۔ اور باقی تمام کافور ہو گئے۔ لیکن لشکر اسلام نے جو کچھ تھا رات کو دمگلہ پر تکبیر کہہ کر حملہ کیا۔ اور مار مار کر کفار کا ستیاناس کر دیا۔ اور اُن کو شکست دی۔ اور اُن کا تین سو آدمی کے قریب قتل کیا۔ اور لشکر اسلام سے کل سات آدمی شہید ہوئے۔ اور اُتنی قدر زخمی ہوئے۔ اور خوشی بخوشی یہ مجاہدین واپس لوٹے۔ جب واپس آئے تو جہاں مولٰنا صاحب ٹھیرے ہوئے تھے۔ اُن پر سکھوں نے حملہ کیا۔ مگر مولانا نے اُن کو یہاں بھی اُن کے آنے سے پہلے ہی شکست دے دی تھی۔ لیکن گڑھی ستگاری سے اور ایک لشکر مولٰنا پر چڑھ آیا۔ اُن کے مقابلے کے لئے بھی جھٹ پٹ تیار ہو گئے اور کفار پر حملہ کیا۔ پہلے تو کفار بھاگ گئے۔ مگر ایک کافر کے غیرت دلانے پر پھر کھڑے ہو گئے۔

اس وقت مولینا کے کل بارہ آدمی تھے ۔ اور باقی لوگ قیام گاہ میں تھے ۔ مولینا کی یہاں ایک انگلی شہید ہوئی ۔ لیکن آپ اور آپ کے ساتھیوں نے کفار پر حملہ کیا ۔ سو اُن بارہ آدمیوں نے ایک سو کفار کو ہلاک کر دیا ۔ اور میدان جیت لیا ! ور اسی اثنا میں حبیب اللہ کا لڑکا سکھوں سے کسی طرح چھوٹ کر چلا آیا ! ب چونکہ جس ضرورت کے لئے مولانا تشریف لے گئے تھے ۔ وہ کام خدا تعالیٰ نے کر دیا ۔ اس لئے فتحیاب ہو کر پنجتار کو لوٹ آئے ۔ اور راہ میں خبر سنی ۔ کہ ہندوستان سے قافلہ احمد علی ہمشیرہ زادہ سید صاحب ! ور قافلہ مولوی مظہر علی عظیم آبادی اور قافلہ مولوی خرم علی ورقافلہ مولوی محمد علی رامپوری اور قافلہ مولوی محبوب علی دہلوی آیا (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) یہ لوگ قریباً چھ سو آدمی کے تھے لیکن مولوی محبوب علی صاحب دہلوی تیز مزاج تھے بن نہ آئی ۔ اس لئے دہلی کو واپس تشریف لائے ان ہی ایام میں سلیمان شاہ بادشاہ کاشغری نے اپنی لڑکی سید صاحب کے نکاح میں دی ۔ اُس وقت ایک اور فتنہ قائم ہو گیا ۔ کہ سکھوں نے سرداران پشاور کی عداوت کو جو سید صاحب سے تھی تیز کیا ! ور یہ سردار چار ہزار فوج اور دو توپ لیکر دریائے لنڈہ سے عبور کر کے مقام اتمان زئی پر سید صاحب موصوف اور مجاہدین کے مقابلے میں آ ڈٹے سید صاحب اُس وقت مقام خیبر میں مقیم تھے ۔ یہ خبر سُن کر آپ بھی اُن کے مقابلہ کو تیار ہوئے ! ور لشکر کے دو حصے کر دئے ۔ ایک اپنے ساتھ لیکر اور ایک مولوی محمد اسمٰعیل کے ماتحت کر کے دشمن کی طرف روانہ ہوئے پہلے مولانا محمد اسمٰعیل جا گرے ۔ پھر سید صاحب بھی دوسری طرف جا پہنچے ۔ اور لڑائی شروع ہوئی مجاہدین غالب ہوگئے ۔ اور سردار پشاور درانی تمام دن لڑائی کر کے بھاگ گئے سید صاحب

کے آدمیوں سے ایک کا بھی نقصان ہوا۔ اور افغان درانیوں کا بہت نقصان ہوا
اُس کے بعد درانیوں نے دُور جاکر ایک اونچی جگہ پر پناہ لی لیکن سردار عالم خاں رئیس
اتمان زئی اور اہل خیبر جنہوں نے سید صاحب کے ساتھ مدد دینے کا وعدہ کیا تھا
اور عہد و پیمان کئے تھے۔ وہ ولائیتوں سے مل گئے۔ اس لئے سید صاحب حکمت
عملی سے مع فتح و ظفر واپس چلے آئے۔ ماہ شعبان سنہ ۱۲۴۲ھ میں جمعہ کے دن قریباً
دو ہزار علماء اور کئی سو خوانین اور ہزارہا رعایا نے جمع ہو کر جملہ احکامات شرع محمدی
پر چلنے کا تحریری عہد کر لیا۔ اس عہد میں نمبر اول اور سابق سردار فتح خاں رئیس پنجتار
تھا۔ جابجا قاضی اور محتسب وغیرہ مقرر ہو گئے۔ اور اس علاقہ میں کوئی مرد و عورت
بے نماز نہ رہا۔ اور مقدمات قاضیوں کے پاس فیصل ہوتے۔ اور چوری چکاری
قتل خون وغیرہ کا نام تک نہ رہا۔ اس عمل کی برکت سے لوگوں کے دلوں میں ایسا
نور ایمان پیدا ہوا۔ کہ انہوں نے اپنی زمینی پیداوار سے لشکر اسلامی کو دسواں
حصہ دینا بھی قبول کر لیا لیکن افسوس کہ سردار خادے خاں رئیس ہنڈ کو اجراء احکام
شریعت ایسا ناگوار گزرا۔ کہ اس عداوت سے اُس نے سکھوں کو اپنے ملک میں
بلا لیا۔ چنانچہ سکھوں کا ایک جرنیل دس پندرہ ہزار فوج کے ساتھ خادے خاں کی
ریاست میں آگیا۔ اور وہاں سے پنجتار کے قریب آپہنچا۔ سید صاحب کو جب
اُس کی آمد کی خبر پہنچی۔ تو آپ نے بھی جنگ کے لئے مورچہ بندی کی۔ اور پہرے
لگا دیئے۔ اور مولانا محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم نے آیتہ بیعت رضوان کا وعظ شروع
کر دیا۔ اُس وقت مجاہدین کے نوسو آدمی تھے۔ اس وعظ سے ہزارہا سید صاحب
کے ساتھ جان دینے پر بیعت کی اور خود سید صاحب سپاہیانہ لباس پہن کر مع

لشکر اسلام جنگ کو نکلے۔ اور تمام لشکر اسلام نے بڑے وقار اور انتظام اور کروفر سے آگے بڑھنا شروع کیا۔ اور حملہ پر حملہ کرکے ہزارہا سکھوں کو واصل جہنم کیا۔ آخر جرنیل اور لشکر سکھاں تاب مقابلہ کی نہ کر پسپا ہوا۔ اور شکست کھا کر بھاگا۔ اور دریا اباسین سے عبور کرکے لاہور میں آکر دم لیا۔ خادیخاں باوجود پہلے سید صاحب سے بیعت کرنے اور اُن کو اپنا امام حق مان لینے کے جب اجرا احکام شرعیہ سے ناراض ہوا۔ اور سکھوں سے مل گیا۔ اور اہل اسلام سے لڑا۔ اور مسلمانوں کے صدہا گاؤں کو جلا دیا۔ اور مساجد اور مدرسے گرا دئے تو بالاتفاق علماء دین ساتھیوں کی صلاح ہوا۔ کہ اس منافق اور باغی کو سبق دیا جاوے تاکہ اوروں کو بھی عبرت ہو۔ اور آئندہ کوئی مسلمان ہوکر ایسا کام نہ کرے۔ اس لئے ایک لشکر اسلام اُس کے مقابلہ کو روانہ ہوا۔ اور اُس کے امیر مولوی محمد اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ مقرر ہوئے ۱۲۴۵ھ میں صبح کے قریب یہ لشکر اسلام قلعہ سندھ کے پاس جا پہنچا۔ اور مولانا موصوف مع لشکر اسلام قلعہ کے دروازہ سے قلعہ میں گھس گئے۔ اور جو دشمن کا آدمی سامنے آیا قتل ہوا۔ یا افتاں وخیزاں جیسے ہوسکا بھاگ گیا۔ حتیٰ کہ خادیخاں جو سمجھتا تھا۔ کہ یہ فقراء کا گروہ میرا کیا کر سکے گا۔ خواب غفلت سے بیدار ہوا۔ اور اپنے لشکر کو مقابلہ کرنے کا حکم دیا۔ مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔ لشکر کہاں وہ تو بھاگ کر قلعہ سے باہر چلا گیا۔ اور تمام قلعہ اور ہتھیار لشکر اسلام کے ہاتھ آگیا۔ آخر بے قرار اور مضطر ہوکر کوٹھے پر چڑھا۔ ایک مجاہد کی گولی نے اُس کا کام تمام کر دیا۔ اور اپنے کئے کی سزا کو پہنچ گیا۔ اور مولانا قلعہ پر قابض ہو گئے مگر اُس وقت سے ملکی لوگوں کی مجاہدین سے روز بروز عداوت بڑھنے لگی

اور امیر خاں رئیس ہریانہ برادر خادیخاں سید صاحب سے منافقانہ جاملا۔ اور عرض کی کہ یہ قلعہ مجھ کو مل جاوے میں آپ کا اور احکام شرع کا مطیع رہوں گا سید صاحب اُس کی عرض کو منظور کرلیا مگر مولانا محمد اسمٰعیل صاحب اس فریب کو تاڑ گئے تھے۔ آپ نے سید صاحب کو اس ارادہ سے روکا۔ چنانچہ یہ فریب ظاہر بھی ہو گیا۔ کہ امیر خاں نے بارہ ہزار روپیہ رشوت دینا کرکے یار محمد خاں کو مدد کے لئے بلایا یار محمد خاں سید صاحب کا پہلے ہی دشمن تھا۔ وہ اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر تین سو سوار کے ساتھ ریاست ہریانہ میں آگیا۔ اور آکر اپنے لشکر کی بڑی کروفر دیکھائی۔ جس سے ملکی لوگ اُس کی یہ شوکت دیکھ کر بہت اُس کے ساتھ جا ملے۔ اور مجاہدین کی اعانت چھوڑ بیٹھے۔ صرف آپ کے ساتھ ملکیوں سے فتح خاں اور ارسلاں خاں رئیس زیدہ اور کچھ اہل اسلام ملک سمہ رہ گئے۔ سید صاحب نے اس وقت مولینا محمد اسمٰعیل کو طلب کیا۔ اور قلعہ ہنڈ پر مولوی مظہر علی عظیم آبادی کو دو سو آدمی کے ساتھ چھوڑا۔ اور مولوی صاحب مذکور پر بھی ملکیوں نے حملہ کیا۔ مگر مولوی صاحب کی مستعدی اور مقابلہ نے اُن کی کمر توڑ دی۔ اور ناکام گئے۔ مگر تاریخ ۱۵ ربیع الاول سنہ ۱۲۴۵ھ میں دوشنبہ کے دن یار محمد کا لشکر مع توپ و سامان زیدہ میں جہاں آپ سید صاحب مقیم تھے آپہنچا۔ ادھر لشکر اسلام بھی مقابلہ کے لئے تیار اور آمادہ ہو گیا۔ اور مولانا صاحب سید صاحب کے حکم سے مع لشکر اسلام دشمن پر یکبارگی حملہ کرکے اللہ اکبر کہہ کر فی سبیل اللہ ٹوٹ پڑے۔ اور بندوقیں اور توپ اور شاہین کی باڑہ پر باڑہ مارنے لگے۔ اور کود کود اور اچھل اچھل کر دشمن پر حملے کئے۔ اور درانی سوار اور

پیدل اُن کے آگے آگے بھاگ نکلے اور جو کچھ تیاری ہتھیار وغیرہ کی تھی - اور جو
پلاؤ کی دیگیں پکی ہوئی تھیں - وہ بھی وہیں رہیں - اور جوتی اور کپڑے تک وہیں
چھوڑے - کچھ مارے گئے اور جو باقی بچے وہ جانیں لے کر بھاگ گئے - اور یار محمد خاں
خود بھی زخمی ہُوا - اور پشاور کو بھاگتا ہُوا - راستہ میں مر گیا - مجاہدین نے اُن کے قیام
گاہ میں اتر کر اُن کی انواب اور شاہین اور اونٹ ہاتھی گھوڑے خیمے وغیرہ سامان
لے لیا - اور پلاؤ کی دیگیں اُڑائیں - اور باقی لاکھوں روپے کا مال ملکی لوگ
لیکر گئے - جب سید صاحبؒ کو فتح کی خبر پہنچی تو آپ جناب الٰہی میں سجدہ
شکر میں گر پڑے - اور کچھ وعظ کے بعد آپ نے یہ مال غنیمت حسب قاعدۂ شریعت
خمس نکال کر مجاہدین پر تقسیم فرمایا دوسری طرف مولوی مظہر علی صاحب نے امیر خاں
برادر خادیخان وغیرہ پر حملہ کر کے اُن کو فتح کیا - اور اُس سے غنیمت کا مال مجاہدین پر
تقسیم کیا - زیدہ کی لڑائی میں مجاہدین صرف چار آدمی شہید ہوئے - اور سات
زخمی ہوئے تھے - اور درانیوں کے تین سو آدمی اور بہت سے نامی سردار مارے
گئے - اس وقت میاں نظام الدین چشتی مع اپنے ساتھیوں کے جنکو سید صاحب نے
شاہ بخارا کی طرف سفیر کر کے بھیجا تھا آ گئے - انہوں نے بیان کیا - کہ شاہ بخارا
اور حاکم کاشغر اور حاکم فیض آباد اور حاکم قندھار سب کو آپ کا نامہ دکھلایا - اُن
نے آپ کو مدد دینے کا وعدہ کیا ہے - اور بڑے خوش ہوئے اسی اثناء میں خان
زمان خاں رئیس گنگری نے سید صاحب کی خدمت میں عرض کی - تربیلا پر جو سکھ
قابض ہیں اُن سے جہاد کرنا چاہیئے - چنانچہ خود سید صاحب کچھ اسوار اور پیادے
مجاہدین لیکر وہاں تشریف لے گئے - اور ایک ہی حملہ میں اُس کو فتح کر لیا اور

اُس پر قابض ہو گئے۔ مگر بعد مزاں سکھوں کی چونکہ پانچہزار فوج پہنچ گئی اس لئے مجاہدین نے بڑی لڑائی کے بعد اُس جگہ کو چھوڑ دینا مناسب سمجھا۔ اُس کے بعد سلطان محمد خاں حاکم پشاور برادر یار محمد خاں اپنی والدہ کی غیرت دلانے پر اپنے بھائی یار محمد خاں کا بدلہ لینے کے لئے ایک بڑی فوج کے ساتھ جس فوج کا افسر کیول صاحب انگریز تھا۔ قلعہ ہنڈ پر چڑھ آیا۔ اُس وقت اُس قلعہ کے اندر پچاس یا ساٹھ غازی تھے۔ وہ باوجود قلعہ کے اندر محصور ہونے کے ایک ہفتہ تک لڑتے رہے۔ آخر جب سلطان محمد خان قلعہ کو خالی نہ کرسکا۔ تو غازیوں کا رسد اور پانی بند کر دیا۔ اور پھر کیول صاحب کی ضمانت پر غازیوں سے اس بات پر صلح ہو گئی۔ کہ قلعہ سے خالی ہاتھ باہر نکل جائیں۔ اور اُن سے کچھ تعرض نہ ہوگا مگر جب غازی قلعہ سے باہر نکلے تو غازیوں کو گرفتار کر لیا۔ اور عہد شکنی کی کیول اس بدعہدی سے ناراض ہو کر نوکری چھوڑ کر علیحدہ ہو گیا۔ جب سید صاحب کو یہ وحشت انگیز خبر پہنچی تو آپ نے پشاور پر چڑھائی کی تیاری کر دی۔ جب سلطان محمد خاں نے یہ خبر سُنی۔ تو وہ قلعہ ہنڈ کو چھوڑ کر پشاور کو جلدی چلا گیا۔ بعدہ قلعہ ہنڈ پر سکھ قابض ہو گئے۔ اور جن غازیوں کو سلطان محمد خان گرفتار کر کے لے گیا تھا وہ راستے سے رات کو چھوٹ کر بھاگ گئے۔ اور سید صاحب کے پاس صحیح و سالم پہنچ گئے۔ اس لئے سید صاحب کا عزم پشاور موقوف ہوا۔ چونکہ اُس وقت باغوای سرداران پشاور ملک سمہ کے لوگ پھر سید صاحب کے مخالف ہو گئے۔ سید صاحب نے ارادہ کیا کہ کشمیر میں کسی جگہ مقام کریں۔ اس انتظام کے لئے آپ نے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کو ایک جماعت مجاہدین

کے ساتھ کشمیر کو روانہ کیا راستے میں جب وہ مقام انب کے پاس پہنچے۔ تو وہاں کے حاکم پایندہ خاں نے آپ کو اُس طرف جانے سے روکا۔ اس لئے سید صاحب نے پایندہ خاں سے لڑائی کی تیاری کر دی۔ اور لشکر کو دو دستہ کر کے بھیجدیا۔ اُس نے اُس لشکر کی ہیبت سے منافقانہ صلح کر لی۔ اور پھر لشکر اسلام پر چڑھائی کر دی۔ لشکر اسلام بھی اُس کے فریب سے غافل نہیں تھا۔ وہ بھی آگے سے تیار ہو گیا۔ آخر لڑائی کے بعد یہ بھی شکست کھا کر بھاگ گیا! ور میدان مجاہدین کا رہا۔ اور قلعہ انب میں آپ کا قبضہ ہو گیا! ور وہاں بھی احکام شرعی جاری ہو گئے! ور دفتر بھی وہاں ہی چلا گیا۔ اور مولوی نظام الدین صاحب چشتی کو کشمیر میں خلیفہ مقرر کر کے وعظ کے لئے بھیجا! ور ملک کاغان جو کشمیر کے قریب تھے اُس سے بھی بہت لوگ سید صاحب کی بیعت میں داخل ہوئے۔ کشمیر سے بھی بہت عرضیاں آنے لگیں۔ کہ آپ اس ملک میں آجاؤ۔ ہم سب آپ کے مددگار ہیں۔ کشمیر کو جلد آپ فتح کر لیں گے۔ مگر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے عرض کی کہ ان لوگوں کے عہد و پیمان کا بھی کچھ اعتبار نہیں۔ چونکہ غازی اُس وقت فارغ تھے۔ اس لئے سید صاحب کا ارادہ ہُوا۔ کہ دریائے اباسین کے اُس پار جو سکھوں کے قلعے ہیں۔ اُن پر حملے کئے جائیں اس لئے لشکر اسلام تیار ہو کر ادھر کو روانہ ہوا! ور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب راستے میں ایک گڑھی فتح کرنے کے درپے ہو گئے۔ اور باقی لشکر پھولڑہ میں پہنچ گیا۔ جب یہ لوگ صبح کی نماز پڑھنے لگے تو لشکر کفار حملہ کر کے اُن کے سر پر آپہنچا۔ ایک ایک غازی کو تین تین سوار دل نے گھیر لیا۔ جس میں چند غازی اور مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی سید احمد علی

صاحب بھانجے سید صاحب شہید ہوئے۔ اسی عرصہ میں مولوی اسمٰعیل آپہنچے۔ اور کفار پر حملہ شروع کیا۔ اور یہ تمام مواضع سکھوں سے چھین لئے اور سرداران مسلمانوں کے حوالے کر کے واپس چلے آئے۔

ان دنوں میں رنجیت سنگھ کی طرف سے سید صاحب کی خدمت میں دو وکیل ایک سردار وزیر سنگھ اور دوسرے حکیم عزیز الدین صاحب حاضر ہوئے۔ اور رنجیت سنگھ کا پیغام دیا۔ کہ آپ نے دریائے اباسین کے کنارے کا ملک فتح کر لیا ہے۔ آپ وہاں رہیئے۔ اور ہم نے آپ کو وہ ملک بطور انعام کے دے دیا۔ اور خاطر جمع سے آپ احکام شریعت جاری کریں۔ بشرطیکہ دریا کے اس طرف نہ بڑھیں۔ اگر آپ بڑھیں گے۔ تو پھر فقیر اور زاہد نہ سمجھے جائیں گے۔ بلکہ دنیادار طمعی جانے جائیں گے۔ اور سخت مقابلہ کر کے آپ کی بیخ کنی کی جاوے گی۔ یہ دونوں سفیر جب پیغام پہنچا کر آپ سے باتیں کرنے لگے۔ اور ہدایت کے کلمات سننے لگے۔ تو حکیم صاحب کا تو بمقتضائے اسلام پر عاشق ہونا ہی تھا۔ وزیر سنگھ صاحب بھی مسلمان ہو گئے سید صاحب نے اُن کو فرمایا کہ اس وقت واپس چلے جاؤ۔ اور اسلام کو ابھی دل میں رکھو۔ اور خفیہ اُس کے مددگار رہو۔ اسی اثنا میں راجہ شیر سنگھ اور جنرل انٹورہ صاحب فرانسیس سید صاحب کے اس جواب کے لئے جو سید صاحب نے سکھوں کی طرف بھیجا ہوا تھا۔ بارہ ہزار لشکر کے ساتھ دریائے لنڈہ کے کنارے پہنچ کر اُترے ہوئے تھے۔ اس لئے سردار فتح خاں رئیس پنجتار سید صاحب کے پاس اتب میں جہاں آپ کا قیام تھا، گیا اور کہنے لگا۔ کہ شیر سنگھ اور انٹورہ صاحب پنجتار پر حملہ کرنے کو تیار ہیں۔ آپ مدد کے لئے مجاہدین بھیجئے۔ چنانچہ آپ

مولانا محمد اسمعیل صاحب کو کچھ لشکر کے ساتھ پنجتار میں بھیجا۔ مولوی خیرالدین اور حاجی بہادر شاہ خانصاحب کو آٹھ آدمیوں کے ساتھ وزیر سنگھ اور حکیم صاحب کے ساتھ دربار لاہور میں بھیجا۔ تاکہ رنجیت سنگھ کے خط و پیغام کا جواب دیں۔ یہ سفارت پہلے راجہ شیر سنگھ اور انٹورہ صاحب کے پاس پہنچی۔ انٹورہ صاحب جرنیل مولوی خیرالدین صاحب سے ہم کلام ہوئے۔ مولوی صاحب نے سید صاحب کا مطلب بیان کیا۔ آپ ملک و دولت کے واسطے لڑائی نہیں کرتے بلکہ دنیا میں اسلام پھیلانے کے لئے اور فرض مذہبی ادا کرنے کے لئے جہاد کرتے ہیں۔ اور اپنے اللہ کو راضی کرنا چاہتے ہیں اور یہ فرض کل کتب آسمانی میں موجود ہے۔ اور انبیاء کی سنت ہے۔ انٹورہ صاحب نے کہا پھر سید صاحب انگریزوں سے کیوں نہیں لڑتے۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ وہ ہمکو مذہبی فرائض کے ادا کرنے سے نہیں روکتے۔ بلکہ مدد دیتے ہیں بخلاف سکھوں کے۔ کہ یہ ہم کو آذان بھی نہیں دینے دیتے۔ انٹورہ صاحب معقول گفتگو سن کر دنگ رہ گیا۔ اور بجا درست درست کہا مگر گفتگو کے بعد کہا کہ یہ فوج جس کو آپ دیکھتے ہیں۔ یہ پنجتار میں لڑائی کے لئے پہنچ جائے گی۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ فوج ہمارا کچھ نقصان نہیں کر سکتی۔ کیونکہ سید صاحب انب میں ہیں۔ اور وہاں پہنچنا مشکل ہے۔ اس کے بعد کچھ اور بھی گفتگو ہوتی رہی۔ آخر انٹورہ صاحب نے مولوی صاحب کو کہا۔ کہ اب آپ کو رخصت ہے۔ پھر کسی وقت آپ کو بلاؤں گا۔ دوسرے دن وزیر سنگھ نے جو خفیہ مسلمان ہو گیا تھا۔ آپ کی خدمت میں آکر عرض کی کہ آج راجہ کھڑک سنگھ اور انٹورہ صاحب اور امیر خاں بادر

خادیخاں کی مشورت ہوئی ہے - کہ یہ مولوی تو کسی طرح ہمکو باتھ نہیں رکھنے دیں مگر آج جب ایک پہر رات کا باقی رہے - پنجتار پر فوج روانہ کیجادے پس مولوی صاحب نے ایک مخلص آدمی کو مولانا محمد اسمٰعیل کی خدمت میں بھیجدیا اور اُس آدمی کو یہ بھی کہدیا - کہ راستے کے گاؤں کے مجاہدین کو اور جو لوگ اُن کے خیر خواہ ہیں - اُن کو بھی خبر کرتے جانا - پس جب سب سکھوں کی فوج مقام زیدہ میں جاکر اتر پڑی - جو پنجتار سے چھ کوس پر ہے - تو یہ خبر مشہور ہو گئی - کہ آج رات پنجتار کا لشکر مجاہدین سکھوں پر حملہ کرے گا پس یہ خبر سنتے ہی کفار کے بدنوں میں جان نہ رہی - اور رات کا اول حصہ تو بیقراری میں گزر اگر آخیر حصہ رات میں تمام فوج مع انتوار صاحب بھاگ نکلی - اور دریائے لنڈہ سے عبور کر کے دیوانوں کی طرح کوئی سپاہی کہیں گیا - اور کوئی کہیں گیا - بلکہ بلا اجازت افسروں لنڈہ کا پل بھی توڑ دیا - اب مولوی خیر الدین صاحب پنجتار میں مولانا محمد اسمٰعیل کی خدمت میں پہنچے - اور وہاں سے دونوں صاحب سید صاحب کی خدمت میں ...... پہنچے سید صاحب اس تمام کاروائی سے نہائیت خوش ہوئے - یہ خبر سن کر سکھوں کا لشکر جو قلعہ ہنڈ پر قابض تھا - وہ بھی قلعہ مذکور کو چھوڑ کر بھاگ گیا - اس کے بعد سید صاحب نے اس ملک کی رسم بد کو بند کیا - کہ اُن لوگوں کی لڑکیاں بوڑھیاں ہو جاتی تھیں - اور اُن کا نکاح نہیں کرتے تھے - اگر کرتے تو بہت سا روپیہ لے کر کرتے تب تمام لوگوں نے یہ آپ کا حکم مان لیا - اور اُس پر عمل بھی کیا - اُس کے بعد سید صاحب نے احمد خاں باغی رئیس ہوتی مردان کے مقابلہ میں مجاہدین کا لشکر بہ معیت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب

بھیجا۔ مولوی صاحب نے اُس جاتے ہی فتح کر لیا۔ اور فتح کر کے احمد خاں کے بھائی رسول خاں کو دے دیا۔ اور آپ پنجتار میں واپس آگئے۔ اب دو اور جنگ بھی پیش آگئے۔ ایک طرف تو احمد خاں رئیس ہوتی مردان پشاور سے محمد خاں حاکم پشاور کو چڑھا لایا۔ اور ادھر سکھوں کی فوج انب کے قریب پر حملہ کرنے کو دریائے اباسین کے کنارے پر گڑھی حبتر باری پر گولہ باری کرنے لگی۔ مجاہدین نے سکھوں کی خوب خبر لی۔ آخر سکھ یہاں سے بھی شکست کھا کر بھاگ گئے۔ اب ادھر سے تو مجاہدین کو فراغت ہوئی۔ مگر دوسری طرف سے سلطان محمد خاں حاکم پشاور کی آمد ہوئی۔ اس لئے سید صاحب اس طرف متوجہ ہوگئے پہلے آپنے اُس کو کہا کہ ہم لوگ صرف سکھوں سے جہاد کرنے کو آئے ہیں۔ نہ کلمہ گو مسلمانوں سے۔ تم لوگ بار بار ہم پر کیوں چڑھ آتے ہو خدا سے ڈرو اللہ کے کام کرنے والوں سے مزاحم نہ ہو۔ ہمارا ارادہ ملک گیری کا نہیں۔ مگر اُس متکبر نے اُن کی کچھ بات نہ سنی۔ آخر آٹھ ہزار سوار اور چار ہزار پیادے اور چار توپ اور دس شاہین لے کر گڑھی ہسار میں آڈٹا۔ آخر ناچار سید صاحب بھی ساڑھے تین ہزار مجاہدین لے کر موضع مذکور میں پہنچے فریقین کی صف آرائی کے بعد جنگ شروع ہوئی۔ اور سید صاحب نے اپنی صفوں کے آگے ہو کر غبب جما دی۔ پس یہ کہنا تھا کہ مجاہدین شیروں کی طرح میدان جنگ میں باڑھ پر باڑھ مارتے ہوئے برق کی طرح آگے بڑھے۔ اور خود سید صاحب گھوڑے سے اُتر پیدل ہو گئے۔ اور مولوی اسمٰعیل وغیرہ بھی آپ کے دائیں بائیں ہو کر دریا کی موج کی طرح آگے بڑھے۔ اور یہ افغان دراتی آٹھ ہزار لشکر

ڈاہڑیوں کو اپنے دانتوں سے دبائے ہوئے بڑے غضب و شدت سے غازیوں پر حملہ آور ہوئے۔ اور نیزہ تلوار وغیرہ ہاتھ میں لئے ہوئے لشکر مجاہدین میں گھس پڑے۔ اور پوچھتے تھے کہ سید صاحب کجاست سید کجاست اور سید صاحب اُن کے سامنے بڑی تیزی اور بہادری سے بندوق پر بندوق اور قرابین پر قرابین مینہ کی طرح برساتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ سید ہمیں ست و سید ہمیں ست اور درانیوں کی لاش پر لاش پڑکر لاشوں سے میدان بھر گیا تھا۔ جب کئی ہزار درانی مارے گئے۔ تو سخت ہزیمت کھا کر پس پا ہونے شروع ہوئے۔ اور غازی اُن کی توپوں پر جا پڑے۔ اور اُن توپوں سے گولہ باری کر کے اُن پر قیامت برپا کر دی۔ پس میدان غازیوں کے ہاتھ رہا۔ اور تین ہزار درانی مارے گئے۔ اور غنیمت کے مال ہاتھ آئے۔ اور غازیوں کے صرف تیئیس آدمی شہید ہوئے۔ اور سید صاحب حسب قاعدہ شریعت غنیمت کو تقسیم کیا۔ اور چاروں طرف سے خوانین اور رؤسا کی مبارک بادیاں آنی شروع ہوئیں اور اس فتح کے بعد سید صاحب نے پشاور کی تسخیر کا ارادہ کیا۔ اور تمام ملک کے خانین اور سرداران ملک سمہ اپنی اپنی فوج لے کر سید صاحب کی مدد کو حاضر ہوئے اور پشاور کے راستہ میں سید صاحب سے کوئی مخالفت کرنے کو کھڑا نہ ہوا بلکہ خوش ہو کر ساتھ شامل ہو گئے۔ جب سید صاحب موضع ایکی میں پہنچے۔ تو آپ کو خبر ملی۔ کہ سلطان محمد خاں نے ڈر کے مارے زن و بچہ و مال و اسباب کو کوہاٹ میں بھیجدیا ہے۔ اور آپ ایک گاؤں میں جا چھپا ہے۔ اسی اثناء میں سلطان محمد خاں کی طرف سے فیض اللہ خاں وکیل آیا۔ اور اُس کی زبانی کہا کہ میں

آپ سے مقابلہ کر کے نادم ہوا! اور توبہ کر کے آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ اور آئندہ غلاموں کی طرح آپ کا حکم مانوں گا۔ اور آپ کا نائب رہوں گا۔ سید صاحب رحم دل تھے۔ آپ نے قصور معاف کر کے اُس کو پشاور کا حاکم رہنے دیا۔ مگر قاضی اپنے مقرر کر دیئے۔ اور پشاور میں احکام شریعت کے موافق فیصلے ہونے شروع ہوئے! اور کچھ روز وہاں ٹھہرے تمام مرد و عورت پشاور کے آپ کے آنے سے خوش ہوئے۔ اور ہر قسم کے فسق و فجور بند ہوئے۔ صوم و صلوٰۃ کے تارک کو سزا ملنے لگی۔ جب سب طرح سے امن وامان ہو گیا۔ تو سید صاحب مع لشکر پنجتار میں تشریف لائے مگر سلطان محمد خاں نے اپنی عادت قبیح کے موافق پھر بغاوت کرنی شروع کی۔ اور مولوی سید مظہر علی صاحب جس کو سید صاحب قاضی مقرر کر آئے تھے اُس کو قتل کر ڈالا! اور جس علاقہ میں سید صاحب رہتے تھے۔ اُس علاقہ کے لوگوں کو بہکا کر سید صاحب کے مخالف کر دیا۔ ان لوگوں نے سید صاحب کے عاملوں کو جس جس گاؤں میں وہ تھے۔ اُن کو غدر اور فریب سے مار ڈالا۔ سید صاحب نے مع تمام لشکر ان چیدہ موحد نمازیوں کے مارے جانے سے بڑا افسوس کیا۔ اور مصمم ارادہ کر لیا۔ کہ اس ملک کے لوگ بڑے غدار ہیں عہد و پیمان کا اُن کے دلوں میں کچھ لحاظ نہیں۔ اس ملک سے اب ہجرت کرنی چاہیئے۔ اس ملک کے بعض مخلص لوگوں نے بہت عرض معروض کی۔ کہ آپ یہاں سے نہ جائیں۔ مگر آپ یہاں سے نہ جائیں۔ مگر آپ کی طبیعت بالکل برداشتہ ہو گئی۔ اور کبھی اُن لوگوں کا اعتبار نہ رہا۔ آخر آپ نے سندھ کا ارادہ کر دیا۔ اور

۱۲۴۶ھ میں کوچ کر دیا۔ آپ اُس ملک یعنی سمہ سے ہجرت کر کے دو تین منزل پر گئے تھے۔ کہ سکھوں کی فوج اُس ملک پر چڑھ آئی۔ اور اب اُن لوگوں کو سید صاحب کی قدر معلوم ہوئی۔ سکھوں نے ملک سمہ پر وہ تباہی کی کہ ہزارہا لوگوں کو قتل کر کے اُن گے گاؤں کو آگ لگا دی۔ اور خاک سیاہ کر دیا۔ اُن کے بال بچوں اور عورتوں اور مال اور مولیشیوں کو پکڑ کر لاہور لے گئے۔ اس خونریزی میں سکھوں کے لشکر نے وہ ہلاکت اور ظلم کیا۔ کہ ہلاکو اور چنگیز خاں کو بھی مات کر دیا تھا۔ یہ سزا اُن کو اسبات کی اللہ کی طرف سے ملی۔ جو انہوں نے سید صاحب اور غازیوں اہل اللہ کے ساتھ بے وفائی اور دغا بازی کی تھی سکھ مارتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ تم لوگ وہ موذی ہو کہ جنہوں نے اپنے پیر و مرشد و محسن کے ساتھ غدر کیا ہے۔ جس جس گاؤں میں جس قدر غازی ناحق مارے گئے تھے۔ اب ایک ایک کے بدلے بدلے دس دس آدمی مارے گئے۔ غرض بتاریخ چہارم شعبان ۱۲۴۶ھ میں سید صاحب تمام راج دوابہ کی واقعہ ملک کاغان میں پہنچکر مقیم ہو گئے۔ اثنا ریں لشکر اسلام نے سکھوں کے لشکر کی طرف جو درۂ بھونگہ منگ میں پڑا تھا۔ بزیر کمان مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کے لڑائی کی تیاری کر دی۔ اور مولوی خیرالدین صاحب نے یہاں سکھوں پر حملہ پر حملہ کر کے ان کو پسپا کر دیا۔ اور مولٰنا محمد اسمٰعیل صاحب نے بڑھ کر بالاکوٹ پر قبضہ کر لیا۔ اور مولوی خیرالدین صاحب وغیرہ نے مظفرآباد کو جو سکھوں اُس طرف دارالریاست تھا۔ سکھوں سے فتح کر لیا۔ یہ ماجرا سُن کر راجہ شیر سنگھ گرگھی حبیب اللہ

میں آ اترا۔ شیر سنگھ نے پہلے سید صاحب کی طرف جو بھونگڑ منگ میں تھے تیاری کر دی۔ تو مولانا محمد اسمٰعیل نے بالاکوٹ کو حبیب اللہ خاں کے سپرد کر کے سید صاحب کی طرف بھونگڑ منگ کی تیاری کر دی۔ جب راجہ شیر سنگھ نے یہ خبر سنی تو اُس نے بالاکوٹ کو خالی جان کر اُس پہ حملہ کر دیا۔ حبیب اللہ خاں نے سید صاحب سے مدد طلب کی۔ سید صاحب نے مع تمام لشکر بالاکوٹ کی طرف چڑھائی کر دی۔ اُس وقت سکھوں کو لڑائی کے لئے ایک ایسی جگہ مل گئی۔ کہ ان کی گولیاں وغیرہ غازیوں پہ اچھا نشانہ کرتی تھیں۔ اور غازی ایسی لبے ڈھب جگہ پر کھڑے تھے۔ کہ اُن کی گولی اور ہتھیار خوب کام نہیں دیتے تھے۔ مگر تاہم بھی کشمکش سے سید صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اور مولوی احمد اللہ صاحب ناگپوری اور مولوی جعفر علی نقوی اور ارباب بہرام صاحب رئیس پشاور اور تمام لشکر تشنہ شہادت مشکل جگہوں اور دل دلوں کو چیرتے ہوئے اور کودتے پھاندتے سکھوں سے جا جٹے۔ اور جہاں کوئی غازی تھا۔ وہیں مست ہاتھی کی طرح لڑائی میں سر دے رہا تھا۔ غازیوں نے کفار کو یوں آگے رکھ لیا۔ جیسے بھیڑ اور بکریوں کے گلے کو شیر آگے رکھ لیتا ہے۔ اور انپر قیامت برپا کر دی۔ یہ اُن کفار کا حال جو غازیوں کے آگے تھے۔ مگر وہ کفار جو پہاڑ پہ تھے۔ اُن کی دس ہزار گولیاں غازیوں پر چھوٹ رہی تھیں۔ اور غازیوں کی گولیاں پہاڑ کی چوٹی تک پہنچ نہ سکتی تھیں۔ اور نہ کوئی اوپر چڑھنے کا راستہ ملتا تھا اسی اثنا میں سید صاحب شیر کی طرح جماعت غازیوں میں بڑھے ہوئے تھے۔ اور کفار کو واصل جہنم کر رہے تھے۔ کہ یک بیک لشکر دل

سے غائب ہو گئے۔ مولوی جعفر علی صاحب نقوی جو آپ کے منجملہ اور محافظوں کے
آن کے کندھے کے ساتھ تھے۔ اُن کا مقولہ ہے کہ جناب حضرت امیر المومنین
درہماں جماعت از نظر من غائب شدند پس آپ کے غائب ہونے
کے بعد تمام لشکر میں ہل چل پڑ گئی۔ ہر ایک غازی شیدائے سید صاحب
اپنی جان کا بچانا بھول کر دیوانوں کی طرح پھرنے لگا۔ اور پوچھنے لگا۔ کہ حضرت
سید صاحب کہاں ہیں۔ پس پھر تو سکھوں کو اور بھی موقعہ مل گیا اُنہوں نے غازیوں
کو گولیوں سے بھون دیا۔ اور دیکھا کہ کہیں مولوی محمد اسمٰعیل صاحبؒ شہید
ہوئے پڑے ہیں۔ اور کہیں کوئی مولوی صاحب اور کوئی منشی صاحب اور
کہیں کوئی عارف۔ اور کہیں کوئی زاہد۔ غرض یہ لوگ اپنی جس مراد کو دل میں
لے کر اپنے پیارے سے پردیس ہوئے تھے۔ وہ پالی۔ اور اپنی جانوں اور
اپنی اولادوں کو ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت اسمٰعیل کی طرح سے رب العزت
رب العالمین کے آگے نذر کر دیا۔ اور دین اور دنیا کی دولت لے لی اور
خدا تعالےٰ کے قرآن شریف پر عمل کر کے اور سنت سید المرسلین پر عاشق
صادق بن کر دکھا دیا اور رضی اللہ عنہم و رضو عنہ کے مصداق بن گئے۔ یہ
کوئی سِرّ تھا جس کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ورنہ اُن کے اخلاص سے امید
تھی۔ کہ وہ تمام دنیا کے بادشاہ بن جاتے۔ ہاں البتہ ظاہر میں یہ سمجھ آتا ہے
کہ ولائیتیوں نے آپ کو کامیاب نہ ہونے دیا۔ ورنہ اگر ولایتی لوگ سید صاحب
سے دغا نہ کرتے اور سید صاحب اُن کے عہد و پیمان پر بھروسا نہ کرتے
تو بے شک آج سید صاحب یا سید صاحب کے اتباع کی تمام دنیا میں سلطنت

ہوتی۔ اس بات میں کچھ اختلاف ہے۔ کہ سید صاحب کیا ہوئے۔ کوئی کہتا ہے۔ سید صاحب غائب ہو کر زندہ ہیں۔ کوئی کہتا ہے فوت ہو گئے۔ واللہ اعلم ظاہر شریعت کے طور پر تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ فوت ہو گئے ہیں۔ اُن لوگوں کے صفات کھانے پینے لباس معاشرت اور اخلاق اور عادات اور حالات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتے تھے۔ کبھی کھانے کو مل جاتا تھا کبھی کئی کئی فاقے گزر جاتے۔ موٹے سوٹے پھٹے پرانے کپڑے جیسے میسر آتے تھے پہنتے تھے۔ جو احکام کرتے تھے وہ دین کا کام کرتے تھے۔ تمام لوگوں کی طرح جنگل سے گھاس اور ایندھن کا گٹھا لاتے تھے۔ اپنے ہاتھ سے گھوڑے کی لید اُٹھاتے تھے۔ چکی آپ پیس لیتے تھے کیا سید صاحب اور کیا مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیکھنے والا سردار اور عالم فاضل اور ادنے سپاہی اور خدمت گار میں فرق نہیں کر سکتا تھا میں کہتا ہوں درحقیقت جب تک مولویت اور صوفی پن وغیرہ برنگ عادات واخلاق محمدی واصحاب کرام وبزرگان دین نہ ہو جائے کوئی پورا صادق مسلمان نہیں ہوتا۔ بقول شخصے

صوفی وفقیر وعالم ودانشمند   ایں جملہ شدی ولے مسلمان نشدی

یعنے جب تک طبیعت میں سے فخر وکبر ونخوت نہ نکلے۔ تب تک انسان مسلمان نہیں ہوتا۔ اگرچہ نام کو چودہ طبق کا عالم وفاضل وعقیل ہو۔ میں نے اس گروہ کے عالم مولوی حیدر علی صاحب نامی مرحوم کو دیکھا ہے۔ جو آخر عمر میں موضع ملوال ضلع فیروزپور میں آرہے تھے اور موضع مذکور کے افغان دل خاں صاحب نامی اُن کو لائے تھے۔ میں نے ایسا کوئی عالم متبع سنت وشریعت

نہیں دیکھا۔ اگر میں اُن کے پورے حالات لکھوں تو ایک کتاب بنتی ہے اِس خاکسار پر ان مولوی صاحب کے بڑے احسان ہیں۔ جو کچھ میں نے علم پڑھا ہے اُس میں اُن کی مدد رہی ہے۔ افغانان ملوانی سلطان خاں صاحب سکندر خاں صاحب جمال الدین خان صاحب آپ کی بڑی عزت کرتے تھے۔ اور اس عاجز کے برادر حافظ محمد اسمٰعیل صاحب بجائے خلیفہ تھے۔ یہ سب لوگ اب زیر خاک سوئے ہوئے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ ؎

ذکر ریاستہائے اسلامی ہندوستان

خاندان داوا پوترا ریاست بہاولپور

یہ خاندان ہے۔ حضرت عباس کی اولاد سے ہیں۔ ان نوابوں کے آباؤ اجداد پہلے شکارپور میں (جو سندھ میں واقع ہے) بستے تھے۔ اور صرف زراعت وغیرہ کرتے تھے۔ بڑے امیر اور مالدار ہو گئے تھے۔ سکھر کے صوبہ دار سے اُن کا بہ سبب نہ ادا کرنے لگان کے جھگڑا واقع ہو گیا۔ اور صحرا کی جانب چلے گئے۔ درانی اسواروں نے اُن کا پیچھا کیا۔ آخر کار اُن لوگوں نے اُن سے تنگ آ کر اپنے بال بچوں اور عورتوں کو قتل کر کے درانیوں سے دل کھول کر لڑائی کی۔ اور اُن کو شکست فاش دی۔ لیکن بخوف صوبہ دار مذکور کے شکارپور میں واپس نہ گئے اور دریائے سندھ کے بائیں طرف سے ہو کر آلہ آباد میں جو اس صوبہ میں ہے ۱۷۳۰ء میں آئے۔ اور بہاولپور کو اپنی ریاست کے سرداروں میں تقسیم کر دیا۔ اور بہاول پیرجانی کو اپنا امیر مقرر

کرلیا۔ اس سے بہاولپور کی بنیاد پڑی۔ اور قوم گرجنی کا ایک بلوچ جو سندھ سے اُن کے ہمراہ آیا تھا۔ اُس کو اُس نے اپنا وزیر مقرر کرلیا۔ اس بلوچ نے بہاول خان ثانی کے عہد میں امیروں کے اختیارات کو بہت گھٹا دیا۔ اور ۱۸۲۷ء میں بہاول خاں ثالث نے سلطنت کو بڑھایا۔ اور اس خاندان کے تمام لوگوں نے اپنا اُس کو سردار قبول کیا۔ اور اپنے اپنے حصہ کی جاگیریں اُن سے اُس شرط پر لیں۔ کہ بہ ضرورت جنگ اُس کی مدد کیا کریں گے۔ بہاولپور کے ساتھ اُس وقت ڈیرہ غازیخاں اور ملتان اور منٹگمری کے اضلاع کا بہت سا حصہ اور بیاس جنوبی کے اضلاع بھی شامل تھے۔ اضلاع ڈیرہ غازیخاں و ملتان اور منٹگمری تو درانی خاندان کے حکام دے گئے تھے۔ اور بیاس کے اضلاع رنجیت سنگھ نے اس بہانہ سے کہ رئیس بہاولپور لگان اچھی طرح ادا نہیں کرتا۔ اس سے تمام اضلاع مذکور چھین لئے اور صرف بہاولپور اُس کے پاس رہنے دیا۔ بہاول خاں نے سکھوں کے خوف سے انگریزوں کی حکومت میں پناہ گزین ہونا پسند کیا۔ اس سے سکھوں کے جوروجفا سے بچ گیا۔ بہاول خاں ثالث کے مرنے پر اُس کا دوسرا بیٹا۔ خودبخود نواب بن گیا لیکن اس خاندان کے سرداران نے بغاوت کرکے اُس کو تخت سے اُتار دیا۔ اور اُس کے بڑے بھائی فتح خاں کو نواب مقرر کردیا۔ ۱۸۵۹ء میں یہ بھی فوت ہو گیا۔ اور اُس کی جگہ اُس کا بیٹا بہاول خاں چہارم تخت نشین ہُوا۔ اُس وقت اُس خاندان کے سرداران نے پھر بغاوت کی۔ مگر کامیاب نہ ہوئے۔ بلکہ مغلوب ہوکر انگریزی علاقہ میں بھاگ گئے۔ اور اُن کی جاگیریں نواب نے ضبط کرلیں۔ ۱۸۶۶ء میں نواب مذکور مرگیا۔ اور اُس کا بیٹا صادق خاں نواب ہُوا۔ اور کمشنر

ملتان تیرہ اُس کو سرکار انگریزی کی طرف سے رواج رسم ادا کیں۔ نواب مذکور چونکہ
اُس وقت خورد سال تھا۔ اس لئے سرکار انگریزی نے کرنل جین صاحب کو ریاست
کے انتظام کے لئے بھیجا اس صاحب نے ہر طرح سے اچھا انتظام کیا۔ اب یہ
نواب جوان ہیں۔ اور ریاست کا خود منتظم ہے۔ خدا تعالٰے اس کی عمر اور دولت زیادہ
کرے۔ اور خلفاء عباسیہ کا اُس کو دین و دنیا میں نائب کرے۔ اور دین محمدی کا حامی
بناوے۔ اس ریاست کی آمد ہے۔ چھبیس لاکھ اسی ہزار چالیس سو روپیہ مگر اب
کونسل اہار کی مدد سے آمدن بدن بڑھ رہی ہے۔ خراج نہیں دیتے۔ ان
کی سترہ توپ سلامی ہے۔

خاندان ریاست مالیر کوٹلہ

اس خاندان کے اعلٰے بزرگ شیخ احمد زندہ پیر تھے۔ اُن کے پانچ بیٹے
تھے اُن کے بڑے بیٹے شیخ صدرالدین معروف صدر جہاں افغانستان سے ہندوستان کے سیر کو آئے
پرہیز گار زاہد تھے۔ مقام مالیر میں پہنچکر ستلج کے ایک نالے پر اقامت چھوڑا
کر خدا کی عبادت میں مصروف ہو گئے۔ پہلے یہاں کچھ آبادی نہ تھی صرف ایک
چھوٹا سا موضع جھوم نام تھا۔ وہاں کی ایک ضعیفہ عورت قوم مالی سے اُن
معتقد ہو گئی۔ سلطان بہلول لودھی بارادہ سلطنت گیری دہلی جا رہا تھا۔ اتفاقاً اس
گزر یہاں سے ہوا۔ تو شیخ مذکور کے تکیہ کے قریب ایک دن ٹھیر گیا۔ اور
کی کرامات سن کر اُن کا معتقد ہو گیا۔ اور دل میں نیت کر لی۔ کہ اگر میں دہلی کی
سلطنت پر قابض ہو گیا۔ اور اُس بزرگ با خدا سے اپنی لڑکی کی شادی کر دوں

کا سلطان بہلول کو دہلی کی سلطنت نصیب ہوئی۔ تو اُس نے وعدہ ایفا کیا۔ اور اپنی لڑکی صدر الدین کو بیاہ دی۔ اور بارہ گاؤں بڑے اور چھپن موضع چھوٹے چھوٹے جہیز میں دئیے اور دیگر اشیا بھی بہت سی عنایت کیں۔ دوسری شادی اُنہوں نے راجپوتوں کے خاندان میں کی ۱۵۱۵ء میں آپ نے وفات پائی۔۔ اُن کی خانقاہ مالیر خاص میں موجود ہے۔ جو اُن کی اولاد شاہزادی سے ہوئی۔ وہ تو خانقاہ مذکور کی مجاور رہی۔ اور جو اولاد راجپوتوں کی لڑکی سے ہوئی۔ ـ جاگیر مذکور کی رئیس ہوئی۔ ایک بایزید خان نام جو صدر الدین کی چھٹی جد سے رشتہ دار تھا۔ اور یہاں آگیا تھا۔ اُس نے مالیر کے قریب ایک اور شہر کوٹلہ کے نام سے بنایا۔ اور آباد کیا اور بہت دیہات جاگیر موروثی پر بھی اپنا دخل کر لیا۔ اور مالیر چھوڑ کر کوٹلہ میں سکونت اختیار کر لی۔ اور صدر الدین کی اولاد بدستور سابق مالیر میں رہی۔ اُس کے بعد اُس کے بیٹوں سے فیروز خاں رئیس ہوا۔ اور یہ بااقبال آدمی تھا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا شیر محمد خاں ہوا۔ یہ ۱۷۰۲ء میں نوج ناظم سرہند کے ہمراہ ہو کر گورو گوبند سنگھ پیشوا سکھوں سے لڑا۔ اور پھر بادشاہ دہلی کے حکم سے ایک سردار روہیلہ داؤن کو پکڑ کر شاہ دہلی کے سامنے حاضر کیا۔ عالمگیر اورنگ زیب کے عہد میں ہوا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا غلام حسین رئیس ہوا۔ اُس پر عثمان یار خاں روہیلہ کو جس کے باپ کو شیر محمد خاں نے پکڑ کر بادشاہ کے سامنے حاضر کیا تھا۔ بلشکر کثیر چڑھ آیا۔ غلام حسین نے بنظر مصلحت اُس وقت اُس سے صلح کر لی۔ اور اپنی دختر باقن سے اُس کی شادی کر دی۔ عثمان یار خاں اپنی بیوی کو لے کر واپس چلا گیا۔ غلام حسین کے بعد اُس کا بھائی شیر محمد خاں کا بیٹا جمال خاں رئیس ہوا۔ جمال خاں سرہند کی لڑائی میں مارا گیا۔

اُس کے بعد اُس کا بیٹا بھیکن خاں رئیس ہُوا۔ اُس کے عہد میں احمد شاہ ابدالی دہلی کو آیا۔ اُس نے اُس خاندان کی بڑی عزت کی اور اُن کے علاقہ کو کچھ وسیع بھی کر دیا۔ ۱۷۶۲ء میں بھیکن خاں میں اور راجہ پٹیالہ الاسنگھ میں لڑائی ہوئی۔ بھیکن خاں کے بعد اُس کا چھوٹا بھائی رئیس ہُوا۔ ۱۷۶۶ء میں سکھوں سے لڑ کر شہید ہُوا۔ اُس وقت راجہ پٹیالہ وغیرہ نے اس ریاست کا کچھ حصہ دبا لیا۔ بہادر خاں کے بعد اُس کے اور چھوٹے بھائی عمر خاں اسد اللہ خاں عطاء اللہ خاں اپنی اپنی نوبت پر حکومت کر کے فوت ہوئے۔ مگر عطاء اللہ خاں مذکور کے عہد میں رنجیت سنگھ والی لاہور نے مع فوج کثیر مالیر کوٹلہ کی طرف رجوع کیا۔ اور عطاء اللہ خاں سے ڈیڑھ لاکھ نذرانہ طلب کیا۔ عطاء اللہ خاں نے جیسے ہو سکا کچھ نذرانہ ادا کیا۔ اور کچھ ادا نہ کیا۔ اتنے میں رؤسا کی خوش قسمتی سے سرکار انگریزی کا دور آگیا۔ اور رنجیت سنگھ کو اُس نے خوب دبایا۔ اور دریائے ستلج تک اُس کی حد مقرر کر دی۔ تب رؤسا پنجاب سے راجہ فرید کوٹ و نواب ممدوٹ جمال الدین خاں اور افغان یوسف علی خاں بہادر رئیس ملوال قدیم نے ٹھنڈا سانس لیا۔ عطاء اللہ خاں کی وفات کے بعد سرکار انگریزی کی حمایت سے بھیکن کی اولاد میں نسلاً بعد نسل حکومت ریاست مقرر ہوئی۔ چنانچہ ۱۸۱۰ء میں بھیکن خاں کا بڑا بیٹا وزیر خاں رئیس ہُوا۔ اور عطاء اللہ کی اولاد اپنے خاص علاقہ میں قابض رہی۔ وزیر خاں کی وفات کے بعد اُس کا بیٹا امیر خاں صاحب مسند نشین ہُوا۔ پہلے یہ رئیس خانصاحب سے ملقب ہوئے تھے۔ اب سرکار انگریزی نے امیر خاں کو نواب کا لقب عطا کیا۔ یہ ۱۸۴۶ء میں فوت ہوئے۔ اُن کے بعد فرزند ارجمند نواب محبوب علی خاں مسند آرا ہوئے۔ جب اُنہوں نے ۱۸۵۷ء میں انتقال کیا۔ تو اُن کی جگہ اُن کے خلف رشید سکندر علیخاں مالک

ریاست ہوئے ۔ چونکہ سکندر علی خاں لاولد تھے ۔ اور اُن کی سب سے ابراہیم علی خاں زیادہ قریب تھے ۔ اس لئے مسند نشین ہوئے ۔ یہ ابراہیم علیخاں بن دلاور علیخاں بن رحمت علیخاں بن عطاءاللہ خاں بن جمال خاں کی اولاد ہیں ۔ یہ دو بھائی ہیں ۔ محمد ابراہیم علی خاں اور محمد عنایت علی خاں سنا ہے ۔ کہ یہ دونو بھائی نہائیت خوش وضع اور نیک اور متدین رئیس ہیں ۔ خصوصاً ابراہیم علیخاں تو نہائیت ہی صالح اور فیاض ہیں ۔ مگر افسوس کہ بیماری خلل دماغ میں مبتلا ہو گئے ہیں ۔ ریاست کا کام حکام انگریزی کرتے ہیں ۔ امیر مذکور کو کچھ خبر نہیں ۔ خدا تعالےٰ اُن کو کامل صحت عطا کرے ۔ اب اُن کے صاحبزادہ جناب محمد علی صاحب ۱۹۰۵ء میں بااختیار ہو گئے ہیں اور خدا کے فضل سے کاروبار نہائیت عمدگی سے چل رہا ہے ۔ ہم دعا کرتے ہیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ عزوجل اس ریاست کو قائم رکھے ۔ اور اُن رؤسا کو اُس کے انتظام کے لائق کرے ۔ اور دین کا شوق عنائیت کرے ۔ یہ دو لاکھ کی ریاست ہے ۔ ۹ توپ سلامی ہے ۔

ریاست ممدوٹ

یہ پنجاب میں قوم افغانوں کی تخمیناً دو لاکھ کی ریاست ہے ۔ بانی اس ریاست کے نظام الدین خاں و قطب الدین خاں ہم عصر رنجیت سنگھ ہیں ۔ جب نظام الدین مقتول ہو گیا ۔ تو اُس کے بعد قطب الدین رنجیت سنگھ کے ماتحت ہو کر حاکم رہا اُس کو فتح الدین خاں بن نظام الدین خاں نے مجروح کر کے نکال دیا ۔ اور آپ حاکم ہو گیا ۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا جمال الدین حاکم ہوا ۔ انگریزوں نے اُس کو معزول کر کے وہ علاقہ فیروزپور کے ساتھ ملحق کر دیا ۔ اُس کی موت کے بعد اُس

کا بھائی قطب الدین خاں رئیس ہوا۔ یہ فوت ہوا۔ تو اُس کا بیٹا خورد سال نظام الدین خاں نواب ہوا۔ ۱۸۹۱ء میں اُن کا بھی انتقال ہوا اب اُن کا خورد سالہ صاحبزادہ ہے۔ یہ ریاست پہلے رنجیت سنگھ کے ماتحت تھی۔ پھر انگریزوں کے ماتحت رہی۔ جمال الدین خاں کے عہد سے اب تک زیر نگرانی و تصرف سرکار انگریزی۔

ریاست ٹونک

والیان ٹونک پٹھان ہیں۔ محمد شاہ کے زمانہ میں طالع خاں نام اپنے وطن موضع چوہر علاقہ بونیر سے ہندوستان میں آیا۔ اور علی محمد خاں روہیلہ کی فوج میں نوکر ہو کر شجاع مشہور ہوا۔ حیدر خاں خلف طالع خاں نے سنبھل علاقہ مراد آباد میں جاگیر حاصل کی! اور بجائے سپاہ گری کے علم و دینداری میں زیادہ فضیلت پیدا کی ۱۱۸۲ھ میں اُن کے صاحبزادہ امیر خاں صاحب پیدا ہوئے۔ اُن کی اولوالعزمی و اقبال و شجاعت و لڑائیوں میں بڑی بڑی تاریخیں لکھی گئی ہیں۔ یہ بھی بہت بڑے متدین اور پرہیزگار تھے۔ نواب امیر خاں اپنی جاگیر مذکور سے چند آدمیوں کو لے کر مالوہ کو گئے۔ وہاں کبھی کبھی بعض امرا بھوپال وغیرہ کے ملازم رہے۔ پھر اپنے زور شمشیر سے بڑا بڑھ کر خود رئیس ٹونک بن گئے! در سرکار انگریزی نے اُن کی بڑی قدر کی۔ اور اُن کو عطیات سے مفتخر بخشا۔ ایک تو اُن کی یہ حالت تھی۔ اور ایک یہ حالت ہو گئی کہ درویش صفت ہو گئے۔ اُن کو کوئی اجنبی آدمی دیکھ کر امیر و نواب نہیں کہہ سکتا تھا۔ سید صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے اُن کو یہ فائدہ ہو گیا۔ اور یہ اُن کے نہایت معتقد تھے ۱۸۳۴ء میں اُن کا انتقال ہوا۔ اُن کی اولاد دس بیٹے تھے۔ اور نواب

تھیں۔امیر خان کے بعد اُن کا بڑا بیٹا وزیر محمد خان عرف وزیر الدولہ مسند نشین ہوئے یہ شریعت کے بہت ہی پابند تھے۔ اشیائے منشی شراب وغیرہ کی خرید و فروخت و استعمال وغیرہ پر سزا ملتی تھی۔ اُن کے عہد میں مساجد آباد تھیں۔ اور ہندوؤں کے مندر ویران تھے۔ ہندو کو ملازم بھی کم رکھتے تھے۔ عدالت کا کام بذات خود کرتے تھے۔ بڑے عادل و فیاض و رحیم دل تھے۔ جب کوئی خدا کا واسطہ درمیان لاتا جب تک اُس کا کام پورا نہ کر دیتے دوسری طرف متوجہ نہ ہوتے۔ اگر اتفاقیہ اُن کی تعریف کا کلمہ اُن کے منہ پر کہہ بیٹھتا تو فوراً قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر جناب باری میں آہ و زاری و اظہار انکساری کرنے لگتے۔ اور مستدعی مغفرت ہوتے۔ اُن کی فیاضی کی یہ حالت تھی کہ ہزاروں مکار فریبی لوگ بھی زاہد و عابد و حاجی و مولوی خدا ترس بن کر سینکڑوں روپے پیدا کرتے تھے۔ اہل اللہ لوگوں پر تو جان و مال نثار کرتے تھے اسلئے یہ ریاست ہمیشہ مقروض و زیر بار رہتی تھی۔ بجز انصرام امور ریاست و یاد الٰہی و مطالعہ کتب و اشاعت دین کچھ نہیں کرتے تھے۔ سید احمد صاحب و مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کے بڑے معتقد تھے۔ سید صاحب کے حال میں آپ نے ایک کتاب لکھی تھی۔ ان کی اولاد کی بھی عزت کرتے تھے۔ اور جاگیر بھی عنایت کی۔ اُن کے عہد میں اکثر علماء ہی کارکن ریاست تھے ۱۸۶۴ء میں آپ کا انتقال ہوا۔ سات لڑکے اور چھ لڑکیاں پیچھے چھوڑیں۔ اُن کے بعد اُن کے لڑکوں میں سے چوتھے لڑکے نواب محمد علیخاں مسند نشین ہوئے۔ اُنہوں نے بھی نہایت مستعدی سے ریاست کا انتظام کیا۔ ہندو لوگ اُن سے ناخوش تھے۔ اُن کی خاطر کم کرتے تھے۔ اور اہل اسلام کی زیادہ قدر کرتے تھے۔ دینداری میں بھی ثابت قدم تھے۔ مولوی لوگ کارکن تھے مہر سنگھ

ٹھاکر رئیس زادہ باجگذار ریاست ٹونک سرکش ہو گئے۔ نواب محمد علی خاں نے اُس پر ایک دفعہ فوج کشی کی فساد ہوا کشت و خون ہوا۔ آخر انجام یہ ہوا۔ کہ سرکار انگریزی نے اُس میں دخیل ہو کر اس شورش کا یہ انتظام کیا۔ کہ ۱۸۶۷ء میں نواب محمد علی خاں کو ریاست سے علیحدہ کر دیا۔ اور اُن کے بڑے بیٹے نواب محمد ابراہیم خاں کو مسند نشین کر دیا۔ اور اُن کو ہمیشہ کے واسطے ریاست ٹونک سے علیحدہ کر کے انگریزی عملداری کے ماتحت کر دیا۔ اور نواب محمد علی خاں کی سات ہزار روپیہ پنشن مقرر کر دی اور حکم دیا کہ ہمیشہ بنارس میں رہیں۔ بلا اجازت سرکار انگریزی کہیں نہ جائیں۔ اور یہاں تک بنارس میں موجود ہیں۔ اُن کے بارہ لڑکے ہیں اور پانچ لڑکیاں۔ اللہ کا فضل ہے۔ کہ ان سب رئیسوں کی اولاد کثرت سے ہوتی رہی۔ اور اُن کی اولاد کا لقب صاحب زادہ چلا آیا۔ نواب محمد ابراہیم خاں صاحب مسند نشینی کے وقت بیس سال کے تھے۔ اس واسطے سرکار انگریزی نے ریاست کے انتظام کے لئے صاحبزادہ عبادالله بن امیر خاں کو نواب صاحب کے ساتھ بمنزلہ وزیر مقرر کر دیا۔ ۱۸۷۰ء میں سرکار انگریزی نے نواب صاحب کو اختیارات عنایت کر دیئے۔ نواب محمد ابراہیم خاں صاحب دن بدن ریاست کے کام میں ہوشیار ہوتے جاتے ہیں۔ اللہ اُن کو دین و دنیا میں کامیاب کرے یہ ہمارے زمانہ میں موجود ہیں۔ یہ کل گیارہ لاکھ کی ریاست ہے خراج معاف ہے۔ سلامی ۱۷ توپ ہے۔

حالات ریاست رامپور

بادشاہ دہلی محمد شاہ کے عہد میں جب سلطنت دہلی کمزور ہو گئی۔ تو علاقہ

بریلی و رامپور و مراد آباد وغیرہ میں ایک شخص شاہ عالم افغان روہیلہ آکر جاگیردار بن گیا۔ اُس نے اپنے غلام داؤد خاں کو جاگیر کا مختار کر دیا۔ اور اُس کو بیٹوں کی طرح دیکھنے لگا۔ کیونکہ اُس وقت شاہ عالم کا کوئی بیٹا نہ تھا۔ اس اثناء میں اللہ تعالے نے شاہ عالم کے گھر میں بھی بیٹا دیا۔ اور اُس کا نام رحمت خاں رکھا داؤد خاں مخالفوں سے لڑتا بھڑتا رہا۔ کبھی کسی رئیس کا تابع اور کبھی سرخود ہو گیا۔ لیکن جو وقت ولایتی افغان اُس کے پاس جمع ہو گئے اُس وقت زور پکڑ گیا۔ اسی وجہ سے اس علاقہ کو کتب تاریخ و جغرافیہ میں رہیل کھنڈ لکھا ہے یعنے افغان روہیلہ کی جگہ و علاقہ ایک دفعہ داؤد خاں بانکوئی پرگنہ چوپالہ کے لوٹنے کو گیا۔ تو وہاں کا سردار زمیندار اُس سے بھاگ گیا۔ اور کچھ لوگوں کو اُس نے پکڑ لیا۔ اُن میں سے ایک لڑکا نہائت خوبصورت سات برس کا اُن کی نظر پڑا۔ اور اُس پر باپ کی طرح شفقت کرنے لگا۔ اور اُس کا نام علی محمد رکھ کر اپنا فرزند بنا لیا۔ جب داؤد خاں مرگیا۔ تو رؤسا نے علی محمد خاں کو اُس کا جانشین کر دیا۔ محمد شاہ بادشاہ دہلی نے علی محمد خان کو جاگیر مذکور سے موقوف کر دیا۔ اور اُس کو احمد شاہ ابدالی کے مقابلہ میں جو وہ سرہند پر آیا ہوا تھا بھیجا۔ لیکن اس خوف سے کہ احمد شاہ ابدالی افغان ہے۔ اور یہ بھی افغان ہے۔ کہیں اُس سے مل نہ جائے۔ اس لئے اُس کو بلا لیا۔ اور ۱۱۵۹ھ میں پھر جاگیر مذکورہ پر اُس کو بحال کر کے سند شاہی لکھ دی لیکن اس لڑائی میں احمد شاہ نے علی محمد خاں کے دو بیٹے عبد اللہ اور فیض اللہ جو اُس کے ہمراہ تھے۔ علی محمد خاں کی عداوت کی وجہ سے پکڑ لئے۔ اور جب سرہند سے واپس ہوا اُن دونوں کو اپنے ساتھ وطن میں لے گیا۔ علی محمد خاں نے اُس کے بعد خوب ترقی کی۔ اور ریاست کو مضبوط کیا۔ ۱۱۶۱ھ میں اُس کا انتقال ہوا۔ جب فوت ہوا۔

اُس کے چھ لڑکے تھے۔ اور کئی لڑکیاں تھیں۔ چونکہ بڑے دو بیٹے مذکور احمد شاہ کے پاس قید تھے۔ اس لئے مرتے وقت اپنے تیسرے بیٹے سعد اللہ خاں کو ریاست کا نواب مقرر کر دیا۔ اور وصیت کی میرے پیر رحمت خاں اور اُس کے باپ شاہ عالم اور داؤد خاں کے بڑے حقوق ہیں۔ تم اُن کے ساتھ احسان کرتے رہنا۔ اور میں نے جو ریاست بمشکل پیدا کی ہے۔ اُس کو برباد نہ کرنا۔ اور رحمت خاں مذکور کو مہتم ریاست بنایا۔ کیوں کہ سعد اللہ خاں ابھی خورد سال تھا۔ رحمت خاں نے ریاست کو مخالفوں کی مخالفت سے خوب محفوظ رکھا۔ کئی لڑائیاں ہوئیں۔ مگر کامیاب ہوتا رہا۔ اس اثنا میں جب احمد شاہ ابدالی دوبارہ دہلی میں آیا۔ تو محمد علی خاں کے لڑکے عبد اللہ اور فیض اللہ خاں کو ہمراہ لایا۔ لیکن رحمت خاں نے اُس کے پاس منت سماجت کر کے چھڑا لیا۔ پس اُس وقت یہ ملک یوں تقسیم ہوا۔ کہ تین لاکھ کے قریب ملک عبد اللہ خاں اور مرتضٰے خاں کو ملا۔ اور رامپور وغیرہ علاقہ فیض اللہ خاں اور محمد یار خاں کو ملا۔ اور سات لاکھ کے قریب علاقہ الہ یار خاں اور سعد اللہ خاں کو ملا۔ اور مراد آباد وغیرہ دوندے خاں کو ملا۔ اور بدایوں وغیرہ فتح خاں سامان کو دئیے۔ اور پرگنات کوٹ وغیرہ بخشی سردار کو دئیے۔ اور بریلی پیلی بھیت وغیرہ رحمت خاں کے تعلق میں رہے ۱۱۷۵ھ میں نواب سعد اللہ خاں بعارضہ سل وفات پائی۔ اُس وقت حافظ رحمت خاں مذکور نے جو ریاست کے مختار تھے۔ فیض اللہ خاں کو نواب مقرر کر دیا۔ اور نیز سرکار انگریزی کی طرف سے نواب مقرر ہوئے۔ اور حکمران رہے ۱۲۰۸ھ میں انتقال فرمایا اور آٹھ بیٹے چھوڑے۔ اُن کے بعد بڑے بیٹے محمد علی خاں نواب ہوئے۔ لیکن یہ چونکہ متکبر و بے پرواہ تھے۔ رؤسا اُن کے مخالف ہو گئے۔ اور اُن کے برادر غلام محمد خاں

کو ریاست دیدی - اس لئے غلام محمد خاں محمد علی خاں کو مجروح کر کے نکال کر ۱۲۰۹ھ میں آپ رئیس بن گیا۔ اس سے آصف الدولہ والئے لکھنؤ غصے میں آکر انگریزوں کو غلام محمد پر چڑھا لایا - غلام محمد خاں میدان میں نکلا - مقام بٹورا پر لڑائی ہوئی - آخر غلام محمد خاں کو شکست ہوئی - رامپور چھوڑ گیا - آصف الدولہ نے نواب احمد علی خاں خلف نواب محمد علی خاں مذکور کو ۱۲۰۹ء میں مسند پر بٹھایا ۱۲۵۶ھ میں احمد علی خاں نے انتقال کیا - چونکہ اُن کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی - اس لئے حکام انگریزی نے محمد سعید خاں بن نواب غلام محمد خاں کو لائق جان کر رئیس مقرر کر دیا - اُنہوں نے بھی ۱۲۵۷ھ میں انتقال کیا - اُن کے بڑے بیٹے محمد یوسف علی خاں جو ولی عہد بھی تھے مسند نشین ہوئے - ایام غدر میں اُنہوں نے سرکار انگریزی کی بڑی مدد کی - سرکار نے اُن کو اس خدمت کے عوض میں اور ملک بھی دے دیا - یہ عالم فاضل تھے مگر شیعہ مذہب تھے - مولوی فضل حق خیر آبادی کے شاگرد تھے ۱۲۸۱ھ میں اُن کا انتقال ہُوا - اُن کے بعد اُن کے بڑے بیٹے کلب علی خاں ولی عہد مسند نشین ہوئے - ایام طالب علمی میں اس عاجز نے نواب کلب علی خاں کو دیکھا ہے - کہ صوم و صلوٰۃ تلاوت قرآن مجید کے پابند تھے - شعار اسلام جمعہ و عیدین میں بڑی دھوم دھام کیا کرتے تھے - اپنی ریاست میں شراب نہیں بکنے دیتے تھے - اور سنی مذہب کے علماء کی قدر کرتے تھے - خصوصاً مولانا مولوی عبد الحق بن فضل حق اور جناب مولوی رشاد حسین صاحب اور مفتی سعد اللہ صاحب کی بہت خاطر کرتے تھے - مولوی عبد الحق صاحب تمام ہندوستان سے علوم عقلیہ منطق فلسفہ وغیرہ میں بڑے ماہر ہیں - علوم عقلیہ میں اس عاجز کے بھی استاد ہیں - اب تک موجود ہیں - نواب صاحب کی وفات

کے بعد صاحب زادے نواب مشتاق علی خان صاحب مسند نشین ہوئے ۱۳۰۶ھ
میں ان کا انتقال ہوا۔ اُن کے بعد اُن کا بیٹا نواب حامد علی خاں صاحب نواب
ریاست ہے۔ یہ نہایت علم دوست شخص ہیں۔ یہ چودہ لاکھ ساٹھ ہزار چالیس سو
روپیہ کی آمدنی کی ریاست ہے۔ اب اُس کی آمدنی بھی بہت بڑھ گئی ہے۔ خراج
معاف ہے تیرہ توپ سلامی ہے۔

ریاست حیدر آباد!

اس ریاست کی ابتداء ۱۱۳۲ھ سے ہے۔ چناں چہ محمد شاہ بادشاہ دہلی کی جانب سے آصف جاہ نظام الملک میر قمر الدین فتح جنگ اس علاقہ کے حاکم مقرر ہوئے۔ اُن کے بعد اُن کے دوسرے فرزند میر احمد نظام الدولہ ناصر جنگ مسند نشین ہوئے ۱۱۶۳ھ میں فرانسیسیوں کی لڑائی میں شہید ہوئے۔ اُن کے بعد اُن کے بڑے بیٹے فیروز جنگ مسند آراء ہوئے۔ اُن کی امہات نے اُن کو زہر دے دیا مر گئے۔ اُن کے بعد ۱۱۶۴ھ میں ہدایت محی الدین آصف جاہ کے نواسے بیٹھے یہ بھی اُس سال میں فرانسیسیوں کے ہاتھ سے مارے گئے۔ اُن کے بعد آصف جاہ کے بیٹے امیر الملک تخت پر بیٹھے۔ اُن کو اُن کے بھائی چھوٹے بھائی نظام علی خاں بن آصف جاہ نے ۱۱۷۵ھ میں قید کیا۔ ۱۱۷۵ھ فوت ہوگئے ان کی جگہ میر نظام علی خاں ثانی ۱۱۷۵ھ میں سریر آرا ہوئے ۱۲۱۸ھ میں فوت ہوئے۔ اُن کی جگہ اُن کے بیٹے میر اکبر علی خاں سکندر جاہ تخت پر بیٹھے ۱۲۴۴ھ میں فوت ہوئے ان کے بعد ناصر الدولہ فرخندہ علی خاں آصف جاہ سکندر جاہ کے بیٹے مسند نشین ہوئے۔ ۱۲۷۳ھ میں فوت ہوئے

اُن کے بعد اُن کے بیٹے میر تہنیت علی خاں افضل الدولہ تخت پر بیٹھے۔ ۱۲۸۵ھ میں فوت ہوئے۔ اُن کے بعد اُن کے بیٹے میر محبوب علی خاں مسند نشین ہوئے ۱۲۸۳ھ میں پیدا ہوئے ۱۳۰۱ھ میں مسند آرا ہوئے۔ جب میر تہنیت علیخاں فوت ہوئے تھے۔ یہ قریباً دو برس کے تھے۔ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے جوان ہیں۔ اُنکے وقت میں اول مختار الملک نواب علی خاں سالارجنگ نائب ریاست تھے ۱۳۰۰ھ میں فوت ہو گئے۔ اب نائب ریاست شمس الامراء نواب خورشید جاہ بہادر ہوئے اُن کے بعد اب جناب مہاراجہ کشن پرشاد وزیر دولت ہیں۔ یہ ریاست دل سے ہمیشہ سنت سنی ہے۔ نائب کبھی شیعہ کبھی ہندو رہتے ہیں۔ یہ دس کروڑ کی ریاست ہے۔ سلامی ۲۱ توپ ہے۔ اس کے برابر ہند میں کوئی ریاست نہیں۔ نہ مسلمانوں میں نہ ہندوؤں میں۔ اب آمدنی اور بھی بڑھ گئی ہے۔ دام اللہ اقبالہ

ریاست بھوپال

یہ ریاست سرحد مالوہ پر ہے فرخ سیر بادشاہ کے عہد میں جب سلطنت دہلی ضعیف ہوکر طوائف ملوک ہو رہی تھی۔ امیر دوست محمد خاں مرزا خیل تیراہ سے آکر انہوں نے [illegible] امیطار [illegible] فتح کر لیا ۱۱۵۲ھ میں فوت ہو گئے۔ اُن کے بعد اُن کے بیٹے یار محمد خاں نظام الملک آصف جاہ کی مدد سے ۱۱۵۳ھ میں رئیس ہوئے ۱۱۵۴ھ میں فوت ہو گئے۔ اُن کے بعد اُن کے بیٹے فیض محمد خاں رئیس ہوئے ۱۱۹۱ھ میں لاولد فوت ہو گئے۔ اُن کے بعد اُن کے بھائی حیات محمد خاں مسند نشین ہوئے ۱۲۳۳ ہجری میں فوت ہوئے اُن کے بعد اُن کے بیٹے

غوث محمد خاں برائے نام رئیس ہوئے سنہ ۱۲۲۷ھ میں فوت ہوئے۔ اُن کے عہد میں وزیر محمد خاں فرزند نیر دوست محمد خاں مختار ریاست ہو گئے سنہ ۱۲۳۱ھ میں مر گئے اُن کے بعد اُن کے بیٹے نظر محمد خاں داماد غوث محمد خاں رئیس ہوئے سنہ ۱۲۳۳ھ میں کمپنی سرکار انگریزی سے معاہدہ ہوا۔ سنہ ۱۲۳۵ھ میں فوجدار کے ہاتھ سے مارے گئے۔ یہ اُن کے سالہ تھے۔ اُن کے بعد اُن کی بی بی قدسیہ بیگم ریاست کی مختار ہوئیں۔ سنہ ۱۲۵۳ھ میں جہانگیر محمد خاں بن امیر محمد خاں بن وزیر محمد خاں۔ داماد قدسیہ بیگم مستقل رئیس ہو گئے سنہ ۱۲۶۰ھ میں یہ نوجوان مر گئے۔ اُن کی بی بی نواب سکندر بیگم بنت نواب نظر محمد خاں مختار ریاست ہوئیں۔ پھر اپنی بیٹی نواب شاہجہان بیگم بنت جہانگیر محمد خاں کی اجازت سے مستقل رئیسہ ہو گئیں۔ نواب سید صدیق حسن خاں صاحب اُن کے زمانہ میں بھوپال تشریف لائے تھے اور تا اُن کی وفات وہاں ملازم رہے۔ اس رئیسہ نے سنہ ۱۲۷۹ھ میں جاکر حج کیا۔ سنہ ۱۲۸۵ھ میں انتقال کیا۔ اُن کے بعد اُن کی بیٹی نواب شاہجہان بیگم رئیسہ ہوئیں اُن کا اول نکاح باقی محمد خاں سے ہوا۔ یہ فوج کے منشی تھے۔ فوج میں عہدہ بخشی گیری کا رکھتے تھے۔ نوابی کا خطاب ملا۔ ساٹھ ہزار کی جاگیر عنایت ہوئی سنہ ۱۲۸۶ھ میں مر گئے پھر سنہ ۱۲۸۸ھ میں نواب سید محمد صدیق حسن خاں سے ثانی نکاح کیا۔ اس سے پہلے نواب سید صدیق حسن خاں مہتمم مدارس تھے۔ پھر میر منشی ہوئے۔ پھر اُن کے شوہر ہوئے۔ ۲۷ ہزار کی جاگیر ملی۔ پھر گورنمنٹ کی طرف سے اُن کو خطاب والا جاہ امیر الملک بہادر ملا۔ اور پچھتر ہزار کی جاگیر ملی۔ سترہ ضرب توپ سلامی عنایت ہوئی۔ نواب صاحب باوجود اس امارت کے دین کے ایسے حامی تھے کہ تمام عمر

تصنیف و تالیف اور اسلام اور اہل اسلام کی خدمت گزاری و خیر خواہی میں گزاری۔ قرآن شریف کی عربی تفسیر فتح البیان لکھی اور قریباً ڈیڑھ سو کتاب مختلف فنون میں لکھی۔ اور لاکھوں روپے کی کتابیں مسلمانوں کو مفت تقسیم کر دیں۔ اُن کے عہد کا کوئی مسلمان بہت کم ہوگا جس کو اُن سے کسی نہ کسی طرح کا فائدہ نہ پہنچا ہو۔ صحیح مسلم و ترمذی و نسائی و مؤطا امام مالک وغیرہ کا ترجمہ کرا کے شائع کیا۔ ۲۹ ماہ جمادی الاخری سنہ ۱۳۰۷ھ میں بعارضہ استسقا انتقال فرمایا۔ نواب شاہجہان بیگم فرائض مذہبی کی تعمیل میں پارسا ہیں۔ عدل و انصاف میں بہت اچھی ہیں۔ اللہم زد فزد۔ بیر ۲۴۳۵۹۰۰ کی ریاست ہے۔ ۱۹ توپ سلامی ہیں ۲*

ریاست لکھنؤ

اس کا دارالریاست پہلے کشور آباد تھا۔ یہ ملک پہلے راجاؤں کے قبضہ میں تھا سنہ ۷۵۶ ہجری میں محمد شاہ بن فیروز شاہ نے جونپور میں اپنے نام کا خطبہ و سکہ جاری کیا۔ اُس کے بعد سنہ ۷۹۶ھ میں اُس کا بیٹا ناصرالدین بیٹھا سنہ ۸۰۲ھ میں مبارک شاہ بیٹھا سنہ ۸۰۳ھ میں ابراہیم شاہ ہوئے سنہ ۸۴۳ھ میں محمود ہوا سنہ ۸۶۲ھ میں شاہ محمد بیٹھا سنہ ۸۸۱ھ میں یہ خاندان لودیوں کے ہاتھ سے ختم ہوا اور لودیوں کا طبقہ شروع ہوا سنہ ۹۳۳ھ میں اس ملک کو ہمایوں بادشاہ نے فتح کیا سنہ ۱۱۶۶ھ میں منصور علی خان صفدر جنگ کے قبضہ میں آیا۔ یہ سنہ ۱۱۶۱ھ میں احمد شاہ کے وزیر کل ہو گئے تھے سنہ ۱۱۶۵ھ میں بادشاہ سے رنج ہو کر اودھ کو چلے آئے سنہ ۱۱۶۷ھ میں فوت ہو گئے۔ اُن کی جگہ شجاع الدولہ بیٹھے۔ یہ سنہ ۱۱۷۸ھ میں موضع بکسر میں انگریزوں سے لڑے۔ پھر صلح ہو گئی سنہ ۱۱۸۰ھ

۲* نوٹ ملکہ شاہجہان بیگم کا حال ہی میں انتقال ہو گیا اب اُن کی جگہ اُن کے لڑکے نواب حمید اللہ بی۔ اے علیگ مسند پر جلوہ افروز ہیں۔

میں رحمت خاں والی ملک کٹیھر سے لڑے لڑے ۔ یہ سنہ ۱۲۰۸ھ رحمت خاں مارے گئے
اُن کا ملک لے لیا۔ اُن کے بعد اُن کی جگہ آصف الدولہ ہوئے ۔ سنہ ۱۲۰۸ھ میں رئیس
رامپور سے لڑے اُن کے بعد چار ماہ کے لئے وزیر علیخاں بیٹھے پھر سعادت علیخاں بنارس سے
آئے سنہ ۱۲۱۶ھ میں انگریزوں نے اُن سے آدھا ملک لے لیا پھر سے مارے گئے ۔ اُنکے بعد
اُنکے بیٹے غازی الدین حیدر بیٹھے ! اُن کے بعد نصیر الدین حیدر پادشاہ ہوئے اُنکے بعد محمد علی
شاہ انگریزوں کی صلح سے بیٹھا ! اُن کے بعد امجد علی شاہ تخت پر بیٹھے اُن کے وقت شیعہ کے
مجتہد کی خوب ترقی ہوئی ! اُن کے بعد واجد علی شاہ مسند نشین ہوئے ۔ غدر سے پہلے
سنہ ۱۲۷۱ھ میں معزول ہوکر کلکتہ بھیجے گئے لاکھ روپیہ ماہوار ملتا تھا ۔ اُن کے بعد سنہ ۱۲۷۳ھ میں برجیس قدر
تخت نشین ہوئے سنہ ۱۲۷۵ھ میں علاقہ راجہ نیپال کو بھاگ گئے ۔ دو چار برس ہوئے ہیں واجد علی
شاہ فوت ہو گئے ہیں ۔ یہ سب شیعہ مذہب تھے ۔

ریاست جوناگڈھ یہ ریاست بمبئی کے احاطہ میں ہے ۔ پندرہ لاکھ کی ریاست ہے گیارہ توپ
اس کی سلامی ہے اس ریاست کا والی خاندان بلوچی ہے جو اس وقت رئیس ہے اسکا نام نواب بہادر خان ہے

ریاست جاورہ یہ ریاست احاطہ بنگال میں ہے اس ریاست کا والی ایک خاندان افغان ہے جو
بالفعل رئیس ہیں اُنکا نام نواب محمد اسمٰعیل خان ہے ۹۹۳۰۰۰ روپئے آمدنی کی ریاست ہے ۔ ۱۳ توپ سلامی ہے

ریاست رادھن پور یہ ریاست بمبئی احاطہ میں ہے ۔ خاندان مغلی کی ریاست ہے ۔
اس وقت جو ریاست متمکن ہے اُن کا نام نواب بسم اللہ خان ہے
پانچ لاکھ کی ریاست ہے ۔ گیارہ توپ سلامی ہے ۔ سرکار اُس سے خراج نہیں لیتی ۔

ریاست پالن پور یہ ریاست بھی احاطہ بمبئی میں واقع ہے اس کا والی ایک
افغان خاندان ہے اس وقت جو افغان رئیس ہے ۔ اس کا

نام دیوان شیر محمد خاں ہے چار لاکھ کی ریاست ہے گیارہ توپ سلامی ہے ؛

ریاست گدی یہ ریاست بمبئی احاطہ میں ہے۔ اس کا رئیس ایک خاندان افغان ہے اس وقت جو اس پر ہے اس کا نام نواب جعفر علی خاں ہے۔ تین لاکھ پچاس ہزار کی ریاست ہے خراج نہیں دیتی گیارہ توپ سلامی ہے۔

ریاست خیرپور یہ ریاست بھی احاطہ بمبئی میں واقع ہے۔ خاندان پٹھان بلوچی کی ریاست ہے۔ چوبیس ہزار کی ریاست ہے۔

ریاست باؤنی یہ احاطہ بنگال میں پٹھانوں کی ریاست ہے۔ اس وقت نواب محمد حسین خان گدی نشین ہیں ایک لاکھ کی ریاست ہے۔ گیارہ توپ اسلامی ہے ؛

ریاست بالاسینور یہ احاطہ بنگال میں مغل خاندان کی ریاست ہے۔ اس وقت نواب منور خاں رئیس ہے۔ اسی ہزار کی ریاست ہے ۹ توپ سلامی کی ہیں ؛

کوروانی یہ افغان اور کرزنی خاندان کی ریاست ہے اس وقت نواب محمد منور علی خاں رئیس ہیں۔ ہنود کی ریاستیں ۸۶ ہیں۔ جن کا اختصار کی غرض سے نقشہ دیا جاتا ہے جو ذیل میں ہے ؛

نام ریاست	آمدنی ریاست	احاطہ ریاست	نام ریاست	آمدنی ریاست	احاطہ ریاست	نام ریاست	آمدنی ریاست	احاطہ ریاست
اجی گڑھ	۲۲۵۰۰۰	بنگال	پرطھارے	۵۰۰۰۰۰	بنگال	جیسلمیر	۱۰۰۰۰	بنگال
علی راجپور	۲۰۰۰۰۰	"	چھوٹا اودے پور	۳۰۰۰۰۰	"	جھابوا	۲۲۵۰۰۰۰	"

نام ریاست	آمدنی ریاست	احاطہ ریاست	نام ریاست	آمدنی ریاست	احاطہ ریاست	نام ریاست	آمدنی ریاست	احاطہ ریاست
الور	۲۳۰۰۰۰۰	بنگال	کوچین	۱۳۰۰۵۱۴	مدراس	جھالاواڑ	۱۶۰۰۰۰۰	بنگال
بانسوڑا	۱۰۲۸۳۶	بمبئی	دتیا	۱۰۰۰۰۰۰	بنگال	جیند	۶۵۰۰۰۰	″
بانسواڑہ	۳۰۰۰۰۰	بنگال	دیواس	۶۱۱۸۹۰	″	کچھ	۱۳۰۰۰۰۰	بمبئی
بریا	۱۷۵۰۰۰	″	دہار	۸۰۰۰۰۰	″	کھیرالیغے ناسپور	۱۰۰۰۰۰	بنگال
برودہ	۱۰۵۰۰۰۰	بنگال شملہ	دہرمپور	۲۵۰۰۰۰	بمبئی	کپورتھلہ	۱۷۰۰۰۰	پنجاب
بڑدلی	۸۷۷۰۰۰	بنگال	دہرول	۱۵۰۰۰۰	″	زولی	۱۵۰۰۰۰۰	بنگال
بنارس	۸۰۰۰۰۰	″	دہولپور	۱۱۰۰۰۰۰	بنگال	کھونڈ	۲۰۰۰۰	″
بروندہ	۲۸۰۰۰	″	ڈونگرپور	۰۰۰۰۰۴	بمبئی	کھیچی پور	۱۷۵۰۰۰	″
بھاونگر	۲۱۵۰۰۰۰	بمبئی	ڈونگرپور	۱۵۰۰۰۰	بنگال	کشن گڑھ	۱۳۰۰۰۰۰	″
بھرت پور	۲۸۷۵۰۰۰	بنگال	ایڈر	۲۵۰۰۰۰	۰	کولاپور	۳۴۷۲۴۳	″
بجاور	۲۲۵۰۰۰	″	فریدکوٹ	۳۰۰۰۰۰	پنجاب	کوٹا	۴۲۰۰۰۰۱	″
بیکانیر	۱۰۲۰۳۲۷	″	گڑھوال یعنی ٹہری	۸۰۰۰۰۰	″	کوچ بہار	۱۰۰۰۰۰۰	″
بوندی	۸۰۰۰۰۰	″	گوندال	۸۸۰۰۰۰	بمبئی	لیمری	۲۰۰۰۰۰	بمبئی
کشمیر	۸۲۳۲۰۰۰	پنجاب	گوالیار	۱۲۰۰۰۰۰۰	بنگال	لوناواڑہ	۱۲۵۰۰۰	بنگال
چقیہ	۱۸۹۳۷۰	بنگال	اندور	۵۰۰۰۰۰	″	میسور	۱۰۹۰۷۲۳	مدراس
چھترپور	۲۵۰۰۰	″	بجےپور	۴۷۵۰۰۰	″	منڈی	۳۶۵۰۰۰	بنگال
منی پور	۵۰۰۰۰	بنگال	پرتاب گڈھ	۶۰۰۰۰۰	بنگال	سنبھر	۴۰۰۰۰۰	بنگال
ناہدات وغیرہ جودھپور	۲۵۰۰۰۰	″	پنا	۵۰۰۰۰۰	″	سانت واڑی	۳۹۴۰۰۰	بمبئی

نام ریاست	آمدنی ریاست	احاطہ	نام ریاست	آمدنی ریاست	احاطہ	نام ریاست	آمدنی ریاست	احاطہ
میوار لیفٹ اودے پور	۶۴۰۰۰۰	بنگال	پلٹینا	۳۰۰۰۰۰	بمبئی	سرہی	۱۴۰۰۰۰	بنگال
مردی	۶۵۰۰۰۰	بمبئی	پٹیالہ	۴۴۰۰۰۰۰	پنجاب	سلاتا	۱۲۱۴۰۰	؍
مہیر	۶۰۰۰۰	بنگال	پورجد	۴۰۰۰۰	بمبئی	تاہن کرنہ	۲۸۵۰۵۴	؍
نابہہ	۶۵۰۰۰۰	پنجاب	اوچ پلیا	۰	بنگال	سیتاپہر	۱۵۰۰۰۰	؍
ناگور	۱۵۰۰۰۰	بنگال	راجکوٹ	۱۶۰۰۰۰	بمبئی	سونتھ	۸۰۰۰۰	؍
زسکر گندہ	۴۰۰۰	؍	ریوان	۲۱۰۰۰۰۰	بنگال	سوکیت	۶۲۷۵۴	؍
نرنجہ	۱۷۰۰۰۰	بمبئی	زتلام	۵۸۰۰۰۰	؍	بیتیر	۱۸۶۲۳۲	؍
ٹراون کور	۵۳۰۰۰۰۰	مدراس	الدچھ	۹۰۰۰۰۰	؍	بڑوان	۳۵۰۰۰۰	بمبئی
ڈنکاتیر	۱۲۵۰۰۰	بمبئی	رجگبڈہ	۳۵۰۰۰۰	؍	۰	۰	۰

خلاصہ علم جغرافیہ۔ انگریزی

دنیا میں کل زمین جو پیمائش میں آچکی ہے چار کروڑ بچانوے لاکھ ساٹھ ہزار میل مربع ٹھیرکر پانچ حصوں پر منقسم ہے۔ یورپ۔ ایشیا۔ افریقہ۔ امریکہ۔ اوشینیا۔ یورپ کی زمین اٹھائیس لاکھ میل مربع ہے۔ اس میں ۱۶ سلطنتیں ہیں۔ ٹرکی[1]۔ انگلستان[2]۔ فرانس[3]۔ ہالینڈ[4]۔ بلجیم[5]۔ جرمنی معہ پروشیا[6]۔ آسٹریا[7]۔ سوئٹزرلینڈ[8]۔ اٹلی[9]۔ اسپین[10]۔ پرتگال[11]۔ یونان[12]۔ ڈنمارک[13]۔ سویڈن[14]۔ ناروے[15]۔ روشیا[16]۔ انمیں سے صرف ٹرکی کی سلطنت مسلمان ہے باقی سب عیسائی ہیں۔

---

[1] سلطنت ٹرکی کی زمین یورپ میں دو لاکھ میل مربع تھی۔ لیکن جنگ ۱۸۷۷ء سے تین صوبہ آزاد ہوگئے۔ کہ جس سے دس ہزار میل مربع کم ہوگئی۔ یعنی ایک لاکھ نوے ہزار میل ہی باقی یورپ کی تمام زمین عیسائی حکومتوں کے ماتحت ہے۔ لیکن ۱۹۰۹ء میں بوسنیا و ہرزگوینیا کے علیحدہ ہونے سے دس ہزار مربع میل اور کم ہوگئے ہیں۔

ایشیا کی زمین ایک کروڑ پچھتر لاکھ میل مربع ہے یہاں قریب ستر کروڑ آدمی بستے ہیں ان میں چودہ لاکھ پچاس ہزار میل میں ٹرکی کی سلطنت ہے۔ اس حصہ میں علی العموم اہل اسلام بستے ہیں۔ پانچ لاکھ میل مربع سلطنت ایران کے ماتحت ہے مسلمان شیعہ مذہب ہیں دو لاکھ میل مربع میں افغانستان کی سلطنت ہے یہ اہل اسلام ہیں ایک لاکھ پچاس ہزار میل مربع میں بلوچستان کی حکومت ہے۔ اہل اسلام ہیں۔ پانچ لاکھ میل مربع میں بخارا[1] کی سلطنت ہے۔ یہ لوگ کل تین خوانین کے ماتحت ہیں۔ بخارا خیوا[2]۔ کوکن یہ سب اہل اسلام ہیں۔ اور روس کے ماتحت ہیں۔ پندرہ لاکھ میل مربع ہندوستان کی زمین ہے۔ اس میں انگریزی حکومت ہے۔ اور کچھ ریاستوں کی حکومت ہے۔ وہ بھی ماتحت سرکار انگریزی ہیں۔ اس زمین میں ہر مذہب کے لوگ بکثرت ہیں۔ پچپن لاکھ ۵۵۰۰۰۰۰ میل مربع میں چین کی حکومت ہے۔ اس میں عام مذہب بدھ رائج ہے بادشاہ کی پوجا کرتے ہیں مسلمان بہت کم ہیں چھپن لاکھ ۵۶۰۰۰۰۰ میل مربع میں روس کی

---

[1] بخارا کی سلطنت کا بادشاہ حال امیر سید عبد الاحد ہے جو مرحوم امیر کا چوتھا بیٹا ہے جو کہ سنہ ۱۸۵۹ء میں پیدا ہوا تھا۔ اور اس نے روس میں تعلیم پائی تھی۔ اور وہ سنہ ۱۸۸۵ء میں تخت پر بیٹھا۔ اور یہ روس کے ماتحت ہے امیر مظفر الدین نے روس والوں کیساتھ جہاد کرنے کی نیت کی۔ جس پر کہ روس نے اس پر حملہ کیا۔ اور اس سے عہد نامہ کرا لیا۔ کہ وہ کچھ اضلاع اپنے دیدے پھر سنہ ۱۸۸۳ء میں ایک عہد نامہ کرایا۔ جس سے یہ قرار پایا۔ کہ وہ کسی شخص کو اپنے ملک میں نہ آنے دے جس کے پاس روسی ٹکٹ نہ ہو۔ [2] سید محمد رحیم خاں اپنے والد کی جگہ پر سنہ ۱۸۶۵ء میں بادشاہ ہوا۔ وہ سنہ ۱۸۴۷ء میں پیدا ہوا تھا۔ یہ سلطنت بھی بخارا کی مانند دیکوتی کی سلطنت ہے جس کا آغاز اٹھارہ صدی میں ہوا جبکہ (روسی مورخوں کے قول سے) خیوا کے خوانین نے زار کی اطاعت منظور کی سنہ ۱۸۷۲ء میں روسیوں نے عذر کیا کہ انہوں نے کھیتر کی سرکش قوم کو مدد دی ہے۔ اس پر حملہ کیا اور دار الخلافہ پر گولہ باری کی اور آخر کار خان سے ایک عہدنامہ لکھوایا جس سے سلطنت خیوا روس کے ماتحت ہوگئی اور ۳۰۰۰۰۰ پونڈ جرمانہ کے گئے جسکو کہ خان بخارا آج تک قسطوں کے ذریعہ ادا کرتا ہے ۱۲

حکومت ہے اُس میں اہل اسلام زیادہ ہیں۔ اور عیسائی اُن سے کم اور مذہب بدھ کے لوگ اُنسے بھی کم ہیں۔ آٹھ لاکھ پچاس ہزار میل مربع میں جزائر ہیں حاکم یہاں پر مختلف اقوام عیسائی و اہل اسلام و ہنود ہیں۔ اور ہر مذہب کے لوگ اُس میں ہیں۔

زمین افریقہ

حصہ سوم افریقہ کی زمین پیمایشی ایک کروڑ تیس لاکھ میل مربع ہے۔ اس میں ۳ حکومتیں عیسائی ہیں۔ ابیسینیا[1] یعنی حبش سینیگیمبیا[2] و یعنی گیپ[3] کالونی۔ نیٹال[4] اس جگہ انگلستان کی حکومت ہے۔

الجیریا اس میں فرانس کی حکومت ہے۔ سوا انکے افریقہ میں کل سلطنتیں اسلامی ہیں۔ مصر[1] نیوبیا۔ ٹونس[1]۔ ترپولی[2] فیضان[3]۔ بارکا[4]۔ نگربیا[5]۔ مراکو[6]۔ ہوسا[7]۔ زنجبار[8]۔ بیرو[9]۔ وادی[10]۔ بمرنو[11]۔

۱۔ ٹونس کا امیر سیدی علی بن سیدی الحسن ۵ اکتوبر سنہ ۱۸۱۷ء کو پیدا ہوا۔ اور اپنے بھائی سیدی محمد الصدق کی وفات کے بعد اکتوبر سنہ ۱۸۸۲ء کو تخت پر بیٹھا وہ خاندان جو کہ اب ٹیونس میں حکومت کرتا ہے وہ بن علی تمکی کی اولاد میں سے ہے۔ جو کہ جزیرہ کریطس کا باشندہ تھا۔ اُسنے اس ملک کو فتح کیا۔ لیکن سنہ ۱۸۷۱ء تک سلطان روم کے تحت رہا۔ اب سنہ ۱۸۸۱ء میں بذریعہ عہد نامہ کے فرانسیسوں کے ماتحت ہے ۱۲۰

ف ۲ مراکو کا امیر مولای حسن بن سلطان محمد سنہ ۱۸۳۱ء میں پیدا ہوا۔ اور سنہ ۱۸۷۳ء میں اپنے باپ کی وفات پر تخت پر بیٹھا۔ حال کے سلطان کا لقب امیر المومنین ہے۔ وہ چودھواں بادشاہ اسی خاندان میں سے ہے اور تیسواں بادشاہ حضرت علی کی نسل سے ہے۔ ہر ایک سلطان اپنی وفات سے پہلے اپنے ایمان سے جس کو وہ اپنی سلطنت کیلئے بہتر جانتا ہے مقرر کر دیتا ہے۔ اور بادشاہ وقت کی وفات کے بعد جمعہ کی نماز کے بعد وہ مقرر کردہ شخص بادشاہ بنایا جاتا ہے۔ یہاں کا بادشاہ مذہب مالکی فرقہ کا ہے مولای حسن کے بعد مولای عبد العزیز بادشاہ ہوا۔ آخر وہ سنہ ۱۹۰۹ء میں معزول ہوئے اب مولای حفیظ بادشاہ ہیں اور سلطنت کی بہتری میں کوشاں ہیں خدا کامیاب کرے ۱۲

ف ۳ زنجبار کا سلطان سید علی بن سعید بن سلطان بادشاہ مرحوم کے ندیکا بھائی شاہ وقت کے وفات کے بعد سنہ ۱۸۹۱ء میں تخت پر بیٹھا۔ وہ سنہ ۱۸۵۰ء میں پیدا ہوا تھا۔ سلطان مرحوم کا صرف ایک بھائی ہے جو کہ مسقط میں رہتا تھا سلطنت زنجبار کو مسقط کے اماموں نے مختلف تاریخوں پر سنہ ۱۶۹۶ء اور سنہ ۱۸۵۷ء تک حاصل کیا۔ کچھ تو بزور شمشیر فتوحات حاصل کر کے اور کچھ اصلی باشندوں کو فتح کرنے سے اور یہ ملک سید کی وفات تک مسقط کا صوبہ رہا۔ اس کی وفات پر امام مسقط اور سید مجید شاہ زنجبار میں جو کہ سگے بھائی تھے بادشاہ بننے کا اختلاف پڑ گیا سلطنت زنجبار مسقط سے جدا کی گئی۔ اور سید مجید کے ماتحت کی گئی۔ ۱۲۰

ف ۴ سلطنت وادی (باقی پر صفحہ ۴۱۴)

حصہ چہارم زمین امریکہ یہ زمین جنوبی و شمالی بشمول کل جزائر بحساب پیمائش ایک کروڑ پچاس لاکھ میل مربع ہے۔ یہاں زیادہ سلطنتیں عیسائی ہیں۔ دیگر کم ہیں ؛

حصہ پنجم زمین اوشینیا اس کی پیمائش زمین کل چالیس لاکھ میل مربع ہے۔ اور تین حصوں پر منقسم ہے۔ ملنشیا۔ آسٹریلیا۔ پولنسیا۔ اس حصہ میں بارہ لاکھ میل مربع زمین مقبوضہ عیسائی ہے اور اٹھارہ لاکھ میل مربع مقبوضہ اسلام ہے اور دس لاکھ میل مربع مذہب بدھ کی حکومت ہے۔ پس کل حصوں کی زمین عیسائی مذہب کی دو کروڑ پچھتر لاکھ دس ہزار ہے۔ اور مذہب اسلام کی کل زمین ایک کروڑ باون لاکھ نوے ہزار ہے۔ اور سوائے امریکہ کے ہر حصہ میں اسلام کی بھی حکومت ہے۔ اور مذہب بدھ کی زمین کل اڑسٹھ لاکھ ساٹھ ہزار میل مربع ہے اور اسکی حکومت یورپ اور افریقہ اور امریکہ میں نہیں صرف ایشیا اور اوشینیا میں ہی ہے

خلاصہ مردم شماری دنیا از روئے مردم شماری مرتبہ ۱۸۷۰ء تمام انسان ایک ارب اکیس کروڑ دس لاکھ ہیں جس سے مسلمان چالیس کروڑ ہیں۔ عیسائی سینتیس (۳۷) کروڑ پچاس لاکھ ہیں یہود ساٹھ لاکھ اور بدھ و ہندو ستر کروڑ ہیں واللہ اعلم بالصواب (عبدالحلیم)

تمت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۱۳) اس وقت وسطی سوڈان میں سب سے زبردست ریاست ہے یہاں کا بادشاہ ایک قوم میں سے ہے۔ جس کا نام ساباس ہے وہ حبشی قوم ہے اور مسلمان ہے۔ اور ان کی زبان تمام ملک میں بولی جاتی ہے۔ یہاں کا سلطان سلطان شیخ علی ہے جو کہ خود مختار ہے۔ اور قرآن کے حکموں کے موافق وہاں حکومت ہوتی ہے اور علماء اور فقیہ لوگ پڑھاتے ہیں۔ اور سلطنت کیلیم بھی اسی کے ماتحت ہے اور وادی کا نائب یہیں رہتا ہے۔ دوسری سلطنت جو اس کے مطیع ہے وہ بگرامی ہے ۱۲ ۵ بورنو وسط سوڈان میں سب سے بڑی آباد مسلمانی ریاست ہے۔ قوم کنوری اور مگولی وسطی افریقہ میں سب سے زیادہ مہذب گنے جاتے ہیں۔ اور ان کے برتن اور دھات کی بنی ہوئی اشیاء اور ساخت کی چیزیں سوڈان میں بہت پسند کی جاتی ہیں۔ اس جگہ کے سلطان کو شیخ کہتے ہیں جو خود مختار بادشاہ ہے۔ اس کا دارالخلافہ کوکا ہے جس میں پچاس ساٹھ ہزار کی آبادی ہے ۱۲ ؛ ۱۲ ؛ ۱۲ ؛

(کاتبان ایں کتاب محمد نذیر و احسان اللہ کیلانی)